

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ سوم

کتاب الفرائض   کتاب الحدود   کتاب الدیات   کتاب الاکراه  
 کتاب الحیل   کتاب التعلیل   کتاب العتق   کتاب الاحکام  
 کتاب التمشی   کتاب التوحید   کتاب الاختصاص بالکتاب والسنة  
 کتاب الاستتابة العونہ

دفتر اشاعت  
کراچی پاکستان 2213753

دار الاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 ۴۲۴۵  
 احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح  
 مولانا ظہور الباری عظیمی چائلہ دار العلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷





باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۹۳۱	کلامہ کی میراث	۶۲۰	۹۵۳	شرابی پر لعنت	۶۵۰	۹۷۳	مقرعے دریافت کرنا	۹۷۳
۹۳۲	عورت کے چچا زادوں کی تفصیل صورت	"	۹۵۴	چور جب چوری کرے	"	۹۷۵	اقرار زنا	۹۷۵
۹۳۳	ذوی الارحام	۶۲۱	۹۵۵	چور کا نام لیے بغیر لعنت کرنا	"	۹۷۶	زنا سے حاضر ہونے پر	۹۷۶
۹۳۴	نہان کرنے والے کی میراث	"	۹۵۶	جن حدود کا کفارہ ہے	۶۵۱	۹۷۷	غیر شادی شدہ کا حکم	۹۷۷
۹۳۵	دلا آزاد کرنے والے کی ہے	"	۹۵۷	حد یا حتی کے سوا	"	۹۷۸	اہل معاصی	۹۷۸
۹۳۶	بچہ عورت کو ملے گا	"	۹۵۸	حد و دقائم کرنا	۶۵۲	"	جس کی غیر موجودگی میں	"
۹۳۷	سائبہ کی میراث	"	۹۵۹	ہر ایک پر حد و دقائم کرنا	"	"	حد کا حکم ہو	"
۹۳۸	مالکوں کی مرضی کے خلاف	۶۲۳	۹۶۰	حد میں سفارش کرنا	"	۹۷۹	ارشاد الہی	۹۷۹
۹۳۹	کافر کا مسلمان کے ہاتھ	"	۹۶۱	چوری کرنے والوں کے	۶۵۳	"	لوندی اگر زنا کرے	"
۹۴۰	اسلام لانا	"	۹۶۲	ہاتھ کاٹنے کا حکم	"	"	لوندی کو ملامت	"
۹۴۱	عورت و ملاکی حتی دار ہوگی	"	"	چور کی توبہ	۶۵۵	۹۸۳	ذمیوں کے احکام	۹۸۳
۹۴۲	قوم کے آزاد کردہ غلام	"	"	اٹھائیس سو سال پارہ	"	۹۸۴	زنا کی تہمت لگانا	۹۸۴
۹۴۳	یا قوم کی بہن کے بیٹے کا حکم	۶۲۵	۹۶۳	کفار و مرتد	۶۵۶	۹۸۵	ادب سکھانا	۹۸۵
۹۴۴	قیدی کی میراث	"	۹۶۴	عرب مرتد	"	۹۸۶	اگر بیوی کے ساتھ کسی کو	۹۸۶
۹۴۵	غیر مذہب کی میراث	"	۹۶۵	عرب مرتد کو پانی نہ پلاتا	"	۹۸۷	دیکھے	۹۸۷
۹۴۶	نصرانی غلام کی میراث	۶۲۶	۹۶۶	آنکھیں کھلوا دینے کا	۶۵۷	۹۸۸	تقریب کے بارے میں	۹۸۸
۹۴۷	اگر کوئی کسی کا بھائی یا بھتیجا ہوئے کا دعویٰ کرے	"	۹۶۷	واقعہ	"	۹۸۹	تقریر اور ادب کی خاطر	۹۸۹
۹۴۸	غیر کو اپنا باپ بنانا	"	۹۶۸	جس نے فراحتش کو ترک کیا	۶۵۸	۹۹۰	فحش امور	۹۹۰
۹۴۹	عورت جب بیٹے کا دعویٰ کرے	"	۹۶۹	زانیوں پر گناہ	"	۹۹۱	تہمت لگانا	۹۹۱
۹۵۰	قیادہ شناسی	"	۹۷۰	شادی شدہ زانی	۶۶۰	۹۹۲	غلاموں پر تہمت لگانا	۹۹۲
۹۵۱	کتاب الحدود	"	۹۷۱	مجنون زانی یا زانیہ	"	۹۹۳	امام کا حکم حد کے بارے میں کیا ہے ؟	۹۹۳
۹۵۲	شراب نہ پی جائے	۶۲۸	۹۷۲	زانی کے لیے پتھر	۶۶۱	۹۹۴	کتاب الدیات	۹۹۴
۹۵۳	شرابی کو مارنے کے بارے	"	۹۷۳	بلاط میں سنگسار کرنا	"	۹۹۵	مومن کو قصداً قتل کرنے والا	۹۹۵
۹۵۴	حد کی مار مارنے کا حکم	"	۹۷۴	عید گاہ میں سنگسار کرنا	۶۶۲	۹۹۶	من احياء	۹۹۶
۹۵۵	چھڑیوں اور جوتیوں سے مارنا	۶۲۹	۹۷۵	جس گناہ میں حد نہیں	"	۹۹۷	تم پر قصاص فرض کیا گیا	۹۹۷
۹۵۶		"	۹۷۶	حد کا اقرار کرنا	۶۶۳	۹۹۸	قاتل سے سوال کرنا	۹۹۸

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۰۰۰	اگر کوئی پتھر یا ڈنڈے سے ہلاک کر دے	۶۸۵	۱۰۲۱	دیت کس پر ہوگی	۶۹۷	۱۰۴۱	مجبور کرنا کچھ خریدنا	۷۱۵
۱۰۰۱	جان کے بدلے جان	"	۱۰۲۲	عاریۃ غلام لینا	۶۹۸	"	اکراہ کا مطلب	"
۱۰۰۲	پتھر سے مارنے کا قصاص	"	۱۰۲۳	کان اور کنوئیں میں مرنے والے	"	۱۰۴۳	مجبور کرنا جانے والی پر مد نہیں	۷۱۶
۱۰۰۳	دیت یا قصاص	۶۸۶	۱۰۲۴	چوپایوں کا خون	۶۹۹	۱۰۴۴	ساتھی کے بارے قسم	"
۱۰۰۴	اگر ناحق قتل کرنا چاہے	۶۸۷	۱۰۲۵	ذمی کو بغیر گناہ قتل کرنا	"	۱۰۴۵	حیلوں کا ترک کرنا	۷۱۸
۱۰۰۵	قتل خطائیں معاف کرنا	"	۱۰۲۶	مسلمان کا فر کے بدلے میں	"	۱۰۴۶	غنازیں حیل	"
۱۰۰۶	مومن کے لیے جائز نہیں	"	۱۰۲۷	جب مسلمان یہودی کو	"	۱۰۴۷	زکوٰۃ میں حیل	"
۱۰۰۷	قاتل جب ایک بار اقرار کرے	۶۸۸	۱۰۲۸	پتھر مارے	"	۱۰۴۸	باب ۱۰۴۸	۷۲۰
۱۰۰۸	عورت کے بدلے میں مرد کا قتل	"	۱۰۲۹	شُرک بہت بڑا ظلم ہے	۷۰۱	۱۰۴۹	خرید و فروخت میں حیل	۷۲۱
۱۰۰۹	مرد و عورت کے درمیان	"	۱۰۳۰	مرتد مرد ہو یا عورت جو فراتین کے قبول کرنے سے انکار کرے	۷۰۲	۱۰۵۰	متاجس کا مکروہ ہوتا	"
۱۰۱۰	جو شخص اپنا حق لے لے	۶۸۹	۱۰۳۱	آپ کو گستاخانہ الفاظ کہنے والا	۷۰۳	۱۰۵۱	خرید و فروخت میں دھوکا	"
۱۰۱۱	جب کوئی بچہ میں مر جائے	"	۱۰۳۲	کھنے والا	۷۰۴	۱۰۵۲	دلی کی حیل سازی	۷۲۲
۱۰۱۲	جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر دے	۶۹۰	۱۰۳۳	باب ۱۰۳۲ خوارج کا قتل	۷۰۵	۱۰۵۳	لوندی غصب کرنا	"
۱۰۱۳	کاٹنے سے جب دانت گر جائیں	"	۱۰۳۴	تالیف قلوب	۷۰۶	۱۰۵۴	باب ۱۰۵۴	۷۲۳
۱۰۱۴	دانت کے بدلے دانت	۶۹۱	۱۰۳۵	اس وقت تک جنگ نہ ہوگی	۷۰۷	۱۰۵۵	نکاح میں حیل سازی	"
۱۰۱۵	انگیلیوں کی دیت	"	۱۰۳۶	تاویل کرنیوالوں کے شعلق	"	۱۰۵۶	شوہر اور سونوں سے حیل	۷۲۴
۱۰۱۶	جب کئی آدمی ایک کو قتل کریں	"	۱۰۳۷	کتاب الاکراہ	"	۱۰۵۷	طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی	۷۲۵
۱۰۱۷	قسام	۶۹۲	۱۰۳۸	جس پر جبر کیا گیا ہو جو کفر پر قتل ہونے کو	۷۱۲	۱۰۵۸	ہبہ اور شفعہ میں حیل	۷۲۶
۱۰۱۸	جھانکنے والے کی اگر آنکھ پھوڑ دی جائے	۶۹۶	۱۰۳۹	ترہ جیع دے	۷۱۳	۱۰۵۹	عامل کا حیل کرنا	۷۲۸
۱۰۱۹	عاقہ	"	۱۰۴۰	مجبور کے حقوق	۷۱۴	۱۰۶۰	باب ۱۰۶۰	۷۲۹
۱۰۲۰	جنین کی دیت	۶۹۷	۱۰۴۱	مجبور کا نکاح جائز نہیں	"	۱۰۶۱	نیک لوگوں کے خواب	۷۳۱
						۱۰۶۲	خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے	"
						۱۰۶۳	اچھا خواب	۷۳۲
						۱۰۶۴	بشارتیں	۷۳۳
						۱۰۶۵	یوسف کا خواب	"

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۷۶۱	امت کی ہلاکت کم مراد	۱۱۰۸	۷۶۱	عمل دیکھنا	۱۰۸۹	۷۶۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب	۱۰۶۶
"	نوعمر لوگوں کے ہاتھوں میں ہے	"	"	دھون کرنا	۱۰۹۰	"	ایک طرح کا خواب آیا	۱۰۶۷
"	شر قریب آگیا	۱۱۰۹	"	کسی کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھنا	۱۰۹۱	"	مفسدوں اور مشرکوں کے خواب	۱۰۶۸
۷۶۲	فتنوں کا ظاہر ہونا	۱۱۱۰	"	بچی ہوئی چیز دوسرے کو پیش کرنا	۱۰۹۲	"	خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا	۱۰۶۹
۷۶۳	ہر آنے والا زمانہ گزشتہ زمانہ سے برا ہے	۱۱۱۱	"	خوف کا دور ہونا	۱۰۹۳	۷۶۶	رات کو خواب دیکھنا	۱۰۷۰
۷۶۳	فَلَيْسَ مَتَّ	۱۱۱۲	۷۶۹	دایں راستے چلنا	۱۰۹۴	۷۶۸	دن کو خواب دیکھنا	۱۰۷۱
۷۶۵	میرے بعد تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے	۱۱۱۳	"	پیالہ دیکھنا	۱۰۹۵	۷۶۹	عورتوں کے خواب	۱۰۷۲
۷۶۷	پر فتن زمانہ	۱۱۱۴	"	کوئی چیز اڑتے دیکھنا	۱۰۹۶	۷۷۰	بڑا خواب	۱۰۷۳
"	دو مسلمانوں کا مقابل آنا	۱۱۱۵	"	لگائے ذبح کرتے دیکھنا	۱۰۹۷	۷۷۱	خواب میں دودھ دیکھنا	۱۰۷۴
۷۶۸	معاشرہ کیونکر ملے پائے	۱۱۱۶	"	خواب میں بھونک مارنا	۱۰۹۸	۷۷۲	دودھ کی بہتا	۱۰۷۵
۷۶۹	فتنہ اور ظلم	۱۱۱۷	"	ایک چیز دوسری جگہ لگانا	۱۰۹۹	۷۷۳	خواب میں قمیص دیکھنا	۱۰۷۶
۷۷۰	لوگ کوڑے کی طرح رہ جائیں گے	۱۱۱۸	"	سیاہ عورت دیکھنا	۱۱۰۰	۷۷۴	قمیص گھٹتی ہوئی دیکھنا	۱۰۷۷
"	فتنوں کے دور میں	۱۱۱۹	۷۷۱	پریشان بالوں والی عورت دیکھنا	۱۱۰۱	"	خواب میں سرسبزی دیکھنا	۱۰۷۸
۷۷۱	فتنوں سے پناہ مانگنا	۱۱۲۰	"	تلوار دیکھنا	۱۱۰۲	۷۷۲	عورت کا چہرہ دیکھنا	۱۰۷۹
۷۷۲	فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا	۱۱۲۱	"	جھوٹا خواب بیان کرنا	۱۱۰۳	۷۷۳	ریشمی کپڑا دیکھنا	۱۰۸۰
۷۷۳	فتنہ دریا کی طرح	۱۱۲۲	۷۷۴	نا پسند چیز دیکھنا	۱۱۰۴	"	ہاتھ میں چابیاں دیکھنا	۱۰۸۱
۷۷۵	باب ۱۱۲۳	۱۱۲۳	۷۷۵	خواب کی تعبیر کی تفصیل	۱۱۰۵	۷۷۶	قلا بد وغیرہ دیکھنا	۱۰۸۲
۷۷۶	باب ۱۱۲۴	۱۱۲۴	۷۷۶	ناراضی کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنا	۱۱۰۶	۷۷۷	خواب میں جنت میں داخل ہونا	۱۰۸۳
۷۷۷	جب اللہ عذاب نازل کرتا ہے	۱۱۲۵	۷۷۷	انتیسواں پارہ	"	۷۷۸	قید ہوتے دیکھنا	۱۰۸۴
۷۷۸	حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق ارشاد	۱۱۲۶	۷۷۸	کتاب الفتن	"	۷۷۹	بہتا چشمہ دیکھنا	۱۰۸۵
۷۷۹	اپنی بات کے خلاف کہنا	۱۱۲۷	۷۷۹	فالموں کے فتنے سے ڈرو	۱۱۰۷	۷۸۰	گھریں سے پانی کھینچنا	۱۰۸۶
۷۸۰	قیامت قائم نہ ہوگی الخ	۱۱۲۸	۷۸۰	عنقریب تم دیکھو گے	۱۱۰۸	"	ایک ڈول کمزوری کے ساتھ کھینچنا	۱۰۸۷
							آرام کرنا	۱۰۸۸

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۱۲۹	تغیرات زمانہ	۷۸۰	۱۱۵۲	مسجد میں فیصلہ کرنا	۷۹۹	۱۱۷۴	حکام کے ترجیحان	۸۱۲
۱۱۳۰	آگ کا نکلنا	۷۸۱	۱۱۵۳	فیصلہ مسجد میں اور صلہ	"	۱۱۷۵	اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا	"
۱۱۳۱	باب ۱۱۳۱	"	"	یا بر قائم کرنا	۱۱۷۶	۱۱۷۶	امام کا مشر	۸۱۳
۱۱۳۲	دجال	۷۸۲	۱۱۵۴	جھگڑنے والوں کو نصیحت	۸۰۰	۱۱۷۷	کس طرح بیعت کی جائے	۸۱۳
۱۱۳۳	دجال مدینہ میں داخل نہ ہوگا	۷۸۵	۱۱۵۵	قاضی کی گواہی	"	"	"	"
۱۱۳۴	یا جرج و ما جرج	۷۸۶	۱۱۵۶	حاکم جیب دوا میر مقرر کرے	۸۰۲	۱۱۷۸	دو مرتبہ بیعت کرنا	۸۱۷
	عتاب الاحکام	"	۱۱۵۷	حاکم کا دعوت کو قبول کر لینا	۸۰۳	۱۱۷۹	دیہاتیوں کی بیعت	"
۱۱۳۵	اطاعت کا حکم	"	"	عمال کے حق	"	۱۱۸۰	بچوں کی بیعت	"
۱۱۳۶	امراء قریش میں	۷۸۷	۱۱۵۸	غلاموں کو قاضی بنانا	"	۱۱۸۱	بیعت کر پھرنے کی خواہش کرنا	"
۱۱۳۷	حکمت کے ساتھ فیصلہ	۷۸۸	۱۱۵۹	واقت کاروں کو پیش ہوتا	۸۰۴	۱۱۸۲	دنیا کے لیے بیعت کرنا	۸۱۸
۱۱۳۸	امام کا حکم سننا	"	۱۱۶۰	بادشاہ کے سامنے اور پیچھے	"	۱۱۸۳	عورتوں کی بیعت	"
۱۱۳۹	اشدکس کی مدد کرتا ہے	۷۸۹	۱۱۶۱	غائب کا حکم	۸۰۵	۱۱۸۴	بیعت توڑ دینا	۸۱۹
۱۱۴۰	جو حکومت مانگے	۷۹۰	۱۱۶۲	جس کے بھائی کے بارے	"	۱۱۸۵	خلیفہ مقرر کرنا	"
۱۱۴۱	طلب حکومت کی حرص	"	۱۱۶۳	حکم بیان ہو	"	۱۱۸۶	باب ۱۱۸۶	۸۲۱
۱۱۴۲	جو رعیت کی خیر خواہی نہ چاہے	۷۹۱	۱۱۶۴	کنویں کے بارے فیصلہ	۸۰۶	۱۱۸۷	شکر کرنے والوں کا اخراج	۸۲۲
۱۱۴۳	جس نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا	"	۱۱۶۵	تھوڑے مال میں فیصلہ	"	۱۱۸۸	کیا امام منع کر سکتا ہے	"
۱۱۴۴	فتویٰ دینا	۷۹۲	۱۱۶۶	لوگوں کے مال کو فروخت کرنا	۸۰۷	۱۱۸۹	کتاب التتمی	۸۲۳
۱۱۴۵	آپ کا کوئی ورہان نہ تھا	"	۱۱۶۷	امراء کے بارے بات کہنا	"	۱۱۹۰	جو شہادت کی آرزو کرے	۸۲۳
۱۱۴۶	ما تحت حاکم	۷۹۳	۱۱۶۸	بہت زیادہ جھگڑالو	۸۰۸	۱۱۹۱	اچھی باتوں کی آرزو کرنا	۸۲۳
۱۱۴۷	غصہ کی حالت میں فیصلہ	۷۹۳	۱۱۶۹	کو نسا فیصلہ منسوخ ہے	"	۱۱۹۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۸۲۳
۱۱۴۸	قاضی کا اپنے علم پر فیصلہ کرنا	"	۱۱۷۰	امام کا صلح کرنا	"	۱۱۹۳	کاشن ایسا ہوتا	۸۲۵
۱۱۴۹	مہر کٹے ہوئے خط پر	"	۱۱۷۱	کاتب امانت وار اور	۸۰۹	۱۱۹۴	علم کی تنہا کرنا	"
۱۱۵۰	فیصلہ کے قابل ہونا	۷۹۵	۱۱۷۲	قاضی کا خط لکھنا	۸۱۰	۱۱۹۵	مکروہ آرزو	"
۱۱۵۱	حکام اور عاملوں کی تنخواہ	۷۹۸	۱۱۷۳	قاضی حالات معلوم کرا سکتا ہے؟	۸۱۱	۱۱۹۶	اللہ ہدایت نہ کرتا تو الخ	۸۲۶
						۱۱۹۷	مقابلہ کی آرزو مکروہ ہے	"
						۱۱۹۸	دلو کا استعمال	۸۲۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۱۹۸	پچھے آدمی کی خبر واحد	۸۲۸	۱۲۱۵	سائل کو سمجھنے کے لیے	۸۵۲	۱۲۳۳	روزی دینے والا	۸۷۸
۱۱۹۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا	۸۲۳	۱۲۱۶	قاضیوں کا اجتہاد	۸۵۲	۱۲۳۵	غیب کا جاننے والا	"
۱۲۰۰	زیر کاروانہ فرمانا	۸۲۳	۱۲۱۷	تم پہلی امتوں کی پیروی	۸۵۵	۱۲۳۶	اللہ سلامتی دینے والا ہے	۸۷۹
۱۲۰۱	اجازت ملنے پر گھر میں داخل ہونا	۸۲۳	۱۲۱۸	کرو گے	۸۵۵	۱۲۳۷	لوگوں کا بادشاہ	"
۱۲۰۲	آپ کا قاصدوں کو	"	"	جس نے کوئی برائے طریقہ	"	۱۲۳۸	دہی غالب اور حکمت والا ہے	۸۸۰
۱۲۰۳	روانہ فرمانا	"	"	ایجاد کیا	"	۱۲۳۹	جس نے آسمان وزمین کو	۸۸۱
۱۲۰۴	دفعہ کے لیے وصیتیں	۸۳۵	"	میشوال پارہ	۸۵۶	۱۲۴۰	پیدا کیا	"
۱۲۰۵	ایک عورت کا خبر دینا	۸۳۶	۱۲۱۹	منبر و قبر کے آثار وغیرہ	"	۱۲۴۱	اللہ بہت سننے والا ہے	"
۱۲۰۶	کتاب الاعتصام	"	۱۲۲۰	اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۸۶۲	۱۲۴۲	کہہ دیجئے دہی قدرت	۸۸۲
۱۲۰۷	بالمکتب والسنة	"	۱۲۲۱	آپ کو اختیار نہیں	"	۱۲۴۳	والا ہے	"
۱۲۰۸	جامع الکلم	۸۳۷	۱۲۲۲	انسان سب سے زیادہ	"	۱۲۴۴	دلوں کو پھیرنے والا ہے	۸۸۳
۱۲۰۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی	"	۱۲۲۳	جھگڑا رہا ہے	"	۱۲۴۵	اللہ کے خدا دے نام ہی	"
۱۲۱۰	سنت کی پیروی	۸۳۸	۱۲۲۴	اس طرح امت وسط بنا دیا	۸۶۳	۱۲۴۶	اللہ کے ناموں کے ذریعہ	۸۸۴
۱۲۱۱	کثرت سوال کی کراہت	۸۳۲	۱۲۲۵	حاکم یا حاکم کا اجتہاد	۸۶۳	۱۲۴۷	اللہ سے مانگنا	۸۸۵
۱۲۱۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	"	۱۲۲۶	حاکم کا قراب	"	۱۲۴۸	اللہ تعالیٰ کی ذات	۸۸۶
۱۲۱۳	کی اقتدار کرنا	۸۳۵	۱۲۲۷	لوگوں کے خلاف دلیل	۸۶۵	۱۲۴۹	اللہ اپنی ذات سے	"
۱۲۱۴	علم میں باہم جھگڑنا مکروہ	"	۱۲۲۸	نبی کریم کا انکار کرنا	۸۶۶	۱۲۵۰	ڈراتا ہے	۸۸۷
۱۲۱۵	ہے	"	۱۲۲۹	وہ احکام جو دلائل سے	"	۱۲۵۱	اللہ تعالیٰ کے سوا مقام	۸۸۸
۱۲۱۶	بدعتی کو پناہ دینا	۸۵۰	۱۲۳۰	پہچانے جاتے ہیں	"	۱۲۵۲	چیزیں مٹ بائیو الی ہیں	۸۸۹
۱۲۱۷	رائے کی مذمت	"	۱۲۳۱	اہل کتاب سے بچو چھو	۸۶۹	۱۲۵۳	میری آنکھوں کے سامنے	"
۱۲۱۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۸۵۱	۱۲۳۲	اختلاف پر ناپسندیدگی	۸۷۰	۱۲۵۴	پرورش ہو	"
۱۲۱۹	سے سوال اور اس کا جواب	"	۱۲۳۳	کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا	۸۷۱	۱۲۵۵	اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے	۸۸۹
۱۲۲۰	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی	۸۵۲	۱۲۳۴	آپس کے مشورے کو ممانعت	۸۷۲	۱۲۵۶	جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے	"
۱۲۲۱	تعلیم کا طریقہ	"	۱۲۳۵	طے کرنا	"	۱۲۵۷	پیدا کیا	"
۱۲۲۲	ہمیشہ حق پر قائم رہنے کی	"	۱۲۳۶	کتاب التوحید	"	۱۲۵۸	اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیر متند	۸۹۰
۱۲۲۳	بات	"	۱۲۳۷	توحید کے بارے	۸۷۳	۱۲۵۹	کوئی نہیں ہے	"
۱۲۲۴	فرقے فرقے ہونا	۸۵۳	۱۲۳۸	اللہ کو پکارو	۸۷۴	۱۲۶۰	شہادت کے اعتبار سے	"
						۱۲۶۱	کیا چیز برائی ہے	"

صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب
۹۲۶	۱۲۷۶	ایک شخص جسے اللہ نے قرآن دیا	۹۲۶	۱۲۶۵	اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ	۸۹۳	۱۲۵۳
۹۲۷	۱۲۷۷	آپؐ پہنچا دیجئے	۹۲۷	۱۲۶۶	تازل کیا	۸۹۴	۱۲۵۴
۹۲۸	۱۲۷۸	توریت لاؤ اور اسے لاؤ کرو	۹۲۸	۱۲۶۷	وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا	۸۹۵	۱۲۵۵
۹۵۰	۱۲۷۹	نماز کو عمل کہا	۹۲۹	۱۲۶۸	کلام بدل دیں	۸۹۶	۱۲۵۶
۹۵۰	۱۲۸۰	انسان بڑا مضطرب پیدا	۹۳۰	۱۲۶۹	انبیاء وغیرہ سے کلام کرنا	۸۹۷	۱۲۵۷
۹۵۰	۱۲۸۱	کیا گیا ہے	۹۳۱	۱۲۷۰	اللہ نے موسیٰ علیہ السلام	۸۹۸	۱۲۵۸
۹	۱۲۸۲	اپنے رب سے ذکر کر	۹۳۲	۱۲۷۱	سے کلام کیا	۸۹۹	۱۲۵۹
۹۵۲	۱۲۸۳	توریت وغیرہ کی تفسیر	۹۳۳	۱۲۷۲	جنت والوں سے کلام	۹۰۰	۱۲۶۰
۹۵۳	۱۲۸۴	قرآن کا ماہر نیکو کاروں	۹۳۴	۱۲۷۳	بندوں کو اللہ تعالیٰ کے	۹۰۱	۱۲۶۱
۹۵۳	۱۲۸۵	کے ساتھ ہوگا	۹۳۵	۱۲۷۴	حکم کے ذریعہ یاد کرنا	۹۰۲	۱۲۶۲
۹۵۴	۱۲۸۶	قرآن میں وہ پرمسحوق سے	۹۳۶	۱۲۷۵	اللہ کے شریک نہ بناؤ	۹۰۳	۱۲۶۳
۹۵۴	۱۲۸۷	آسانی سے ہر سکے	۹۳۷	۱۲۷۶	خوف سے گناہ چھپاتا	۹۰۴	۱۲۶۴
۹۵۵	۱۲۸۸	قرآن مجید کو ذکر کے بچے آسان	۹۳۸	۱۲۷۷	ہر دن وہ ایک شان	۹۰۵	۱۲۶۵
۹۵۵	۱۲۸۹	کر دیا گیا ہے	۹۳۹	۱۲۷۸	میں ہے	۹۰۶	۱۲۶۶
۹۵۶	۱۲۹۰	قرآن لوح محفوظ میں محفوظ ہے	۹۴۰	۱۲۷۹	اُس کے ساتھ زبان کو	۹۰۷	۱۲۶۷
۹۵۷	۱۲۹۱	تھیں اللہ نے پیدا کیا	۹۴۱	۱۲۸۰	حکمت نہ دیں	۹۰۸	۱۲۶۸
۹۵۸	۱۲۹۲	فاستق اور منافق کی قرأت	۹۴۲	۱۲۸۱	اللہ تعالیٰ دلی کی باتوں	۹۰۹	۱۲۶۹
۹۶۰	۱۲۹۳	تراز و کو انصاف پر رکھیں گے	۹۴۳	۱۲۸۲	کو جاننے والا ہے	۹۱۰	۱۲۷۰

الحمد للہ فہرست تفہیم البخاری جلد سوم کی کتابت مکمل ہوئی





مَتَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهَما مَاشِيَانِ  
فَأَتَيَا نِيَّاقَ وَقَدْ أُخْبِيَتْ عَلَىٰ فَتَوَمَّأَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَتَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَىٰ وَهْنُوهَا  
فَأَقْبَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَهْنَمُ  
فِي مَا لِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَا لِي؟ نَكَّرَ مُخْبِيْنِي بَشِيْءًا  
عَلَىٰ فَذَكَتُ أَمِيَّةَ الْمَوَارِيثِ ۝

باب ۹۱۹ تَعْلِيمُ الْفَرَائِضِ - وَقَالَ عَقْدَةُ بْنُ عَامِرٍ

تَعْلَمُوا قَوْلَ الْفَرَائِضِ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِاللُّغَةِ

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا كُفْرُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ  
وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَبْتَغُوا وَلَا تَدَّابِرُوا  
كُفْرًا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا ۝

باب ۹۲۰ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَذْقَةٌ ۝

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْقَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ أَيْمَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَما جَبِيْنَيْنِ يَطْلُبَانِ  
أَرْضَهُمَا مِنْ قَدْلٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَا ۝ فَقَالَ لَهَا  
أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَذْقَةٌ ۝ إِنَّمَا يَكُلُ الْفُقَرَاءُ مِنْ هَذَا

الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدْعُو أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيهِ إِلَّا مَصْنَعَهُ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَاطِمَةَ فَلَمْ تَكَلِّمْهُ ۝

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ تَيْمُوسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْقَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَارِثُ

وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، دونوں حضرات  
پیدل چل کر آئے تھے، دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی  
آنحضرت نے وضو کیا اور وضو پانی میرے اوپر چھڑکا، مجھے ناکہ پڑا میں  
نے عرض کی، یا رسول اللہ! اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ اپنے مال  
کا کس طرح فیصد کروں؟ آنحضرت نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ  
میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

۹۱۹ - میراث کی تعلیم - عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ ”فرائض“

یعنی بے تحقیق باتیں کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرو۔

۱۶۳۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہابی نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا لگاتار سے بچتے رہو کیونکہ لگاتار (بدلتی) سب سے جھوٹی  
بات ہے آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ پرائی کی ٹوہیں نہ لگتے رہو، زیادہ دوسرے  
سے بعض رکھو اور نہ پیچھے پیچھے پرائی کرو، بلکہ سب سے بندے بن کر جھانپ کر لیں  
۹۲۰ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث  
نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شہام نے حدیث  
بیان کی، انھیں عمر نے خردی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کاظمہ اور عباس علیہما السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس  
آنحضرت کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیر میں بھی اپنے حصہ  
کا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے، آپ نے فرمایا  
مخا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے، عائشہ اہل محمد اسی  
مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ میں کوئی  
ایسی بات نہیں رہنے دوں گا۔ جسے میں نے آنحضرت کو کرتے دیکھا ہو گا وہ  
میں بھی کروں گا۔ بیان کا اس پر ناظم رضی اللہ عنہا نے ان سے قطع تعلق کر لیا  
اور موت تک ان سے نہیں بولیں۔

۱۶۳۲ - ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن المبارک نے  
خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری وراثت نہیں ہوتی،



کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں انھیں کاناٹ بھول چنانچہ انھوں نے اس پر قبضہ کیا اور اس طرح عمل کو جاری رکھا جو انھیں کاناٹ میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی تو میں نے کہا کہ میں انھیں کاناٹ بھول چکا ہوں اور اب میں بھی دو سال سے اس پر قابض ہوں اور اس مال میں وہی کاناٹ ہوں جو رسول اللہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے ہیں آپ دونوں کی بات ایک ہے اور معنادار بھی ایک ہے، آپ (عباس رضی اللہ عنہ) میرے پاس اپنے نصیب کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) اپنی بری کا حصہ لینے آئے ہیں جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا ہے یہی کہتا ہوں کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو میں اسے آپ کو دے سکتا ہوں لیکن آپ لوگ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، قیامت تک اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجئے، میں اس کی رکھوالی کروں گا۔

۱۶۳۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا ورثہ دنیا کی طرح تقسیم نہیں ہو گا میں نے اپنی بیویوں کے خراج اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں۔ اپنی میراث کا مطالعہ کرنے کے لیے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد دلایا، کیا انھیں کاناٹ بھولنے میں فرمایا تھا کہ ہماری وصیت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

۹۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے مال چھوڑا

برودہ اس کے اہل و عیال کے لیے ہے۔

۱۶۳۶۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی،

وَالَيْكَ؟ قَالَ لَكُمْ فَتَوَقَّيْ اللَّهُ بِبَيْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا وَدِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ مَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَقَّيْتُ اللَّهَ أَمَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَدِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا سَتَيْتُ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْنَا فِي وَكَلَيْتُكَ مَا وَكَلَيْتُكَ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ، جِئْتُي تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ عَنْ ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا فِي هَذِهِ أَسْأَلُنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَيْبِهَا، فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ بِذَلِكَ؟ قُلْتُ نَسِيْبَانِ مِنِّي قَضَاءٌ خَيْرٌ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِينِي تَقْدُومُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَأَقْضِي فِيهَا قَضَاءً خَيْرٌ ذَلِكَ حَتَّى تَقْدُومُ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُ مَا دَفَعْتُهَا إِلَيَّ فَإِنَّا أَكْفِيكُمْ مَا هَا:

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرِيَّا عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي وَرِثَةً وَرِثَةً مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفْسَتِي نِسَائِي وَمَوَدَّتِي مَا مِلِّي فَهُوَ مَدَّةٌ:

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَسْرَدَ كَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ أَنْ يَبْعَثَ عَمَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ نَسَائِي مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَرِّثُ مَا تَرَكَتُ مَدَّةً؟

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَهُ هَلِيلُهُ:

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور ان سے جو ہر روز رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مومنوں کا خود ان سے زیادہ حصہ اہل میں انھیں سے جو کوئی مقروض مرے گا اور ادائیگی کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑے گا۔ تو جو پاس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو گا وہ اس کے وارثوں کا حصہ ہے۔

۹۲۲۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور مال کی طرف سے، اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی مرد یا عورت نے کوئی لڑکی چھوڑی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہوتا ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو انھیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے ساتھ کوئی دامن کا بھائی (لڑکا بھی ہو تو پہلے وارث کے اور شریک کو دیا جائے گا اور جو باقی رہے گا اس میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

۱۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہی حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث اس کے مستحقوں تک پہنچاؤ اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مروءہ کا حصہ ہے۔

۹۲۳۔ لڑکیوں کی میراث ۶

۱۶۳۸۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے مکہ معظمہ میں سیر پر گیا اور موت کے قریب پہنچ گیا پھر آنحضرت میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے۔ اور ایک لڑکی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ تو کیا مجھے اپنے مال کے دو تہائی حصہ کا حصہ کر دینا چاہیے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، پھر آدھے کا کردی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا ایک تہائی کا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں گو، تہائی بھی بہت ہے اگر تم اپنے بچوں کو مال دلا دھو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں تنگ دست چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تو تم جو خرچ بھی کر دے اس پر تھیں ثواب ملے گا، اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں اپنی

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: انا اؤلی بالمومنین من انفسهم فمن ماله و مکتوبہ ین و ولک بکذلک ما قامہ فقلینا قتلنا و من تزلک ما کذلک فلو لم تزلک

یا ۲۲۲ میراث النول من ابيه وامه وقال زيد بن ثابت: اذا تزلک رجل او امراة ینتا فلها النصف، وان كانتا اثنتین او اکثر فلھن الثلثان، وان کان معھن ذکر بعدی شریکھن فیؤتی فی ریحھن فما بقی فلیل ذکر مثل حظ الذنن

۱۶۳۷۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا شعبہ حدثنا ابن طاووس عن ابيه عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اخذوا النضر افيق يا هليها فما بقي فمؤكاه ولى رجل ذكوة

یا ۲۳۱ میراث النبات ۶

۱۶۳۸۔ حدثنا الحميد بن حذافا ثنا سفیان حدثنا الزهري قال اخبرني عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه قال: مررت بمكة مررتا فاشفقت منه على الموت فأتاني النبي صلى الله عليه وسلم يعوذني فقلت يا رسول الله إن لي مال كثير أو ليس يرثني إلا ابنتي أو أختها أو بنتي ما لي؟ قال لا، قال قلت ما لشركاء؟ قال لا، قلت أكلت مال الشك كسبت إنك إن تزلک ولا غنيا وخير من أن تتركهم عالة يمتكفون الناس، وإنك لن تنفق نفقة إلا أجزت عليها حتى التفتت فزفعتها لي في أمراة، فقلت يا رسول الله أختلف عن هجرتي؟ فقال: لست

ہجرت میں پہنچے وہ جاؤں گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد تم پہنچے وہ بھی گئے تب بھی جو عمل تم کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعہ درجہ درجہ بلند ہوگا، اور غالباً تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور بیٹوں کو نقصان پہنچے گا۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ کا معاملہ ہے۔ آنحضرتؐ نے ان کے معاملہ میں اس لیے افسوس کا اظہار کیا کہ ہجرت کے بعد اتفاق سے، ان کی وفات کا غلط میں ہوئی برفیضان نے بیان کیا کہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ بنی عامر بن لوی کے ایک فرد تھے۔

۹۲۳۹۔ محمدؐ سے محمودؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الفریض نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعثؓ نے، ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ معاویہ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہمارے یہاں معلم وامیر کی حیثیت سے مین تشریف لائے، ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکہ کے بارے میں پوچھا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بن چھوڑی ہو اور اس نے اپنی بیٹی کو ادھا اور بن کو بھی ادھا دیا۔

۹۲۴۰۔ اگر کسی کے لڑکا نہ ہو تو پوتے کی میراث؟ نزدیک فرمایا کہ بیٹوں کی اولاد بیٹوں کے درجہ میں ہے اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو جیسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اولاد پوتیاں بیٹوں کی طرح ہوں گی، انھیں اس طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی اور ان کی وجہ سے بہت سے عزیز و اقارب اسی طرح وراثت کے حق سے محروم ہو جائیں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے، اور بیٹے کی موجودگی میں پوتا وراثت کا مستحق نہیں ہوگا۔

۱۶۴۰۔ ہم سے مسلم بن الریسم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث ان کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے، قریب ترین مرد عزیز کو دے دو۔

۹۲۵۔ بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث

۱۶۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

تَخْلَفَ بَعْدِي فَنَعْمَلْ عَمَلًا تَرْضَاهُ وَحَبَّهَ اللَّهُ إِنَّهُ إِذَا دَوَّتْ بِهِ رِيفَةٌ وَدَرَجَةٌ وَلَعَلَّ أَنْ تَخْلَفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَ يَهْتَرَّ بِكَ آخِرُونَ، لَكِنَّ الْبَاقِيَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، يَزِيْلُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ قَبَائِلِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ :

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْثَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ : إِنَّا نَا مَا عَادُ بْنُ جَبَلٍ بِالْمِينِ مَعْلَمًا وَآمِيرًا فَسَأَلْنَا عَنْ رَجُلٍ تَوَفَّى وَتَرَكَ لِمَنْتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الْإِثْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتُ النِّصْفَ :

باب ۹۲۴۰ مِيرَاثُ ابْنِ الْإِبْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ - وَقَالَ زَيْدٌ : وَلَدَ الْوَلَدُ يَكُونُ الْوَلَدُ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُمْ وَلَدٌ : ذَكَرَهُمْ كَذَكَرَهُمْ وَأَنَّهُمْ كَمَا نَشَأُ هُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيُحْجَبُونَ كَمَا يُحْجَبُونَ، وَلَا يَكُونُ وَلَدُ الْإِبْنِ مَعَ الْإِبْنِ :

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِحَقِّقُوا الْفَرَاقَ يَا أَهْلَهَا فَمَا بَقِيَ فَمَوْلَاهُ وَلَوْ رَجُلٌ ذَكَرَ :

باب ۹۲۵ مِيرَاثُ ابْنَةِ ابْنِ مَعَ ابْنَةِ ۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو

تَبَيَّنَ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ ابْنَ شَرَحْبِيلَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبُو مُوسَى عَنْ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنِ وَابْنِ  
فَقَالَ: لِلْإِبْنَةِ التَّحْقِيفُ وَاللِّاخْتِ التَّحْقِيفُ  
وَأَبُو ابْنِ مَسْعُودٍ فَسَيِّئًا يَعْنِي فَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ  
وَأَخْبَرَهُ يَقُولُ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا دُمَا  
أَنَا مِنَ الْمُحْتَدِينَ، أَفَضِي فِيهِمَا بِمَا قَعْنِي النَّبِيُّ  
مَتَى أَتَاهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَهُ لِلْإِبْنَةِ التَّحْقِيفُ  
وَالْإِبْنَةِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْلِمَةُ الثَّلَاثِينَ  
وَمَا بَعَثِي فَلَا خُتْ. فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى  
فَأَحْبَبْنَا مَا يَقُولُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ:  
لَقَدْ تَسَاءَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْدُ  
فِيكُمْ:

بَابُ مِيرَاثِ الْحَبْدِ مَعَ الرَّبِّ وَ  
الرَّخْوَةِ: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَبْدُ أَبٌ وَ  
نَوَاحِي ابْنِ عَبَّاسٍ، يَا بَنِي آدَمَ، وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ  
آبَائِي، يَا بَرَاهِيمَ وَلَا سِحْقَانَ وَيَعْقُوبَ وَلَكُمُ  
مِثْرَ كَرَانَ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ  
وَالْحَبَابُ النَّبِيُّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَافِقُهُ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْرُسُنِي ابْنُ أَبِي دُونَ  
إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي. وَدِينُ كَرَمٍ هُمُ  
وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَافِدٌ قَاوِيلٌ مُخْتَلِفَةٌ

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
عَنْ ابْنِ هَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا  
الْعَدَائِينَ بِأَهْلِيهِمَا فَمَا بَقِيَ فَلَا وَلَاحِلَ

ذِكْرُهُ

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرِجَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ان سے ابوقیس نے حدیث بیان کی، انھوں نے حزیل بن شرحبیل سے سنا،  
بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی پوتی اور بہن کی میراث کے بارے  
میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا  
ملے گا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ وہ بھی یہی بتائیں گے۔  
پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات  
مجھے پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں جھگڑ گیا اور مجھے ہدایت نہیں ملی۔  
میں اس میں وہی سفید کردل کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی  
کو آدھا ملے گا۔ پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا اس طرح وہ بتائی مکمل ہو گئے اور  
پھر جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔ ہم پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انھوں نے فرمایا کہ  
جب تک یہ علامہ تمہیں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو انھیں کی طرف  
رجوع کیا کرو۔

۹۲۶۔ باپ اور بھائیوں کی موجودگی میں واد کی میراث، ابوبکر  
ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ واد اباب کی طرح  
ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اَسَآءُ آدَمَ كَے  
بیٹے، اور میں نے اتباع کی ہے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور  
یعقوب کی ملت کی، اور اس کا ذکر نہیں ملتا کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ  
عنہ سے آپ کے زمانہ میں اختلاف کیا ہو حالانکہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تو اس زمانہ میں بہت تھی اور ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے وارث میرے پوتے ہوں گے،  
بھائی نہیں ہونگے اور میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا عمر علی  
ابن مسعود اور زبیر رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

۱۶۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث  
اس کے مستحقوں تک پہنچا دو۔ اور جو باقی رہ جائے وہ سب سے قریب  
مرد عزیز کو دو۔

۱۶۴۳۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت کے کسی فرد کو غلیل بناؤں تو ان کو (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) غلیل بنالیا۔ لیکن اسلام کا تعلق ہی سب سے بہتر ہے، تو اس میں آنحضرتؐ نے داد کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

۹۲۷۔ لڑکے کی موجودگی میں شوہر کی میراث

۱۶۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے درقائد نے ان سے ابن ابی یحییٰ نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پہلے مال کی اولاد مستحق تھی اور والدین کو وصیت کا حق تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا۔ اور لڑکوں کو لڑکیوں کے دو گنا حق دیا۔ اور والدین کو اور ان میں سے ہر ایک کو، چھٹا حصہ کا مستحق قرار دیا۔ اور بچی کو اٹھویں اور چھٹے حصہ کا مستحق قرار دیا اور شوہر کو ادھار چوتھائی کا مستحق قرار دیا۔

۹۲۸۔ عورت اور شوہر کی میراث اولاد وغیرہ کی موجودگی میں

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو مردہ اور ناقص پیدا ہوا تھا خون بہا کے طور پر ایک غلام یا کنیز دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا، مر گئی تو آنحضرتؐ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ کہ خون بہا اس کے عصہ پر واجب ہوگا۔

۹۲۹۔ بیٹوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصہ میں

۱۶۴۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شریب نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عاز بن جبلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ ادھار بچی کو ملے گا اور ادھار بہن کو، پھر سلیمان نے کہا کہ ”ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں“ کا ذکر وہ نہیں کیا۔

۱۶۴۷۔ ہم سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے

أَمَّا الدِّهْنُ فَالْأَمْرُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكُّنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَمْ أَخُذْ وَلَكِنْ خَلَّتْ أَيْسَارُكُمْ أَفْعَلْتُ، أَوْ قَالَ تَخَيَّرْتُ فَاتَّخَذْتُ أَنْزَلَهُ أَبَا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبُو أَوْ

بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَصَّافٍ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَأَنْتَ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَتَمَتَّعَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَبَعَلَ لِدَيْنٍ كَرِيشًا حَقًّا لِنَتْنَيْنِ، وَجَعَلَ لِلزَّوْجَيْنِ بَيْكًا وَاجِبًا مِنْهُمَا السُّدُسُ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالزَّوْجَ الشُّطْرَ وَالزَّوْجَةَ

بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الثَّوْلِيُّ عَنْ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَّتَيْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مِثْلُ بَعْرَةٍ عِنْدَ أُمِّهِ تَمَرَاتِ الْمَرْأَةِ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْفَخْرِ تَوَفَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ مِيرَاسُهَا لِبَيْنَيْهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ النِّسَاءِ عَصَبَةٍ

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْصِفَ لِلزَّوْجَةِ وَتَنْصِفَ لِلزَّوْجِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى فِينَا وَلَحْدَ نَيْزٍ كَرِهَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ



ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا۔ اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصد کے مطابق اس کا فیصد کروں گا۔ روٹی کو اُدھا، پوتی کو چھٹا اور جو باقی بچے بہن کا حصہ ہے۔

۹۳۰۔ بہنوں اور بھائیوں کی میراث۔

۱۶۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر کی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور یہاں تھا۔ آنحضرت نے پانی منگوایا اور دھو لیا۔ پھر آپ نے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹا مارا تو مجھے ناقہ ہو گیا غشی سے میں نے آنحضرت سے عرض کی یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۹۳۱۔ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے مستحق حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرحائے لور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں تو بہن کو ترکہ کا اُدھا ملے گا اور وہ بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو پس اگر بہنیں دو ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گا اس مال میں سے جو اس نے چھوڑا ہوگا۔ اور اگر بھائی بہنیں دونوں میں تو مرد کو دو و عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کرنا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تم پر رحم کرنا ہے۔

۱۶۲۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت (میراث کی) سورہ نساء کے آخر کی آیتیں نازل ہوئیں کہ ”آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔“

۹۳۲۔ چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو اور دوسرا شوہر ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شوہر کو اُدھا ملے گا اور ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچے گا دونوں کے درمیان اُدھا اُدھا تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۶۵۰۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

عبداللہ: لَا تَصْنَعْنَ فِيمَا بَقِيََا ابْنِي صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لِیْلِ بِنْتِ النِّصْفِ وَکِلَا بِنْتِ الرَّبِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ خِلَالًا خَصْرًا

یا ۹۳۱۔ مِيرَاثُ الْاِخْوَاتِ وَالْاِخْوَةِ:

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَامَ بَوْصُومٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ بَفَضَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْبَضْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي إِخْوَاتُ فَنَزَلَتْ آيَةٌ

النِّصْفَ ابْنِ:

یا ۹۳۱۔ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي الْكَلَامِ لَقَرَأْنُ أَمْرٌ هَكَذَا لَيْسَ لَهُ وَلَا وَلَهُ أَخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ كَرِهًا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلْثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَوِثِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَعْلَمُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرْتُ أَيْتَةً نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ لِيَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي الْكَلَامِ لَيْسَ

یا ۹۳۲۔ ابْنِي عَمٍّ أَحَدُهُمَا أُمَّ لِلَّذِي دَارَ تَوَدُّعٍ وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَاللَّاحِ مِنْ الرِّمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا

نِصْفَانِ:

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، پس جو شخص مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا اور جس نے بیوی بچے چھوڑے ہوں یا قرض ہو۔ تو میں ان کا ولی ہوں ان کے لیے مجھ سے مانگا جائے۔

۱۶۵۱۔ ہم سے امیر بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے، ان سے عبداللہ بن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میراث اس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو کچھ اس میں سے بچ رہے وہ قریبی عزیز مر دکا حق ہے۔

۹۳۳۔ ذی الارحام۔

۱۶۵۲۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا، کیا آپ سے اور میں نے حدیث بیان کی جتنی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، "وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ" کے متعلق فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو ذی الارحام کے علاوہ انصار و مہاجرین بھی ایک دوسرے کے وارث پاتے تھے اس بحالی مچا دی کہ دوسرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان کر لیا تھا، پھر جب ایتہ "تَجْعَلْنَاهُمْ لَكَ" نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس نے "وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ" کو منسوخ کر دیا۔

۹۳۴۔ معاف کرنے والی کی میراث

۱۶۵۳۔ مجھ سے یحییٰ بن قزوح نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کیا۔ اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو انھیں مرنے کے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

۹۳۵۔ بچہ فرماش کا حق ہے، عورت آزاد ہو کر کنیز

۱۶۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ عقیقہ اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَفْطَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلَهُ يَتِيمًا إِلَى الْعَصَةِ" وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ مِثْلًا فَأَنَا وَرَثَتُهُ فَلَهُ ذِي كَلٍّ"۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَأْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرْحَقُوا النَّسْرَ أَيْضًا بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ النَّسْرَ أَيْضًا فَلَهُ وَلِيٌّ رَجُلٌ ذَكَرَ"۔

بَابُ ذِي الْأَرْحَامِ

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ أَسَاءَ مَا حَدَّثَكُمُ إِذْ لَيْسَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ مَبَّاسٍ وَبُكَارٍ حَبِيبًا مَوَالِي: "وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ" قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ تَوَلَّوْا الْمَدِينَةَ سِيرَتِ الْأَنْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَمَنْ ذُو رَحِمَةٍ لِلْخَلِيفَةِ السَّيِّدِ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَمَا تَرَكَتِ جَعَلْنَاهُمْ لَكَ نَسَبًا قَالُوا نَسَبًا قَالُوا نَسَبًا عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

بَابُ مِيرَاثِ الْمَلَاحَةِ

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزُوحٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ قَرْظَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَدَى امْرَأَةٍ كَلَّ مِنْ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْتَقَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَضَّلَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتِيجَتَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفَرَّاشِ حُرَّةً كَأَنَّ أَوْ

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَهَبٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَتَبَةُ هَمْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدًا

أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ ذَمَعَتْ مِثْقًا فَأَقْبَضَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهَا سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عُمَيْدٍ إِلَيَّ فِيهِ. فَأَمَّ عُمَيْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَامَا إِلَى ابْنَتِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُمَيْدٌ كَانَ عُمَيْدًا لَهَا فِيهِ فَقَالَ عُمَيْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ ابْنَتِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عُمَيْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْعَجَرُ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ مِثْقًا مَرْثَعَةَ اخْتَجَبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبِيهِهِ بَعَثَتْهُ فَأَمَّا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهُ ۝

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عِجْيَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَازِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرِيدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْأُحْوَاجِ الْفِرَاشِ ۝  
بَابُ ۹۳۶ الْوَلَاءُ يَمْنُ أَخْتَقَى، وَمِيزَاتُ اللَّقِيطِ، وَقَالَ عُمَرُ

الْلَقِيطُ حُرٌّ ۝

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرَيْتِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لَيَمْنُ أَخْتَقَى وَأُخْدِي لَهَا شَأْنٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا مَدْرَكَةٌ وَلَكِنَّ هَدِيَّةً قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُدْرَسٌ وَقَالَ ابْنُ عِيَّاسٍ رَأَيْتُهَا عَيْدًا ۝

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ يَمْنُ أَخْتَقَى ۝  
بَابُ ۹۳۷ مِيزَاتُ الْمَسْأُتَةِ ۝

ذمعی کی کنیز کا لڑکا میرا ہے اور اسے اپنی پرورش میں لے لیا فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا چاہا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اس پر عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کنیز کا لڑکا ہے۔ اس کے فرائض (بستر) پر پیدا ہوا۔ آخر دونوں معذرت معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی باندی کا لڑکا اور باپ کے فرائض پر پیدا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا، عبد بن زمرہ! تمہارے پاس رہے گا۔ لڑکا فرائض (بستر) کا حق ہے اور زانی کے حق میں تمہاری پھر سوہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ عتبہ کے ساتھ اس کی شباهت آپ نے دیکھ لی تھی چنانچہ اس لڑکے نے ام المومنین کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔ ۱۶۵۵۔ ہم سے مسدد نے مرثعہ بیان کی، ان سے عیجی نے ان سے شری نے، ان سے محمد بن زیاد نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا فرائض والے کا حق ہوتا ہے۔

۹۳۶۔ ولاد اس کے ساتھ قائم ہوگی، جو آزاد کر دے اور

لقیط (پڑے ہوئے بچے کی طرح کسی اجنبی نے پرورش کی ہو) کی میراث، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لقیط آزاد ہے۔

۱۶۵۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شری نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو خریدنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں خریدو، ولاد اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ملی تو انھوں نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے بریرہ ہے حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے حکم کا قول مرسل منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا۔ ۱۶۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاد اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔

۹۳۷۔ سائبہ کی میراث

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَبِي قَبِيْسٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝

۱۶۵۸۔ ہم سے قتیبہ بن عقیبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قہیس نے ان سے حمزہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمان سائبر نہیں بناتے اور جاہل مشرکین سائبر بناتے تھے۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَنصُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِشْتَرَتْ بَرْمِيَّةً لِبَعْتِهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا عَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِشْتَرَيْتُ بَرْمِيَّةً لَا عُقْبَتَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرُونَ وَلَا عَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا فَإِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَهْتَقَ، أَذْكَالُ أَهْلِ الثَّمَنِ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَهَا قَالَ رَحِمَتْ فَاحْتَارَتْ نَفْسَهَا - وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا كَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ - وَتَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ مِنْ دُجَاهَا حُرًّا قَوْلَ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَحْكَمَ ۝

۱۶۵۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوام نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو انھوں نے آزاد کرنے کی غرض سے خریدنا چاہا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے ولاد کی شرط لگا دی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنا چاہتا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے لیے ان کی ولاد کی شرط لگا دی ہے اسے اسے خریدنے فرمایا کہ انھیں آزاد کر دو۔ ولاد تو آزاد کرنے والا کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ میرے میں نے انھیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ ادیس نے بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہیں تو شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں درد علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، تو انھوں نے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا کہ مجھے اتنا مال بھی دیا جائے تو میں سابقہ شوہر کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا۔

۹۳۸۔ اس کا گناہ جو اپنے مولیٰ سے برادرت کر دے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَ نَاكِتَابٍ نَعَرُوهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذَاكَ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَأَخْبَاهَا أَشْبَاءَ مِنَ الْحَبْرِ أَحَابَتِ وَأَسْنَتِ الْأَيْلِ، قَالَ وَفِيهَا: الْهَدْيُ بَيْنَهُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْدِ إِلَى شَوْبَانَ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا أَوْ أَدَّى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ يُكَلِّمُ النَّاسَ أَجْمَعِينَ كَذَلِكَ يَوْمَ يَوْمِ الْفِتْنَةِ صَرَفٌ وَلَا عَدَلٌ، وَمَنْ دَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ يُكَلِّمُ النَّاسَ أَجْمَعِينَ لَا يَبْقَى مِنْهُ يَوْمَ الْفِتْنَةِ صَرَفٌ وَلَا عَدَلٌ، وَوَمَنْ دَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ يُكَلِّمُ النَّاسَ أَجْمَعِينَ فَمَنْ أَخْفَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ يُكَلِّمُ النَّاسَ أَجْمَعِينَ لَا يَبْقَى مِنْهُ يَوْمَ الْفِتْنَةِ صَرَفٌ وَلَا عَدَلٌ ۝

۱۶۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں، سو اللہ کی کتاب کے اور اس کے علاوہ یہ صحیفہ بھی ہے بیان کیا کہ پھر وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں (کے قصاص) اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل تھے بیان کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ عینہ سے زور تک مدینہ حرم ہے جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا اور مسلمانوں کا ذمہ (قول و قراء کسی کو پناہ دینا وغیرہ) ایک ہے بات اونی مسلمان کے ذمہ کو بچانے کے لیے بھی گشتش کی جائے گی پس جس نے کسی مسلمان کے لیے پورے ذمہ کو توڑا اس پر اللہ کی فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۶۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاد کے نفل کو بیچنے، اس کو مہر کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
 ۹۳۹۔ حجب کوئی کسی مسلمان کے ساتھ پر اسلام لانے، حسن اس کے ساتھ ولاد کے نفل کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاد اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور تمہیں داری سے منقول ہے اس روایت کے صحت کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کلام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا کہ ہم بیچ سکتے ہیں، لیکن ولاد ہمارے ساتھ ہوگی ام المؤمنینؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بننے دو۔ ولاد ہمیشہ اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے شرط لگائی کہ ولاد ان کے ساتھ قائم ہوگی۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں آزاد کر دو۔ ولاد قیمت او اگر نہ ملے ہی کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ پھر میں نے آزاد کر دیا۔ پھر انھیں آنحضرتؐ نے بلایا اور ان کے شوہر کے معاملہ میں اختیار کیا۔ انھوں نے کہا کہ اگر مجھے یہ یہ چیزیں بھی وہ دے دے تو میں اس کے ساتھ رات گزارنے کے لیے تیار نہیں۔ چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔ ۹۴۰۔ ولاد کا نفل عورت کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے۔

۱۶۶۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے امام نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ لوگ ولاد کی شرط لگانے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خرید لو، ولاد تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں کعب نے خبر دی، انھیں سفیان

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَعَنْ هَبْتِهِمْ بِأَمْوَالِهِمْ إِذَا اسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَدْرِي لَهُ وَلَا كَيْه، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَمَا كُنْتُ يَمِينُ الدَّارِ قِيْرَفُهُ قَالَ: هُوَ ذُو النَّاسِ بِمَعْنَى وَمَا تَدْرِي: وَاسْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذِهِ الْحَبْرَةِ  
 ۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَشْتَرِي بَرِّيَّةً لَعَنَتُمَا فَقَالَ أَهْلُهَا بَيْنَهُمَا عَلَى أَنْ وَلَدَهُمَا فَإِنْ كُنْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ؛

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ اسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِّيَّةً فَأَشْرَطَ أَهْلُهَا فَلَدَهَا فَإِنْ كُنْتُ ذَاكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَبِيْهُمَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ الْوَسَاقُ قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُمَا قَالَتْ: فَلَدَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَ هَامِنْ سَوْجَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بَيْتُ عَنْهُ لَا فَأَخْتَارْتُ فَفَسَمَا بَانِيَّةً مَا بَيْتُ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَدِ؛

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَدَاتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِّيَّةً فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْرَطُونَ الْوَلَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيْهُمَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ؛

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ

نے انھیں منسوب کرنے انھیں ابراہیم نے انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلاو اسی کے ساتھ قائم ہوئی جو قیمت دے اور احسان کرے (اُزاو کر کے)

۹۴۱۔ کسی گھرانے کا مولا اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بن کا بیٹا بھی انھیں میں سے ہوتا ہے۔

۱۶۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن فرہ اور قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانے کا مولا اسی کا ایک فرد ہوتا ہے اور مکمل، ۱۶۶۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانے کا بیٹا جو اس کا ایک فرد ہے ہر منصف دیکھ دیکھ کر کے الفاظ فرمائے۔

۹۴۲۔ قیدی کی میراث۔ شریعہ دشمن کے ہاتھ قید ہونے والے قیدی کو میراث دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔ اور عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے اور جو کچھ اپنے مال میں وہ تصرف کرتا ہے، اسے نافذ کرو، جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا کہیں نہ اسی کا مال ہے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

۱۶۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مال چھوڑا اپنی موت کے بعد وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا ہے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۹۴۳۔ مسلمان کا فر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کافر مسلمان کا۔ اور اگر میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لایا تب بھی میراث میں اس کا حق نہیں ہوگا۔

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمر بن عثمان نے، اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

عَنْ مَذْمُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِثَةَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ»

بِالْبَيْتِ مَوْلَى الْعَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَنْتِ الْأُخْتُ مِنْهُمْ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ قَدَاةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ أَنْفُسُهُمْ أَذْكَمَا قَالَ» ۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ أَنْفُسُهُمْ أَذْكَمَا قَالَ»

بِالْبَيْتِ مِيرَاثُ الْأَسِيرِ قَالَ، وَمَحَانُ قُسُومٍ كَمِيرَاثِ الْأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَ يَقُولُ هُوَ أَخْذُ جُ الْيَدِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَخْذُ وَصِيَّةِ الْأَسِيرِ وَعَقْدًا وَمَا صَنَعَ فِي مَالِ الْمَلِكِ يَتَغَيَّرُ عَنْ دِينِهِمْ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَنْتَبِغُ فِيهِ مَا يَشَاءُ

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَشِيَهُ وَمَنْ تَرَكَ حَلَاةً فَلَا لَيْنَ لَهَا

بِالْبَيْتِ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَجَلَةَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

۹۴۴۔ نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث، اور اس کا گناہ جو اپنے بچہ کا انکار کرے۔  
۹۴۵۔ جو کسی کا بھائی یا بھتیجہ ہوئے کا دعویٰ کرے۔

بَابُ ۹۴۴ مِيرَاثُ الْعَبْدِ النَّصْرَانِي فِي قَوْمِكَابِ النَّصْرَانِي  
وَإِثْمُ مَنْ ارْتَضَى مِنْ وَلَدِهِ  
بَابُ ۹۴۵ مَنْ ادَّعى أَخًا وَابْنَ أَخٍ -

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
إِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدَ بْنَ  
زَمْعَةَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي  
عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِيدُ آلِي أَنَّهُ ابْنُهُ أَنْظِرْهُ لِحَلَةِ  
شَبَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَلَدًا عَلَى فِرَاشٍ أَبِي مِنْ وَلَدِهِ تَبَهُ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَابِهِ فَرَأَى شَبَابًا بَيْنَهُمَا لِعُتْبَةَ  
فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ لَوْلَا لِفِرَاشٍ وَلِلْعَاهِرِ الْخَجَرُ  
وَاحْتَجَبَنِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ لَا يَبْنِي زَمْعَةَ، قَالَتْ  
فَلَمْ يَبْرَ سَوْدَةَ قَطُّ

بَابُ ۹۴۶ مَنْ ادَّعى إِلَى غَيْرِهِ  
أَبْنُوهُ

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ  
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ ادَّعى غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ  
فَالْحَبْشَةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِي بِكَرَّةٍ فَقَالَ  
وَأَنَا سَمِعْتُهُ أَدْنَاهُ وَوَعَاةٌ قَالِي مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الصَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
قُتَيْبٍ أَخْبَرَ فِي عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَبِيْعَةَ  
عَنْ عِرَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحْرُغُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَتَنْفِرَ رِغْبَا  
عَنْ أَبِيهِمْ خَوْفُ كُفْرَةٍ

۱۶۴۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے بارے میں اختلاف ہوا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے آپ اس کی مشابہت اس میں دیکھئے اور عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، یا رسول اللہ! میرے والد کے فراش پر ان کی کنیز سے پیدا ہوا ہے اسے انھوں نے لڑکے کی صورت دیکھی تو اس سے عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت واضح تھی، لیکن آپ نے فرمایا عبد! لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پھر میں اور اے سودہ بنت زمرہ! ام المومنین رضی اللہ عنہا! اس لڑکے سے پردہ کیا کرو چنانچہ پھر اس نے ام المومنین کو نہیں دیکھا۔

۹۴۶۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱۶۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، یہ ابن عبد اللہ ہیں، ان سے خالد بن عبد اللہ بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسے انھوں نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو حجت اس پر حرام ہے پھر میں نے اس کا تذکرہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے فرمایا اس حدیث کو انھوں نے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

۱۶۴۲۔ ہم سے اصبح بن الفرج نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو بن عبد اللہ، انھیں جعفر بن ربیع نے، انھیں عمار نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ سے کوئی اعراض نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے اعراض کرتا ہے (اور دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرتا ہے تو) یکفر ہے۔



بَابُ إِذَا دَعَتْ الْمَرْأَةُ ابْنَهَا

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَحَدِهِمَا فَقَالَتْ بِصَا حَبْتُمَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنَيْكَ فَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنَيْكَ فَخَافَا كَمَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِمُ الْكَفْدَى فَخَرَجَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرْتَاهُ فَقَالَ أَفْتُوْنِي بِالْبَيْكَيْنِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ تَزِيحُكَ اللَّهُ هُوَا حَبْتُمَا فَقَضَى بِهِمُ لِلصَّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالْبَيْكَيْنِ قَطْرًا لَوْ مَرَّيْتُ وَمَا كُنْتُ نَقُولُ إِلَّا الْمُدَّةَ

بَابُ الْفَافِ

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَآلَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ مَكْبُورٍ أَسَارَتُهُ وَجْهَهُ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُحْرِسَةَ أَنْظَرَا بِنَا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْفَتَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَآلَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُحْرِسَةَ الْمَدْلُجِي دَخَلَ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا عَلَيْهِمَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ میں چھری کے لیے "سکین" کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔

۹۴۷۔ جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۴۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں تھیں اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے، چھر بھڑایا آیا اور ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو برا بھلا لے گیا ہے وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ ٹری کے حق میں کر دیا۔ وہ دونوں نعل کر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انھیں واقعہ کی اطلاع دی، سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس لڑکے کے ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک دے دوں گا۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی، کہ ایسا نہ کیجئے، آپ پر اللہ رحم کرے، یہ بڑی ہی کار کا ہے لیکن آپ نے فیصلہ چھوٹی عورت کے حق میں کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اللہ میں نے "سکین" (چھری) کا لفظ سب سے پہلی مرتبہ آنحضرت کی زبان سے اس دن سنا تھا اور ہم اس کے لیے (اپنے قبیلہ میں) "مدیر" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ ۹۴۸۔ قیاد شئاس۔

۱۶۴۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں ایک مرتبہ بیت خوش خوش تشریف لائے، آپ کا چہرہ چمک رہا تھا، آنحضرت نے فرمایا، تم نے نہیں دیکھا، محرز (ایک قیاد شئاس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے (صرف پاؤں دیکھے) اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، آپ بہت خوش تھے اور فرمایا، عائشہ تم نے دیکھا نہیں، محرز المدلجی آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے

قَطِيفَةً قَدْ عَطِيَاسُ وَسَمْعًا وَبَدَتْ أَحَدًا مِمَّا قَاتَلَتْ  
إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَقِيعَتُهَا مِنْ أَلْبَعَيْنِ :-

## کتاب الحدود

### وَمَا يَحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

#### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۳۹ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

يُذَرُّ مِنْهُ نَوْبُ الْإِيمَانِ فِي الزَّيْنَةِ

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا يَزِي فِي الدِّينِ حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ  
الْخَمْرُ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ  
يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ خَفِيَّةً  
يَزِيهِ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَيْضًا رَهْمٌ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْتَلِبُ إِيَّاهُ التَّهَبُّةُ

بِأَنَّهُ لَا يَجَازِي فِي خَمْرِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ حَدَّثَنَا إِدَمُ حَدَّثَنَا مُطْعِمَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّ فِي الْخَمْرِ بِالْخَبَرِ وَالنِّعَالِ  
وَجَلَدَ أَبْرَ بَكْرًا بَعِيْنًا :-

باب ۱۴۱ مَنَ أَمْرُ بَعْضِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ :-

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقِيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
جِيَّ بِاللَّعِيْمَانِ أَوْ يَا بَنِي اللَّعِيْمَانِ بِشَارِبَا قَامَرِ السَّيِّئِ

دو نزل کے سرول کو ڈھک لیا تھا۔ اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے  
تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

## حدود

اور کس طرح حدود سے بچا جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۴۹ - شراب دہی جائے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو زنا

سے ایمان کا نور حیدر کر دیا جاتا ہے۔

۱۶۷۶ - مجھ سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوبکر  
بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی زنا کرنے والا زنا کرے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب  
بھی کوئی شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب بھی  
کوئی چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، جب بھی کوئی  
سوڑنے والا سوڑتا ہے کو لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں، وہ مؤمن  
نہیں اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سعید بن مسیب نے اور ابوبکر  
نے بیان کیا، ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے  
سے، اسی طرح ہر النفل تھپتھپ کے

۹۵۰ - شراب پینے والوں کو مارنے کے متعلق روایت

۱۶۷۷ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سے ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے  
کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتے سے مارا تھا اور ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

۹۵۱ - جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا۔

۱۶۷۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان  
کی ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا، کہ لعینان یا ابن اللعینان کو شراب کے نشوونے لایا گیا تو رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَقْرَأَ بُوَّةً  
قَالَ فَقَرَأَ بُوَّةً فَلَنْتُ أَنَا فِيمَنْ خَيْرِكُمْ بِاللَّعَالِ ۝

بَابُ الصَّرَبِ بِالْجَرِيدِ وَاللَّعَالِ ۝

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَصَيْبُ  
بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
عُقَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ  
بِغَيْمَانٍ أَوْ بِابْنِ غَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ  
مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَقْرَأَ بُوَّةً فَقَرَأَ بِالْجَرِيدِ وَاللَّعَالِ  
وَكُنْتُ مِنْ خَيْرِكُمْ ۝

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَاللَّعَالِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
أَسْبَعِينَ ۝

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ظَهْرَةَ أَنَسٌ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ السَّاهِدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلٌ قَدْ شَرِبَ قَالَ إِنْ مَرَّ بُوَّةً  
قَالَ الْبُؤْهُرُ بُوَّةً فِيمَا الصَّارِبُ يَبْكِيهِ وَالصَّارِبُ يَنْعَلُهُ  
وَالصَّارِبُ يَتَوَبُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعْنُ الْقَوْمِ أَخْرَأَكَ  
اللَّهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تَقْسِمُوا عَلَى الشَّيْطَانِ ۝

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ سَعِيدٍ الْغَنَوِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ رَدِّتُهُمْ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَمُوتَ  
فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِلَّا مَحَابِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَمَوَاتٌ وَذُنُوبُهُ  
وَذُنُوبُكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَهْ ۝

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ الْحَجَّيْدِ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنَّا  
نُؤْتِي بِالشَّارِبِ عَلَى أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں، چنانچہ لوگوں  
نے انھیں ماریں بھی انھیں جو ستے مارنے والوں میں تھا۔

۹۵۲- چھڑی اور جوتے سے مارنا۔

۱۶۷۹- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب بن خالد نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے اور ان سے  
عقبة بن الحارث رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غیمان یا ابن غیمان  
کو لایا گیا وہ نشہ میں تھے آنحضرت پر برنگوار گذرا۔ اور آپ نے گھر میں موجود لوگوں  
کو حکم دیا کہ انھیں ماریں چنانچہ لوگوں نے انھیں چھڑی اور جوتوں سے مارا اور میں بھی ان  
لوگوں میں تھا جنھوں نے انھیں مارا تھا۔

۱۶۸۰- ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی،  
ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے تھے۔

۱۶۸۱- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ظہرہ نے حدیث بیان کی، ان  
سے انس نے، ان سے یزید بن ابی ہاشم نے، ان سے محمد بن ابی ہاشم نے، ان سے ابوبکر نے  
اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا  
گیا جو پیٹے بہتے تھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ میں بعض وہ تھے جنھوں نے اسے اسے مارا، بعض نے جوتے سے  
مارا، اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو  
کرے آنحضرت نے فرمایا کہ اس طرح کے جملے نہ کہو۔ اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

۱۶۸۲- ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث  
نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے،  
انھوں نے عمیر بن سعید بخاری سے سنا، کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے  
سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے۔  
اور مجھے اس کا رنج ہو، سو امیرانی کے، کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کی دیت ادا  
کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی حد معذرت نہیں کی تھی۔

۱۶۸۳- ہم سے محمد بن ابی ہاشم نے حدیث بیان کی، ان سے جبیر سے، ان سے یزید  
بن خصیفہ نے، ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مجھ پر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں شراب پینے والا

لایا جاتا۔ تو ہم اپنے ہاتھ جو تے اور چادریں لے کر کھڑے ہو جاتے (اور اسے مارے)، آخر عمر رضی اللہ عنہ اپنے آخری دو خطبات میں شراب پینے والوں کو چالیں کوڑے مارتے اور جب ان لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کیا تو انہیں کوڑے مارے۔

۹۵۳۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا۔

۱۶۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خالد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص جس کا نام عبداللہ تھا اور عمر (لکھا) کے لقب سے پکارے جلتے تھے وہ آنحضرت کو سنتے تھے اور آنحضرت نے انھیں شراب پینے پر راجعاً تو انھیں ایک دن لایا گیا اور آنحضرت نے ان کے لیے حکم دیا اور انھیں مارا گیا، حاضرین میں ایک صاحب نے کہا، اللہ! اس پر لعنت کرے کہ تمہاری مرتبہ کہا جا چکا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ ان پر لعنت ہو کہ وہ اللہ! جیتے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

۱۶۸۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابیہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ایک شخص نشتریں لایا گیا تو آنحضرت نے انھیں مارنے کا حکم دیا، ہم میں بعض نے انھیں ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا، اور بعض نے کپڑے سے مارا، جب مار کے تو ایک شخص نے کہا کیا ہو گیا اسے، اللہ! اسے دسو اگر کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

۹۵۴۔ حب چور چوری کرتا ہے۔

۱۶۸۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن واہب نے حدیث

بیان کی، ان سے فضیل بن غزوہ ان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔

۹۵۵۔ چور کا نام بے غیر اس پر لعنت بھیجا۔

۱۶۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْبُرَ وَصَدَّ رَأْسَهُ خَلْفَهُ عَمْرٍو فَقَوْمُ الْكَلْبِ بِأَيْدِيَهُمْ وَبَعَالَهُ وَأَذْوَ بَيْنَهُمَا حَتَّى كَانَ آخِرَ امْرَأَتِهِ عَمْرٍو فَكَبَّرَ وَزَبَعَيْنِ، حَتَّى إِذَا عَمْرٍو فَسَقُوا أَجَلَكَ ثَمَّاءُ بَيْنَ:

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ لَعْنِ شَرِبِ الْخَمْرِ وَابْنُ مَرْجٍ مِنَ الْمَلِكَةِ:

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَنْبُذٍ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَكْتُبُ جَمَارًا وَكَانَ يَنْصَلُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فِي شَرَابٍ قَاتِلٍ يَوْمًا قَاتِلٍ بِمُحَمَّدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ مَا لَكَ مَا يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَاتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَعَنُوا فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُمِّي ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْكَرَانِ فَأَمَرَ بِصَرْفِهِ، فَمِنَّا مَنْ يَقْرُبُهُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَقْرُبُهُ بِتَعْلِيمِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَقْرُبُهُ بِتَوْجِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْرَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ تَكُونُوا عَوْنُ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ

بَابُ اسْتَارِقِ حِينَ يَسْرِقُ:

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَادُدَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزِفُ الْمَرْءُ فِي حِينَ يَزِفُ مُهُمُّوهُ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ

بَابُ لَعْنِ اسْتَارِقِ إِذَا لَعْنُ سَيْسَمَ:

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي



۹۵۸۔ حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرماتوں کے لیے انتقام لینا۔

۱۶۹۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ہی کو پسند کیا بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔ واللہ! انھوں نے کبھی اپنے ذاتی معاملہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ کی حرمات کو توڑا جاتا، تو آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

۹۵۹۔ حدود قائم کرنا بلند مرتبہ شخص ہر یک مرتبہ۔

۱۶۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی جس رحد جاری ہونے والی تھی، سفارش کی تو انھوں نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ وہ کمزوروں پر تو حدود قائم کرتے تھے (جرم کی سزا دیتے تھے) اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ظالم نے بھی یہ کام (چوری) کیا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔

۹۶۰۔ جب مقدور حاکم کے پاس ہو تو حد کے معاملہ میں سفارش کی کراحت۔

۱۶۹۲۔ ہم سے سعید بن سیمان نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عزدی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا، اور انھوں نے کہا کہ انھوں سے اس معاملہ میں کوئی گفتگو کر سکتا ہے، اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا، جو انھوں کو بہت عزیز ہیں تو کوئی آپ سے سفارش کی جرأت نہیں کر سکتا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے انھوں سے گفتگو کی تو انھوں نے فرمایا، کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا۔ اے لوگو تم سے پہلے کے لوگ اس لیے مکرہ ہو گئے کہ حبیان میں کوئی بامرتبہ شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے

۹۵۸۔ اقامۃ الحدود و الزیۃ منہا  
لحسب ما تبت اللہ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ السَّبِيِّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَسِيرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتَهُ فَإِذَا كَانَ الرَّاحِمُ كَانَ أَجَدَهُ هُمَامُهُ، وَاللَّهُ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤَدِّي إِلَيْهَا قَطُّ حَتَّى تَنْتَقِمَ حُرْمَاتِ اللَّهِ... فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ:

۹۵۹۔ اقامۃ الحدود علی الشریف و النویع

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَافَةَ كَلَّمَ السَّبِيَّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُعْهِمُونَ الْحَدَّ عَلَى النُّوْعِ وَكَانُوا كَوْنُ الشَّرِيفِ وَالسَّيِّئِ نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَافِلِمَةً فَعَلْتُ ذَلِكَ لَفَعَلْتُ يَدَهَا:

۹۶۰۔ يَأْتِيهِ كَرَاهِيَّةُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رَفَعَ إِلَى السُّلْطَانِ:

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَيَمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمْ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يَكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَافَةُ حَبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتَمَّعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ ثُمَّ قَامَ لِيُخَاطِبَ قَالُوا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الْمَرْءُ

تَزَكُّوهُ وَإِذَا سَرَقَ الصَّغِيرُ مِنْهُمْ آفًا مَوْاعَكَيْهِ  
الْحَدَّ ذَا لَعْنَهُ اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ  
سَرَقَتْ لَقَطَعُوا مِجْدَاهَا

بَابُ ۱۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ  
فَأَقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كُفٍّ يَقْطَعُ وَقَطَعُوا  
عَلَى مَنْ أَنْكَرْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي إِسْرَافِ سَرَقَتِ  
فَقَطَعَتْ شِمَالَهَا لَيْسَ الرَّكَابُ

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ  
السَّيِّدِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقَطَّعُوا الْيَدَ فِي رُجْعِ  
وَيَا فِصَاعِي. تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
أَنَسٍ الزُّهْرِيِّ وَمُسَدَّدُ بْنُ الرَّحْمَنِ

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا سَامِعُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُجْعِ  
۱۶۹۵- حَدَّثَنَا عِزَّةُ بْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْقُضَاعِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: تَقَطَّعُ فِي رُجْعِ وَيَا سَرَّ

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
هَيْثَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ  
لَمْ تَقَطَّعْ مَعَ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي  
شَرِّ حَقِيقَةٍ أَوْ نَزْوِيَةٍ

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
مِثْلَهُ

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا هَيْثَمُ بْنُ عَزْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

لیکن اگر زور چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے، اور اللہ کی قسم،  
اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

۹۶۱... اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور محمد پر اور چور حد سے کاٹا تھا کاٹو"۔

کتے پر ہاتھ کاٹا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ہاتھ  
کاٹا تھا۔ ایک محدث کے بارے میں جس نے چوری کی تھی اور اس کا باپ  
ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ اس کی بھی سزا ہے۔

۱۶۹۳ ہم سے عبد الرحمن بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چھائی دینا یا اس سے زیادہ پر  
ہاتھ کاٹ لیا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبد الرحمن بن خالد زہری کے  
مجتہد اور عروہ بن زہری کے واسطے سے کی۔

۱۶۹۴ ہم سے اسماعیل بن ابی الویل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے  
شہاب نے، ان سے عروہ بن زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کاٹا ہو چھائی دینا یا اس سے زیادہ پر  
ہاتھ کاٹ لیا جائے گا۔

۱۶۹۵ ہم سے عروہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث  
نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد  
بن عبد الرحمن النضاری نے، ان سے عروہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان  
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھائی  
دینا یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۶۹۶ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ہشام نے، ان سے خالد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے خبر دی کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دام میں چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے  
چمڑے کی ڈھال یا عا یا چمڑی پر ہی کاٹا جاتا تھا۔

۱۶۹۷ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۱۶۹۸ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے خبر دی، ان سے  
ہشام بن عروہ نے خبر دی، ان سے خالد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا



قَالَتْ: لَوْ كُنْتُ تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ فِي أَدْنَى حَنْجَفَةٍ  
أَوْ مَرَسٍ كُلِّ دَاجِدٍ مَغْصَا دُونِ مَرَاوِكِهِمْ وَرَأْبِ  
أُورُنَيْهِ عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى .

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ  
قَالَ حِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تَقْطَعْ يَدَ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى حَنْجَفٍ أَوْ  
مَرَسٍ أَوْ حَنْجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مَغْصَا دُونِ مَرَاوِكِهِمْ وَرَأْبِ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ  
نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَطَعَ فِي حَنْجَفٍ ثَمْنَةً ثَلَاثَةً دَرَاهِمًا .

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْبِقَةُ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَنْجَفٍ ثَمْنَةً ثَلَاثَةً دَرَاهِمًا .

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَنْجَفٍ ثَمْنَةً ثَلَاثَةً

دَرَاهِمًا .

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَ سَارِقٍ فِي حَنْجَفٍ ثَمْنَةً ثَلَاثَةً دَرَاهِمًا تَابِعَهُ مُحَمَّدُ  
بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ :

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَدْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ  
السَّارِقَ لَيْسَ قِيَمَتُهُ مَقْطُوعُ يَدِهِ وَتَسْرِفُ  
الْحَبْلُ فَتَقْطَعُ يَدَهُ :

نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ بغیر مکرئی کے چڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت  
سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ دونوں ڈھال قیمت سے ملتی تھیں۔ اس کی روایت  
وکیعہ اور ابن ادریس نے ہشام کے واسطے سے کی ان سے ان کے والد نے مرسل

۱۶۹۹۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے انھیں اپنے والد کے واسطے سے خبر دی  
انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا  
تھا بلکہ مکرئی کے چڑے کی ڈھال ہو یا عام ڈھال یہ دونوں چیزیں قیمت الی تھیں۔

۱۶۰۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان، ان سے مالک بن انس نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولانا نے، ان سے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ  
کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویر نے حدیث  
بیان کی ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوڑی پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،  
ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا  
جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان  
کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال پر  
کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی، اس روایت کی متابعت محمد بن اسحاق نے کی  
اور حدیث نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے روایت کی بجائے "قیمتہ" کہا۔

۱۶۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الوضیاء نے حدیث  
بیان کی، ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا، کہا کہ میں  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے  
مجرم پر لعنت کی ہے کہ ایک اندھا چالاک ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ایک دیکھتا  
ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

## یا مایۃ تَوْبَةِ السَّارِقِ :

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
إِبْنُ وَهْبٍ عَنْ ثِيَابِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ مِثْلَ  
إِمْرَأَةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَأَنْتُ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ  
فَمَا رَفَعَ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَأْتَتْ وَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا :

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُجَنَّبِيُّ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمُ بْنُ كُسَيْفٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
إِذْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَهْطٍ  
فَقَالَ : أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا  
تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ثُمَّ أَبْقَيْنَا تَفَرُّوهُ  
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَارْجُلَيْكُمْ وَلَا تَقْصُرُوا فِي مَعْرُوفٍ  
فَعَمَلْنَا مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَهْبَابُ  
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاحْذَرُوا بِهِ فِي الدُّنْيَا فَمَعَكُمْ سَأَلُ  
لَهُ وَمَعُورًا وَمَنْ سَكَرَ اللَّهُ فَنَدَّ إِلَيْهِ اللَّهُ إِنْ  
شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قَطَعَ يَدَهُ قَبِلَتْ شَهَادَتُهُ  
وَكُلُّ مُحْتَضِرٍ كُنْ ذَلِكَ إِذَا تَابَ  
قَبِلَتْ شَهَادَتُهُ :

## ۹۹۲۔ چور کی توبہ۔

۱۶۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب  
نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے  
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ  
کٹوایا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ عورت بعد میں بھی آتی تھی اور میں اس  
کی مزدور تھی حضور اکرم کے سامنے رکھتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور جس  
توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

۱۶۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد المجنبی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف  
نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں ابو اور یونس نے،  
اور ان سے عبادہ بن الصامت نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اے حضور! تم اس موخر پر فرمایا کہ میں تم  
سے عہد لیتا ہوں کہ تم کسی کو شر یا کینیں عیڑاؤ گے، چوری نہیں کر دگے،  
اپنی اولاد کی جان نہیں لو گے اپنے ہی ذہن سے ایجاد کر کے کسی پر تہمت نہیں لگاؤ  
گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کر دگے، پس تم میں سے جو کوئی اسے  
پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی غلطی کر گئے  
گا۔ اور دنیا میں ہی اسے اس کی سزا مل جائے گی تو یہ اس کا کفارہ ہوگی اور اسے  
پاک کرنے والی ہوگی اور جس کی غلطی کو اللہ چھپائے گا تو اس کا معاملہ اللہ کے  
ساتھ ہے، چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور چاہے گا تو اس کی مغفرت کر  
دے گا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہاتھ کٹنے کے بعد اگر چور نے توبہ کر لی تو اس کی شہادت  
قبول ہوگی، یہی حال ہر اس شخص کا ہے جس پر حد جاری کی گئی ہو کہ اگر وہ توبہ کر لے  
گا تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا ستائیسواں پارہ ختم ہوا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### اٹھائیسواں پارہ

کفار و مرتدوں میں سے جنگ کرنے والے:

۹۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اللہ اور رسول

سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی

منزلتیں یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے

ہاتھ اور سر مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں:

۱۷۰۷۔ اہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے

حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ ابن ابی

کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوقلابہ جرمی نے حدیث بیان کی ان

سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ

عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق

نہ آئی تو ان حضروں نے ان سے فرمایا کہ حدیقہ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا

پیشاب اور دودھ (دوا کے طور پر) پیئیں، انہوں نے اس کا مطابق عمل کیا

اور صحت پائی، لیکن اس کے بعد مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل

کر کے اونٹ ہٹا لے گئے آں حضور نے ان کی تلاشی میں آدمی بھیجے اور انہیں

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور

۹۶۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں کے زخموں

پر داغ نہ لگوایا، یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۱۷۰۸۔ اہم سے ابویعلیٰ محمد بن صلت نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن

حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان

سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عربوں کے (ہاتھ پاؤں) اکٹھا دیئے تھے لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا تھا

یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۹۶۵۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں

کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۱۷۰۹۔ اہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے

کتاب المہاجرین من اہل الکفر والردۃ:

باب ۹۶۳۔ قول اللہ تعالیٰ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِیْنَ

یُحَادِثُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

فَسَادًا اَنْ یُقْتَلُوْا اَوْ یَصَلَّبُوْا اَوْ یَقَطَّعَ اَیْدِیْہُمْ

وَارْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یَنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ:

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا

الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ

اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ الْاَبُوْ قَلَابَہُ الْجَرْمِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ الْیَمَنِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَقَرَّ مِنْ عَمَلٍ فَاَسْتَمَرَّ فَاَجْتَرَّوْا السَّیْدِیَّةَ فَاَمَرُوْہُمْ

اَنْ یَاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَاقَةِ فَبَشَرُوْا مِنْ اَبْوَالِہِا

اَلْیَابِہَا فَفَعَلُوْا فَصَحَّوْا فَارْتَدَّوْا وَقَتَلُوْا رَعَاتِہَا

وَاسْتَأْمَرُوْا فَبَعَثَ فِیْ اَتَادِہُمْ قَائِلٌ بِہُمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیْہُمْ

وَارْجُلِہُمْ وَسَبَّلَ اَعْنَیْہُمْ ثُمَّ لَمْ یُحْسِنْہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا:

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور

ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

باب ۹۶۴۔ لَمْ یُحْسِنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ الْمَہَاجِرِیْنَ مِنْ اَہْلِ الرَّدَّةِ حَتّٰی هَلَكُوْا:

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو یَعْلٰی حَدَّثَنَا

الْوَلِیْدُ حَدَّثَنِیْ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ قَلَابَہُ عَنْ

اَنَسٍ النَّسَبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ الْعَرَبِیَّیْنَ

وَلَمْ یُحْسِنْہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا:

باب ۹۶۵۔ لَمْ یَسْقِ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمَہَاجِرُوْنَ

حَتّٰی مَاتُوْا:

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ



بالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ. قَالَ أَلَوْ قَلْبَةً حَمُولًا يَوْمَ مَكَّةَ وَتَقْتُلُوا أَكْفَرُوا أَبْعَادًا مِنْهُمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟  
اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مولی تھی۔

باب ۹۶۷۔ فَضِيلُ مَنْ تَوَكَّلَ الْفَوَاحِشَ

۱۱۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُطْلَعُهُمُ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ طَلَبَهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ  
عَادِلٌ وَشَاقٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ وَكَّرَ اللَّهُ فِي  
خَلْقِهِ وَكَفَّاهُ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَبْلَهُ مُعْتَقٌ فِي الْمَسْجِدِ  
وَرَجُلَانِ تَحَايَا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ  
مَنْصِبٍ وَجَمِلَ إِلَيْهَا قَالَتْ إِيَّيْكَ أَخَذَ اللَّهُ وَرَجُلٌ  
تَصَدَّقَ بِمِصْدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ  
مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ

۱۱۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَمْرِو وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ  
يَجْلِيهِ وَمَا بَيْنَ الْعَيْنِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْحَقِّ

باب ۹۶۸۔ إِشْرَافُ الرِّثَاةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَلَا يَزْنُونَ. وَلَا تَقْرَبُوا الرِّثَاةَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً  
وَسَاءَ سَبِيلًا، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَأُعَذِّبَنَّكُمْ  
حَدِيثًا رَدِيحًا كَمَوْءٍ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ

۹۶۷۔ اس کی فضیلت جس نے فواحش چھوڑ دیئے۔

۱۱۷۰۔ اہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی  
انہیں عبد اللہ بن عمر نے، انہیں جبیب بن عبد الرحمن نے، انہیں حفص  
بن عاصم نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے  
سایہ کے نیچے جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔  
عادل حاکم و جوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو و نما پائی، ایسا شخص جس  
نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے وہ شخص  
جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دوا فرما جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں  
وہ شخص جسے کسی ملندہ مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس  
نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے ہمد نہ کیا اور یہ اس  
نے اتنا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کیا کیا ہے

۱۱۷۱۔ اہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے  
حدیث بیان کی اور محمد سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے  
حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سعد ساعدی  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے  
درمیان (شرنگہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت  
دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔

۹۶۸۔ زمانا کا گناہ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور وہ لوگ زنا

نہیں کرتے اور زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ محض ہے اور اس کا  
راستہ برا ہے، ہمیں داؤد بن شعیب نے خبر دی ان سے ہمام  
نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ  
عنہ نے خبر دی فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں  
گا کہ میرے بعد کوئی اسے بیان نہ کرے گا، میں نے یہ حدیث  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے یہ اس حضور کو

وَمَا قَالَ مِنْ إِسْرَاطٍ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ  
وَيُظْهِرَ الْجَهْلُ. وَيُسْرَبُ الْخَمْرُ وَيُظْهِرَ التُّرَا  
وَيَقِيلَ الرِّجَالُ وَيَكْتُمُ النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ  
لِلْجَنَسَيْنِ امْرَأَةٌ الْيَقِيْمُ الْوَاحِدُ؛

یہ کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یا یوں فرمایا کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جانے لگے گی، اور زنا پھیل جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت پر ایک نگران سرورہ جائے گا،

٤١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْفَيْسَلُ بْنُ عَمْرٍوَان عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرَمَةُ قُلْتُ لَا بِنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

۱۷۱۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی انہیں اسحاق بن یوسف نے خبر دی انہیں فیصل بن عمر وان نے خبر دی انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا۔ بندہ جب پھوری کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ پھوری نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور جب قتل کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کہ اس وقت آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھرانگ کر لیا۔ پھر اگر وہ توہر کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا لیوں میں ڈالا،

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الرَّأْيِ حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسِي قُ حِينَ يَسِي قُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا تَشْرُبُ حِينَ تَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ - وَالشُّرْبَةُ مَقْرُوضَةٌ بَعْدَ

١٤١٧- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الدِّينِ الْيَزَنِيُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَتُوبُ حِينَ يَتُوبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ - وَالشُّبَّةُ مَقْرُوضَةٌ بَعْدُ

۴۷۱۔ ہم سے آدھنے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے العشاء نے ان سے زکوان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن بہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا پوری کرتا ہے تو مومن بہتے ہوئے وہ پوری نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے نہیں پیتا اور توبہ کا دروازہ ہر حال کھلا ہوا ہے ۴

۱۷۱- ہم سے عمر و بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور اور سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ان سے ابو یسرہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ یہ کہ اللہ کا تم کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے کے

١٤١٥- حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مِنْهُ مَعْمُورٌ وَسَيْدَانُ عَنْ  
أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدَّانِيَةِ أَكْظَمُ؟  
قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ  
أَيُّ قَالَ إِنَّهُ تَقْتُلُ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ  
مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ أَنْ تُرَاوِيَ حُلَيْلَةَ

جَارِكَ - قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرُو قَدْ كَرِهْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَنُصْرَةَ وَوَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعَا دَعَا

پیش نظر مارڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہو گا میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو یہ بھی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے واصل نے حدیث بیان کی ان سے ابوالثعلبی نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رضی کی یا رسول اللہ! اسی حدیث کی طرح۔ عمرو نے بیان کیا کہ

پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ بعد الرحمن سے کیا اور انہوں نے ہم سے یہ حدیث سفیان کے واسطے سے بیان کی، ان سے اعلمش، منصور اور واصل نے، ان سے ابوالثعلبی نے اور ان سے میسرہ نے۔ بعد الرحمن نے کہا کہ چھوٹا چھوٹا دو، (اس سند کو جس میں ابومیسرہ کا ذکر نہیں ہے)

**باب ۹۶۹ - رَجِمَ الْمُحْصَنُ - وَقَالَ الْحَسَنُ**

مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدَّثَنَا هَذَا الرَّافِعِيُّ

**۹۶۹۔** شادی شدہ کا رجم جس نے فرمایا کہ جس نے اپنی بہن سے زنا کیا اس کی حد بھی زنا کی حد ہوگی؛

**۹۷۱۔** ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ضعی سے سنا انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب آپ نے جو کے دن عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کا رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مطابق کیا ہے؛

**۹۷۲۔** مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے، انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

**۹۷۸۔** ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ قبیذہ سلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے پھر انہوں نے اپنے زنا کی چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضرتؐ ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا وہ شادی شدہ تھے؛

**۹۷۰۔** باگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے؟ نہیں کہ باگل مرد فروع القلم ہے یہاں تک کہ اسے افادہ ہو جائے پھر فروع القلم ہے، یہاں تک کہ بالغ ہو جائے،

**۹۷۱۔** حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَتِيقِ بْنِ أَبِي اللَّهِ عَنْهُ جَعِنَ رَاحِمَ الْمَوَآتِ يَوْمَ الْحَجَّةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمَهَا بِسُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۹۷۲۔** حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْكَيْسَانِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَعَدْتُ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ التَّوْرَةِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي

**۹۷۸۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَصْرَةَ ابْنِ رَجُلًا مِمَّنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى أَقْسَمَهُ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَهُ وَكَانَ قَدْ مُحْصَنًا

**باب ۹۷۰ - لَا يَرْجَمُ الْمُجَنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ**

وَقَالَ عَتِيقُ لَعَمْرُؤُا مَا عَلِمْتُ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفْقَظَ وَمَنْ الْفَقِ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

سونے والا مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَشَيْبَةَ  
بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ مَسْئُولٌ أَتَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ  
فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرِضْ عَنْهُ  
عَنِّي رَدِّدْ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ  
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا بَنِي جُثُومٍ؟ قَالَ لَا، قَالَ قَهْلُ أَحْصَيْتُ؟  
قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا  
بِهِ فَأَرْجُوهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَخَبِرْتُ مَنْ سَمِعَ  
جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَعَهُ  
فَرَجَعْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْكَفْنَاهُ الْحِجَارَ لَا هَوْبَ  
فَأَذْكَفْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَعْنَاهُ

ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے۔ لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور درجہ کر دیا۔

۹۷۱۔ زانی کے حصے میں پتھر ہیں

بَابُ ۹۷۱ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ أَخْتَصَمَهُ مَبْعُودٌ ذَابْنُ زُمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنِي زُمْعَةَ  
الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَخَاتِنِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَا دَلْنَا  
فَقُتِبَتْهُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ زَيْبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ

بَابُ ۹۷۲ الرَّجْمِ فِي الْبِلَاطِ

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۷۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن ابی کبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ اور شیبہ

بن المسیب نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک

صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت

آں حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا کہ

یا رسول اللہ میں نے زنا کر لیا ہے آنحضرت نے ان کی طرف سے چہرہ پھیر لیا

انہوں نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی جب چار مرتبہ انہوں نے اس کی اپنے

اوپر شہادت دی تو ان حضور نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم پاگل

ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟

انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر ان حضور نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور درجہ

کر دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے خبر دی، جنہوں نے جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ درجہ کرنے والوں میں

میں بھی تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس درجہ کیا تھا جب

۱۷۲۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد ابن زمعہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں

اختلاف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ اگر کافراش

کا ہوتا ہے۔ اور سودہ تم اس پر پردہ کیا کرو، قتیبہ نے لیث کے واسطے

سے ہم سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصے میں پتھر ہیں

۱۷۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان

کی ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کافراش کا ہوتا ہے

اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں

۹۷۲۔ بلاط میں درجہ

۱۷۲۲۔ ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن

مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے عبد اللہ بن دینار



نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کی تھی ان حضوٰر نے ان سے پوچھا تمہاری کتاب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علمائے اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر لٹا سوار کرنا یا بھادی کہنے سے ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو اسلام لانے سے پہلے یہودی کے علمائے شمار ہوتے تھے) کہا یا رسول اللہ ان سے تورات منگوائیے جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رحم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رحم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ ان حضوٰر نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رحم کر دیا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ کے پاس رحم کیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے) ۹۷۳۔ عید گاہ میں رحم :

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں عمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوالسمری نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا لیکن ان حضوٰر نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو ان حضوٰر نے ان سے فرمایا کیا تم پاگل ہو گئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر ان حضوٰر نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں رحم کیا گیا جب ان پر پھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رحم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضوٰر نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریر نے زہری کے واسطے سے ان کی نماز جنازہ پڑھی جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۷۴۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد

نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لیا ہے اور فتویٰ پوچھے یا لے لے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی عطاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا نہیں دی تھی ابن جریر نے کہا کہ

بْنُ دِيَّارٍ قَتَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَاتَلَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٍّ دِيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ أَخَذَ شَاجِمَيْنَا. فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا إِنَّ أَخْبَارَنَا أَحَدُنَا وَكَحْيِيهِ الرَّجِيمِ وَاللَّعْنَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، أَدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْأُتْرَةِ فَأَمَّا فِي يَمَانٍ فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجِيمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ أَرْفَعُ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجِيمِ نَحْتُ يَدَكَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبِلَاطِ قَرَأْتُ الْيَهُودِيَّ أَخْنَأَ عَلَيْهِمَا، قَرَأْتُ يَدَهُمَا اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ ان حضوٰر نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رحم کر دیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے) ۹۷۳۔ عید گاہ میں رحم :

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں عمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوالسمری نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا لیکن ان حضوٰر نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو ان حضوٰر نے ان سے فرمایا کیا تم پاگل ہو گئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر ان حضوٰر نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں رحم کیا گیا جب ان پر پھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رحم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضوٰر نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریر نے زہری کے واسطے سے ان کی نماز جنازہ پڑھی جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۷۴۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد

نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لیا ہے اور فتویٰ پوچھے یا لے لے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی عطاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا نہیں دی تھی ابن جریر نے کہا کہ

اُن حضور نے ان صاحب کو کوئی سزا نہیں دی تھی جنہوں نے رمضان میں یومی سے ہم بستری کر لی تھی اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں) ہرن کا شکار کرنے والے کو سزا نہیں دی تھی اور اس باب میں ابو عثمان کی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے جو انہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَمْ يَعْاقِبْ عَنْهُمَا صَاحِبُ الطَّبَعِ فِيهِ  
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا نُبَيْتَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۱۷۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے حمید ابن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو اُن حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر اُن حضور نے دریافت فرمایا، دو مہینے روزے رکھنے کی تمہیں طاقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اُن حضور نے اس پر کہا کہ ساتھ ساتھ کو کھانا کھاؤ، اور لیث نے بیان کیا ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے محمد جعفر بن زبیر نے ان سے عبد بن عبد اللہ ابن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کی میں تو آگ کا مستحق ہو گیا اُن حضور نے پوچھا کیا بات نہیں؟ کہا کہ میں اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر بیٹھا، اُن حضور نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کرو انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں پھر وہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے اُن حضور کے پاس لایا جا رہا تھا۔ اُن حضور نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب ہیں؟ ان صاحب نے عرض کی کہ حاضر ہوں اُن حضور نے فرمایا کہ اسے دو اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے اُن حضور نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھاؤ۔

ابن شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرٍ آتَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ، هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ، فَأَطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَجُلٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ، اخْتَوَقْتُ، قَالَ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِأَمْرٍ آتَى فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ نَصَدَّقْ، قَالَ، مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَعَجَلَسَ وَأَتَاكَ إِنْسَانٌ يَسْأَلُ حَبْرًا أَوْ مَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَدْرَى مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيِنَ الْمُخْتَوِقُ؟ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ، اخْذْ هَذَا فَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لَا أَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَقِيرُ الْأَوَّلُ أَبَيْنَ. قَوْلُهُ أَطْعِمِ أَهْلَكَ؛

نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے اُن حضور نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھاؤ۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اہلک کے الفاظ ہیں۔

باب ۹۔ إِذَا اقْرَبَ بِالْحَدِّ دَسْمِيٍّ مِنْ هَلْ

لِلْإِمَامِ ابْنِ بَيْتَرٍ عَلَيْهِ؛

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ الْقَدِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاسِمٍ أَيْكَلَ ابْنِي حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

۹۷۵۔ جب کوئی شخص حد کا اقرار غیر واضح طور پر کرے

تو کیا امام کو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے؟

۱۷۲۵۔ مجھ سے عبد القدوس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عاصم کلابی نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْبَهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَخَضَعْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْبَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَكَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ قِيَاتُ اللَّهِ قَدْ غَفَرْتُكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّثَكَ؟

### باب ۹۷۶۔ حَلَّ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُفْرَقِ لَعَلَّكَ

لَمَسْتَ أَوْ غَضَرْتَ؟

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُبَ بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَقْبَى مَا عَنِ ابْنِ مَالِكٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ تَقَلَّتْ أَوْ غَضَرْتَ أَوْ نَطَرْتَ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِكَ هَلَا يَكُنِي قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجُلِهِ؟

### باب ۹۷۷۔ سُؤَالُ الْإِمَامِ الْمُفْرَقِ حَلَّ اخْضَعْتَ؟

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي السَّحَرِ فَمَا دَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُوسُفَ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَبَّهْتُ لِشَيْءٍ وَجْهِي الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ

بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ مجھ پر مد جاری کیجئے بیان کیا کہ اُن حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی اُن حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب اُن حضور نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضور کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر مد جاری کیجئے اُن حضور نے اس پر فرمایا کیا تم نے بھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا یا فرمایا کہ تیری حد (معاف کر دی)

۹۷۶۔ کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہنے کہ شاید تو نے

چھو ا ہوا یا اشارہ کیا ہو؟

۹۷۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان نے جب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن حکیم سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب مازن بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اُن حضور نے ان سے فرمایا کہ غالباً آپ نے یوسہ لیا ہو گا یا اشارہ کیا ہو گا یا دیکھا ہو گا، کہا کہ نہیں۔ یا رسول اللہ آنحضور نے اس پر فرمایا۔ کیا پھر آپ نے ہمبتری ہی کر لی ہے۔ اسی مرتبہ آپ نے کنایہ سے کام نہیں لیا بیان کیا کہ اس کے بعد اُن حضور نے انہیں رجم کا حکم دیا؟

۹۷۷۔ اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟

۹۷۷۔ ہم سے سعید بن غیر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاحب آئے اُن حضور اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آواز دی، یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ خود اپنے تعلق وہ کہہ رہے تھے اُن حضور نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھرایا، لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف ہو گئے بعدھر آپ نے اپنا چہرہ پھرا تھا اور عرض کیا یا

یا رسول اللہ! میں نے زنا کی ہے اس حضور نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور وہ بھی دوبارہ اس طرف آگئے ہمدھم کہ حضور نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور اس طرح جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے متعلق گو اہی دے لی تو ان حضور نے انہیں بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ان حضور نے پوچھا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! ان حضور نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رحم کر دو! ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں رحم کیا تھا، ہم نے اسے عید گاہ پر رحم کیا تھا، جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرہ میں جالیا اور انہیں رحم کر دیا۔

قَبَّاحٌ لِّشَيْئٍ رَّجِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اعْتَرَفَ عَنْهُ قَلَمًا شَهِدَ عَلَيَّ تَفْسِيهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَبْدُجُوتُ» قَالَ: «لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ» فَقَالَ: «أَخْصَنْتُ؟» قَالَ: «نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ» قَالَ: «أَذْهَبُوا فَأَرْجِعُوا» قَالَ: «إِنِّي شَهِدْتُ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: «كَانَتْ قِيمَتُ رَجُلَةٍ قَرَجْنَاكَ بِالْمَصْرُوعِ، فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ جَسَرَ كَحَشَى أَدْرَكْنَاكَ بِالْحَرَّةِ قَرَجْنَاكَ»

#### ۹۷۸- زنا کا اعتراف:

۱۷۲۸- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ہم نے اسے زہری سے (سنکر) یاد کیا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کر دیں اس پر پاس کا مقابل بھی کھڑا ہو گیا۔ اور پہلے سے زیادہ مجھ دار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کیجئے اور گفتگو کی اجازت دیجئے ان حضور نے فرمایا کہ کہو کہ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مرد زنی پر کام کرتا تھا۔ پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کر لی۔ میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو برکی اور ایک خادم دیا پھر میں نے بعض اہل علم افراد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ ان حضور نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہفتہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ جل سے فیصلہ کر دوں گا سو برکیاں اور خادم تجھے واپس ہوں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال مجھے لئے شہر بدر کیا جائے گا، اور اے انیس صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ (زنا کا) اعتراف کرے تو اسے رحم کر دو۔ چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اور

#### باب ۹۷۸- الاعتراف بالزنا:

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَتَشُدُّكَ اللَّهُ إِنْ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِيَكْتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ أَقْضِ بَيْنَنَا بِيَكْتَابِ اللَّهِ وَأَوْنِي قُلْ، قَالَ: «إِنِّي كَاتِبٌ عَسِيفًا عَلَى هَذَا» فَرَفَى بِأَمْرٍ بِهِ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ مَا جَاءَ مِنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي جَلْدَةَ مِائَةِ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَعَلَى أَمْرٍ بِهِ الرَّجْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي تَفْسِي بِيَدِي لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِيَكْتَابِ اللَّهِ جَلًّا وَكُفْرًا بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ رَدُّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاعْدُ يَا أَيُّهَا عَلِيُّ أَمْرًا هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَأَرْجِعْهَا، فَعَدَّ عَلَيْهِمَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَعْنَاهَا ثَلَاثَ لَيْسَفَيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الرَّجْمِ فَقَالَ أَشَافُ فَيَنْهَايَنَّ الزُّهْرِيَّ فَرُتِمَا قُلْتُمَا دُرُبْنَا سَكَّتْ؛

انہوں نے اسے رجم کر دیا دلی نے بیان کیا کہ ایسے سفیان سے پوچھا اس شخص نے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سماع میں شبہ ہے۔ چنانچہ کبھی میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی اسے حذف کر جاتا ہوں۔

۱۷۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح اللہ کے ایک فریقہ کو وہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لئے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حامل ہو یا کوئی اعتراف کر لے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

۱۷۳۰۔ شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاکم ہونے پر رجم کرنا۔

۱۷۳۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں چند مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھا کر تا تھا عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے ابھی میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ قیام پذیر رہتے تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر آئے اور فرمایا کاش تم اس شخص کو دیکھتے تو آج امیر المومنین کے پاس آیا تھا اس نے کہا کہ اے امیر المومنین، کیا آپ فلاں صاحب سے باز پرس کریں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب سے بیعت کروں گا کیونکہ والد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو چاہنا کہ ہو گئی تھی اور پھر وہ مکمل ہو گئی تھی اس پر عمر رضی اللہ عنہ غفلت ہوئے اور فرمایا میں انشاء اللہ رات کے وقت لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں خوف خدا دلاؤں گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بلا استحقاق مسلمانوں کے معاملات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں عبد الرحمن نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی یا امیر المومنین ایسا نہ کیجئے، آج کے موسم میں کم سمجھی اور برے بھلے ہر ہی طرح کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور دہونکہ ایسے لوگوں

باب ۹ رَجْمُ الْجُلِيِّ مِنَ الزَّانِ إِذَا احْصَتْ ۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، كُنْتُ أَقْرَأُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِيلَنَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِسَعْدِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْخُرُجَةِ حَيْثُهَا إِذَا رَجَعَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ، لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا أَقْبَىٰ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللَّهِ مَا كَأَنْتَ بِبَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فُلْتَهُ فَنُتِنْتُ، فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ، إِنْ أَتَى النَّاسُ لِقَائَكُمْ الْعِشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحِّدٌ رُحْمٌ هُوَ لَا يَزَالُ يَزِيدُوكَ أَنْ يَعْضِبُوا هُمْ أَمْوَرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَغَوَاءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمْ أَقْدَرُ عَلَىٰ يَغْلِبُونَ عَلَىٰ قَرِيْبِكَ حَيْثُ

تَقُومُ فِي النَّاسِ. وَأَنَا خَشِيْتُ أَنْ تَقُومَ فَقَوْلُ مُقَالَةَ بَطِيحًا  
عَنْكَ كُلُّ مَطِيرٍ وَأَنْ لَا يَعْزُوا وَأَنْ لَا تَصْعُرَهَا عَلَى  
مَوَاضِعِهَا. فَأَمَّا هَلْ حَتَّى تَقْدَمَ السَّيِّئَةُ فَأَتَاهَا دَارُ  
الْبُخَيْرَةِ وَالسَّنْبَةِ فَتَغْلُظُ بِأَهْلِ الْفَقْرِ وَأَسْرَفَ النَّاسِ  
فَقَوْلُ مَا قُلْتُ مُسْتَكِنًا فَبَعِيَ أَهْلُ الْبَيْتِ مَعَالِيكَ  
وَيَصْعُرُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَآلِهِ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ لَا قَوْمَ يَذَلُّكَ أَوْلَى مَقَامَ قَوْمِهِ بِالْمَدِينَةِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقِيبِ ذِي  
الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْبُخَيْرَةِ مَجَلْنَا الرِّوَاخَ حِينَ  
رَأَيْنَا الشَّسْأَ حَتَّى أَجَدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي عَمْرِو  
بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْبَيْتِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ لَمَسْتُ  
رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عَمْرِو  
بْنِ نُفَيْلٍ يَتَقَوَّنَ الْعَشِيَّةَ مُقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مِنْذُ  
اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتُ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ  
يَقُلْ قَبْلَهُ. فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْبَيْتِ. فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ  
قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مُقَالَةً قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَتُوهَا  
لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي قَسَمَ عَقَامًا وَعَقَامًا  
فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ أَنْتَ هَتْ بِهِ رَأَيْتَهُ. وَمَنْ خَشِيَ  
أَنْ لَا يَقُولَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. رَأَتْ  
اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ  
عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ السَّرْجِمِ  
فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَدَعَيْنَاهَا. مَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ هَلَكَ  
بِالنَّاسِ ذِمَّتُ أَنْ يَقُولَ عَامِلٌ وَاللَّهُ مَا جَعَلَ آيَةَ  
السَّرْجِمِ فِي كِتَابٍ يُضْمَلُونَ بِتَوَكُّفِ نَيْصَةٍ أَنْزَلَهَا  
اللَّهُ وَالسَّرْجِمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَفَى إِذَا  
أُخْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ

کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے جب آپ خطاب کے لئے کھڑے ہونگے  
تو آپ کے قریب یہی لوگ زیادہ تعداد میں ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ  
کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں اور وہ چاروں طرف پھیل جائے لیکن پھیلانے  
اسے صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکیں گے اور اسے غلط معانی پہنانے لگیں  
اس لئے مدینہ منورہ پہنچنے تک کا اور انتظار کر لیجئے کیونکہ وہ دارالہجرت  
ہے وہاں آپ کو خالص دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور معزز لوگ ملیں  
گے۔ وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اعتقاد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل  
علم حضرات آپ کی باتوں کو محفوظ رکھیں گے اور اسے غلط معنی نہیں پہنچا  
گے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں والدیں مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے  
پہلے لوگوں کو خطاب کروں گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر رم  
ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچے جموع کے دن کے دن سورج  
ڈھلے ہی ہم نے (مسجد نبوی) پہنچنے میں جلدی کی اور میں نے دیکھا کہ سعید  
بن زید بن عمر بن نفیل رکن ہمبر پر بیٹھ ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے پاس  
بیٹھ گیا میرا غنہ ان کے ٹخنوں سے لگا ہوا تھا، تھوڑی ہی دیر میں عمر رضی  
اللہ عنہ بھی باہر چلے جب میں نے انہیں آئے دیکھا تو سعید بن زید بن عمر  
بن نفیل رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کہ آج عمر رضی اللہ عنہ ایسی بات کہیں  
گے جو انہوں نے اس سے پہلے خلیفہ بنائے جانے کے بعد کبھی نہیں کہی تھی،  
پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر بیٹھے اور جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو گئے  
تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اس کی شان کے مطابق کرنے کے  
بعد فرمایا۔ ابا بعد آج میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو میرے لئے  
مقدور کر دی گئی ہے کہ میں کہوں۔ مجھے نہیں معلوم لیکن ہے میری موت  
اس کے بعد ہی ہو جائے۔ پس جو کوئی اسے سمجھے اور محفوظ رکھے اسے چاہیے  
کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے  
جاسکتی ہے اور جسے خوف ہو کہ اس نے بات نہیں سمجھی ہے تو اس کے لئے  
جائز نہیں ہے کہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ  
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب  
نازل کی کتاب اللہ کی صودت میں جو کچھ نازل ہوا ہے منجملہ ان کے آیت  
رجم بھی تھی، ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور محفوظ رکھا تھا، رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا تھا پھر آپ کے

کے بعد ہم نے بھی رحم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ وقت یوں ہی گئے بڑھتا رہے تو کہیں کوئی یہ دعویٰ نہ کر بیٹھے کہ رحم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ فریقہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا یقیناً رحم کا حکم کتاب اللہ میں اس شخص کے لئے ثابت ہے جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کی ہو، خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اعتراف کر لے۔ پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباد و اجداد اور آباء کے سوا دوسروں کی طرف (غلط طریقہ سے) اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارا کفر و انکار ہے کہ تم نے اپنے آباء کے سوا دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرو اور بلاشبہ یہ کفر و انکار ہے کہ تم اپنے آباء، اجداد کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ میری تعریف مبالغہ آمیزی کے ساتھ نہ کرنا جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مبالغہ آمیز تعریف کی گئیں (اور خدا کا بیٹا بنا دیا گیا) بلکہ (میرے لئے) صرف یہ کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول! اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ واللہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں نلال سے بیعت کرونگا کوئی شخص یہ کہہ کر مغالطہ نہ ڈالے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی اور پھر پوری ہو گئی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ بالکل صحیح تھی البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسی عظمت و فیضیت رکھتا ہو، کوئی شخص اگر مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص سے خلافت کی بیعت کرتا ہے تو نہ اسے بیعت کرنی چاہیے اور نہ اس شخص کا ہاتھ بڑھانا چاہیے جس سے وہ بیعت کرنے کے لئے بڑھا ہے کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں گے بلاشبہ جس وقت حضور اکرم کی وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے اسی طرح علی اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی ہماجرین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اس وقت میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے ابو بکر ہمیں اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلے۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل پڑے جب ہم ان کے

أَوْ كَانَ الْعَجَلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ ثُمَّ رَأَيْتُ كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ أَيْكُنَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ لَكُمْ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ وَأَنْ لَكُمْ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ إِلَّا تَمَرَّاتٌ مَسْئُولٌ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَطْلُؤُوا فِي كَمَا أَطْرَى عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ: وَاللَّهِ تَوَمَّاتٌ عَسْرًا بَايَعْتُ فَلَنَا فَلَا يَغْتَرَتِ أَمْوَالُ أَنْ يَقُولُ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا آيٌ بَكْرٌ فَلَنْتَ وَتَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي شَرِّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ آيِ بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا بَايَعَهُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغْيَرَةٌ أَنْ يَفْتُلَا وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ مِنْ خَيْرِهِمْ حُبٌّ تَوَفَى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَانُوا نَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِ هِمٍّ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيُّ وَالتَّزْيِيرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى آيِ بَكْرٍ فَقُلْتُ لِآيِ بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَنْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هُوَلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِنْ طَلَقْنَا نُرِيدُ هُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ كَيْفَتْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ ذَكَرَا مَا كُنَّا عَلَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا إِنَّ نُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هُوَلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوا هُمْ أَفْضَلُ أَمْرِكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَإِنْ طَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا هُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا أَرَادَ جُلُوسَ مَرْثِلٍ بَيْنَ طَهْرَانِيهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا يَوْعَلُكَ أَفَلَمَّا جَلَسْنَا قِيلَ لَنَا تَشَهُدُ خَطِيمٌ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ آتَا بَعْدُ تَنْجِي أَنْصَارًا اللَّهُ وَكَتَبِيَّةُ الرِّسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَغْشَرُ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَدَدْتُ دَاثَةً مِنْ قَوْمِكُمْ

قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں سے دو صالح افراد سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ہم سے قوم کا رجحان بیان کیا اور انہوں نے پوچھا۔ حضرات ہمارے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ مجدا ہم ضرور جائیں گے کہا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ لوگ وہاں ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ خود اپنا فیصلہ کر لیں لیکن میں نے کہا کہ مجدا ہم ضرور جائیں گے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس مقیم رہنے کے لیے بیٹھے۔ مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر بیٹھے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ میں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے لوگوں نے بتایا کہ بخارا رہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھے کے بعد ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر کہا۔ ابا بعدہ! ہم اللہ کے مددگار (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اسے گروہ ہمارے ہیں، کم تعداد میں ہو۔ جو بعصیت کی وجہ سے اپنی قوم میں سے نکل کر یہاں چلے آئے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جیسے اٹھا دیں اور خلافت و حکومت سے ہمیں نکال باہر کریں۔ جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا، میں نے پوری بات اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی میری بڑی خواہش تھی کہ اسی ترتیب کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں۔ بعض سخت باتیں میں نے اس میں سے نکال دی تھیں جب میں نے کہنا چاہا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، میں نے اس وقت انہیں ناراض کرنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہنا شروع کیا اور مجھ سے زیادہ بردبار اور بردبار رہا۔ واللہ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جس سے میں اپنے ذہن میں ترتیب دے کر بہت خوش تھا انہوں نے ساری باتیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ دیں اور پھر خاموش ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جس فضیلت و بھلائی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً آپ لوگ اس کے اہل ہیں لیکن خلافت و امارت اس قبیلہ قریش کے سوا کسی بھی دوسرے قبیلہ میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ یہی عرب میں نسب اور خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور میں ان دو حضرات میں سے کسی ایک کے لئے تیار ہوں آپ لوگ جس سے چاہیں بیعت کر لیں اور

فَإِذَا هُمْ يُبَيِّدُونَ أَنْ يَخْتَرُوا نَا مِنْ أَصْلَانَا وَأَنْ يَخْتَرُوا نَا مِنْ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ مَرَدًّا مَقَالَةً أَعْجَبْتَنِي أُرِيدُ أَنْ أَتَدَمَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ ابْنِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أَدَامِي مِنْهُ بَعْضُ الْعِدَّةِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَيَّ رِسَالَتُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ لَكَانَ هُوَ أَعْلَمُ مِنِّي وَأَكْبَرُ، وَآلِهِ مَا تَوَلَّى مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبْتَنِي فِي تَرْجُومِي إِلَّا قَالَ لِي بَدِيعَتِهِمْ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا دَكَّرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ. وَلَنْ تَعْرِفَ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِفَهْدَا الْحَتَّى مِنْ مُرَيْشٍ هُمْ أَدَسُّ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَ قَدْ تَرَفِيتُمْ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ تَبَايَعُوا إِلَيْهِمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبَيَّأَ ابْنِي عَبْدِنَةَ مِنَ الْجَوَارِحِ وَهُوَ جَارِسٌ بَيْنَنَا. فَلَمَّا أَكْرَهُ مِمَّا قَالَ غَضِبْنَا كَانَتْ وَآلِهِ أَنْ أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي، لَا يَقْرَبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِفْرَاحَتِي إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَلَّهِمَّ إِنْ تَسَوَّلَ إِلَيَّ تَفْسَنِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ إِلَّا أَنْ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَا جَدَّيْهِمَا الْمُعَلِّكُ. وَعَدَّ يَفْهًا الْمُرَجَّبُ، وَمِمَّا أَمِيرٌ مِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ مُرَيْشٍ فَكَثَرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى قَرِفْتُ مِنَ الْإِخْلَافِ فَقُلْتُ أَسْطُ بَدَا لِي يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ السَّهَاجُونَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْأَنْصَارُ وَتَرَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَآلُ اللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِي سَاحَقَتَنَا مِنْ أَمْرٍ أَنْتَ مِنْ مَبَايَعَةِ ابْنِي بَكْرٍ، شِئْنَا أَنْ قَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ نَكُنْ بَيْنَهُ أَنْ يَتَبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا قَامَا تَبَايَعْنَا هُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِنَّمَا نَحْنُ لِقَهُمْ فَيَكُونُ



انہوں نے میرا اور عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے ان کی ساری گفتگو میں صرف یہ بات مجھے ناگوار گزری، واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن مار دی جاتی تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ خود موجود ہوں۔ خدا یا ممکن ہے موت کے وقت میرے نفس کو وہ چیز بھی معلوم ہونے لگے جسے میں اب اپنے دل میں نہیں پاتا، پھر انصار کے ایک صاحب نے کہا کہ ہماری حیثیت بتر اور بنیاد کی ہے ہمارے بغیر گاڑی کا چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے۔ اس پر شور و غل ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں اختلاف و نزاع نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ ابو بکر آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی مہاجرین نے بھی ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے اور ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ میں نے اس پر کہا کہ سعد بن عبادہ کو اللہ تعالیٰ نے مار ڈالا۔ (یعنی ناکام کر دیا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ جو مسائل و پیش تھے (اُن حضوروں کو وہ فن کرنا بھی جن میں شامل تھا) ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ (فوری) اہم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی تیاری آپ کے گھر والے بھی کر سکتے تھے) اب میں خوف تھا کہ اگر ہم نے لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کسی سے بیعت نہ کی تو ہمارے پیچھے لوگ اپنے ہی میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے اب یا تو ہمیں اپنی مرضی کے خلاف اسی سے بیعت کرنی پڑے گی یا پھر مخالفت کئے ہوئے فساد برپا ہوتا پس جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کے ہاتھ پر (عمر رضی اللہ عنہ کے بعد) بیعت کرے تو اس کی اتباع ہمیں کی جائے گی اور نہ اس کی اتباع کی جائے گی جس سے اس نے بیعت کی ہوگی۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ دونوں قتل کر دیئے جائیں :

۹۸۰۔ غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں

گے اور شہر بد کر دیا جائے گا۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد دس تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ کرنے پائے اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور چاہیے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا بجز زنا کار عورت یا مشرک عورت کے اور زنا کار عورت کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان پر حرام کر دیا گیا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ رافضیہ سے مراد حدود قائم کرنے میں رجم ہے :

۹۸۰۔ اَلْيَسْكُورَانِ يُعْبِدَانِ اَنَا وَتَيْفِيَانِ  
اَسْرَانِيَّةٌ وَالتَّرَانِي تَاَجِبُكَدَا كَلِّ وَاحِدَةٍ تَنْهَمَا  
مَا شَهْ جَلْدَةٍ ذَرَا تَاَخُذُ كَهْمَهُمَا مَا أَفَّةُ  
فِي دِينِ اللَّهِ اِنْ كُنْتُمْ تَوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ لَيَشْهَدَنَّ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ  
التَّرَانِي لَوَيْنِكُمْ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالتَّرَانِيَّةُ  
لَا يُنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَخُرُومُ ذَالِكَ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا أَفَّةُ  
أَقَامَةُ الْحُدُودِ :

۱۷۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے اور اس سے زید بن خالد الجعفی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اُن حضوروں کو لوگوں کے بارے میں

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فَيَسُنُّ

حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کی ہو کہ سو کوٹے مارے جائیں۔ اور سال بھر کے لئے شہر بدر کر دیا جائے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ۷۰۰ بن زبیر نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر بدر کیا تھا اور پھر یہی طریقہ جاری رہا۔

۷۳۲۔ اہم سے عیسیٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے زنا کی تھی اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر بدر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

۹۸۱۔ گناہ کرنے والوں اور مفتونوں کا شہر بدر کرنا۔

۷۳۳۔ اہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سردوں پر لعنت کی ہے جو سخت بستے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو سردوں کے طریقے اختیار کرتی ہیں اور آپ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور آنحضرت نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۹۸۲۔ جس نے امام کے سوا کسی اور کو حد قائم کرنے کا

حکم دیا جب کہ امام وہاں موجود نہ ہو۔

۷۳۴۔ اہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زبیر بن خالد نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ حضور بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں اس پر فریق مخالف نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے صحیح کہا۔ یا رسول اللہ ان کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں میرا لڑکا ان کے یہاں امیر تھا اور پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکر یوں اور کثیر کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان کا خیال ہے کہ میرے لڑکے پر

زنی دکنہ یخصین جلد مائتہ و تعریب عام۔ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ. وَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَبَ. ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السَّنَةُ.

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِمْ زَنَى وَ لَمْ يُخَصَّنْ يَتَفَى عَامَ بِأَتَامَةِ الْعِدَّةِ عَلَيْهِ.

بَابُ ۹۸۱۔ نَفَى أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنِّفِينَ.

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنِّفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ الْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ قَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَ أَخْرِجُوا نَوَائِجَهُمْ فَلَا تَقَا.

بَابُ ۹۸۲۔ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ إِمَامٍ بِإِقَامَةِ

الْعِدَّةِ غَائِبًا عَنْهُ.

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَتِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ مَدَقِ أَقْضَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيقًا عَلَى هَذَا فَمَرَرْتُ بِأَصْرَائِهِمْ فَخَبَرْتُ فِي أَنْ عَلَى ابْنِي التَّرْجِيمَ فَأَفْتَدَيْتُ بِمِائَةِ مِنَ الْغَنَمِ وَ وَدَّيْتُ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْيَلِيمِ فَرَعَمُوا أَنْ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةً وَ تَعْرِيبٌ عَامٌ، فَقَالَ وَ الْيَدِي



۶۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کثیر زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اسے کوڑے مارنے چاہیے، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہیے پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر چاہیے کہ کوڑے مارے لیکن ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو بیچ دے خواہ بالوں کی ایک دسی ہی قیمت پر۔ اور اس روایت کی متابعت اسماعیل بن امیہ نے سعید کے واسطے سے

کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

۶۸۶۔ ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد انہوں نے

زنا کی اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام:

۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہ میں نے عبد اللہ بن ابی او فی رضی اللہ عنہ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا۔ میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں اس روایت کی متابعت علی بن ہبہرہ خالد بن عبد اللہ المحاربی اور عبید بن حمید نے شیبانی کے واسطے سے کی۔ اور بعض نے سورہ نور کے بجائے سورہ المائدہ کا ذکر کیا ہے لیکن پہلی روایت صحیح ہے:

۶۳۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لی تھی انھوں نے ان سے پوچھا کہ تم! میں رجم کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ چنانچہ وہ عورت لائے اور کھولا لیکن ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا جھوٹ پڑھ دیا، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَأَتْ الْأَمَةُ قَتَبَيْنِ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتْرَبْ ثُمَّ نَأَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَلْيَبْعُهَا وَلَوْ يَجِبُ قِسْ شَعْرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

بَابُ ۹۸۶۔ أَحْكَامُ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَائِهِمْ

إِذَا زَنَوْا وَرَفَعُوا إِلَى الْأَمَامِ:

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا شَيْبَانِي سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَقْبَلَ التَّوْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَائِي بْنُ مُسَيْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمُعَلِّقِيُّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَأْشُودُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ؛

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوا لَهُ أَنْ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجْعَلُون فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: الْفَضْلُ ثُمَّ وَيَجْلِدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَنِي سَلَامٍ، كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، قَالُوا: بِالتَّوْرَةِ فَتَشْرَوْهَا فَوَضَعُوا أَحَدًا هُمُ يَدَا عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: بَنِي سَلَامٍ ارْفَعُوا يَدَاكَ

فَرَقَعَ يَدَا قَاذِيفَتِهَا أَبَتُهُ الرَّجُلُ، قَالُوا صَدَقَ  
يَا مَحْمُودٌ فِيهَا آيَةُ الرَّجُلِ قَامَرٍ بِهَارِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَجِمَا، قَرَأْتُ الرَّجُلُ يَعْنِي  
عَلَى الْمَرْأَةِ يَقْبِضُهَا الدِّعْوَةَ؛

**باب ۹۸۷۔** إِذَا رَأَى امْرَأَةً أَوْ امْرَأَةً غَيْرَهَا

بِالْبُرْتَانَةِ عِنْدَ الْعَاكِفِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْعَاكِفِ  
أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا أَيْسَأَلَهَا عَمَّا رَأَيْتَ بِهِ؛

۱۷۳۹۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ

خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا

يُكْتَابُ اللَّهُ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَقْفَهُمَا أَجَلُ يَارَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاقْضِ بَيْنَنَا يَكْتَابُ اللَّهُ

وَأَذِنَ لِي أَنْ أَكْتَلِمَهُ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ، إِنَّ ابْنِي

كَانَ عَاقِلًا عَلَى حَدِّ مَا لَكَ وَالْعَاقِلُ الْبَصِيرُ

فَرَفَى بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجُلَ قَامَرًا

فَتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ رَفَى

مَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدًا

مِائَةً وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَرَأَيْتُمَا الرَّجُلَ عَلَى امْرَأَتِهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ

تَفْسِي بِمِائَةٍ لَا قَضِيَّتَ بَيْنَكُمَا يَكْتَابُ اللَّهُ أَمَّا

عَنْكَ وَجَارِيَتُكَ فَزَوِّجِيكَ، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً

وَتَوَرَّجَهُ عَامًا، وَأَمْرُ أَيْسَأَلِ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً

الْآخَرِ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْتَبِعْهَا فَاعْتَرَفَتْ قَرَجِمَا؛

**باب ۹۸۸۔** مَنْ آذَى أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ

إِلَى السُّلْطَانِ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى

فَأَرَادَ أَحَدُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدِّ

پھر انہوں نے کہا۔ اے محمد آپ نے سچ فرمایا  
کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے حکم دیا اور دونوں رجم کئے گئے  
میں نے دیکھا کہ مرد عورت پر چھکا جاتا تھا۔ اسے پتھروں سے پھانسنے کی  
کوشش میں؛

۹۸۷۔ جب کسی نے اپنی بیوی یا کسی اور کی بیوی پر رجم

اور لوگوں کی موجودگی میں زنا کی تہمت لگائی تو کیا حاکم کیلئے

ضروری کہ عورت کے پاس کیونکر بھیجے اور اسے اس تہمت کے لیے میں پوچھے جو ہرگز گئی ہے

۱۷۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی

انہیں ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید بن مسعود نے اور

انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو افراد اپنا مقدمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ان میں سے ایک نے کہا

کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے لگتا کہ اجازت دیجئے آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں "عیساف" تھا۔

مالک نے بیان کیا کہ عیساف ایچ کو کہتے ہیں اور اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لی

لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میرے بیٹے کی سزا رجم ہے چنانچہ میں نے اس کے فدیر

میں سو بکریاں اور ایک کینڑ دے دی پھر جب میں نے اہل علم سے

اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک

سال کی جلا وطنی ہے۔ رجم تو صرف اس کی عورت کو کیا جائے گا کیونکہ

وہی شادی شدہ تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات

کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق

کروں گا تمہاری بکریاں اور کینڑ تمہیں واپس ہیں، پھر ان کے بیٹے کو سو کوڑے

لگوائے اور ایک سال شہر بدر کیا اور انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ

وہ دوسرے فریق کی عورت کے پاس جائیں وہ اعتراف کر لے تو اسے

رجم کر دیں۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی؛

۹۸۸۔ سلطان کی اجازت کے بغیر اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں

یا کسی اور کو ادب دے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بنی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر کوئی نماز پڑھ

رہا ہو اور دوسرا اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا جائز

فَعَنْ قَاتٍ ابْنِ فُلَيْقَةَ نَدَّاهُ وَقَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ ۝

اور اگر وہ نہ ملے تو زبردستی روکنا چاہیئے اور ابو سعید رضی  
عنه نے ایسا کیا تھا ۝

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْفَعُوا رَأْسَهُ عَلَى قَعْدَةٍ  
فَقَالَ حَبَسَتْ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَا رَفَعْنَا بَنِي وَجَعَلُ يَطْعُنُ  
يَمِينِي فِي خَاصِرَتِي وَلَا يُنْعِنِي وَمِنَ التَّعَرُّكِ إِلَّا  
مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
آيَةً النَّبِيِّ ۝

۱۷۴۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے ابو بکر رضی  
اللہ عنہ نے کہا تمہاری وجہ سے اُن حضور اور سب لوگوں کو رکنا پڑا ہے  
جب کہ یہاں پانی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ پر نازنگی کا اظہار کیا  
اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھیں مارنے لگے اس وقت میں نے اپنے جسم میں  
کسی قسم کی حرکت اس خیال سے نہیں ہونے دی کہ اُن حضور کرم فرما رہے  
تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تیسم کی آیت نازل کی ۝

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ  
فَلَمَّا كُنِيَ لَمْ تُؤَافِقْ شَيْدًا لَّا وَقَالَ حَبَسَتْ النَّاسُ فِي  
يَلَدِي قَبْلِي الْمَوْتُ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَتَدَاؤُجَعَنِي نَحْوًا ۝

۱۷۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی انہیں عمر نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث  
بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور زور سے میرے ایک کچھو کا لگایا اور کہا تو نے  
ایک ہار کے لئے لوگوں کو روک رکھا ہے لیکن میں مرے کی طرح بے حس و حرکت  
رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے آرام فرما  
رہے تھے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے میں نے تکلیف محسوس کی تھی۔ باقی حدیث کی طرح ۝

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ زُرَّادٍ كَاتِبِ الْغُبَرَةِ عَنْ الْغُبَرَةِ  
قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كُنَّا رَأَيْنَا رَجُلًا مَعَ إِمْرَأَةٍ  
لَقَوْنَاهُ بِالسَّيْفِ غَيْرِ مُصْفَحٍ قَبْلَهُ ذَلِكَ الْيَتِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ  
سَعْدًا لَنَا أَعِزُّ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي ۝

۱۷۴۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان  
کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مغيرة کے کاتب وراو  
نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے  
ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے مار دوں۔ یہ بات  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد پر حیرت  
ہے میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے ۝  
۹۹۰۔ تفریق کے متعلق روایات ۝

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۷۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی ان سے شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک اعرابی آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میری بیوی نے لڑکا جنا ہے؟ حضورؐ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں آپسے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ آں حضورؐ نے پوچھا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آں حضورؐ نے پوچھا پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا میرا خیال ہے اس کی کوئی اصل ہے جس کی وجہ سے ایسا اونٹ پیدا ہوا آں حضورؐ نے کہا کہ پھر تیرا یہ لڑکا بھی کسی اصل ہی کی وجہ سے پیدا ایسا ہوا ہے؟

۹۹۱۔ تعزیر اور ادب کتاب ہے؟

۱۷۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبد اللہ نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی مزا میں دس کوڑے سے زیادہ (کسی مجرم کو) نہ مارے جائیں۔

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن جابر نے ان صحابی کے حوالے سے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا مجرم کو دس کوڑے سے زیادہ مزا نہ دی جائے؟

۱۷۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو بن عبد اللہ نے خبر دی ان سے بکر بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبد الرحمن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے حدیث بیان کی ہے کہ ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضورؐ نے فرمایا کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی مزا میں دس کوڑے سے زیادہ مزا نہ دو؟

۱۷۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان

اللہ علیہ وسلم جاء أعزائي فقال يا رسول الله إن امرأتي ولدت غلاما أسود. فقال هل لك من إبل؟ قال نعم. وقال ما ألوانها؟ قال حمر. قال هل فيها من أدرق؟ قال نعم. قال فإني كنت ذليقًا؟ قال أراك عرقًا نزعته؟ قال فلعن أبنتك هذا نزعته عرقًا؟

باب ۹۹۱۔ کیم التعزیر والادب؟

۱۷۴۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا أئب بن حنبل عن أبي حنبل عن بکر بن عبد الله عن سليمان بن يسار عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تجلدوا فوق عشرين جلدة إلا في حد من حدود الله؟

۱۷۴۵۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا مسلم بن أبي مرزوق حدثنا عبد الرحمن بن جابر عن سيمع التيمي عن أبيه قال قال لا عقوبة فوق عشرين فريضة إلا في حد من حدود الله؟

۱۷۴۶۔ حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو أن بكيرًا أخبره قال

بينما أنا جالس عند سليمان بن يسار إذ جاء عبد الرحمن بن جابر فحدث سليمان بن يسار ثم أقبل علينا سليمان بن يسار فقال حدثني عبد الرحمن بن جابر أن أبا له حدثه أنه سمع أبا هريرة الأنصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تجلدوا فوق عشرين أسواط إلا في حد من حدود الله؟

۱۷۴۷۔ حدثنا يحيى بن بکر حدثنا

ان سے عقل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مسلسل اظفار کے بغیر کئی دن کے روزے رکھے اسے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میرا تو حال یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے لیکن وصال کرنے سے صحابہ نہیں رکے تو اُن حضور نے ان کے ساتھ ایک دن کے بعد دوسرے دن وصال کیا پھر اس کے بعد لوگوں نے چاند دیکھ لیا اُن حضور نے فرمایا کہ اگر عید کا چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ یہ آپ نے تنبیہ فرمایا تھا کیونکہ وہ وصال کرنے پر مصر تھے۔ اس روایت کی متابعت شعیب بن یحییٰ بن سید اور یونس نے زہری کے واسطے سے کی اور عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۱۷۴۸۔ مجھ سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو غلامانہ سے اس طرح خریدنے پر (منز کے طور پر) مارا جاتا تھا کہ وہ مال کو اپنے ٹھکانے پر لائے بغیر وہیں بیچ دیتے تھے:

۱۷۴۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب اللہ کی قاطع کی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو آپ پھر انتقام لیتے تھے:

۹۹۲۔ جس نے بغیر گوہی کے کسی بے حیائی کے کام اس میں الودگی اور تہمت کا اظہار کیا:

۱۷۵۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والے میاں یومی کو دیکھا تھا اس وقت میری عمر سترہ سال تھی اُن حضور نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی

الَّتِي عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْيُوسَالِ فَقَالَ لَهُ يَبْجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصِلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُمْ مِثْلِي؟ إِنْ آتَيْتُمْ يُطْعِمْنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي فَلَمَّا أَبُو آتَيْتُمْهُمَا عَنِ الْيُوسَالِ وَاصِلٌ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ تَوَاصَلْ لِيَزِدْ تَكْمُلُ كَالْمُتَكِلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوَا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَبُخَيْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيُوسُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْرَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَوِّبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَأًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يَكُونُوا إِلَى رِبَا لِيَهُمْ:

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا نَقَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يَكُونُ إِلَيْهِ حَتَّى تَنْتَهَكَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ يَنْتَقِمُ اللَّهُ:

بَابُ ۹۹۲۔ مَنْ أَطْعَمَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطِيفَ وَالْثَمَنَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ:

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ شَهِدْتُ: الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ. فَزَقَّ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رُؤُوسُهُمَا كَذَبَتْ عَلَيْهِمَا إِنَّهُمَا اسْكُتَاهَا قَالَ



تھی شوہر نے کہا تھا کہ اگر اب بھی میں اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یہ روایت محفوظ رکھی ہے کہ "اگر اس عورت کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا، جیسے پھسلکی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے اور میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کے ہم شکل بچہ بنا جو ناپسندیدہ تھا۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثَّلَاثَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَرَأَةً لَكُنْتُ أَمْرَأَةً عَنْ قِيَرَةٍ بَيْنَهُمَا قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ الثَّلَاثَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ. وَأَنَّهُ مَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتَلَيْتُمْ بَعْدًا إِلَّا يَقُولُ: قَدْ هَبَّ بِيَاءٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْغَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعِيرَ وَكَانَ الَّذِي أَدْعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ أَدْمُ خَدَّيْهِمَا كَثِيرًا اللَّهُمَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَهُمَا مَوْصَعَتٌ سَبَبَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ رَوْجُهَا أَتَاءَ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهَا. فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَجْلِسٍ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ أَحَدًا يُعَيِّرُ بَيْنَهُ رَجَعْتُ هُنَا؟ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ

۱۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ابن عباس سے قاسم نے بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو فسق و فجور اعلانیہ کرتی تھی۔

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی پھر وہ واپس آئے اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں پھر آپ ان صاحب کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے اور اور اس حضور کو اس کی اطلاع دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ کم گوشت سیدھے بالوں میں والے تھے اور جس شخص کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ انہوں نے دیکھا، وہ گندم گوں، بھری پنڈلی والے اور بھرے گوشت والے تھے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اے اللہ اس معاملہ کو کھول دے چنانچہ اس عورت کے یہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ پھر آنحضور نے دونوں کے درمیان لعان کرایا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجلس میں ایک صاحب

کا تَنْتُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ اسْتَوْعِرَ، نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلاگوں ہی کے رحم کر سکتا تو اسے رحم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام کے بعد بری باتیں علانیہ کرتی تھی،

۹۹۳۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اور جو لوگ

تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا

سکیں تو انہیں اسی درجے لگاؤ اور کبھی ان کی کوئی گواہی

قبول نہ کرو یہی لوگ تو فاسق ہیں یاں البتہ جو لوگ اس کے

بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ رسول اللہؐ بڑا مغفرت

والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان

بیویوں کے جو پاکدامن ہیں بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں ان

پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے سخت عذاب ہے!

۱۷۵۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

نے حدیث بیان کی ان سے ثور بن یزید نے ان سے ابو الغیث نے اور ان

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات

مہلک چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کیا ہیں؟ ان حضورؐ

نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا

سو دکھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھرنا، اور پاک دامن غافل

عورتوں پر تہمت لگانا؛

۹۹۴۔ غلاموں پر تہمت لگانا؛

۱۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن یعین نے

حدیث بیان کی ان سے فیصل بن غزو ان نے ان سے ابن ابی نعمان نے اور

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ

غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں

گے سوا اس کے کہ اس کی بات واقعہ کے مطابق ہو؛

۹۹۵۔ کیا امام کسی شخص کو اپنی عدم موجودگی میں جاری

کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ ہاں رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا؛

۱۷۵۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن عبیدہ

نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عبیدہ نے، ان سے

ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب

باب ۹۹۳۔ رَحْمَى الْمُحْصَنَاتِ۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

الْمُحْصَنَاتِ كُفْرًا يَأْتُوا بِمَا بَعَثَ اللَّهُ فِي

جِلْدِهِمْ قِيمَاتٍ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَلَا تَقْلُبُوا فِي

شَهَادَةٍ أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا

فَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَاحِيمٌ هَاتِيكَ الَّذِينَ يَرْمُونَ

الْمُحْصَنَاتِ الْفَاحِشَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَيَعْنُو إِلَى

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ؛

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ ثَرْدَعٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ

الْمُؤْيِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكَ

بِإِلَهِهِ وَالسِّحْرُ وَتَمَلُّ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

وَأَكْلُ الزَّيْبِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشَّوْطِ يَوْمَ الرَّخْفِ

وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاحِشَاتِ؛

باب ۹۹۴۔ قَذْفُ الْعَبِيدِ؛

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمَانَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَةً

وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَتْ جِلْدُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا تَبَيَّنَ

كَيْفًا قَالَ؛

باب ۹۹۵۔ عَلَى يَأْتِيُ إِلَّا إِمَامٌ رَجُلًا فَيَقْبُضُ

الْعَدْلَ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ قَعَلَهُ عُسْرُ؛

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بِعُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا۔ یہ زیادہ سمجھدہ تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہلکا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یا رسول اللہ مجھے (گفتگو کی اجازت دیجئے) آنحضرتؐ نے فرمایا کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہیئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا اس حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اسے انیس اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی،

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِلِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَقْفَرُ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ قَضَيْتُ بَيْنَنَا بِلِتَابِ اللَّهِ وَذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنَتِي كَانَتْ عَاسِيَةً فِي أَهْلِ هَذَا قَوْمِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَقْدَمْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَرَأَيْتُ سَائِلَتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنَتِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا التَّرْجُمُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةَ وَالْخَادِمَ وَرَدُّ عَيْتِكَ وَعَلَى ابْنَتِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أَيُّهَا الْعَدُوُّ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا أَقْسَلُهَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا فَاعْتَرَفَتْ قَرَّبَهَا، پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی،

### خون بہا،

۹۹۴۔ قول اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو شخص کسی مومن کو

قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے،

۱۷۵۴۔ ہم سے یقینہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے المش نے حدیث بیان کی ان سے المش نے ان سے ابو وائل نے ان سے عمرو بن شریح نے بیان کیا ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضرتؐ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بٹھاؤ۔ جب کہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے پوچھا پھر کون؟ آنحضرتؐ فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے لوگ کو اس خطرہ کے پیش نظر ملو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا، پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر اس کے بعد کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں

### کتاب الذیارات

۹۹۴۔ قول اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَفْعَلْ مِثْلَ مَا

مُنَحْتَدًا أَفْجَرَاءُ كُفَّهَتْهُ،

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُعَيْيِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا الذَّنْبُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ أَنْ تَدْعُو إِلَيْهِ يَدْعُوهُ خَلَقَكَ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَحْيَا؟ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَزَانِيَ بِحَلِيلَتِكَ جَارِيَتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْفِيًا يَقْهَاهُ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَنْفُسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْعَنَنِ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَلَا يَكُنْ

پکارتے اور نہ کسی ایسے کی ناحق جان لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا آخرت تک،

۱۷۵۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن العاصی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اس وقت

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تک اپنے دین کے بارے میں وسعت میں رہتا ہے جیت تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے :

۱۷۵۸۔ مجھ سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ ان پچیدہ امور میں سے جن سے نکلنے کا اس شخص کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جو اس میں اپنے آپ کو ڈال لے بھائی کے حرام خون بہانا ہے :

۱۷۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ایش نے ان سے ابو امل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان (معاملات کا) فیصلہ خون کا کیا جائے گا :

۱۷۶۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن ریزہ نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عدی نے حدیث بیان کی ان سے بنی زہرہ کے حلیف مقداد بن عمر والکندی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ بدر کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے کہ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر جنگ کے دوران میری کسی کافر سے ٹھیکر ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگیں پھر وہ میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے اور اس کے بعد کسی درخت کی آڑے کر بیٹھے کہ میں اللہ پر ایمان لایا تو کیا میں اسے اس کے اس اقرار کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آپ حضور نے فرمایا کہ اب اسے قتل نہ کرنا اس نے عرض کی یا رسول! تو میرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا ہے اور یہ اقرار اس وقت ہی کیا جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں اسے قتل ہی کر دوں گا؟ آنحضرت نے فرمایا: اسے قتل نہ کرنا کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارا مرتبہ میں ہو گا جو تمہارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مرتبہ میں ہو گے جو اس کا اس کے کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا جو اس نے اب کیا ہے اور حبیب بن ابی عمرہ نے بیان کیا ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے پھر اس نے اپنے ایمان کا اظہار کیا اور تم نے قتل کر دیا تو ایسے ہی کہیں تم اس سے پہلے اپنا ایمان چھپاتے تھے :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فَسْحَةٍ مِنْ وَيْنِهِ مَا لَمْ يَصِيبْ وَمَا حَرَّمَ

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَبِي يَحْدُثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمِنْ دَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لَهَا أَنْ تَقَعَ نَفْسُهُ فِيهَا سَفَكَ الدِّمِ الْعَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّمْ :

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْإِشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِي حَدَّثَهُ أَنَّ الْبَقْدَادُ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ بَنِي زَهْرَةَ حَدَّثُوهُ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَأَقْتَتَلْتَنَا فَفَرَّ بِيَدَيَّ بِإِسْتِيفٍ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَا ذِي بَعْرَةٍ وَقَالَ اسْلُمْتُ إِلَيْهِ أَقْتَلُهُ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ ظَلَمَ أَحَدِي يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقْتَلُهُ؟ قَالَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ قَبْلِ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ أَلَيْسَ قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَيِّدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيْمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتُ أَنْتَ تُخْفِي إِيْمَانَكَ بِمَنْزِلَتِهِ مِنْ قَبْلُ :

**باب ۹۹۷۔** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ  
حَتَّى النَّاسِ مِنْهُمْ جَمِيعًا

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنِ  
الْأَعْيَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ قُسَاطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَتْ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْإِثْمَ الْوَاقِلَ وَمَنْهَا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
وَأَمَّا ابْنُ عَبَّادٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِهِ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْجَعُوا  
بَعْدِي كُفَّاءً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
زُرْعَةَ بْنَ عَبْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ  
لَا تُرْجَعُوا بَعْدِي كُفَّاءً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ  
مَنْ وَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِالْمِلَّةِ وَعَقْوَى الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْبَيْنُ  
الْفُجُورُ شَكَتْ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِالْمِلَّةِ وَالْبَيْنُ الْفُجُورُ وَعَقْوَى  
الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مَنْ أَحْيَاهَا" ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ناحق کسی کی بھی جان لینے کو  
احرام کیا اس نے اس حکم کی وجہ سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا

۱۷۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی ان سے العیسیٰ نے ان سے عبد اللہ بن مرثہ نے ان سے قساط نے  
اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
جان بھی قتل کی جائے گی اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے  
پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے

۱۷۶۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی انہیں واقد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر بن جائے گا تم میں سے بعض بعض کی گردن بٹے گی  
۱۷۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی ان سے علی بن مدرک نے بیان کیا کہ میں نے ابو زر بن عمرو  
بن جریر سے سنا ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو (پھر فرمایا)  
تم میرے بعد کافر بن جائے گا تم میں سے بعض بعض کی گردن بٹے گی  
اس کی روایت ابو بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالہ سے کی

۱۷۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فراس نے  
ان سے شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا والدین  
کی نافرمانی کرنا میں یا فرمایا کہ ناحق کسی کا مال لینے میں جھوٹی قسم کھانا بے شک  
شعبہ کو تھا اور معاذ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کبیرہ  
گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی کا مال ناحق لینے کے لئے جھوٹی  
قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا میں یا کہ کسی کو جان سے مار دینا

۱۷۶۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد  
نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن

ابن بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ اور ہم سے مروی حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبیحے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرنا، کسی کی جان لینا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا میں یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا،

۱۶۶۶۔ ہم سے مروی زرارہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیم نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابو ظبیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہنیہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا (ہم پر) بیان کیا کہ پھر ہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت جہاں اور انہیں شکست دے دی۔ بیان کیا کہ میں اور قبیلہ انصار کے ایک صاحب جہنیہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا کہ لا الہ الا اللہ انصار صحابی نے تو پناہ مانگتے روک لیا (یہ سنتے ہی) لیکن میں نے اپنے نیزے سے اسے مار لیا اور قتل کر دیا، بیان کیا کہ جب ہم واپس آئے تو اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا: اسامہ! کیا تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے صرف پچھنے کے لیے اس کا اقرار کیا تھا۔ آپ آنحضرت نے پھر فرمایا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ بیان کیا کہ آپ آنحضرت اس جملہ کو اتنی مرتبہ دہراتے رہے کہ میرے

دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا اور یہ واقعہ پیش ہی نہ آتا،

۱۶۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو الخیر نے ان سے صبا بنی اور ان سے عباہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان یقیبوں میں سے تھا۔ جنہوں نے مسیٰ میں لیلۃ العقبلہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ہم نے اسکی بیعت (عہد) کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، ہم چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے کسی کی جان نہیں لیں گے زنا نہیں کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے لوٹ مار نہیں کریں گے اور نافرمانی نہیں کریں گے اور یہ کہ اگر ہم نے اس پر عمل کیا

بِكَرٍ سَمِعَ أَسْلَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَايَرُ وَحَدَّثَنَا عَنْ وَحْدَنَا شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَايَرُ إِشْرَاكٌ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ؛

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ وَحْدَنَا شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَصِينٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْهَوَاقِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّخْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَا هُمْ - قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا عَشِينَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَلَفَ عَنْهُ الْأَنْصَارُ قِيَامَ عَقْدَتِهِ بِرُومِي حَتَّى قَتَلْتُهُ - قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقْتَلْتَهُ، بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ فَمَا زِلْتُ يَكْبُرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَيَّنْتُ إِنَّ لَهَا أَكْنَ اسَلَنْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ؛

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ النَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاصِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ يَأْبَعُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيْعَانِهِ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرَقَ وَلَا تُخْرَفَ وَلَا تُقْتَلَ النَّفْسُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تُنْتَهَبَ وَلَا تُعْصَى بِالْجَنَّةِ إِنَّ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ خَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَصَاؤُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ؛

تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کسی گناہ کا ہم نے ارتکاب کر لیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے یہاں ہوگا :

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُؤَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهِلْمٌ

۱۷۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کی روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۱۷۶۹۔ ہم سے عبد الرحمن بن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور یونس نے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں ان صاحب (علی بن ابی طالب) کی مدد کے لئے تیار تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناجات کی کہ جب سلمان آپس میں تلوار کھینچ کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ایک تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ایک تو قاتل تھا لیکن مقتول کو سزا کیوں ملے گی؟ اس حضو نے فرمایا کہ یہ بھی اپنے مقابل کے قتل پر آمادہ تھا :

۹۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان والو تم پر مقتولوں کے

باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے اگر آدمی کے بدلہ میں اگر آدمی اور غلام کے بدلہ میں غلام اور عورت کے بدلہ میں عورت۔ ہاں کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے۔ سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے :

۹۹۹۔ قتال سے پوچھ گچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کرے

اور حد و دین اقرار دے :

۱۷۷۰۔ ہم سے حماد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کھل دیا تھا

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الصَّخْرِ بْنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَلْبِيسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَيقِنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ يُرِيدُ؟ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا التَّقَى السَّيْلَانِ سَافَقَا فَاَلْقَا بِلِ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ قَاتِلُ بَأْلِ الْمُقْتُولِ؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ عَرِيضًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ :

باب ۹۹۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ أَلْجُرْمُ الْفَاعِلُ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَأْتِيَا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاؤُكُمْ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنْ أَمْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ :

باب ۹۹۹۔ سُؤَالُ الْقَاتِلِ حَتَّى يَقِرَّ وَلَا يُنْكِرَ

فِي الْحُدُودِ :

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ

پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ کس نے کیدے فلاں نے فلاں نے؟ آخر جواب اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا) پھر یہودی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ کچھ کی جاتی رہی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا۔ چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان میں لے کر پھینک دیا گیا۔

۱۰۰۰۔ جب پتھر یا ڈنڈے سے کسی کی جان لی،

۱۰۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن ادریس نے بخردی، انہیں شعبہ نے انہیں ہشام بن زید ابن انس نے ان سے ان کے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی، بیان کیا کہ پھر اسے ایک یہودی نے پتھر سے مار دیا۔ جب اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو بعض اس میں جان باقی تھی آنحضرتؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سراٹھایا (انکھ کے لئے) پھر آنحضرتؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ لڑکی نے اس پر بھی سراٹھایا۔ تیسری مرتبہ آنحضرتؐ نے پوچھا، فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر نیچے کی طرف جھکا لیا (اقرار کرتے ہوئے)

چنانچہ اس حضورؐ نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی دو پتھروں کے درمیان میں لے کر مار ڈالا۔

**باب**۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: اِنَّ النَّفْسَ الْبَاطِنَةَ

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ

وَالْيَدَ بِالْيَدِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرْحَ قِصَاصًا

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ كَفَرَ

يُكْفَرُ بِمَا آتَى اللَّهُ قَاوِدَ لَيْلِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا الرَّعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يُعْلَمُ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ بِإِخْدَى ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ

وَالْيَتِيبُ النَّزَافِي وَالْبَارِقُ مِنَ الدِّينِ الثَّالِثُ الْبَهَائِرُ

**باب**۔ مَنْ آتَى بِإِخْدَى ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالْبَهَائِرِ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا



حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لاپس میں مار ڈالا تھا اس نے لڑکی کو پتھر سے مارا تھا پھر لڑکی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی اُن حضورؐ نے پوچھا کیا تھیں فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا اُن حضورؐ نے دوبارہ پوچھا کیا تھیں فلاں نے مارا ہے؟ اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا۔ اُن حضورؐ نے چنانچہ اُن حضورؐ نے یہودی کو دو پتھروں سے مروادیا،

۱۰۰۳۔ جسا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو اسے دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے :

۱۰۰۴۔ ا۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ثیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا ان سے حربہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے جاہلیوں کے (ابوہریرہ کے) لشکر کو روک دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر غلبہ دیا ہاں یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے ایک ٹھکڑے حصے میں حلال ہوا تھا اور میں لو کہ اس وقت میرے لئے بھی باحرمت ہے اس کا کائنات اٹھا اجلے اس کا درخت کاٹا اجلے اور سوا اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گمراہی ہوئی چیز نہ اٹھائے اور جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جلتے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا اسے خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے اس پر ایک یمنی صاحب ابوشاہ نامی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اس حکم کو میرے لئے لکھ دیجئے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا اسے ابوشاہ کے لئے لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اذخر گھاس کا استثناء فرمادیجئے کیونکہ ہم نے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ اُن حضورؐ نے اذخر گھاس کا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحِجْزٍ فِجْصِيٍّ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَهَارَ مَنٍّ فَقَالَ أَفْتَلَكُ فَلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُكْرَهُ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُكْرَهُ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُكْرَهُ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجْرَيْنِ

نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا، چنانچہ اُن حضورؐ نے یہودی کو دو پتھروں سے مروادیا،

بَابُ مَنْ قَتَلَ لَهْ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ :

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ثَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خَزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْبَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ إِلَّا وَابِهَا لَمْ يُحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تُحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَابِهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِمَّنْ تَهَارَ إِلَّا وَابِهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يَخْتَلِي لَوْ كُنَّا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَطُ سَاقُطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدًا وَمَنْ قَتَلَ لَهْ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُؤَدَّى وَإِمَّا يُقَادُ مَقَامَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَقَالُ لَهُ أَبُو شَاةٍ فَقَالَ أَتُبْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُبْنُو ابْنِي شَاةٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَدْعُو فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقَبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَدْعُو وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفَيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْفَيْلِ

استنشا کر دیا اور اس روایت کی متابعت بعید اللہ نے شیدان کے واسطے ہاتھیوں کے واقعوں کے ذکر کے سلسلہ میں کی بعض نے انعم کے حوالے سے القتل کا لفظ روایت کیا ہے اور بعید اللہ نے بیان کیا کہ یا مقتول کے گھر والوں کو قصاص دیا جائے،

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَجَازٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمْ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةُ فِي الْعَبْدِ قَالَ فَأَتَابَعُ بِالْعَزْوَافِ أَنْ يَطْلُبُ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَيِّ بِإِحْسَانٍ

۱۷۷۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مجاز سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا قانون تھا خون بہا کی صورت نہیں تھی پھر اس امت کے لئے حکم نازل ہوا کہ ہر مقتول کے ہاسے میں قصاص فرض کیا گیا ہے آخریت تک پس جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ قتل عمد میں خون بہا قبول کرے۔ بیان کیا کہ فاتباغ بالمعروف کا مفہوم یہ ہے کہ دستور کے مطابق مطالبہ کرے اور (قاتل دیت کی) بہتر طریقہ پر ادائیگی کرے،

۱۷۷۴۔ جس نے کسی کے خون کا ناحق مطالبہ کیا،

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْجِدٌ فِي الْعَرَمِ وَ مُبْتِغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ مُطْلِبٌ دَمَ امْرَأَةٍ يَغِيرُ حَقَّ يَمُورَتَيْنِ دَمَهُ

۱۷۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن ابی حریس نے ان سے نافع بن جابر سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں (مسلمانوں) میں سب سے زیادہ مبغوض تین طرح کے لوگ ہیں جرم میں زیادتی کرنے والا اسلام میں جاہلیت کے طریقے لانے کا خواہشمند اور کسی شخص کے خون کا ناحق مطالبہ کرنے والا۔ صرف اس کا خون بہانے کی نیت سے،

۱۷۷۵۔ قتل خطا میں مقتول کی موت کے بعد معاف کرنا،

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْبُشَيْرُ يَوْمَ أُحُدٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي ذَكْرِيَاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَوَّجَ الْبُشَيْرُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أَوْ رَاهُمْ عَلَى أَخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حَدِيثُ أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ ثَمَرًا اللَّهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ كَانَ لِنَهَرٍ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى يَحْقُوا بِالطَّائِفِ

۱۷۷۵۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مشرکین نے احد کی لڑائی میں شکست کھائی تھی اور مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابوروان یحییٰ بن ابی ذریاء نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابلیس نے احد کی لڑائی میں لوگوں میں جینا۔ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے کا خیال رکھو چنانچہ ان کے مسلمان پیچھے کی طرف پلٹ پڑے اور بیان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں۔ میرے والد ایسے نہیں قتل ہی کر دلا پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کی مغفرت کرے بیان کیا کہ مشرکین میں کی ایک جماعت میدان سے بھاگ کر طائف پہنچ گئی تھی،

۱۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یہ کسی مومن کی بنائیاں

بَابُ ۱۷۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے پھر اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا اس پر واجب ہے اور خون بہا بھی ہو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا سو اس کے کہ وہ لوگ خود ہی اسے معاف کر دیں۔ تو اگر وہ ایسی قوم میں موجود ہو جو تمہاری دشمن ہے دراصل ایک وہ بذات خود مومن ہے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر ایسی قوم میں سے ہو جو تمہارے اور ان کے درمیان عہدہ ہے تو خون بہا واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا اور ایک مسلم آزاد کرنا بھی۔ پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو مہینے کے لگا تار روک رکھنا واجب ہے یہ تو بر اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے :

۱۰۰۷۔ جب ایک مرتبہ قتل کا اقرار کر لے تو اسے قتل کر دیا جائیگا۔

۱۰۰۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی اپنی جان نے خبر دی ان سے ہمارے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کھل دیا تھا اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارا ساتھ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے دہاں اٹھا پھر یہودی بلا لیا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پتھر سے کھل دیا گیا ہمارے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے

۱۰۰۸۔ عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل :

۱۰۰۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے جرید بن زرع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا یہودی نے اس لڑکی کو چاندی کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا :

۱۰۰۹۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کے سلسلہ میں قصاص۔ اہل علم نے کہا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت سے مرد کا قصاص ہر اس بالا راہ عمل میں لیا جائے گا جس نے مرد کی

أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاؤًا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاؤًا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ذَرِيَّةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَقْتُلَ قَوْمًا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُمْ مُمْسِكُونَ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِيثَاقٌ فَغَدِيَّةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا :

باب ۱۰۔ إِذَا اقْتَرَبَ الْقَتْلُ مَوْتَةً قَتَلَ بِهِ :

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَابُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ يَهُودِيٌّ رَضِيَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ صَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَانُ؟ أَفَلَانُ؟ حَتَّى سَيِّئَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَلَتْ بِرَأْسِهَا فَجُمِيَ بِالْيَهُودِيِّ فَأَعْرَفَ فَأَمَرَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْجَارِيَةِ وَقَدْ قَالَ هَتَامٌ يَحْجَرَيْنِ :

باب ۱۰۔ قَتَلَ الرَّجُلُ الْبَرَاءَةَ :

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَافٍ لَهَا :

باب ۱۰۹۔ الْقَصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقْتُلُ الرَّجُلُ الْبَرَاءَةَ وَيُذَكَّرُ عَنْ عَمْرٍو قَتَادَةُ الْبَرَاءَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَنْلُكُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا :

جان لے لی ہو یا اس سے کمتر صورت زخمی ہونے کی پیدا ہوئی ہو۔ یہی قول عمر رضی اللہ عنہ بن عبد العزیز، ابو ایمن ابو الزناد کا اپنے اساتذہ سے منقول ہے اور ربیع کی بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو زخمی کر دیا تھا تو اس حضور نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا،

۱۷۸۰۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے بخئی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دمرضی الوفا کے موقع پر آپ کی مرضی کے خلاف ہم نے دوا ڈالی اس حضور نے فرمایا میرے منہ میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض ہونے کی وجہ سے دوا پیٹنے میں ناگواری محسوس کرتے ہیں لیکن جب آفاقہ ہوا فرمایا کہ تم جتنے لوگ ہو سب کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی جائے سو حضرت عباسؓ کے وہ اس میں شریک نہیں تھے ۱۰۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا،

۱۷۸۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس حضور نے فرمایا ہم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن آگے رہنے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اس حضور نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں کسی سوراخ یا چٹکے وغیرہ سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے لٹکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے،

۱۷۸۲۔ ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی ان سے بخئی نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک رہے تھے تو اس حضور نے ان کی طرف تیر کا پھل بڑھایا تھا میں نے بوجھ کر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے تو انہوں نے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے،

۱۰۱۱۔ جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے،

۱۷۸۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں ابو اسامہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ

مِنَ الْجَرَاحِ . وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزِ وَابْرَاهِيمُ وَابُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَبَرَحَتْ أَخْتُ التَّوْبِيعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . الْقِصَاصُ ،

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقُلْنَا لَا تَدُونِي ؟ فَقُلْنَا كَوَاهِيَةَ الرَّيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا آفَاقَ تَأَلَّى رَبُّنَا أَحَدًا وَمِنْكُمْ إِلَّا لَدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ،

بَابُ ۱۰ . مَنِ اخْتَدَّ حَقًّا أَوْ قَسًّا دُونَ لِسُلْطَانٍ ، ۱۷۸۱ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادُ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْقَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ . فَكُنْ مِنَ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَاسْنَادُكَ لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدًا وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ حَدَّثَكَ بِحِصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنُهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ ،

سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے لٹکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے، ۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هَمِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّرَ إِلَيْهِ مُشَقِّمًا . فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ،

بَابُ ۱۰۱۱ . بِإِذْمَاتٍ فِي الزَّحَامِ أَوْ قَتْلٍ ،

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احمد کی لڑائی میں مشرکین کو شکست ہو گئی تھی لیکن ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! پیچھے کی طرف سے چوکتا ہوجاؤ چنانچہ آگے کے لوگ ہلٹ پڑے اور آگے والے پیچھے والوں سے ہوجوسلمان ہی تھے) بھڑکے اچانک حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والدیمان رضی اللہ عنہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے بندو! میرے تو میرے والد ہیں! میرے والد! بیان کیا کہ بخدا مسلمان اسے قتل کر کے ہی ہٹے ہیں

۱۰۱۳۔ اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ کو بارگاہِ اقصیٰ ویت نہیں دیا

۷۸۴۔ ہم سے کمی بنی ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جماعت کے ایک صاحب نے کہا کہ عالم! ہمیں اپنی حدی سنائیے۔ انہوں نے حدی خوانی شروع کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون صاحب اونٹوں کو ہانک رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ عامر رضی اللہ عنہ ہیں اُن حضور نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی اس ادعائیں عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کر لیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اس رات کی صبح کو شہید ہو گئے لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال غارت ہوئے انہوں نے خودکشی کر لی دیکھو کہ ایک یہودی پر حملہ کرتے وقت خود اپنی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے جب میں واپس آیا اور پوچھا میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال غارت ہوئے تو میں اس شخص کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے ماں باپ نما ہوں یہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے سارے اعمال غارت ہوئے؟

راستہ میں) مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے تھے اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہوگا۔؟

۱۰۱۳۔ باب ۱۰۱۳۔ اِذَا عَصَى رَجُلًا فَرَّقَتْ شَتَائِيَا؛

۷۸۵۔ اَحَدُ ثَمَلَةَ اَدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ اَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ فَتَرَعَّ يَدَاكَ مِنْ فِيمَ فَوَقَعَتْ ثَلَاثَتَا لَاحَةً فَانْقَضَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصَى أَحَدَكُمْ آخَاهُ كَمَا يَعْصَى الْفَعْلُ الرَّوْيَةُ لَكَ

۱۰۱۳۔ جب کسی نے کسی کو دانت سے کاٹا اور کاٹنے والے کا دانت ٹوٹ گیا؛ ۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ان کے میں نے زراہ بن اوفیٰ سے سنا ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچ لیا اس کے نتیجے میں اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اُن حضور نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت

سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کا مٹا ہے ہمیں خون بہا نہیں ملے گا۔  
 ۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
 عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ  
 فِي غَزْوَةٍ فَقَفِضَ رَجُلٌ فَأَتَنَزَّحَ ثِيَابَتَهُ فَأَبْطَلَهَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۷۸۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء  
 نے ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ  
 میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا جس کی وجہ سے اس کے  
 آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ کو  
 بے معنی قرار دے دیا،

۱۰۱۴۔ دانت کے بدلے دانت،

۱۷۸۷۔ ہم سے انفادی نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان  
 کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نفر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طہا پھ مارا تھا  
 اور اس کے دانت ٹوٹ گئے تھے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ  
 لائے تو انھوں نے قصاص کا حکم دیا،

۱۰۱۵۔ انگلیوں کا خون بہا،

۱۷۸۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
 ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی ہسنگیا اور انگوٹھا  
 (خون بہا کے سلسلے میں)؛

۱۷۸۹۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی عدی نے  
 حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے عکرمہ رضی اللہ عنہ  
 اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 سنا اسی طرح،

۱۰۱۶۔ اگر کسی آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو کیا سب کو مزا  
 دی جائے گی یا قصاص لیا جائے گا اور مطرف نے شعبی کے  
 واسطے سے بیان کیا کہ دو افراد نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی  
 کہ اس نے چوری کی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ  
 دیا اس کے بعد وہی دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ  
 ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چوریہ تھا) تو علی رضی اللہ عنہ  
 نے ان کی شہادت کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا جس کا ہاتھ  
 کاٹ دیا گیا تھا خون بہایا اور فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو تا کہ تم  
 لوگوں نے قصداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا

باب ۱۴۔ التَّيْنُ بِالْيَسْتِ؛  
 ۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضَارِ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ  
 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ  
 جَارِيَةً فَكَسِرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَنَوَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ؛

باب ۱۵۔ دِيَّةُ الْأَصَابِ؛  
 ۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ  
 قَتَادَةَ عَنْ عَن عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا وَهَذَا سَوَاءٌ  
 يَغْنِي الْغَنَصَ وَالْإِسْقَامَ؛

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرَهُ

باب ۱۶۔ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ هَلْ  
 يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَلُ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟ وَقَالَ مُطَرِّفٌ  
 عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا أَعْلَى رَجُلٍ أَنَّهُ  
 سَوَقٌ فَقَطَعَهُ عَنِّي ثُمَّ جَاءَا بَايَ خَرَوْا قَالَا أَظَنَّا  
 فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَاخْتِذَ بِدَايَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ  
 تَوَعَّلِمْتُ أَنْكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لِقَطْعَتِكُمَا وَقَالَ  
 لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا  
 قَتَلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اشْتَرَكْتَ فِيهِمَا

أَهْلُ صَنْعَاءَ يَقْتُلُهُمْ وَقَالَ مُعِيْرَةُ بْنُ حَكِيمٍ  
عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُسْرُ  
مِثْلُهُ وَأَقَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيُّ وَ  
سُوَيْدُ بْنُ مَقْرِنٍ وَنَظْمَةُ وَأَقَادَ عُسْرُ  
وَنَظْمَةُ بِالْبَلَدِ رَوْهَ وَأَقَادَ عَلِيُّ مِنْ ثَلَاثَةِ  
أَسْوَاطٍ - وَاقْتَصَى شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخَمُوشٌ -

اور مجھ سے ابن بشار نے بیان کیا ان سے بھی نے حدیث بیان  
کی ان سے عید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہما نے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تھا عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماسے اہل صنعاء اس کے قتل میں شریک  
ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد  
کے واسطے سے بیان کیا کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا

تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تھی ابو بکر ابن زبیر علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے چائے کا بدلہ دلایا تھا اور عمر رضی  
عنہ نے ایک مرتبہ مارنے کی سزا کوڑے سے دی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں سے - اور شریح نے کوڑے اور خموش کی سزا دی تھی -

۷۹۰ ارْحَدًا ثَنَاءً مُسَدَّدًا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَيْفَانَ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ - لَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُبَيِّنُ لَنَا لَوْلَا وَلَدُؤُنِي  
قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً الْبَرِيضِ بِاللَّذَّةِ وَإِذْ قُلْنَا أَفَاقَى قَالَ  
أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَمُدُّوْنِي؟ قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً لِللَّذَّةِ وَإِذْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ  
إِلَّا لَدَدًا أَوْ أَنَا أَنْظِرُكُمْ إِلَّا لِعَبَّاسٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ -  
اس پر ان حضروں نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا - عباس رضی اللہ عنہ کا اس سے استثناء ہے کیونکہ  
وہ شریک نہیں تھے۔

باب ۱۱ - السَّكَاةُ وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ  
قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَيْكَةَ  
لَمْ يَقْدِمْهَا مَعَاذَةَ - وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عِدَّتِي بَنِي أَرْطَاةَ كَانَ أَمْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ  
فِي قَيْبِلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتِ بْنِ مَيْمُونِ الثَّنَائِينَ  
إِنَّ وَبَعْدَ أَصْحَابِهِ بَيْتُهُ وَإِلَّا فَلَا تَطْلُبُهُ  
إِنَّمَا سَقَاتَ هَذَا إِنْ يَقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ اس کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا؛

اسے قسامۃ قسم سے مانگو ہے اصطلاح میں مقتول کے ان اولیاء کو کہتے ہیں جو مقتول کے سلسلہ میں کسی کو ذمہ دار ٹھہرتے ہوئے قسم کھائیں قسام  
کی صورت میں مدعی کا قسم پر اعتماد کرنا ہوتا ہے لیکن جہور کی رائے یہ ہے کہ مدعی کو گواہی لانی پڑے گی تم صرف مدعا علیہ کے ذمہ ہے ۶۱۷

۱۷۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے معبد بن عبید نے حدیث بیان کی ان سے یثرب بن یسار نے۔ وہ کہتے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب مہل بن ابی حثمہ نے ہمیں خبر دی کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیر گئے اور (اپنے اپنے کاموں کے لئے) مختلف جگہوں میں الگ الگ گئے پھر اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا جنہیں وہ مقتول لے گئے ان سے ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی کو تمہنے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ معلوم ہے۔ پھر یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ہم خبر گئے اور پھر تم نے وہاں اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں جو بڑا ہے وہ بات کرے اُن حضورؐ نے فرمایا کہ قاتل کے خلاف گواہی لاؤ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی گواہی نہیں ہے اور اُن حضورؐ نے فرمایا کہ پھر یہ یہودی قسم کھائیں گے (اور ان کی قسم پر فیصلہ ہوگا) انہوں نے کہا کہ یہودیوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں اُن حضورؐ نے اسے پسند نہیں کیا کہ مقتول کا خون رائیگاں جلے۔ چنانچہ اپنے صدقہ کے اونٹوں میں سے سوا دنٹ (خود ہی) خون بہا میں دیئے۔

۱۷۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن معبد نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر اسماعیل بن ابراہیم الاسدی نے حدیث بیان کی اہم سے حجاج بن ابی عثمان نے حدیث بیان کی ان سے آل ابو قلابہ کے ابو حاتم نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی اہم سے عمر بن عبد العزیز نے ایک دن دربار عام کیا اور صبح کو اجازت دی لوگ داخل ہوئے تو آپؐ نے پوچھا قسامہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کسی نے کہا کہ قسامہ کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور خلفائے اس کے ذریعہ قصاص لے ہے اس پر آپؐ نے مجھ سے پوچھا ابو قلابہ تمہاری رائے کیا ہے اور مجھے خواہم کے ساتھ لا کر آکر دیا میں نے عرض کی امیر المومنین آپؐ کے پاس عرب کے سردار اور شریف لوگ رستے ہیں آپؐ کی کاروائی ہوگی اگر ان میں سے پچاس افراد کسی دمشق کے شادی شدہ شخص کے بارے میں زنا کی گواہی دیں۔ جب کہ ان لوگوں نے اس شخص کو دیکھا بھی نہ ہو۔ کیا آپؐ ان کی اس گواہی پر اس شخص کو جرم کریں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا آپؐ کا کیا خیال ہے اگر انہیں (اشراف عرب) میں سے پچاس افراد جھس کے کسی شخص کے متعلق پوچھا کی گواہی دے دیں اس کو بغیر دیکھے تو کیا آپؐ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ عَن بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ رَعَاهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ قَوْمًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَمَقْتُولُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدًا هُمُ قَتِيلًا وَقَالُوا لَلَّذِي وَوَجَدَ فِيهِمْ قَتْلُهُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدًا قَتِيلًا فَقَالَ الْكَبِيرُ الْكَبِيرُ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَاتِ وَعَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَخْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِالْأَيَّامِ الْيَهُودِ فَمَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطَلَ دَمُهُ قَوْلًا وَمِائَةً مِّنَ إِبِلٍ الصَّدَقَةِ ؛

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ مِّنَ آلِ أَبِي قَلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْزَرَ سَبْرًا يَوْمَ مَا لَنَا مِنْ شَيْءٍ إِذْ نَاسٌ لَهُمْ قَدْ خَلَوْا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقِسَامَةِ ؟ قَالَ تَقُولُ الْقِسَامَةُ الْقَوْمُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا خُلَفَاءُ فِي قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قَلَابَةَ وَتَصَبَّحَنِي لَنَا مِنْ . فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُوُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ تَوَاقِفَ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْلٍ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتُ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ ؟ قَالَ لَا قَالَ لَكَ . قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَاقِفَ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْلٍ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتُ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ ؟ قَالَ لَا قُلْتُ قَوْلًا مِّثْلَهُ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ . رَجُلٌ قُتِلَ



فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا پس خدا گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے سوا قتل نہیں کرایا ایک وہ شخص جس نے کسی کو ظلماً قتل کیا ہو اور اس کے بدلے میں قتل کیا گیا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کی ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہو اور اسلام سے پھر گیا ہو۔ لوگوں سے اس پر کہا گیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کے معاملہ میں ہاتھ پیر کاٹ دیئے تھے اور آنکھوں میں سلائی پھر دائی تھی اور پھر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا تھا؟ میں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سنا تا ہوں مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عک کے آٹھ افراد آن حضور کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آن حضور سے اس کی شکایت کی آن حضور نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے انہوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آن حضور کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکالے گئے اس کی اطلاع جب آن حضور کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے آن حضور نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر دی گئی۔ پھر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا اور آخر وہ مر گئے میں نے کہا کہ ان سے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے اسلام سے پھر گئے اور قتل کیا اور چوری کی۔ عنسہ بن سعید نے کہا میں نے کج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی میں نے کہا عنسہ! کیا تم میری حدیث رد کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے تو یہ حدیث واقعہ کے مطابق بیان کر دی ہے واللہ اہل شام کے ساتھ اس وقت تک خیر و بھلائی رہے گی۔ جب تک یشیخ (ابو قتادہؓ) ان میں موجود رہیں گے میں نے کہا کہ اس اقسام کے سلسلے میں آن حضورؐ کی ایک سنت ہے۔ انھل کے کچھ افراد آپ کے پاس آئے اور آن حضور سے بات کی۔ پھر ان میں سے ایک صاحب ان کے سامنے ہی نکلے (خبر کے ارادہ سے) اور وہاں قتل کر دیئے گئے اس کے بعد دوسرے صحابہ بھی گئے اور دیکھا کہ ان کے ساتھی خون میں تر پڑ رہے ہیں ان لوگوں نے واپس میں آکر آن حضور کو

يَجْزِيَهُ نَفْسِهِ فَقَتَلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ احْتِسَابٍ. أَوْ جُلَّ حَارَبَ اللَّهُ وَدَسُّوهُ وَأَرْتَدَقِينَ الْإِسْلَامَ. فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي الشَّرْقِ وَسَمَّرَ الْأَعْيُنَ ثَمَّ تَبَدَّ هُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ أَحَدُكُمْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ ثَمَانِيَةً قَدَمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقَمَتْ أَجْسَادُهُمْ فَشَكَرُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَايِنَا فِي إِيْلِهِمْ فَتَقْتُلُونَهُمْ مِنْ أَتْبَانِيهَا وَأَبْوَالِيهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا أَتَشْرِبُونَ الْكَلْبَاءَ وَأَبْوَالِيهَا فَصَحُّوا فَاقْتُلُوا مَا هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطَرُوا النَّعَمَ. تَبَلَّغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلَ فِي أَثَرِهِمْ فَأَذْرَكُوا فِجْئِي بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ ثَمَّ تَبَدَّ هُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَّا صَنَعَ هُوَ لَدِي؟ أَمَرْتُ عَلَى عَنِ الْإِسْلَامِ. وَقَتَلُوا وَاسْتَرْفَوْا فَقَالَ عُنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ. أَشَرُّ عَلَى حَدِيثِي يَا عُنْبَسَةُ؟ قَالَ وَلَكِنْ جِئْتُ بِالْعِدَائِثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجَنْدُ يُخَيِّرُ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ لَا تَخْرُجُوا رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَقَتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ لَا قِاذَاهُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جِئْنَاكَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَادَّخَنَ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بَيْنَ تَقْتُلُونَ أَذْهَبْتُمْ قَتَلَهُ قَالُوا نَرَىٰ أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلْتُمْ فَأَرْسَلْنَا إِلَى الْيَهُودِ قَدْ عَاهَدُوا فَقَالَ أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ أَرْضُوتُ فَقَالَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلْتُمْ قَالُوا مَا بَالُونَا أَنْ يَقْتُلُونَا بَعْضُنَا بَعْضًا ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَعْجِلُونَ الدِّيَةَ بِأَيِّمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لَنُخْلِفَ عَهْدًا وَسْوَ حَيْدٍ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ خَلْعُوا خَلْبَعَانَهُمْ فِي الْبَحَالِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْيَهُودِ بِالْطُّعَانِ فَأَنْبَتَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَدْ قَتَلَ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَلَدَتْ هَذِهِ نِيلٌ فَأَخَذُوا الْيَهُودَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عَمْرٍاءِ الْمَوْسِمِ وَ قَالُوا أَقْبَلْ صَاحِبُنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوا فَقَالَ يَقْبِضُهُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِهِ مَا خَلَعُوا قَالَ فَأَقْبَضَ مِنْهُمْ تِسْعَةً وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِيمٌ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَقْبِضَهُ فَأَقْبَضَهُ يَمِينُهُ مِنْهُمْ بِأَلْفٍ وَرُحْمَةٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ قَدْ قَتَلَ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقَرَّتْ يَدَا بَيْدِهِ قَالُوا فَأَنْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْبَضُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِتَخْلُفَةٍ أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ قَدْ خَلَعُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْقَضَتْهُمُ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْبَضُوا فَمَا تَوَابَتْ بَعْضًا وَ أَقْبَضَ الْقَوَاتِيانِ وَأَنْبَعُ مَا حَبَّرَ فَكَسَّرَ رَجُلٌ آخَرُ الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلَهُ ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقِسَامَةِ ثُمَّ تَدِيمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْبَضُوا فَجَعَلُوا مِنَ الدِّيَةِ وَصَبَّ رُحْمَهُ إِلَى الشَّامِ

نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام خملہ پر پہنچے تو بادشاہ نے انہیں کیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر پڑ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ لانے والے پنج گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر ٹھک کر گرا اور اس سے مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ بعد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک شخص سے قصابی لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

اس کی اطلاع دی اور کہا یا رسول اللہ بھائے ساتھی گفتگو کر رہے تھے اور اچانک وہ ہمیں (خبر میں) خون میں تر پڑے۔ پھر اس حضورؐ نکلا اور پوچھا کہ تمہارا کس پر شبہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے صحابہ نے کہا یہ سمجھتے ہیں کہ یہودیوں ہی نے قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے یہودیوں کو بھلا بھیجا اور ان سے پوچھا کیا تم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم ہان جاؤ گے۔ اگر پچاس یہودی اس کی قسم کھالیں کہ انہوں نے مقتول کو قتل نہیں کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی یہ لوگ ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہم سب کو قتل کرنے کے بعد پھر قسم کھالیں کہ قتل انہوں نے نہیں کیا ہے؟ اس حضورؐ نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں صحابہ نے عرض کی ہم قسم کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں چنانچہ اس حضورؐ نے انہیں اپنے پاس سے خون بہا دیا (ابو قتادہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے میں سے نکال دیا تھا۔ پھر وہ شخص بطبی و عیسیٰ کے ایک شخص کے گھرات کو آیا اتنے میں ان میں سے کوئی شخص بیدار ہو گیا اور اس نے اس پر تلوار سے حملہ کر کے قتل کر دیا اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور انہوں نے عیسیٰ کو درجی نے قتل کیا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے مجمع کے زمانہ میں۔ اور کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ عیسیٰ نے کہا کہ انہوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہذیل کے پچاس آدمی اس کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے نکالا نہیں تھا بیان کیا کہ پھر ان میں سے پچاس آدمیوں نے قسم کھائی۔ پھر انہیں کے قبیلہ کا ایک شخص شام سے آیا تو انہوں نے اس سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھائے لیکن اس نے اپنی قسم کے بدلہ میں ایک ہزار درہم دے کر اپنا سچا قسم سے چھڑا لیا ہذیلوں نے اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو تیار کر لیا۔ پھر وہ بھی ان کے بھائی کے پاس گیا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے لایا انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم پچاس جنہوں

نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام خملہ پر پہنچے تو بادشاہ نے انہیں کیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر پڑ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ لانے والے پنج گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر ٹھک کر گرا اور اس سے مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ بعد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک شخص سے قصابی لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

**باب ۱۸۱۔** مَنِ انْطَلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَقَفَّوْا عَلَيْهِ فَلَا دِيَّةَ لَهُ؛

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا انْطَلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ يَسْقِصُ أَوْ يَشَاقِصُ وَجَعَلَ يَخْتَلِعُ لِيَطْعَنَهُ؛

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَجُلًا انْطَلَعَ فِي حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرِي يَحْتِ بِهَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ مَقْطُورًا فِي لَطْعَتِي بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ؛

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا أَهْلًا انْطَلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَّ نَمْرٌ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ؛

**باب ۱۸۲۔** الْعَاقِلَةُ؛

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّقٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَجِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَ كَثْرَةِ شَيْءٍ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ بَرَكَةٌ مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ. وَالَّذِي فَتَنِيَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَبَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُدْخِلُ رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَكَانَ الْأَسِيرُ وَأَنَّ

۱۰۱۸۔ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر خون بہا نہیں ہوگا۔

۱۷۹۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن الاسد نے حدیث بیان کی ان سے الاسد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ میں جھانکنے لگے تو اس حضور تیر کا پھل لے کر آئے اور اس طرح چھپ کے آئے جیسے آپ اسے چھو رہے تھے۔

۱۷۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے اور ان کو سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے ایک سو رخ سے اندر جھانکنے لگے اس وقت آنحضرت کے پاس لوہے کا کنگھا تھا، جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم میرا اعتقاد کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چھو دیتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ گھر کے اندر آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے؛

۱۷۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جب کہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے تو تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ جلے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے؛

۱۰۱۹۔ عاتلہ؛

۱۷۹۶۔ ہم سے صدق بن الفضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ کہا کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دل سے کوئی چیز نکال لی ہے اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں ہے سوا اس کے سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے اور جو کچھ

لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ  
سے متعلق احکام، قیدی کو پھرنے کا حکم اور کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔  
باب ۱۰۲۰۔ جَنَیْنِ الْمَرْأَةِ  
۱۰۲۰۔ عورت کا جینن

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُزَيْلٍ رَمَتَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنَیْنَهُمَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بَعْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَغَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْرِأَتِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْبَغَيْرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْرَةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ ۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ كَسَدَ النَّاسَ مِنْ سَبْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقِطِ وَقَالَ الْبَغَيْرَةُ أَنَا سَبَعْتُهُ قَضَى فِيهِ بَعْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ إِنْ مَنِ شَهِدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا

۱۷۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو دپتھرا سے مارا جس سے جس کے ایک کے پیٹ کا بچہ (جینن) گر گیا پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا کینز دینا کا فیصلہ کیا، ۱۷۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے میغرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ان سے عورت کے حمل گرا دینے (کے خونہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو میغرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا کینز کا اس سلسلہ میں فیصلہ کیا تھا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آپ حضور نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے

۱۷۹۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے۔ میغرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے۔ آپ نے اس میں غلام یا ایک کینز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر اپنا کوئی گواہ لاؤ۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

۸۰۰۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے زادہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے انہوں نے میغرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ امیر المومنین نے مشورہ کیا تھا۔ اسی طرح

۱۰۲۱۔ عورت کا جینن اور یہ مقتولی عورت کا خون بہا

باب ۱۰۲۱۔ جَنَیْنِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى

الْوَالِدِ وَعَصَبَةُ الْوَالِدِ رَاعَى الْوَلَدَ :

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَيْنَيْنِ  
امْرَأَةً مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بَغْزَةً عَبْدُ أُمَيَّةَ، ثُمَّ ارْتَأَتْ  
الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْبَغْزَةِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهُمَا لَبَنِيهَا دَرَجَمًا وَأَنَّ  
الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتَيْهَا :

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ اقْتُلْتُ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْنِ قَرَمَتٍ إِحْدَاهُمَا  
الْأُخْرَى بِحَجَرٍ مَمْلُوءَةٍ وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَأَخَذَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ ابْنَةَ جَعْفَرٍ لَهَا عِدَّةٌ عَبْدُ  
أَوْ وَدَّيْدَةُ وَقَضَى ابْنَةَ السَّرَّاءِ عَلَى عَاقِلَتَيْهَا :

یا کنز دینی ہوگی اور عورت کے خون بہا کو قاتل عورت کے عاقلہ اور عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ کے ذمہ واجب قرار دیا :  
باب ۱۰۲۳۔ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدَانِ أَوْ صَبِيئًا  
وَيَذْكُرُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ بَعَثَتْ إِلَى مَعْلَمٍ  
أَلِكْتَابِ ابْعَثْ إِلَى غُلَامَيْنَا يَنْفُسُونِ صَوْنًا  
وَلَا تَبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ :

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَلَمَةَ  
بْنِ أَبِي رَاحِمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو  
طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَشْأَا غُلَامٍ كَيْتَسُ فَلْيَخُذْهُ  
قَالَ فَخَذْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالشَّغْرِ فَوَدَّ اللَّهُ مَا قَالَ لِي  
لَشَيْءٍ مَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا أَهَكَذَا وَلَا لَشَيْءٍ  
تَمَرَّصْتُهُ لَمْ يَمْ تَصْنَعْ هَذَا أَهَكَذَا :

باب ۱۰۲۴۔ اَلْعَدَنُ جَنَارٌ وَالْمَرْءُ جَنَارٌ :

قاتل عورت کے والد اور والدہ کے عصبہ کے ذمہ ہے لڑکے کے ذمہ نہیں :  
۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے  
حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حنظل کی  
ایک عورت کے جنین (کے گرنے) پر ایک غلام یا کنز کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ  
عورت جس کے متعلق آنحضرتؐ نے خون بہا دینے کا فیصلہ کیا تھا اس کا انتقال  
ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی میراث اس کے  
لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور خون بہا اس کے عصبہ کو ادا کرنا ہوگا :

۸۰۲۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے  
ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری  
عورت پر پتھر سے مارا جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے (جنین) امیت  
مر گئی۔ پھر مقتولہ کے رشتہ دار مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار  
میں لے گئے ان حضورؐ نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کا خون بہا ایک غلام

۱۰۲۳۔ جس نے کسی غلام یا بچہ سے کام لیا، بیان کرتے ہیں کہ  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مدر سے معلم کو لکھ بھیجا کہ میرے  
پاس کچھ بچے بھیج دو۔ اور کسی آزاد مرد کو نہ بھیجنا :

۸۰۳۔ مجھ سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابراہیم  
نے خبر دی انہیں عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا  
ہاتھ پکڑ کر آں حضورؐ کے پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ انس مجھ کو لڑکا ہے  
اور یہ آپ کی خدمت کے گاہ بیان کیا کہ پھر میں نے ان حضورؐ کی خدمت سفر  
میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ ان حضورؐ نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں  
نے کر دیا ہو۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز  
کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا  
۱۰۲۴۔ کان میں دب کر ادا کرنا میں گڑ گڑنا یا کان میں دبا دھنا نہیں ہے :

۱۸۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر اور ابوسعید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے اگر کسی کو زخمی کر دیں تو ان کا کوئی خون بہا نہیں، کنوئیں میں گرنے کا کوئی خون بہا نہیں، کان میں دبنے کا کوئی خون

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَصَاؤُ جَبَّارٌ وَالْبَيْتُ جَبَّارٌ وَالسَّحَابُ جَبَّارٌ وَفِي التُّرَاكُزِ الْخُمْسُ،  
بہا نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے،

۱۰۲۴۔ چوپایوں کی جلد حیت معاف ہے اور ابن سیرین نے بیان کیا کہ علماء و جانور کے لات مار دینے پر تاوان نہیں دلاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی دھماکے موڑتے وقت جانور کو زخمی کر دیتا تو سوار سے تاوان دلاتے تھے اور عمار نے کہا کہ لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو جانور کو اکسٹے اور اس کی وجہ سے جانور کسی دوسرے کو لات مار دے تو اکسٹے والے پر تاوان ہوگا۔ شریح نے کہا کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہوگا جب کہ بدلہ لیا ہو کہ پہلے اس نے جانور کو مارا اور پھر جانور نے اسے لات سے مارا حکم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد درگمے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار ہو اور پھر وہ عورت گر جائے

بَابُ ۲۴۔ الْعَصَاؤُ جَبَّارٌ وَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ كَانُوا لَا يُضْمِنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضْمِنُونَ مِنَ رِدِّ الْعَيْنِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضْمِنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الْمَدَابَّةَ وَقَالَ شَرِيحٌ لَا تُضْمِنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ يَوْجِلَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَتَّى إِذَا سَاقَ الْبُكَارِي جَبَّارًا عَلَيْهِ أَمْرًا فَتَضْرِبُ شَيْئًا عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَقْبَحَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَتْ خَلَقَهَا مُتَوَسِّلًا لَهَا يُضْمِنُ،

تو مرد پر کوئی تاوان نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی جانور ہانک رہا ہو اور پھر اسے تھکا دے تو اس کی وجہ سے اگر جانور کو کوئی نقصان پہنچا تو ہانکنے والا تاوان دے گا اور اگر اس کے پیچھے جانور خود ہی آ رہا ہے تو وہ (جانور کے کسی نقصان کا) ضامن نہیں؛

۱۸۰۵۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا خون بہا نہیں ہے۔ کان کا خون بہا نہیں ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے،

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَصَاؤُ جَبَّارٌ وَالْبَيْتُ جَبَّارٌ وَالسَّحَابُ جَبَّارٌ وَفِي التُّرَاكُزِ الْخُمْسُ،

بَابُ ۲۵۔ اِثْمٌ مَن قَتَلَ ذِمِّيًّا بَغْوَ عَرَبٍ،

۱۰۲۵۔ اس شخص کا گناہ جس نے اسلامی حکومت کے کسی غیر مسلم شہری کو بلا جرم قتل کیا۔  
۱۸۰۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری کی جان لی وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے،  
۱۰۲۶۔ مسلمان کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا،

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مَجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَمْ يَمُوتْ رَائِحَةً الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مِائَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا،

بَابُ ۲۶۔ لَا يَقْتُلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ،

۱۸۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زبیر بن عیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو جعفر نے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ نے خبر دی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی انہوں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو جعفر سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور کیا آپ کے پاس (احکام شرعی سے متعلق) کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ابن ابی شیبہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور اس میں سے کوئل نکالی اور جان پیدا کی ہمارے پاس صرف وہی ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ سو اس سمجھ کر جو کسی شخص کو اپنی کتاب میں حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ کہ اس کے صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ تاوان، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان دوزخ لے کر کافر کے بدلہ میں نہیں قتل کیا جائے گا،

۱۰۲۷۔ جب کسی مسلمان نے غصہ میں کسی یہودی کو چاٹنا مارا، اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی:

۱۸۰۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو:

۱۸۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کے چہرہ پر چائٹا مارا گیا تھا اور کہا یا محمد! آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے چہرہ پر چائٹا مارا ہے اس حضور نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ لوگوں نے انہیں بلایا تو آپ نے پوچھا تم نے اس کے چہرہ پر کیوں چائٹا مارا؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزرا تو اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی، کہا کہ میں نے اس پر پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی؟ کہا کہ

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ عَيْثٍ حَدَّثَنَا مَرْفَعَةُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَرْفَعَةُ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكَ كُفْرٌ شَيْءٌ وَمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ نَقَالٍ وَالَّذِي قَالَتْ الْعَجَّةُ دَبْرًا الْفَسَّةُ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا قَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الْقَبِيحَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الْقَبِيحَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَكَانَ الرَّسُولُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب ۱۰۲۷۔ إِذَا نَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْعَصَبِ۔ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ:

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِمَّنْ يَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ اصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ. قَالَ ادْعُوهُ فَادْعُوهُ قَالَ لَمْ لَطَمْتُ وَجْهَهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي مَرَرْتُ بِيَا يَهُودٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ. وَالَّذِي إِيصَلَنِي مُوسَى عَلَى الْبَشِيرِ. قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّخَذَنِي

غَضَبُهُ فَلَطَمَتْهُ. قَالَ لَا تَحْجَرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ  
قَالَ النَّاسُ يَضَعِفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكُنْ أَوَّلَ  
مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقُلُوبِهِمْ قَسَتْ  
قُلُوبُهُمُ الْعَرْشَ فَلَا أَدْرِي أَفَأَقَى قَبْلِي أَمَّ جَزِي  
يَضَعِفُهُ الطُّورُ؟

ہاں۔ پھر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے چاٹنا مار دیا، اُن حضور نے فرمایا  
کہ مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش کر  
دیئے جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ لیکن دیکھو تنگ  
کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہونے  
اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آگئے تھے یا کہ طور کی  
بے ہوشی کا انہیں بدلہ دیا گیا تھا (اور وہ بے ہوش ہی نہیں ہوئے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مردوں اور باغیوں سے توبہ کرنا اور ان سے جنگ کرنا اور  
اس شخص کا گناہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور  
دنیا و آخرت میں اس کی سزا:

۱۰۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اگر  
تہنہ شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جلتے گا اور یقیناً تم ناروا  
میں سے ہو جاؤ گے:

كِتَابُ اسْتِثْبَاتِ الْمُتَدَيِّنِ وَ  
الْمُعَانِدِينَ وَقَتْلِهِمْ وَآخِرُ مَنْ  
أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
بَابُ ۲۸۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الشِّرْكَ  
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ. لِمَنْ أَشْرَكَ يَعْجَبُ طَنْ  
عَمَلَتْ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ؛

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَوْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقٍ  
ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالُوا  
أَيْمَانَهُمْ يَلْبِسُ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا تَسْمَعُونَ إِلَى  
قَوْلِ لُقْمَانَ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؛

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَقِيلِ  
حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الْكِبَايِرِ الْإِشْرَاكُ  
بِاللَّهِ وَعَقُوبُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ  
الزُّورِ ثَلَاثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَمَارًا لِيَكْرَهُنَّ حَاشَى قُلْنَا  
يَنْتَهَرُ سَمَكَتَ؛

۱۸۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث  
بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یکتا نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو  
ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں لایا "تو نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کو اس میں بہت دشواری محسوس ہوئی اور انہوں نے  
کہا کہ ہم میں کون ہو گا جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (زیادتی) کو نہیں لایا ہوگا؟  
اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کیونکہ لوگوں نے (قرآن مجید  
ہی میں) لقمان علیہ السلام کا قول یہ نہیں پڑھا ہے کہ "بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے"  
۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن الفضل نے حدیث  
بیان کی ان سے جریر بن زبیر نے حدیث بیان کی اور مجھ سے قیس بن حفص نے  
حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں سعید  
جریر نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے ان  
کے والد ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی  
گواہی دینا، جھوٹی گواہی دینا تین مرتبہ پانے فرمایا (دہرایا کہ) جھوٹ بولنا،  
اُن حضور سے بار بار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سوچا کاش اُن حضور،



۱۸۱۲۔ مجھ سے محمد بن الحسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں شیبان نے خبر دی انہیں فرس نے انہیں شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہؐ گنہ گار کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ پوچھا پھر کیا، فرمایا کہ پھر والدین کی نافرمانی کرنا پوچھا پھر کیا؟ فرمایا۔ میں غموس میں سے پوچھا کہ میں غموس کیا ہے؟ فرمایا وہ قسم جو کسی مسلمان کے مال کو ختم کر دے حالانکہ قسم کھانے والا جھوٹا ہے؛

۱۸۱۳۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور اور اعمش نے ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا۔ یا رسول اللہؐ کیا ہماری پکڑ ان اعمال پر بھی ہوگی جو ہم زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے؟ اہل حضورؐ نے فرمایا جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہوگی لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہو گا اس کی اولیٰ و آخر تمام اعمال میں پکڑ ہوگی؛

۱۰۲۹۔ مرتد مرد و عورت کا حکم۔ ابن عمرؓ زہری اور ابراہیمؓ نے فرمایا کہ مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور اس کے بعد تم کہا انہوں نے گواہی دی تھی کہ بلاشبہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں آچکی ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسان کی سب کی لعنت ہوتی ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں جہالت دی جائے گی البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنے کو درست کر لیں سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے بے شک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان لانے کے کفر اختیار کیا اور کفر میں پڑے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی یہی لوگ تو گمراہ ہیں اور فرمایا اے ایمان والو! اگر تم

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنِي مُعْتَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ضَبَّانُ عَنْ قَرَّاسٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: إِلَّا شُرَاكَ بِلِلَّهِ قَالِ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عَقْرُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْقَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْقَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَنْقَطِعُ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَذِبٌ ۝ ۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا غُلَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْوَ أَخَذَ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يَأْخُذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِأَوَّلِي وَالْآخِرِ ۝

باب ۱۰۲۹۔ مَحْكَمَةُ الْمُؤْتَدَةِ وَالْمُؤْتَدَةِ ۝ وَقَالَ ابْنُ عُثْرٍ وَالزَّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ يَقْتُلُ الْمُؤْتَدَةَ وَاسْتَبْتَابَتْهُمْ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ النَّاظِلِينَ ۝ يَلَيْكَ جَزَاؤُهُمْ إِنَّ عَلَيْهِمْ عَذَابَ اللَّهِ وَالسَّلَاطَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْقَرُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا قَالَتْ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ ثُمَّ آذَوْا كُفْرًا كُنْ تَقْتُلْ تَوْبَتَهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ تَطْلِعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا لَيَكْتَابَنَّ يَوْمَؤُكُمْ كُفْرَ بَعْضِ

إِنَّمَا يَنْتَكِرُ كَافِرِينَ هَـ وَ قَالَ : إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا  
ثُمَّ كَفَرُوا إِنَّهُمْ كَفَرُوا ثَمًّا أَفَأَنْتُمْ آذَنُوا  
كُفْرًا أَمْ يَكُنِ اللَّهُ يَغْفِرُ لَهُمْ وَلَا يَهْدِيَهُمْ  
سَبِيلًا هَـ وَ قَالَ : مَنْ يَرْتَدِّدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ  
أُذِلَّتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ  
وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدًّا فَعَلَيْهِمْ  
عَذَابٌ مِنْ اللَّهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ هَـ  
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا  
عَلَى الْآخِرَةِ وَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ  
وَ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ  
وَسَمِعَهُمْ وَ أَبْصَارَهُمْ وَ أُولَئِكَ هُمُ  
الْعَافِيُونَ لَاجِرُونَ هَـ يَقُولُ خُفَّاءُ إِنَّهُمْ فِي الْإِنْفِرِ  
هُمُ الْعَاسِيُونَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ  
بَعْدِهَا نَعْفُو رَحِيمٌ هَـ وَ لَا يَزَالُونَ يَقَالُونَ  
حَتَّى يَرْدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ امْتُطِئْتُمْ  
وَ مَنْ يَرْتَدِّدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ  
يَكُنْ لَهُ كَافِرًا وَ أُولَئِكَ جِطَّتْ أَعْمَالُهُمْ فِي  
الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أُولَئِكَ أَصْعَابُ النَّارِ  
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ هَـ

ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہا مان لوگے جنہیں کتاب  
دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کافر  
بنا چھوڑیں گے اور فرمایا "یہ شک جو ایمان لانے پھر کافر  
ہو گئے پھر کفر میں ترقی کرتے گئے اللہ ہرگز ان کی نہ مغفرت  
کرے گا۔ اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا اور فرمایا "جو  
کوئی اپنے دین سے پھر جائے سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو  
دو جو دیں گے اے اے جنہیں وہ چاہتا ہو گا اور وہ اسے چاہتے  
ہوں گے ایمان والوں پر وہ ہر بان ہوں گے اور کافروں کے  
مقابلہ میں سخت ہوں گے۔ لیکن جس کا سید نہ کفر ہی سے کھل  
جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہو گا اور ان کے لئے  
عذاب دردناک ہو گا یہ اس سبب سے ہو گا کہ انہوں نے  
دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہو گی اور اللہ کفر اختیار  
کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن  
کے دلوں پر اور جن کی سماعت پر اور جن کی بینائی پر اللہ نے  
ہر گاہ دی ہے اور یہی لوگ تو اپنے انجام سے بالکل غافل ہیں  
لازمی بات ہے اور اللہ تعالیٰ نے بالکل صمیم فرمایا کہ آخرت میں  
یہ لوگ بالکل ہی نقصان اٹھانے والوں میں ہیں گے" ارشاد  
"تو آپ کا پروردگار بے شک ان اعمال کے بعد بڑا مغفرت  
والا ہے بڑا رحمت والا ہے" اور یہ لوگ تم سے جنگ جاری  
ہی رکھیں گے تا آنکہ اگر ان کا بس چلے تو تمہارے دین سے  
پھر ہی کر رہیں۔ اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا کہ اس حال میں کہ وہ کافر ہے مگر چلے تو وہی وہ لوگ  
ہیں کہ ان کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں اسی میں ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ  
الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنُوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ  
قَالَ أُرِي عَيْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرْزَاةً نَاقِيَةً فَأَخْرَجَهُمْ  
فَبَسَمَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا أَسْمَ  
أَخْرَجَهُمْ لَبَسِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَقَالُوا بِهِمْ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

۱۸۱۴۔ ہم سے ابو النعمان محمد بن الفضل نے حدیث بیان کی ان سے  
حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے بیان  
کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند زندیقوں کو لایا گیا تو آپ نے انہیں  
جھلوا دیا۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے  
فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جھلاتا کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے منع کیا تھا البتہ انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تھا جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو

۱۸۱۵۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے ان سے محمد بن ہلال نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو افراد تھے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں طرف۔ آنحضرتؐ اس وقت مسواک کر رہے تھے میرے دونوں ساتھیوں نے (بجزیرہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے عامل بننے کی) درخواست کی اس حضورؐ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ (یا آپ کا نام لیکر فرمایا کہ) اے عبد اللہ بن قیس! بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھ ان کے دل کی بات معلوم نہیں تھی اور میں سمجھتا تھا کہ یہ عامل بنائے جانے کے لئے کہیں گے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ اسی حضورؐ کی مسواک ہونٹوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا ہم اپنے کام کے لئے اس شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اسی کا منہ ہو گا۔ ہاں اے ابو موسیٰ تم میں جاؤ یا (آپ نے نام لیکر کہا) اے عبد اللہ بن قیس! پھر آنحضرتؐ نے آپ کے بعد (دین) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ آپ کے پاس آئے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے گدا بچھایا اور کہا کہ تشریف رکھیے۔ اس وقت ایک شخص ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بندھا ہوا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور پھر یہودیت کی طرف پھر گیا اب موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بیٹھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل کر دیا جائے۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ پناچہ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح (اجر و ثواب) کی امید رکھتا ہوں جس طرح نماز پڑھ کر رکھتا ہوں۔

۱۸۱۶۔ اس شخص کا قتل جو فرشتے کو ماننے سے انکار کرے

اور جن کی نسبت ارتداد کی طرف ہو :

۱۸۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عقبہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور جن عربوں نے کفر

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بِنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ هَزَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَجَلْتُ إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِ يَمِينُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُكَلِّمُهُمَا سَأَلْتُ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَدْبَا عَبْدُ اللَّهِ بَنَ قَيْسٍ قَالَ تَكُنْتُ وَاللَّهِ بِعَثَلِكُ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَيْسَ فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى سَوَاكِ تَحْتَ شَفَتَيْهِ فَلَصْتُ فَقَالَ لَنْ أَدْرَأَ تَسْتَعِيزُ عَلَيَّ عَمَلًا مَنْ أَرَادَ وَلَكِنْ أَذْهَبُ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَدْبَا عَبْدُ اللَّهِ بَنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمِينِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أُلْقِيَ لَهُ رِسَاةٌ قَالَ أَنْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَكَ مُوْتَقٌ، قَالَ بَا هَذَا، قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ أَتَاهُ أَجْلِسُ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَأَمَرِيهِ فَقَتَلَ ثُمَّ تَذَكَّرْنَا يَمَامُ الْكَيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا، أَمَا أَنَا فَاقُومُوا وَأَنَا مُ وَأَرْجُو نَوْمِي مَا أَرْجُو نَوْمِي :

بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبِي قَبُولِ الْفَرَايِقِ

وَمَا نَسِبُوا إِلَى التَّوَدَّةِ :

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو

اختیار کر لیا تھا انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے ابو بکر  
 آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے؟ آنحضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا  
 کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب  
 تک وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں پس جو  
 کوئی اس کا اقرار کرے گا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کا مال  
 اور اس کی جان مجھ سے محفوظ ہے سوا اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب  
 اللہ پر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں ہر اس شخص سے جنگ  
 کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے  
 واللہ مجھے اگر وہ ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی رکیں گے جو وہ ان حضورؐ  
 کے زمانہ میں دیتے تھے تو میں اس رکاوٹ پر ان سے جنگ کروں گا مگر  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ بات وہی سچی جو میں نے بعد میں سمجھی کہ

اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی سمجھا کہ حق یہی ہے:

۱۰۱۱۔ جیسے اسلامی حدود کے کسی غیر مسلم شہری (ذنی) وغیرہ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبہم طریقہ پر برا بھلا کہا اور

صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک" (تم پر موت آئے، السلام علیکم کے بجائے)۔

۱۸۱۷۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں علیہ السلام  
 نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں ہشام بن زید بن انس بن مالک  
 نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا  
 کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور کہا کہ اے  
 علیک "آنحضورؐ نے اس کا جواب دیا "وعلیک" (اور تم پر بھی) پھر آنحضورؐ  
 نے فرمایا تم نے دیکھا اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا تھا کہ السام علیک  
 صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کریں؟ آنحضورؐ نے فرمایا  
 کہ تمہیں جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں "وعلیکم" (اور تم پر  
 بھی) کہا کرو:

۱۸۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے ان سے

زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
 کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی  
 پھر انہوں نے کہا کہ السام علیک "اس پر میں نے کہا کہ "بل السام وعلیکم  
 واللغنة" (بلکہ تمہیں موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو) ان حضورؐ نے فرمایا

أَبُو بَكْرٍ يَكْفُرُ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا  
 بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ  
 وَحِسَابُهُ عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ  
 مِنْ قَرَقٍ بَيْنَ الْفَسَلَةِ وَالْكَوَاكِ قَاتِ الْكَوَاكِ  
 حَقَّ السَّالِ وَاللَّهِ تَوَمَّعُ فِي عَنَاقَا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَاتِلَتِهِمْ  
 عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ  
 أَنَّ قَدْ شَوَّحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ  
 أَنَّهُ الْحَقُّ:

بَابُ إِذَا عَرَضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُورْ قَوْلَهُ السَّامُ عَلَيْكَ

صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک"

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

زَيْدِ بْنِ أَسَى بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مَالِكٍ يَقُولُ أَمْرِيَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا نَقَلْتَهُ؟ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ

عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ:

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقِبٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلِّ عَلَيْكُمْ

السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُجِيبُ

الَّتِي فِي الْأَمْرِ كَلِمَةً قُلْتُ أَوَّلَهُ تَسْمَعُ مَا قَالُوا؟  
قَالَ تَكُنْ وَعَلَيْكُمْ؛

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْيَهُودَ إِذَا اسْتَمَوْا أَحَدًا كُفَرًا يَتَقَوُّونَ سَامَ  
عَلَيْكَ فَقُلْ عَيْنُكَ؛

### باب ۱۰۳۳

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُذَّافَةَ  
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخِي قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي  
يَدَيْهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَرَبَّهَ قَوْمُهُ فَأَوْجُوهُ فَهُوَ يَسْتَعِ  
الْعَدَمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: سَابِ اغْفِرْ يَقُومِي فَإِنَّهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ؛

### باب ۱۰۳۴

قُتِلَ الْعَوَّازُ وَالْمُؤَدَّبُ بَعْدَ  
إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَمَا كَانَ اللَّهُ يُفْضِلُ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَذَا  
صُحُوحُ يَسْتَبِينَ لِقَوْمٍ مَا يَتَّقُونَ - وَكَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُ شَرَارَ خَلْقٍ اللَّهُ - وَقَالَ  
إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ تَزَكِّي فِي الْكُفَّارِ  
تَجَعَلُوا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ؛

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بَيْنَ فَيَاثِ  
حَدَّثَنَا ابْنُ حُذَّافَةَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خُذَّافَةُ حَدَّثَنَا  
سَوِيدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَكُمْ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَوْلًا أَوْ  
لَا فِي آخِرِهِ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْكِتَابِ

عائشہ: اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اور تمام معاملات میں مہربانی و نرمی  
کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی اُن کے حضور  
نے فرمایا کہ میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور تم پر بھی)

۱۸۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی ان سے سفیان اور مالک بن انس نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن  
دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہودی تم میں سے  
کسی ایک کو سلام کریں تو وہ چونکہ اسامہ علیکم کہتے ہیں اس لئے تم میں عرف  
”علیک“ کہا کرو؛

### ۱۰۳۳۔

۱۸۲۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی ان سے العشاء نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے تحقیق نے  
حدیث بیان کی کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے  
تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا تھا اور لہو لہان کر دیا تھا تو وہ اپنے چہرہ سے  
خون صاف کرتے جلتے تھے اور کہتے جلتے تھے کہ اے میرے رب میری قوم کی  
مغفرت کر کیونکہ وہ جانتے نہیں؛

۱۰۳۴۔ ۱۔ دلائل سے وضاحت کے بعد خوارج اور محدثین کو قتل

کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو  
ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے وہ  
چیز واضح کر دے جس سے انہیں بچنا ہے“ اور ابن عمر رضی اللہ  
عنہما خوارج کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے ہیں اور آپ نے فرمایا  
کہ انہوں نے ان چند آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی  
تھیں لیا اور انہیں مسلمانوں پر لاگو کرنے لگے؛

۱۸۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن فیثان نے حدیث بیان کی ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی ان سے العشاء نے حدیث بیان کی ان سے خثیمہ  
نے حدیث بیان کی ان سے سدید بن غفلہ نے حدیث بیان کی کہ علی رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے  
کوئی حدیث بیان کر دوں تو واللہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر

ہے کہ میں کسی جھوٹ بات کی نسبت اکل حضور کی طرف کروں۔ اور جب میں تم سے آپس کے معاملات میں گفتگو کرتا ہوں تو یہ ذہن میں رکھو کہ ٹوٹی چال بازی کا نام ہے اور میں نے اُن حضور سے سنا آپ نے فرمایا کہ عنقریب آخر زمانہ میں کچھ لوگ سامنے آئیں گے، نو عمر کم عقل اور بات وہ کہیں گے جو دنیا کی سب سے اچھی ہوگی لیکن ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اُترا ہوگا دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ پس جہاں بھی تم انہیں پاؤ قتل کر دو، کیونکہ جو انہیں قتل کرے گا قیامت کے دن اسے اس کا ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲- ہم سے محمد بن متقی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا کہ مجھے محمد بن ابیہم نے خبر دی انہیں ابو سلمہ اور عطاء بن یسار نے۔ یہ دونوں حضرات ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حوریرہ کے خوارج کے متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا کہ حوریرہ کیا ہے؟ البتہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ اس امت میں اور آپ نے "مہنہا نہیں فرمایا کہ جس سے ان کے مسلمان ہونے کی طرف ذہن جاتا ہے ایسے لوگ میدانوں میں جن کی نماز کے مقابلہ میں تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اُترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے اور پھر تیرھنیکے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل کو، پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے اور اسے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں خون بھی کچھ لگا۔

۱۸۲۳- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور آپ نے حوریرہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکان سے نکل جاتا ہے۔

۱۰۳۴- جس نے خوارج کے ساتھ جنگ سے تالیف قلب کے لئے گریز کیا یا اس خیال سے کہ کہیں لوگ اس سے نفرت نہ کرنے لگیں۔

۱۸۲۴- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

عَلَيْهِ وَإِذَا أَحَدُكُمْ فِيهَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ قِيَامًا الْحَرَبُ خُذْ عَهْدًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مُتَمَلِّكُونَ الْأَسْلَاحِ سَفَهَاءُ لَا خَلْدَ لَهُمْ يَقُولُونَ مِنَّا خَيْرٌ تَوَلَّى الْبَرِيَّةَ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حُنَا حَرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّيْءُ مِنَ الرِّمِيَّةِ فَأَيُّنَا يَفِيئُتُهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنِّي قَتَلْتُهُمْ أَجْرًا لَيْسَ قَتْلُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَخْبَا سَعِيدُ الْخُدْرِيُّ قَسَالًا عَنْ الْحُرُورِيَّةِ اسْتَمَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحُرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَسَّ يَقُولُ مِنْهَا قَوْمٌ يَخْفَرُونَ مَلَائِكَةً مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حُنَا حَرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ مَرُورًا الشَّيْءُ مِنَ الرِّمِيَّةِ يَنْظُرُ الرَّمِيَّةُ إِلَى سَهْمِهِ إِلَى تَضَلُّعِهِ إِلَى وَصَافِهِ فَيَتَنَادَى فِي الْقُوَّةِ هَلْ عَلَيْنَا مِنْ الدِّينِ شَيْءٌ.

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمرُ بْنُ أَبِي لَهْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرٍ وَذَكَرَ الْحُرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَرُورًا الشَّيْءُ مِنَ الرِّمِيَّةِ.

باب ۱۰۳۴- مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَاجِرِ لِلثَّغْرِ وَأَنَّهُ لَا يَنْفَعُ النَّاسَ عَنْهُ.

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَذَا مَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آيَةً مِنْ آيَةِ الْغَوْثِ فَقَالَ: أَعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَقَالَ، بَلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا أَلْهَ أَعْدِلُ؟ قَالَ: عَرَبِيٌّ الْخَطَّابُ، دَعَانِي أَضْرِبَ عَنْقَهُ قَالَ: دَعْنِي فَإِنَّ لَكَ أَصْحَابًا يَخْفَرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَهَيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَتَرَفُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَتَرَفُونَ مِنَ الشَّهْرِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ فِي قُدْرِهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي رِجْلَيْهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي يَدَيْهِ قَدْ سَبَقَ الْفَرْقُ وَالْدَّمُ؟ أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ: ثَدْيِيهِ مِثْلُ ثَدْيِ السَّرَّاجَةِ أَوْ قَالَ: مِثْلُ الْبَصْفَةِ تَدْرُدُ رِيحُ جُودٍ عَلَى حَيْثُ فَرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِئْتُ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَزَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

حدیث بیان کی انہیں سلمہ نے غیری انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہنم کر رہے تھے کہ بعد اللہ ذی الخویہرہ تمہیں آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف کیجئے اس حضور نے فرمایا افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطاب نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ اس حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرا کمان سے نکل جاتا ہے تیرے پر کو دیکھا جائے گا کہ نشانہ پر گئے گا اس پر کوئی نشان ہے یا نہیں؟ لیکن اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان، پھر اس کے دستے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے گا کیونکہ وہ جانور کہ جس پر تیرا چلایا گیا تھا لید اور خون سے ابے داغ نکل گیا تھا اسی طرح وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین و ایمان کا کوئی نشان و علامت اس میں نظر نہیں آئے گی ان کی نشانی ایک مرد جو گا جس کا ایک ہاتھ یا کہا کہ جس کا سینہ عورت کے سینہ کی طرح ہو گا یا کہا کہ گورنٹ کے گورنٹ کی طرح ہو گا اور حرکت کر رہا ہو گا یہ لوگ مسلمانوں کے اختلاف کے زمانہ میں سامنے آئیں گے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا اور ان کے پاس ان لوگوں کے ایک شخص کو قیدی بنا کر لایا گیا تو اس میں وہی تمام اوصاف تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان فرمائے تھے۔ بیان کیا کہ پھر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ ان میں سے وہ ہیں جو آپ کے صدقات تقسیم کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہیں:

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَسِيرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِيَسْمَعِلَ بْنِ حَنِيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَآهْلُو بَيْدَا قَبْلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُمْ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمُزُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مَزُوقَ الشَّهْرِ مِنَ الرَّمِيَةِ

۱۸۲۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی ان سے یسیر بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس حضور کو یہ فرماتے سنا ہے اور آپ نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا کہ ادر سے ایک جماعت نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں سے بچے نہیں اترے

**باب ۱۰۳۵۔** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُ السَّاعَةَ حَتَّى يَفْتَعِلَ فَنَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۚ

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُ السَّاعَةَ حَتَّى تَفْتَعِلَ فَنَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۚ

**باب ۱۰۳۶۔** مَا عَاَنَّ فِي الشَّاذِلَيْنِ۔ قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْيَسَّورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِ قَا أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَاصِمٍ يَقْرَأُهَا سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُ بِهَذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَكَدْتُ أَسَاوِرَةً فِي الْقَسَدَةِ فَانْظُرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ بَيَّنْتُهِ بِرَدِّ أَصْبَعِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ أَقْرَأَ نِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ لَكَ كَذَبْتُ قَوْلًا لِلَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الْكَلْبِي سَمِعْتُكَ تَقْرُؤَهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُودُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ ثُمَّ تَقْرَأُ فِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأُ نِي سُرَّةَ الْفُرْقَانِ

۱۰۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں باہم جنگ کریں گی جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۱۸۲۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ کریں گے جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۱۰۳۶۔ تاویل کرنے والوں سے متعلق روایات، ابو عبد اللہ

نے بیان کیا ان بے بیعت نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں مزودہ بن زبیر نے خبر دی انہیں مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن القاری نے خبر دی انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ جب غزوہ سے آتا وہ ہمت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح آں حضور نے مجھے نہیں پڑھا تھا قریب تھا کہ نماز ہی میں میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا اور جب انہوں نے سلام پھرا تو ان کی چادر سے میں نے ان کی گردن میں پھنسا ڈالا دیا ان سے پوچھا کہ اس طرح تمہیں کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے میں نے ان سے ..... کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو واللہ یہ سورۃ مجھے بھی آں حضور نے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں ابھی پڑھتے سنی ہے چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت کے پاس دیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے اسے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ عمر! انہیں چھوڑ دو، ہشام سورہ پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھ کر سنایا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا، آں حضور نے اس پر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر آں حضور نے فرمایا۔ عمر! اب تم پڑھو۔ میں نے



پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر فرمایا:  
یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح  
آسانی ہو پڑھو،

~ ~ ~ ~ ~  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر، فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُتْرِكْتُ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُتْرِكُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرْسِلَهُ  
يَا عُمَرُ ائْتِرْ يَا هَاشِمُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ  
الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أُتْرِكْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقرأ يا عمر، فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُتْرِكْتُ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُتْرِكُ

عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَأَقْرَأُوا مَا تَشَاءُ مِنْهُ؛

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ ۚ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: لَمَّا تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ أَكْذِبُ مَنْ آمَنُوا وَلَمْ  
يَلْبِسُوا إِلَهِيَّاهُمْ يَظْلِمُ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: إِنَّا لَمْ يَظْلِمِ نَفْسَهُ؛  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْسَ كَمَا  
تَقُولُونَ إِنَّمَا هُرِّكَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِوَلَدَيْهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ  
بِإِلَهِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؛

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ التَّوْبِيعِ  
قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ عَدَا عَلِيٌّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَيْنَ مَا لَكَ  
بُنُ الدُّهْنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ  
اللَّهُ دَرَسُوهُ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَأَيْتُمْ لَوْ يَقُولُ لَوْلَا إِرَادَةُ اللَّهِ يُبْغِي بِذَلِكَ  
وَجْهَ اللَّهِ؟ قَالَ بَلَى قَالِ فَإِنَّهُ لَا يُؤَاتِي عَبْدٌ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ؛

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ قُلَافٍ قَالَ تَشَارَعَا  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحِبَاتَانِ بَنُو عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
يَحِبَاتَانِ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَأَ صَاحِبَكَ عَلَى

۱۸۲۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے  
خبر دی۔ ۲۔ وکیع نے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان  
کی ان سے العشاء نے ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب یہ آیت نازل ہوئی وہ لوگ جو ایمان لائے گئے  
اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں لایا تو صحابہ کو یہ حکم بہت دشوار نظر  
آیا اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کون ہوگا جو ظلم نہ کرتا ہو؟ اس حضور نے  
فرمایا اس کا مفہوم وہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو۔ بلکہ اس کا مفہوم نقصان علیہ السلام  
کے اس قول کی روشنی میں دیکھنا چاہیے جو انہوں نے اپنے لڑکے سے کہا تھا  
کہ اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرنا بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے  
۱۸۲۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں  
معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں محمود بن الربیع نے خبر دی کہا کہ میں نے  
عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ چاشت کے  
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے پھر ایک صاحب  
نے پوچھا کہ مالک بن النخعی کہاں ہیں؟ ہمارے قبیلہ کے ایک صاحب نے  
جواب دیا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا اس حضور  
نے اس پر فرمایا کیا تم ایسا نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے  
اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے؟ ان صاحب نے کہا کہ کیوں  
نہیں ان حضور نے فرمایا کہ پھر جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمہ کا اقرار کرنے  
والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے،

۱۸۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ  
نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے قلاف نے کہ ابو عبد الرحمن اور  
حسان بن عطیہ کا اہم اختلاف ہوا ابو عبد الرحمن نے حسان سے کہا انہوں نے  
کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی خون پہلنے میں کس قدر جری ہو گئے

الَّذِي مَا يَغْنِي عِلْيَا، قَالَ مَا هُوَ إِلَّا بَالِكَ؟ قَالَ شَيْءٌ  
 سَمِعْتُهُ يَقُولُ، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ بَقَعْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّوْبَتُ وَآبَا مُرْقِدٍ وَكُنَّا قَارِسَ  
 قَالَ انْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ قَالَ أَبُو مَسْكَةَ  
 هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَّاسَةَ حَاجٍ قَاتٍ فِيهَا امْرَأَةٌ مَعَهَا  
 صَغِيرَةٌ سَمِعْتُ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْبُشَيْرِيِّينَ  
 قَاتُوا فِيهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْوَايسَاتِهَا حَتَّى أَذْرَكْنَا حَاجَتَهُ  
 قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِعُونَا عَلَى بَعِيرٍ لَهَا  
 كَذَاتِ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْمِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا آمَنَ إِلَيْكَ تَبِ الدِّينِ مَعَكَ؟  
 قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ، قَاتُ خَنَابَهَا بَعِيرَهَا فَابْتَدَعْنَا  
 فِي رَحِيلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبِي مَا تَسْرِي  
 مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَذَفَ عَلَيَّ وَالَّذِي يُحَلِّفُ  
 بِهِ لَتُخْرِجَنِي إِلَيْكَ أَوْ لَا جَرَدَ ذَلِكَ، فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْرَتِهَا  
 وَهِيَ مُخْتَجِرَةٌ بِلِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّغِيرَةَ فَاتَوَّاهَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُو يَارَسُولَ اللَّهِ  
 قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَغْنِي فَأَضْرَبُ  
 عُقْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ  
 مَا حَسَدْتُكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ  
 تَوَكُّونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلِيَكُنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونُوا  
 لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا يَدُ قَوْمٍ أَوْ أَهْلِي وَمَالِي وَيَكُنِّي  
 مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدًا إِلَّا أَنَّهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ  
 يَذْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ لَا تَقُولُوا  
 لَهُ الْوَيْحُ، قَالَ فَعَادَ عُمَرُو فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَنِّقْ  
 اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَغْنِي فَلَا ضَرْبَ عُقْبَةٍ  
 قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدَارٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ  
 أَفْضَحَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ائْتِنَا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَعْتُ  
 لَكُمْ الْبُعْثَةَ فَلَمْ تَزِدْ غَيْرَ خِيَنَا فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

میں آپ کا اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ اس پر جاننے والے کہہ کر انہوں  
 نے کیا کیا ہے؟ تمہارے باپ نہ ہوں۔ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ ایک چیز نے  
 انہیں جبری کر دیا ہے میں نے انہیں اسے کہتے ہوئے سنا ہے۔ جاننے والے  
 پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ (علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ)  
 مجھے زیر اور ابو مرثد رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور  
 ہم سب گھوڑوں پر تھے ان حضور نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روئے روضہ حجاج  
 پر پہنچو ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ابو عواد نے حجاج اسی بیان کیا تھا وہاں  
 ہمیں ایک عورت نے گی اور اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک  
 خط ہو گا جو مشرکین (کہہ) کو دکھا گیا ہے، وہ خط میرے پاس لاؤ، چنانچہ  
 ہم اپنے گھوڑوں پر دوڑے اور ہم نے اسے دیکھ کر اچھاں آن حضور نے فرمایا  
 تھا، وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار جا رہی تھی، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ  
 عنہ نے اہل مکہ کو اس حضور کی روانگی کی اطلاع دی تھی ہم نے اس عورت سے  
 کہا کہ تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط  
 نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے بجائے تلاش کی۔ لیکن  
 اس میں کوئی چیز نہیں ملی میرے ساتھ تھی نے کہا کہ اس کے پاس کوئی خط معلوم  
 نہیں ہوتا۔ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں یقین ہے کہ اس حضور نے غلط بات  
 نہیں کی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس کی قسم  
 کھائی جاتی ہے خط نکالوں درجہ میں نہیں نکالوں گا اب وہ عورت اپنی  
 مکر کی طرف بھگی، اس نے ایک چادر مکر پر بلذھر رکھی تھی اور خط نکالا اس کے  
 بعد یہ حضرت خط آن حضور کے پاس لائے مکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے،  
 مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن مار دوں، لیکن ان حضور نے فرمایا حاطب!  
 تمہیں ایسا کیوں کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہیں  
 کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا، بات صرف اتنی ہے کہ میں نے  
 چاہا تھا کہ مکہ کے لوگوں پر میرا احسان ہو جائے اور اس کے بدلے میں وہ میرے  
 اہل خاندان اور میرے مال کی حفاظت کریں۔ آپ کے جتنے ہمارے صحابہ ہیں ان  
 میں ایسا کوئی نہیں جس کے مکہ میں ان کی قوم میں کے ایسے لوگ نہ ہوں جو ان کے  
 اہل و عیال اور مال کی حفاظت نہ کرے ہوں جبکہ میرا وہاں کوئی ایسا شخص  
 نہیں تھا ان حضور نے کہا کہ سچ کہا بھلائی کے سوا ان کے متعلق اور کچھ نہ

بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں اُن حضور نے فرمایا کیا یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے والوں میں سے نہیں ہے؟ انہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے واقف تھا اور پھر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں جنگ تمہارے لئے لکھ دی ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھرتے اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے ابو عبد اللہ نے کہا کہ "خارج" زیادہ صحیح ہے۔ لیکن ابولوانہ نے اسی طرح "حاج" بیان کیا ہے اور "حاج" تصحیف ہے یہ اس جگہ کا نام ہے۔ اور ہمیشہ "خارج" بیان کیا ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### کتاب الاکراہ

۱۰۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بجز اس صورت کے کہ اس پر زبردستی کی جائے دراصل ایکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہو گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہو گا۔ "إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُوا" میں تقاۃ عین تقیرہ ہے۔ اور فرمایا بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے۔ دجیب افرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے وہ بولیں گے کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے "ارشاد اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی حمایتی کھڑا کر دے" تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان بے بسوں کا عذر قبول کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا جس کے ساتھ زندگی کی جائے وہ بھی بے بس ہی ہوتا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا گیا ہے اسے بے بغیر کوئی چارہ نہیں حسن نے فرمایا کہ قیامہ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، یہی قول ابن

### کتاب الاکراہ

باب ۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنْ أَمْسَكَ أَكُودَةً وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِإِيمَانِهِ وَلَكِنْ مَن شَوَّحَ بِإِلْكَافِهِ صَدْرًا أَفَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَتَهُمُ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: إِنْ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تَقَاتُوا تَقَاتَا وَهِيَ تَقَاتَا وَقَالَ: إِنْ الَّذِينَ تَوَقَّاهُمْ أَنْ تَلَايَكُمُ ظَالِمِينَ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيهِمْ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ الَّذِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِمْ: وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا فَعَلَّ اللَّهُ الْمُسْتَضْعِفِينَ الَّذِينَ لَا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، وَالْمُكْرَةُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُدْتَمِعٍ مِنْ فِعْلِ يَأْمُرُ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: الْتَقَاتَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيهِمْ بِكَرَّةٍ لِلصَّوْصِ يَطْلُقُ كَيْسَ بَشِيرٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُسَرٍ وَابْنُ التَّرَبِيزِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَعْمَالُ بِالْيَقِينَةِ:

زیر شعبی اور حسن کا بھی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں:

۱۸۳۰۔ اہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن زید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے بن اسلم نے انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں دعا کرتے تھے اے اللہ یا محمد بن ابی وجیعہ سلمہ بن ہشام اور ولید بن الولید (رضی اللہ عنہم) کو بخاتم سے

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلِّمْ

بُعِثَ هَاشِمٌ وَالْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ  
بِأَسْمَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ أَشَدُّ دُطَانًا عَلَى مُضَرٍّ  
وَأَبْعَثْ عَلَيْهِمْ سَيِّئِينَ كَيْسِي يُوسُفَ

**باب ۱۰۳۸۔ مَنِ اخْتَارَ الصُّوبَ وَالْقَتْلَ  
وَالهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ**

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُوشَبٍ  
لِطَائِفِيٍّ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّا فِيهِ وَجَدْنَا  
حَدَادَةً إِيْمَانًا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَحَبُّ إِلَيْهِ  
مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ السَّرْعَ لَا يُجِبُهُ إِلَّا إِلَهُ وَأَنْ  
يُتْرَكَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يُتْرَكَ أَنْ يُقْدَفَ فِي النَّارِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
عَبَّادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ  
ابْنِ زَيْدٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي عَمَرْتُ مَوْثِقِي عَلَى  
الْإِسْلَامِ. وَلَوْ أَنْقَضَ أَحَدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بَعْثَانِ  
كَانَ مَغْفُورًا أَنْ يَنْقُضَ

کیا ہے اس پر اگر اُحد بہارِ پاش ہو جائے تو ایسا ہی ہو جانا چاہیے  
۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ  
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ  
لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ  
الْجُلُّ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا جِجَاءٌ  
بِالْمِنْشَارِ يُؤْصَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ يَنْصَقِينَ  
وَيُشَبَّطُ بِأَمْشَاطٍ الْحَدِيدِ مَا دُونَ كَعْبِهِ وَعَظْمِهِ  
فَمَا يُصَدِّدُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ. وَاللَّهُ يَتِمَّتْ  
حَدِيثُ الْأَمْرِ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ مِنْ مُنْعَكَدٍ إِلَى

اللہ ہے پس مسلمانوں کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی  
کے ساتھ روند دے اور ان پر ایسی خشک سالی بھیج جیسی یوسف علیہ السلام  
کے زمانہ میں آئی تھی؛

۱۰۳۸۔ جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کئے جانے اور ذلت  
کو ترجیح دی؛

۱۸۳۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی ان  
سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان  
سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصوصتیں ایسی  
ہیں کہ جس میں ہائی جائیں وہ ایمان کی شیرینی محسوس کرے گا یہ کہ اللہ اور  
اس کے رسول سے سب سے زیادہ عزیز ہوں۔ یہ کہ وہ کسی شخص سے محبت اللہ  
ہی کے لئے کرے۔ یہ کہ اسے کفر کی طرف لوٹ کر جانا اتنا ناگوار محسوس ہوتا  
ہو جیسے آگ میں پھینک دیا جانا،

۱۸۳۲۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عباد نے حدیث بیان  
کی ان سے اسماعیل نے انہوں نے قیس سے سنا انہوں نے سعید بن زید  
رضی اللہ عنه سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں  
پایا ہے کہ اسلام لانے کی وجہ سے (مکہ معظمہ میں) عمر رضی اللہ عنه نے مجھے بازو  
دیا تھا اور اب جو کچھ تم نے عثمان رضی اللہ عنه کے ساتھ (انہیں شہید کر کے)

۱۸۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے خباب بن  
الارت رضی اللہ عنه نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اپنا حال زار بیان کیا، اُن حضور اسی وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر  
پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیوں نہیں آں حضور ہمارے لئے اللہ سے  
مدد مانگتے اللہ سے دعا کرتے؟ اُن حضور نے فرمایا: تم سے پہلے (انبیاء اور ان  
پر ایمان لانے والوں کا) یہ حال تھا کہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا تھا  
اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تھا۔ پھر اُڑایا جاتا اور ان کے  
سر پر رکھ کر ڈوکرے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کے کنگے ان کے گوشت  
اور ہڈیوں میں دھنسا دیئے جاتے تھے لیکن یہ آزمائش بھی انہیں اچھے دین

سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ گواہ ہے اس اسلام کا کام مکمل ہو گا اور ایک سو اضعاف سے حضرات تک (تنہا) جلنے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہو گا اور بکریوں پر سوا بھڑیٹے کے خوف کے (اور کسی لوٹ وغیرہ کا خوف نہیں ہو گا) لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو،

۱۰۳۹۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے یا اسی طرح کسی شخص کا پناہی وغیرہ کو،

۱۸۳۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مقری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو، ہم انھوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم بیت المقداس کے پاس پہنچے تو انھوں نے انہیں اس کا وزی یا معاشر الیہود اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے (دنیا و آخرت) میں یہودیوں نے کہا کہ: والقا سم! آپ نے پہنچا دیا، انھوں نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ اسے بیچ دے ورنہ جان لو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے؛

۱۰۴۰۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اس کا نکاح جائز نہیں۔ اور تم اپنی لونڈیوں کو بخش پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاک و امن رہنا چاہتی ہیں تاکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی زندگی کا سامان جمع کرو اور جو کوئی ان پر جبر کرے گا تو بلا شہرہ اللہ تعالیٰ

۱۸۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزح نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے یزید بن حارثہ انفلیکی کے دو صاحبزادوں عبد الرحمن اور جمع نے اور ان سے خنسا بنت خدام انفلیکی نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اور اب یہ وہ تھیں اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر (پسندیدگی ظاہر کر دی تو ان حضرات نے اس نکاح کو فسخ کر دیا،

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابی جہر نے

حَقَرَتْ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالَّذِي ثَبَّ عَلَى غَنِيهِ  
وَلَيْكُنْكُمْ تَسْتَعْمِلُونَ

کسی کا خوف نہیں ہو گا اور بکریوں پر سوا بھڑیٹے کے خوف کے (اور کسی لوٹ وغیرہ کا خوف نہیں ہو گا) لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو،

۱۸۳۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مقری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو، ہم انھوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم بیت المقداس کے پاس پہنچے تو انھوں نے انہیں اس کا وزی یا معاشر الیہود اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے (دنیا و آخرت) میں یہودیوں نے کہا کہ: والقا سم! آپ نے پہنچا دیا، انھوں نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ اسے بیچ دے ورنہ جان لو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے؛

الْقِسْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا دَخَنُ فِي الْمَسْجِدِ  
إِذَا أَخْرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْيَهُودِ  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ  
يَهُودَ أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا أَقْبَلْتُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
فَقَالَ: ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَتِ الْثَانِيَةُ: فَقَالُوا أَقْبَلْتُ  
بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الْثَالِثَةُ: فَقَالَ:  
اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُخْبِعَكُمْ  
فَمَنْ دَخَلَ مِنْكُمْ مَسَاكَةً شَيْئًا فَلْيَبْعُهَا وَإِلَّا فَلْيَمُوتْ  
أَمَّا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ؛

۱۰۴۰۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اس کا نکاح جائز نہیں۔ اور تم اپنی لونڈیوں کو بخش پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاک و امن رہنا چاہتی ہیں تاکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی زندگی کا سامان جمع کرو اور جو کوئی ان پر جبر کرے گا تو بلا شہرہ اللہ تعالیٰ

ان کے جبر واکراہ کے بعد بڑا بخشنے والا بڑا رحم والا ہے؛

۱۸۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزح نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے یزید بن حارثہ انفلیکی کے دو صاحبزادوں عبد الرحمن اور جمع نے اور ان سے خنسا بنت خدام انفلیکی نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اور اب یہ وہ تھیں اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر (پسندیدگی ظاہر کر دی تو ان حضرات نے اس نکاح کو فسخ کر دیا،

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابی جہر نے

سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيْنَةَ عَنْ  
عَنْ أَبِي قَتْرِبَةَ هُوَ ذُو كَوْنٍ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُسْتَأْمَرُ الْبَسَاءُ فِي ابْنِ  
قَالَ تَعْمَرُ قُلْتُ يَا قَاتِ الْبِكْرُ تَسْتَأْمَرُ فَتُسْتَجَبُ فَتَكُنْتَ  
قَالَ سُبْحَانَهُمَا أَذْنَهُمَا

**باب ۱۰۱۱۔** إِذَا أُلْكِرَ حَتَّى وَهَبَ بَعْدَ  
أَوْ بَاعَهُ لَحْمَ بَجْزٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
يَا قَاتِ النَّدَارُ الْمُشْتَرَى فِيهِ تَذَرًا فَهُوَ  
جَائِزٌ بِرِغْبِهِ وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَ

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْتَعْنَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَبَرَّ مَسْلُوكًا وَكَمْ  
يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنِ اشْتَرِيَهُ مِنِّي فَأَشْرَاهُ  
نَعَيْتُهُ بِنُ النَّخَامِ بَيْتًا نِيَاثَةً دِرْهَمًا قَالَ فَصِيغَتْ  
جَابِرٌ يَقُولُ عَبْدًا أَجْلِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ

**باب ۱۰۱۲۔** مِنَ الْإِكْرَةِ الْكِرَّةُ وَالْكَرَّةُ وَالْإِكْرَةُ  
۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَتَّوْزٍ حَدَّثَنَا  
أَسْبَاطُ بْنُ مَعْتَدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَلَمَةُ بْنُ  
فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ  
وَعَدْتُ عَطَاءَ أَبَا الْعَدَمِ مِنَ الشُّوَرِيِّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا  
ذَكَرَ لَا عَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَمْرُتُوا النِّسَاءَ كُرْهًا أَلَا بَشَرًا  
قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ ذُو الْأَقْرَبِ يَأْمُرُونَهُ  
إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزْوِجَهَا وَإِنْ شَاءَ ذَا رَوْجَهَا  
إِنْ شَاءَ ذَا كَمَرٍ تَزْوِجَهَا فَهَذَا أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا  
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُذَلِّكُ

ان سے ابن ابی یسک نے ان سے عمر بن حن کا نام ذکر کیا ہے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا طور تو  
سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی؟ اُن حضور نے فرمایا  
کہ ہاں میں نے عرض کی لیکن کنواری لڑکی سے اگر اجازت لی جائے گی  
تو وہ شرم کی وجہ سے چپ سا دلے گی؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس کی  
خاموشی ہی اجازت ہے

۱۰۴۱۔ اگر کسی کو مجبور کیا گیا اور پھر اس نے غلام ہر کیا  
یا بیچا تو جائز نہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر خریدنے والے نے  
اس میں کوئی نذر نام لیا تو ان کے خیال کے مطابق یہ مندرجہ صحیح ہو  
گی اس طرح اگر اس نے غلام کو مدبر بنایا تو یہ بھی جائز ہو گا

۱۸۳۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ  
نے کہ ایک انصاری صحابی نے کسی غلام کو مدبر بنایا اور ان کے پاس اس  
کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب  
اس کی اطلاع ملی تو دریافت فرمایا اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ  
نعیم بن النخام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا بیان کیا کہ پھر  
میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ وہ ایک قبلی غلام  
تھا اور پہلے ہی سال مر گیا

۱۰۴۲۔ اگر اس سے ماخوذ کرے اور کرے ہم معنی ہیں  
۱۸۳۸۔ ہم سے حسین بن متوڑ نے حدیث بیان کی ان سے اسباط بن محمد نے  
حدیث بیان کی ان سے الشیبانی سلیمان بن فرور نے حدیث بیان کی ان سے  
عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الشیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء  
ابو الحسن السوائی نے حدیث بیان کی اور میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے یہ حدیث  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے بیان کی آیت۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَمْرُتُوا النِّسَاءَ كُرْهًا ۝ الْآيَةُ بَيَانُ كُرْهٍ كَرِهَ كَرِهَ  
جائزیت میں اس پر جلتا تو اس کے قریبی رشتہ دار (اولیاء) اس کی بیوی کے زیادہ  
مستحق ہوتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا اور اگر  
چاہتا تو شادی نہ کرتا اس طرح مردے والے کی بیوی کے وہی سبب زیادہ مقدار  
ہوتے تھے اس پر آیات نازل ہوئی

**باب ۴۳** - اِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى زِنَا  
فَلَا حُدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَكْرِهْهُنَّ  
فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْكِرَاهَيْنِ عَفْوٌ وَرَحِيمٌ  
وَقَالَ الْمَلِكُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ سَبْيِ الْأَمَلِ  
وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْعُرْسِ فَاسْتَكْرَهَهَا  
حَتَّى اقْتَضَاهَا بَعْدَ مَا عَمِيَ الْعَدْوُ وَفَلَا وَكَمْ  
يَجْلِدُ الْوَلِيدَ مَنْ أَجَلَ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا  
قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبَكْرُ يَفْتَرِعُهَا الْخُرُّ  
يُقِيمُ ذَلِكَ الْعُكْمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعُدَاؤُ قَالَ  
يُقَدِّرُ رَيْبَتِهَا وَيُجْلِدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ  
الْثِّبُ فِي قَضَاءِ الْأَيْتَةِ عُرْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ  
وَرَأَاؤُهَا وَكَوْطُهَا لَكَ. لَيْكِنْ أَمْرُكَ يَصْلُحُ مَط  
**باب ۴۴** - أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بَيْسَارَةَ  
فَأَقْرَبَتْهُ مِنْهَا مَيْلٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَامًا  
بَابِرَةٍ فَلَمَّا سَلَّ إِلَيْهِ أَرْسَلَ إِلَى مَهَا فَارْسَلْ بِهَا  
يُهَا ففَعَلَتْ تَوَضُّأً وَتَغَسَّلَتْ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ  
أَمْنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تَسْبِطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ  
شَيْ رَكُضَ بِرَجُلِهِ

۱۴۰۴ء جب غورنہ زبردستی زنا کی گئی، تو اس پر حد نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور جو کوئی ان کے ساتھ زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اسی زبردستی کے بعد معاف کہنے والا رحم کرنے والا ہے۔“ اور لیٹ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں صغیرہ بنت ابی عبد اللہ نے خبر دی کہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک نے حصہ خن کی ایک باندی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت زائل کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے غلام پر حد جاری کر لی اور اسے شہر بدر بھی کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی۔ کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی زہری نے ایسی کنواری باندی کے متعلق فرمایا جس کے ساتھ کسی آواز نے ہم بستری کر لی جو کہ حاکم کنواری باندی میں اس کی وجہ سے کمی کے مطابق قیمت وصول کرے گا مذی کی صورت میں تاوان نہیں ہے البتہ مرد پر حد جاری کی جائیگی،

۹۸۳۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے طبرانی نے اور ان سے ابوریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا اس ظالم نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سارہ رضی اللہ عنہا کو اس کے پاس بھیجیں آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو آپ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ اگر

میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو تو مجھ پر کافر کو مسلط کرنا چہاںچہ وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

۴۴۔ کسی شخص کا اپنے بھائی کے متعلق ایسے وقت میں قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جب اس کے قتل یا اسی طرح کا کوئی اور خوف ہو یا اسی طرح پر وہ شخص جس کے ساتھ زبردستی کجائے اور اسے خوف ہو اس لئے کہ اس طرح وہ اپنے بھائی سے مظالم کو ہٹائے گا اور اس کی مدافعت کرے گا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا پس اگر کوئی مظلوم کی حمایت میں لڑتا ہے تو اس پر خون بہا اور قصاص واجب نہیں ہوگا اور اگر کسی سے کہا جائے

بَابُ يَمِينِ التَّوْحِيدِ لِصَاحِبِهِ أَتَى  
أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَفَرَهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ  
مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الظَّالِمَ وَ  
يَقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونََ  
الْمُظْلُومِ فَلَا تَوَدُّ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصٌ. وَإِنْ عَمِلَ  
لَهُ لَتَشْرِبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ  
لَتَتَّبِعَنَّ عَبْدًا أَوْ تَقْرُبَ دِينًا أَوْ تَهْبُ

کہ ہمیں شراب پینی پڑے گا یا مزار کھانا ہوگا یا اپنا غلام بیچنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا سہ کرنا ہوگا یا کسی معاہدہ کو ختم کرنا ہوگا یا ہم تیرے باپ یا بھائی کو جو مسلمان ہیں قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو اس معاملہ میں اجازت ہے۔ جو حد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس سے کہا گیا کہ تمیں شراب پینا پڑے گا یا مزار کھانا ہوگا، یا ہم تیرے بیٹے یا باپ یا کسی قریبی رشتہ دار کو قتل کر دیں گے تو اسے اس معاملہ میں وسعت نہیں ہے کیونکہ وہ مضطر نہیں ہے پھر انہوں نے اپنی ہی بات کی مخالفت کر دی اور کہا کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے ورنہ تم اس غلام کو فروخت کر دو یا قرض کا اقرار کر لو یا دیدہ دو تو تیس کے مطابق یہ اقرار اس پر لازم لیکن ہمارا طریقہ بہتر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بیع اور ہبہ اور اس طرح کے تمام عقد باطل ہیں ان لوگوں نے ذی رحم محمد اور دوسرے رشتہ داروں میں فرق بلا کتاب و سنت کی بنیاد کے کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور اس سے مراد اللہ کے راستہ میں رہیں ہونا تھا اور تمہی نے فرمایا کہ اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کے نیت پر مدار ہوگا اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت پر مدار ہوگا۔

هَبَّةٌ وَتَحَلَ عَقْدُهُ أَوْ تَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ بِإِسْلَامٍ وَسَبْعَةٌ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشَوَّيَنَّ الْغَنِيُّ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْهَيْئَةَ أَوْ لَتَقْتُلَنَّ إِمْنَةً أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَارِجَهُ مَعْرُومٍ لَمْ يَسْعَهُ لَذَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍ ثُمَّ تَأْقِضُ فَقَالَ إِنَّ قِيلَ لَهُ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَبْنِكَ أَوْ لَتَيَتَعَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْ لَتُرِيدَنَّ أَوْ تَهَبُ يَلْزُمُهُ فِي الْقِيَامِ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَلَقَوْلُ الْبَيْدِ وَالْهَيْبَةِ وَكُلُّ عَقْدٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ فَتَرْتَوِ ابْنُ كُلِّ ذِي مَاحِجٍ مَعْرُومٍ وَغَيْرُهُ لَا يَغْيِرُ كِتَابَ وَلَا سُنَّةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِمَرَاتِبِهِ هَذَا اخْتِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَقَالَ التَّخَنُّيُ إِذَا كَانَتْ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَيَنْتَهُ الخَالِفُ وَإِنْ كَانَتْ مَظْلُومًا فَيَنْتَهُ الْمُسْتَحْلِفُ هُونًا تَهَا وَرَقَعِي نِي فَرِيَا كَرُ قَسْمَ لِيْنِ وَالَا ظَالِمُ هُوَ تَوْ قَسْمَ كَهْنِ وَالِي كِي نِي تَ پَر مَدَارِ هُوَ كَا اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت پر مدار ہوگا۔

۱۸۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ان سے یسٹ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سالم بن خدی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے۔ اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ حَزَفَةَ أَنَّ ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَلَامًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظْلَمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَتِهِ أَيْمَنُهُ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسلمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صاحب نے عرض کی۔ یا رسول اللہ جب وہ مظلوم ہو تو میں

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بَيْنَ النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. فَقَالَ رَجُلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ انْصَرَفُوا



اس کی مدد کروں گا لیکن آپ کا کیا خیال ہے جب وہ ظالم ہو گا پھر جس  
اس کی مدد کر دوں گا؟ اُن حضرات نے فرمایا کہ اس وقت تم اسے ظلم سے  
روکنا کیونکہ یہی اس کی مدد ہے

## کتاب الخیسل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۰۴۱۔ فی تَرْثِ الْيَتِيمِ وَأَنْ يَكُنْ يَتِيمًا

مَا تَوَلَّى فِي الْإِيمَانِ وَغَيْرِهَا

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِ حَدَّثَنَا هَدَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَثَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ  
بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا لَوْى قَسَنَ كَانَتْ هَجْرَتُهُ  
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيَمَ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ  
هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَدُّجُهَا قِيَمَ هَجْرَتُهُ  
إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

۱۰۴۱۔ یہ جملے چھوڑنے کے متعلق احادیث۔ اور یہ کہ ہر شخص کو وہی  
یہ لگا جس کی نیت کرے گا ایمان میں یا اس کے سوا اور چیزوں میں  
۱۸۴۱۔ ہم سے ابو الثعلب نے حدیث بیان کی ان سے عمار بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان  
سے علقمہ بن وثاہی سے سماعی نے سماعی نے عمار بن خطاب رضی اللہ عنہ کو  
خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتا  
ہوئے سنا تھا اے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو  
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے  
رسول کے لئے ہوگی تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی ہجرت (کا ثواب ملے گا)  
اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا ہوگی کہ جسے وہ حاصل کرے یا عورت ہو  
گی جس سے وہ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے  
لئے اس نے ہجرت کی ہوگی

۱۰۴۱۔ نماز کے بارے میں

## باب ۱۰۴۲۔ فی الصَّلَاةِ

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مَعْبُورٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَيْنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ  
أَحَدِكُمْ إِذَا أَخَذَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

باب ۱۰۴۳۔ فی التَّوَكُّلِ وَأَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَ  
مُجْتَنِبٍ وَلَا يُجْتَنَّبُ بَيْنَ مُفَرِّقٍ خَشْيَةَ الْقَصْدِ

صدقہ کو ایک میں ملائے صدقہ زیادہ ہو جانے کے خوف سے

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ  
أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ قَرِيبَةَ الْقَصْدِ  
الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْتَمِعُ

۱۸۴۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث  
بیان کی ان سے معبور نے ان سے ہمام نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے  
شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جیسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وضو کر لے  
۱۰۴۲۔ زکوٰۃ کے بارے میں۔ اور یہ کہ ایک جگہ مجتمع صدقہ  
کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دے اور نہ مختلف جگہوں کے

۱۸۴۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث بیان کی ان سے  
ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حدیث  
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ  
نے انہیں فرض صدقہ (زکوٰۃ) کے متعلق لکھ بھیجا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَيْرٌ مِنَ الصَّلَاةِ

و سلم نے فرض قرار دیا تھا کہ متفرق صدقہ کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع صدقہ کو متفرق کیا جائے صدقہ کے خوف سے نہ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْتَعِيْلُ

۱۸۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسہل نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر اُس حضور نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ اُس حضور نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو بہت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اذٹھوں میں دو حصے نہیں ہوگی؟

بُنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرُ النَّارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ الْخُمْسُ إِلَّا أَنْ تَطْلُوَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرٌ مَعْتَمِدٌ إِلَّا أَنْ تَطْلُوَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ أَخْبِرْكَ مَا سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَاةَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَطْلُوَ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهَا قَرْضَ اللَّهِ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ إِنْ مَدَدَتْ أَدْوَحَلُ الْجَنَّةِ إِنْ مَدَدَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عَشْرِينَ وَمِائَتِهِ بَعِيرٍ حَقِيقَاتٍ فَإِنْ أَخَذَكُمَا مُتَّحِدَةً أَدْوَحَقَا أَوْ مِثَالٍ فِيهِمَا فَرَأَى مِنْ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ

۱۸۴۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ جتنا بڑا دھان کہ اُسے لگا اس کا

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْتَعِيْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شِبَاعًا أَوْ فَرَسًا

سے بعض روایات میں فہم اور اہل کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی بڑی یا اونٹ سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کی سابقہ فزیش کو باقی رکھا جائے گا۔ اصل میں جس حساب سے صدقہ لیا جائے گا اس کے پیش نظر بعض اوقات اگر جائیداد مختلف لوگوں کی ملک میں اور انگ انگ رہتے ہیں۔ تو بعض صورتوں میں زکوٰۃ ان پر زیادہ ہو سکتی ہے اور انہیں یک جا کرنے سے زکوٰۃ کی مقدار میں کمی ہو سکتی ہے اس کے برخلاف بعض اوقات یک جا ہونے میں زکوٰۃ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور متفرق کرنے میں کمی ہو سکتی ہے۔ حدیث میں اس سے رد کیا گیا ہے۔ کہ کوئی ایسا جلد نہ اختیار کیا جائے۔ جس سے زکات میں کمی اور داہمی میں سے بہت مقصود ہو۔ یہ صرف جانور دن ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ دوسرے اموال میں بھی یہ صورت ہو سکتی ہے ۱۳

مِنْهُ صَاحِبُهُ يَطْلُبُهُ وَيَقُولُ اَنَا كُتِرْتُ قَالَ وَاللّٰهِ  
لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَنْسُطَ يَدًا لَا يَمْلِكُهَا فَاهُ  
وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَارَبْتُ الْكُفْرَ  
لَمْ يُعْطَ حَقُّهَا تَسْلُطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْطِطُ  
وَجَهْلُهُ بِاخْفَايَهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ تَه  
اَيْلٌ نَفَاثٌ اَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِاَيْلٍ  
مِثْلِهَا اَوْ يَقْتَرِ اَوْ يَقْرَأَ وَيَدَارِهُ فَرَارًا اَيَّتِ الصَّدَقَةُ  
يَوْمَ اِخْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اِنْ رَكِي  
اَيْلُهُ قَبْلَ اَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ يَوْمَ اَوْسَنَةِ جَارَتْ عَمْرُ  
اونٹ کی زکات سالہ دے ہونے سے ایک دن یا ایک سال پہلے دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
اَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَدْرِكَ اَنْ عَلَى امَةٍ تَوَقَّعَتْ قَبْلَ  
اَنْ تَقْضِيَهُ لِقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفِيضْهَا  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا بَلَغَتْ الْاَيْلُ عَشْرِينَ نَفْسًا  
اَرْبَعُ شِيَاخٍ اِنْ وَجَّهَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ اَوْ بَاعَهَا فَرَارًا  
وَ اِخْتِيَالًا لَرُسُقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ  
اِنْ اَتَتْهَا قِمَاتٌ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ  
یہی حال اس صورت میں ہے اگر اس نے ضائع کر دیا اور پھر گیا تو اس کے مال پر کچھ واجب نہیں ہوگا

۱۰۴۸۔

باب ثلث

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عُثَيْبَةَ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي تَارِفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ  
اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنِ الشَّغْرِ قُلْتُ لِمَ نَافِعٌ مَا الشَّغَرُ قَالَ يُمْسِكُ  
اِبْنَةَ الرَّجُلِ وَيَنْكَحُهَا بِدَنِّهِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيُنْكِحُ  
اُخْتَهُ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهَا اَخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ اِنْ اِخْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَمَلًا اِشْغَارٌ  
فَهُوَ جَائِزٌ وَالشُّرُوطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ النِّكَاحُ

بعض نے کہا کہ منوعہ اور شفا جائز ہے اور شرط باطل ہے :

قَائِدٌ وَ الشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتَعَدِّ وَ الشَّرْطُ جَائِزٌ وَ الشَّرْطُ بَاطِلٌ :

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَمِيْنِ وَ

عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِشَيْءٍ

الْيَسَّاءَ بَاسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَمَلَّى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ نُعَيْمِ الْحَضْرَةِ الْأَنْبَسِيِّ وَ قَالَ

بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ اخْتِلَالَ حَتَّى تَنْتَهِيَ فَالْيَسَّاءُ قَائِدٌ

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيَسَّاءُ جَائِزٌ وَ الشَّرْطُ بَاطِلٌ :

بَابُ مَا يَنْتَهِي مِنَ الْإِخْتِلَالِ فِي الْيَوْمِ

وَلَا يَنْتَهِي فَضَّلُ الْمَاءِ يَنْتَهِي بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ :

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْتَهِي فَضْلُ الْمَاءِ يَنْتَهِي

بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ :

بَابُ مَا يَنْتَهِي مِنَ النَّجَاسِ :

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ بِنْتُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَمَلَّى مِنَ النَّجَاسِ :

بَابُ مَا يَنْتَهِي مِنَ الْخِلَافِ فِي الْيَوْمِ :

وَقَالَ آتُوبُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَرَ بِأَذَى الْأَمْرِ عِيَانًا كَأَنَّهُ هَوْنٌ عَلَى

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَعْتَدُّ فِي الْيَوْمِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتُ فَقَدْ لَاحِلَ بَعْدُ :

۱۸۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی

ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے زہری نے ان سے حسن اور عبد اللہ بن محمد

بن علی نے ان سے ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ ابن

عباس رضی اللہ عنہ اور توں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کر لائی کے موقع پر اس سے اور پالتو

گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حید

سے منع کر لیا تو نکاح فاسد ہے اور بعض نے کہا کہ نکاح جائز ہے ہو جائے گا،

اور شرط (منوعہ کی) باطل ہو جائے گی :

۱۰۴۹۔ خرید و فروخت میں منوعہ کے استعمال پر ناپسندیدگی

ناؤد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ اسے ناؤد گھاس سے

روکنے کی وجہ بنا سکے :

۱۸۵۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے

ابو الزناد نے ان سے اعمش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ناؤد پانی سے اس لئے کسی کو نہ روکا جائے کہ اسے

ناؤد گھاس سے روکنے کی وجہ بنایا جاسکے :

۱۰۵۰۔ نجس کی کراہت :

۱۸۵۱۔ ہم سے ثیبہ بنت سعید عن مالک

ان سے ثابت عن ابی عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ نجس سے منع فرمایا :

۱۸۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار عن عبید اللہ بن عمر رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَعْتَدُّ فِي الْيَوْمِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتُ فَقَدْ لَاحِلَ بَعْدُ :

۱۸۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ خرید و فروخت

میں دھوکا کھا جاتے ہیں ان حضو نے فرمایا جب تم نے کچھ خرید کر دیکھا تو کہہ

دیا کرو اس میں کوئی دھوکا نہ ہو :

**باب ۱۰۵۲۔ مَا يَسْتَعِي مِنَ الْاِخْتِيَالِ لِلْيَسْرِ فِي**

**الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَانْ لَا يَكُنَّ صَدَاقَهَا :**

**۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَلَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ**

**عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُمَرُو لَا يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ**

**عَاصِمَةَ وَانْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَاَنْكَبُوا**

**مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي**

**خَيْرٍ وَلِيَّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهِ وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ اَنْ**

**يَتَزَوَّجَهَا بِادْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَتَهْوَا عَنْ**

**نِكَاحِهَا اِلَّا اَنْ تُقْسِطُوا اَلَهَمْتُ فِي اَكْمَلِ الصَّدَاقِ ثُمَّ**

**اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**بَعْدَ مَا نَزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ**

سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور حدیث کا ذکر کیا :

**باب ۱۰۵۳۔ اِذَا عَصَبَتْ جَارِيَةً فَزَعَمَ اَنَهَا**

**مَاتَتْ فَقَضَى بِقِيَمَةِ الْجَارِيَةِ الْيَتِيمَةِ**

**ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبِهَا فَبَيَّاهُ وَبَرَزَ الْقِيَمَةَ**

**وَلَا تَكُونُ الْقِيَمَةُ ثَمَنًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ**

**الْجَارِيَةِ لِلْعَاصِبِ لِاخْتِلَافِ الْقِيَامَةِ وَفِي**

**هَذَا الْاِخْتِيَالِ لَيْسَ اِشْتَرَاؤُ جَارِيَةٍ رَجُلٌ**

**لَا يَبِيحُهَا فَعَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِاَنِّهَا مَاتَتْ حَتَّى**

**يَاخُذَ رَهْنًا قِيَمَتِهَا فَيُطِيبُ لِلْعَاصِبِ**

**جَارِيَتِهِ عِيْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**اَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَبِكُلِّ غَادِرٍ رِسْوَةٌ**

**يَوْمَ الْقِيَامَةِ :**

سب افسانہ تھا اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

**۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبَانُ**

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**

**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**

**۱۰۵۲۔ یقیم رُکھی جو پسند ہو۔ کے ساتھ میلہ کرنے کی اور اسی**

**رُکھی کا مہر پورا نہ کرنے کی دلی کو ممانعت :**

**۱۸۵۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان**

**کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ ان سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عائشہ**

**رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف**

**نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں آپ**

**نے کہا کہ اس آیت میں ایسی یتیم رُکھی کا ذکر ہے جو اپنے دلی کی پرورش میں ہو**

**اور دلی رُکھی کے مال اور اس کے سن سے دلچسپی رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ عورتوں**

**کی مہر وغیرہ کے سلسلہ میں جو سب معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق اس سے**

**نکاح کرے تو ایسے ولیوں کو ان رُکھیوں کے نکاح سے منع کیا گیا ہے سو اس**

**صورت کے کہ دلی مہر کو پورا کرنے میں انصاف سے کام لے پھر لوگوں نے انھیں**

سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور حدیث کا ذکر کیا :

**۱۰۵۳۔ جب کسی نے کوئی باندی غضب کی اور غضب کرنے**

**والے نے یقین دلایا کہ وہ مر گئی ہے۔ چنانچہ مری ہوئی باندی**

**کی قیمت کا فیصلہ کر دیا گیا لیکن اس کے بعد اس کے اصل مالک**

**کو وہ زندہ مل گئی تو باندی مالک کی ہوگی اور وہ اس کی**

**قیمت واپس کرے گا اور یہ قیمت اس کی قیمت نہیں بنے گی**

**لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ باندی غضب کرنے والے کی**

**ہوگی کیونکہ اس نے قیمت وصول کر لی ہے لیکن اس صورت**

**میں ایسے لوگوں کے لئے حیلہ کی صورت نکلی آئے گی جو کسی کی**

**باندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مالک اسے بیچنا نہیں چاہتا**

**کہ وہ اسے پہلے زبردستی لے لیں اور بعد میں کہہ دیں کہ وہ مر گئی**

**لیکن جب اس کی مالک قیمت وصول کر لے تو ظاہر کریں کہ یہ**

**سب افسانہ تھا اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :**

**۱۰۵۴۔ کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہوگا :**

**۱۸۵۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان**

**کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان**

**کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت**

کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعہ وہ پہچانا جائے گا :

۱۰۵۳۔

۱۸۵۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے خرقی مخالف کے مقابلہ میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں زیادہ فصیح ہو اور اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کروں جو میں تم سے سنتا ہوں پس جس شخص کے لئے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کروں تو وہ اسے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں :

۱۰۵۵۔ نکاح کے سلسلے میں :

۱۸۵۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور کسی شیعہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہ اس کی (باکرہ کی) اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے نکاح کیا لیکن کسی شخص نے جلد کر کے دو جھوٹے گواہ کر کے کہ اس نے لڑکی سے نکاح کیا ہے اس کی مرضی سے اور قاضی نے بھی اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا۔ حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے کہ گواہی جھوٹی تھی اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ نکاح صحیح ہوگا :

۱۸۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید عن القاسم عن ابی جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس کا خطرہ ہوا کہ ان کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کر دے گا حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبد الرحمن اور معمر بن جابرہ کے بیٹے تھے کہ انھیں انہوں نے تسلی دی کہ کوئی خوف نہ کریں کیونکہ

لِكُلِّ غَدِيرٍ نَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ :

۱۰۵۴۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ يَحْبِبْتُمْ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضَى لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا اسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ :

۱۰۵۵۔ فی النکاح :

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِحُوا ابْنَتَكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَلَا اثْنَيْتَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ فَيَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ إِذَا مَسَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ لَهَا تَسْتَاذِنَ الْبَكَرَ وَلَمْ تَتَوَّجْ فَأَحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زَوَّجَهَا وَتَزَوَّجَهَا بِزَوَّجِهَا فَأَثَبَتْ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالتَّوَجُّعُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا يَأْسَ أَنْ يَطَّاعَهَا وَهِيَ تَزَوِّجُهُ صَحِيحٌ :

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنَةِ أَبِي جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلَيْسَ لَهَا وَهْيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَرِّمِ ابْنِي جَارِيَةٍ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَلَسَا عَنْ مَنِّتِ خِدَامِ أَنْكِحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ :

خسار بنت خزام رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی باوجود کر دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا سیفان نے بیان کیا کہ میں نے بعد از جن کو اپنے والد کے واسطے سے کہتے سنا ہے کہ خسار رائج ہے

قَرَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ . قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَسِيمٌ فَقَوْلُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خَسَاءً

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْيَكْرُ حَتَّى تُسَوِّبَ قَالُوا أَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِنْ تَسَكَّتْ . وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اِحْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدِي زَوْرًا عَلَى تَزْوِجِ امْرَأَةٍ تَبَتْ بِأَمْرِهَا فَانْتَبَتِ الْقَاضِي نِكَاحُهَا أَيَّاكَ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَزَوْجَهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسْعَاهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ لَهُ مَعَهَا

۱۸۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔ صحابہ نے پوچھا اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آنحضرت نے فرمایا یہ کہ وہ خاموش ہو جائے پھر بھی بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیل کیا (اور یہ جھوٹ گھڑا) کہ کسی فقیہ عورت سے اس نے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے بھی اس مرد سے اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا، جب کہ شوہر کو خوب علم ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لئے اس طورت کے ساتھ قیام میں کوئی حرج نہیں ہے

۱۸۵۹۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیک نے ان سے ذکوان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی میں نے پوچھا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی ان حضرات نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی قییم لڑکی یا کنواری لڑکی سے نکاح کا خواہش مند ہو، لیکن لڑکی تیار نہیں ہوئی اس پر اس نے حیل کیا اور دو جھوٹے گواہ کی گواہی اس کی دلائی کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ پھر جب اس کی اطلاع لڑکی کو ہوئی تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کر لیا۔ جب کہ شوہر کو علم ہے کہ یہ غلط ہے۔ تب بھی ہم بہتری جائز ہے۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذِكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَكْرُ تَنْتَازُ قُلْتُ أَفَ الْيَكْرُ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صَمَاتُهَا . وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوَى رَجُلٌ بَجَارِيَةٍ يَتِيمَةٍ أَوْ يَكْرًا قَابَتْ فَأَحْتَالَ فَبَاءَ بِشَاهِدِي زَوْرًا عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَذْرَكَتْ فَوُضِعَتْ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الْزَّوْجِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِطُلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْبُطْءُ

باب ۵۰۔ مَا يَنْكَرُ مِنْ اِجْتِهَالِ الْبَرَاءَةِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْقَرَارِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۰۵۶۔ عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں کے ساتھ حیل کرنے کی کراہت اور جو اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا

۱۸۶۰۔ ہم سے عیید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عائشہ نے والد اور ان سے عائشہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَلَوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ. وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَقَرُ أَجَارَ عَلَى فِسَائِمِهِ فَيَذْنُوا مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَأَحْبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَاكَتَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدَتْ إِمْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عَنكَ عَسَلًا فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا دَالِيهِ لَتَحْتَاكُنْ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ قُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذَا التَّرِيحُ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يَتُوجَدَ مِنْهُ التَّرِيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلًا فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْقَةُ. وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَتَوَلَّيْهِ أَنْتَ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ وَالَّذِي عَالِي رَأْيِي إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أَبَادَ لَا بِالَّذِي قُلْتُ لِي وَأَنْتَ تَعْلَى الْبَابَ فَسَقَا مِنْكَ. فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هَذَا التَّرِيحُ؟ وَدَخَلَ قَالَ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلًا قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْقَةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَتَهُ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ سُبْحَاتِ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا أُسْقِي. آپ گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ شہد میں پھر آپ کو بلاؤں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں سبحان اللہ ہم نے اسے منوع کر دیا۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا۔ چپ بھی رہو۔

**باب ۱۰۵۷۔** مَا يَكُونُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ

مِنْ الْقَطَاعُونَ

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علوا پسند کرتے تھے اور نہد پسند کرتے تھے اور عمر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے اجازت لیتے تھے۔ ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لئے اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق اس حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک کچی انیس پرہ کی تھی اور انہوں نے اس حضور کو اس کا مشروب پلایا تھا میں نے اس پر کہا کہ اب میں بھی اس حضور کے ساتھ ایک جلد کروں گی چنانچہ میں نے اس کا ذکر سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا کہ جب اس حضور آپ کے یہاں آئیں گے تو آپ کے تتر بھی آئیں گے اس وقت آپ سے کہنا کہ یا رسول اللہ شاید آپ نے مغافر کھایا ہے اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں تم کہنا کہ پھر یہ بوسہ چڑی ہے۔ اس حضور کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصہ سے بوائے چنانچہ اس حضور اس کا جواب میں گئے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا تھا اس پر کہنا کہ شہد کی کھبیوں نے عرُفط کا رس چوسا ہو گا اور میں بھی اس حضور سے یہی بات کہوں گی اور عصفہ بقم بھی اس حضور سے یہ کہنا چنانچہ جب اس حضور سودہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا میان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے خوف سے قریب تھا کہ میں اس وقت اس حضور سے یہ بات جلدی سے کہہ دیتی جب کہ آپ دروازے ہی پر تھے آخر جب اس حضور قریب آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے مغافر کھایا ہے؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بول کیسی ہے؟ اس حضور نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا ہے، میں نے کہا کہ اس شہد کی کھبیوں نے عرُفط کا رس چوسا ہو گا۔ اور عصفہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب آپ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا اس کے بعد جب پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ شہد میں پھر آپ کو بلاؤں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں سبحان اللہ ہم نے اسے منوع کر دیا۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا۔ چپ بھی رہو۔

۱۰۵۷۔ طاعون سے فرار اختیار کرنے کے لئے جلد جوئی

کی کراہت

۱۸۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان



سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ ابن عامر بن ربیعہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے۔ جب مقام سرخ پر پہنچے تو آپ کو یہ اطلاع ملی کہ شام دبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے پھر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب ہمیں معلوم ہو کہ کسی سرزمین میں وبا پھیل ہوئی ہے تو اس میں نہ داخل ہو لیکن اگر کسی جگہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وہاں سے بھاگنے کے لئے حکم دیا ہے تو اس سے نکلو بھی نہ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مقام سرخ سے واپس آگئے اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس آگئے۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عامر بن سعد ابن ابی وقاص نے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آ جاتا ہے پس جو شخص کسی سرزمین میں پھینکنے کے متعلق ہے تو وہاں نہ جائے۔ لیکن اگر کوئی کسی جگہ ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو اس کے فرار اختیار کرنے کے لئے وہاں سے نکلے بھی نہ۔

۱۰۵۸۔ ہمد اور شفعہ کے ماہے میں، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے کوئی مہد ایک ہزار درہم یا اس سے زیادہ کا کیا اور اس کے پاس وہ سالوں رہا پھر اس نے جیلہ کیا اور مہدہ کرنے والے نے اس مال کو واپس لے لیا تو اس میں زکات دونوں فریق میں سے کسی پر واجب نہیں ہوگی لیکن اس قول کے قائل نے مہدہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت کی اور زکات کو بھی ساقط قرار دے دیا۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابویوب السخنی نے ان سے مکر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مہدہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تانے کو چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لئے

مَا لَيْتُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَوَّجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسُورٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سُرٍّ دَعَنَ ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ أَمَّا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ اسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجْعَ فَقَالَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَابٌ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْوَجْعُ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدُمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجُ فِرَارًا مِنْهُ

بَابُ هَلْ فِي الْمَبَةِ وَالشُّفْعَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ وَهَبَ حَبَّةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهَا سِتِينَ يَوْمًا وَقَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَبَةِ دَأْسُ قَطِ الزَّكَاةِ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَابِدُ فِي حَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْدِهِ لَيْسَ لَنَا

بری مثال مناسب نہیں :

۸۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خردی انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم ہر اس چیز میں دیا تھا جو تقسم نہ ہو سکتی ہو، پس جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شفعہ کا حق پڑوسی کو بھی ہوتا ہے۔ پھر خود ہی اپنی بات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا پڑوسی حق شفعہ کی بنا پر اس سے گھر لے لے گا تو اس نے اس کے سوتھے کر کے ایک ٹھہرا اس میں سے پہلے خرید لیا اور باقی حصے بھٹی خریدے۔ تو ایسی صورت میں پہلے حصے میں تو پڑوسی کو شفعہ کا حق ہو گا گھر کے باقی حصوں میں اسے یہ حق نہیں ہو گا اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ یہ حیل کرے

۸۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے عمر بن الشریک سے سنا۔ بیان کیا کہ مسور بن محمد رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ مسور رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو ابوا نفع نے مسور رضی اللہ عنہما اسے کہا کہ ان سے کیوں نہیں کہتے کہ میرا گھر جو میرے گھر میں ہے مجھ سے خرید لیں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ اس کا چار سو سے زیادہ میں نہیں دے سکتا اور وہ بھی قتلوں میں دوں گا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کے پارخ سو نقد مل رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے تو میں اسے نہیں نہ چیتا میں نے سفیان سے اس پر کہا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے انہوں نے کہا : لیکن مجھ سے انہوں نے اسی طرح بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شفعہ کو بیچے گا ارادہ کرتا ہے تو اسے حیل کرنے کی اجازت ہے۔ یہاں تک کہ شفعہ کو باطل کر دے۔ اور وہ اس طرح کہہ دے کہ خریدنے والے کو گھر ہمہ کر دے تو ایسی ادرا اس کی حد بندی کر کے اس کے پیرد کر دے۔ پھر خریدنے والا اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم بیچنے والے کو دے تو ایسی صورت میں شفعہ کو شفعہ کا حق نہیں ہو گا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمَ فَإِذَا دَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَا إِلَى مَا شَدَّ دُكَا قَابِطَةَ وَقَالَ إِنَّا اشْتَرَى دَامِرًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَأَشْتَرَى مِائَةَ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِي. وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَكِنْ أَنْ يَخْتَالَ فِي ذَلِكَ.

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ السُّورُ بْنُ مَعْرُومَةَ قَوْصَعٌ يَكْدُلُ عَلَى مَنَكِبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلِسُّورِ أَلَا تَأْمُرُوهَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ لَا زَيْدٌ لِي عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِمَّا مَقْطُوعَةً وَإِمَّا مُنْجَمَةً. قَالَ أُعْطِيتُ خُمُسَ مِائَةٍ فَقَدْ قَبِلْتُهُ وَكُنْتُ فِي سَمْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَقْدُ أَحَقُّ بِصَفِيهِ مَابَعْتَهُ أَذْ قَالَ مَا أُعْطِيتُكَ فُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ مَعْرُومَةَ يَقْدُ هَكَذَا قَالَ لِكُنْه. قَالَ لِي هَكَذَا أَذْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ قُلْهُ أَنْ يَخْتَالَ حَتَّى يَبْطُلَ الشُّفْعَةُ فَيَبِيعَ الْبَاقِي لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَعْدُهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَى الْبَيْتِ وَيَعْوِضُهُ الْمُشْتَرَى الْآلِفَ وَرُحْمَهُ فَلَا يَكُونُ الشُّفْعُ فِيهَا شُفْعَةً.

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ

۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے

ان سے عمر بن شرید نے ان سے ابو رافع نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک گھر کی چار سو مثقال قیمت لگائی، تو آپ نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں اسے نہیں نہ دیتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی گھر کا حصہ خریدا اور چاہا کہ اس کا حق شفعہ باطل کر دے تو اسے اس گھر کو اپنے چھوٹے بیٹے کو ہبہ کر دینا چاہیے اور اس پر کوئی قسم بھی نہیں ہوگی،

۱۰۵۹۔ عامل کا حیلہ کرنا تاکہ اسے ہدیہ دیا جائے،

۱۸۶۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات کی وصولیائی کے لئے عامل بنایا ان صاحب کا نام ابن اللبیتہ تھا، پھر جب یہ صاحب واپس آئے اور ان حضورؐ نے ان کا حساب لیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کا مال (صدقہ کا) ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا پھر کیوں رقم اپنے مال باپ کے گھر بیٹھے رہے اگر تم سچے ہو تو وہیں یہ ہدیہ تمہارے پاس آجائے پھر اس کے بعد ان حضورؐ نے میں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے ابوبکر بنی تم میں سے ایک کسی کو اس کام پر عامل بنانا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے۔ پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا اسے اپنے مال باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہیے تھا تاکہ اس کا ہدیہ وہیں پہنچ جائے واللہ تم میں سے حق کے سوا جو بھی کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں لے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہو گا میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں لے گا کہ اونٹ اٹھائے ہو گا جو بلبلا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا کمری اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے اس حضورؐ کو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا،

عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَمَهُ بَيْنًا بَارِعًا شَاةً وَشَقَالٍ فَقَالَ تَوَلَّوْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِصِقْبِهِ لِمَا أُعْطِيَتْشَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ قَارَدَ أَنْ يُنْظِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِزَيْنِبِ الصَّغِيرَةِ لَا يَكُونُ عَلَيْهَا يَمِينٌ،

باب ۵۹ اختیال العاقل ليهذی له،

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يَدْعُو ابْنِ اللَّبِيثَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ آبَيْكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَتْ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا. ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَثَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَأَيُّ اسْتَعْمِلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مَسَارًا لِي اللَّهُ قِيَامِي يَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ هَدِيَّتِي إِلَى أَقْلًا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَتْ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا يَقِي اللَّهَ يَخْلُكُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا يَزِيدُ أَحَدًا مِنْكُمْ يَقِي اللَّهَ يَخْلُكُهُ بِعِدْرًا لَهُ زُغَاءٌ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رَأَى مِياضًا يَنْطَلِقُ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بَصَرِي عَيْنِي وَمَسَمِعُ أُذُنِي،

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَبْدِ الرَّاهِمِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصِقْبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اشْتَرَى دَارًا



تو وہ صبح کی پوچھنے کی طرح سامنے آجاتا تھا اور ان حضورؐ غار حرا میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا خدا کی یاد کرتے تھے۔ چند متعین دنوں کے لئے یہاں آتے اور ان دنوں کا تو شب بھی ساتھ لاتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی تو شراب کے ساتھ کر تھیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حرا ہی میں تھے چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیے اس حضورؐ نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبوچا میں نے اس کی وجہ سے بہت تکلیف محسوس کی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھا پھر میں نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس نے مجھے پھر مجھے تیسری مرتبہ دبوچا جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کی ہے یہاں تک کہ ما لم یعلم کم تک نلادت کی۔ پھر جب آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آئے تو آپ کے شانے کا نب بہہ تھے اور جب اندر داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر ڈالنا دو مجھے چادر ڈالنا دو، چنانچہ آپ کو چادر ڈالنا دی گئی اور جب آپ کا خوف دور ہوا تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ اور پھر آپ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی کہ ہرگز نہیں آپ کو بشارت ہو کیونکہ اللہ خداوند تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں بات سچی کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں پھر آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا و زین فہل بن امد بن عبد العزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے۔ چنانچہ خدیجہ اللہ تعالیٰ چاہتا مگر نبی میں آپ انجیل لکھا کرتے تھے وہ اس وقت بہت لوڑھے ہو چکے تھے اور دنیا ہی میں جانا رہی تھی ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ۔ بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورنہ نے پوچھا بھتیجے تم کی دیکھتے ہو؟ اس حضورؐ نے خود دیکھا تھا اس کی تفصیل سنائی تو ورنہ نے کہا کہ یہ تو وہی ناموس رجاہل علیہ السلام ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا، کاش میں اس وقت جوان ہوتا اور جب نہیں تمہاری قوم نکال لی تو زندہ رہتا آنحضرتؐ نے پوچھا کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورنہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی وہ کوئی پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس

رُويَا الْاِحَادِثُ مِثْلَ فَلَقَ الْقُصَيْعِ . فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ قَيْمِ حَنْثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُ الدَّلِيلُ دَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَدُّ دِلِيلًا لَمْ يَرْجِعْ إِلَى خِدْيَجَةَ فَتَزَوَّدَهُ يَمِيلُهَا حَتَّى فِجْمَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ تَجَاءَهُ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيٍّ فَآخَذَنِي فَنَقَطَنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيٍّ فَآخَذَنِي فَنَقَطَنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيٍّ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ قَرَجَةً يَهَاتَرُ جُفَّ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خِدْيَجَةَ فَقَالَ زَيْلُونِي، زَمِلُونِي قَرَمَلُونَهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ التَّوَدُّمُ فَقَالَ يَأْخُذُ يَجْتَرُ مَا لِي، وَآخَبَرَهَا النَّجْمُ وَقَالَ تَدَّ غَشِيَتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا أَبْشِرْ قُوا اللَّهُ لَا يَغْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَةَ وَتَصَدُّ فِي الْحَدِيثِ وَتَخْصِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَأُ الْقَيْمَةَ وَتَعِينُ عَلَى كَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خِدْيَجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ ذَرَقَةَ بْنِ تَوَيْلٍ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خِدْيَجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ أَهْرَاقًا تَقَرُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْعِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدَامِي فَقَالَتْ لَهُ خِدْيَجَةُ أَيُّ ابْنِ عَمِّهِ هَذَا مِنْ ابْنِ أَبِيكَ فَقَالَ ذَرَقَةُ ابْنُ أَخِي مَاذَا تَسْأَلُ؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاهُ فَقَالَ ذَرَقَةُ هَذَا النَّاسُ مَوْسَى الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْسَ تَنِي فِيهَا جَزَعًا أَكُونُ حَيَاتِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمُغِرْ جِحِي هُجْ؟

کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے اور میں نے تمہارے وہ ایام پہلے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورتہ کی وفات ہوگئی اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور اہل حضور کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے آپ نے بہار کی بلند چوٹی سے کئی مرتبہ اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جیب بھی آپ کسی بہار کی بلند چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرا دیں تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اس سے آں حضور کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے لیکن جیب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور اس کا قصد کیا۔ لیکن جیب ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو جبریل سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”فالق الاصابح“ سے مراد دن میں سوچ کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

۱۰۴۱۔ انیکوں کے خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ یقیناً تم مسجد حرام میں داخل ہو گے۔ اگر اللہ نے چاہا امن کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو منڈوائے ہوئے یا ترشوائے ہوئے اور تمہیں خوف نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے :

۱۸۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے ان کے ان صحابہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیک آدمی کا اچھا خواب موت کا چھایا سوال جزی ہے :

۱۰۴۲۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے :

۱۸۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ نے جو سعید کے بیٹے ہیں کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھے) خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں :

فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عُدُوِّي وَإِنْ يَدَّيْنِي يَوْمَئِذٍ أَنْصُرْتُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تَوَفَّى وَكَتَرَ النَّوْحُ فَتَرَدَّى حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمَّا بَلَغْنَا حُرْنَا غَدَا آمِنَهُ مِرَارًا الْكَاسِرَ دُمِي مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْعِجَالِ نَكَلَمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ يَكُنِي يُلْقَى مِنْهُ نَفْسُهُ تَبْدَأُ لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا تَسْكُنُ لَذَلِكَ جَاشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَيُتْرَكُ فَإِذَا طَلَاكَ عَلَيْهِ فَتَرَدَّى النَّوْحُ عَنِ الْمِثْلِ ذَلِكَ فَأَزْأَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ تَبْدَأُ لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالْثَهَارِ وَفَوْقَهُ الْقَمَرُ بِاللَّيْلِ :

باب ۱۰۴۱۔ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى : لَقَدْ مَدَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مِنْ شَأَرِ اللَّهِ إِمْنِينَ مُجَافِينَ رُؤُوسَهُمْ وَمُقَبِّحِينَ لَا يُخَافُونَ قَعْلَهُ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَبَعَلْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتَحَافِرُ يَا :

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ :

باب ۱۰۴۲۔ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ :

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْقَلْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا  
هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا  
رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّمَا لَا تَنْفَعُ  
اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۱۰۶۳۔ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ  
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ التَّبَوُّةِ

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَعْنَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: وَأَشْئَى عَلَيْهِ خَيْرًا: لَقِينَهُ بِاللَّيْلِ  
عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِثْلُ  
اللَّهِ وَالْعُلَمَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَسْتَعِذْ  
مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّمَا لَا تَنْفَعُ: وَعَنْ  
أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَهُ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا  
مِّنَ التَّبَوُّةِ

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا يَعْنَى بْنُ قُرْقَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ  
سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ التَّبَوُّةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ

۱۸۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ  
نے حدیث بیان کی ان سے ابن المہادی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے  
جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی  
چاہیے۔ لیکن اگر کوئی اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو اسے نا پسند  
ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے پس اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے

۱۰۶۳۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے  
ایک جزو ہے

۱۸۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی  
کثیر نے حدیث بیان کی اور ان کی تعریف کی۔ کہ میں نے ان سے یہاں میں ملاقات  
کی تھی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے  
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ  
کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب  
دیکھے تو اسے اس سے پناہ مانگنی چاہیے اور بائیں طرف تھوکی چاہیے۔ کیونکہ  
اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور عبد اللہ بن یحییٰ نے ان کے والد نے  
بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح

۱۸۴۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غدار نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں  
میں سے ایک جزو ہے

۱۸۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن قرقہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد  
نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن المسیب نے اللہ  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جزو ہے  
اس کی روایت ثابت، عبد اسحاق بن عبد اللہ نے اور شعبہ نے انس رضی

وَحَيْنًا ذَا اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبَ عَنْ النَّبِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنِي - اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا النَّصَائِجَةُ  
جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ :

باب ۱۸۷۸۔ الْمُبَشِّرَاتُ :

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَمْ يَمُنَّ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا  
الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا النَّصَائِجَةُ :

باب ۱۸۷۹۔ رُؤْيَا يُوسُفَ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَخِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ

عَشَرَ كُوْكَبَاتٍ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي

سَاجِدِينَ - قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ

عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ

يَلْوِ سَانَ عَدُوٍّ وَهْمِيْنٌ - وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ

رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاوِيلِ الْأَحَادِيثِ

وَيُؤْتِيكَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

كَمَا أَتَتْهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيْمَ

وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ - وَقَوْلُهُ

تَعَالَى - يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكَ مِنَ الْبُعدِ وَمِنَ

بَعْدِ أَنْ تَرَمَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَسْكَاؤُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ

الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَ

اللَّهُ لَمَنَكَ وَاسْطَرَّ سَعِي هِيَ ، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

۱۸۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن حنزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن ابی  
حازم اور دارودری نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبید اللہ  
بن عباس نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھالیس  
جزوں میں سے ایک جز ہے :

۱۰۶۴۔ مبشرات :

۱۸۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ،  
انہیں زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا  
کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں ، صحابہ نے پوچھا مبشرات  
کیا ہیں ؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اچھے خواب :

۱۰۶۵۔ ایوسف علیہ السلام کا خواب : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد -

جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے باپ -

میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا

دیکھا ہوں کہ وہ میرے آگے جھک رہے ہیں - وہ بولے میرے

پیارے بیٹے اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان

کرنا ورنہ وہ تمہاری اذاکے لئے کوئی چال چل کر رہیں گے بے

شک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے اور اسی طرح ،

تمہارا پروردگار تمہیں متنبہ کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر

سکھائے گا اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور یعقوب پر پورا کرے

گا جیسا کہ وہ اسے اس کے قبل پورا کر چکے تھے تمہارے دادا پر دادا

ابراہیم واسحاق پر بے شک تمہارا پروردگار بڑا علم والا ہے بڑا

حکمت والا ہے : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ اور یوسف نے کہا

اے میرے باپ : یہ میرے قبل والے خواب کی تعبیر - اے

میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے اور اسی نے میرے ساتھ کیا

احسان اس وقت کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ رب

کو صحرے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے



عَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي  
مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرَ الْوَلَدِينِ  
وَالْمُبْتَدِئِ وَالْبَارِئِ وَالْخَالِقِ وَاجِدِ مَنَ  
الْبَدَا وَبَادِئَةَ ۝

بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا بے شک میرا پروردگار  
جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے بے شک وہی ہے  
علم والا حکمت والا، اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی  
اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم  
بھی دیا اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی میرا کارساز  
دینا و آخرت میں ہے مجھے دنیا سے اپنا فرما بنیاد رکھا اور مجھے صالحین میں جا ملا فاطر بدیع مبتدع، ہمدی و خالق، ہم معنی میں بدو

بادیہ سے ہے ۝

**باب ۱۰۶۶** رُوِيَ ابِرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ قَالَ يَا  
بُنَيَّ إِنِّي أُرَى الْمَنَامَ إِنِّي أَذْهَبُكَ فَانْظُرْ مَاذَا  
تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ أَفْعَلُ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْقَائِمِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَ  
تَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَا يَا لَيْلَآ اِنِّي يَارَآهِمَ قَدْ  
صَدَقْتُ الْرُؤْيَا إِنَّا كَذَلِكُ نَجْرِي الْمُحْسِنِينَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَمًا مَا أَوْرَاهِ ۝  
تَلَّهُ وَصَحَّ وَجْهَهُ بِالرَّضَى ۝

۱۰۶۶۔ ابراہیم علیہ السلام کا خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔  
”پس جب اسماعیل ابراہیم علیہما السلام کے ساتھ جدوجہد  
کے قابل ہوئے تو ابراہیم نے کہا۔ اے میرے بیٹے! میں خواب  
میں دیکھتا ہوں کہ میں نہیں ذبح کر رہا ہوں۔ پس تمہاری کیا رائے  
ہے؟ جواب دیا میرے والد آپ کیجئے اس کے مطابق جواب کو  
حکم دیا جاتا ہے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے جبر کرنے والوں میں  
سے ہائیں گے پس جب کہ دونوں تیار ہو گئے اور اسے پیشانی کے  
بل پہنچا اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنے  
خواب کو سچ کر دکھایا۔ بلاشبہ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو  
بلکہ دیتے ہیں“ مجاہد نے کہا کہ ”اسلمنا کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں جھک گئے اس حکم کے سامنے جواب میں دیا گیا تھا“ و تلہ یعنی ان کی پیشانی

کو زمین پر رکھا ۝

**باب ۱۰۶۷** الشَّوَاهِدُ عَلَى الرُّؤْيَا ۝  
۱۸۷۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا رَوَى الْبَيْتَةَ  
الْقَدِيرَ فِي السَّبْحِ الْآخِرِ وَأَنَّ أَنَسًا رَوَى أَنَّهَا فِي الْعَصْرِ  
الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيْسُوهَا  
فِي السَّبْحِ الْآخِرِ ۝

۱۰۶۷۔ خواب کا تواتر ۝  
۱۸۷۹۔ ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے  
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر رمضان کی  
سات تارخ آخری تارخ میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری  
دس تارخوں میں ہوگی تو آل حسون نے فرمایا کہ اسے آخری سات تارخوں میں  
تلاش کرو ۝

**باب ۱۰۶۸** رُوِيَ أَهْلُ السُّبُحَةِ الْفَسَادُ  
وَالْيُسُورَةُ يَقُولُهُ تَعَالَى وَخَلَّ مَعَهُ الْجَنَّةَ  
فَتَيَّانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَى فِي أَعْيُنِ  
خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَى فِي أَحْسَنِ كَلَوَقِ

۱۰۶۸۔ قیدیوں اور اہل شرک و فساد کے خواب۔ اللہ تعالیٰ  
کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ  
جیل خانہ میں دو اور جوان داخل ہوئے ان میں سے ایک نے  
کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں انگور کا شرہ پور رہا ہوں

رَاسِي عُبْرًا تَأْتِيهِمُ مِنْهُ يَتَسَاءَلُونَ  
 إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا  
 طَعَامٌ تُؤْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَأَ كُلُّمَا مَسَاوِيلُهُ قَبْلَ  
 أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكَمَا مَسَاوِيلِي رَبِّي إِنْ  
 تَوَكَّلْتُ مَلَائِكَةُ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ  
 بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاقْبَعْتُ مَلَائِكَةَ  
 آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ  
 لَنَا أَنْ تُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ  
 فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ  
 أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ يَا صَاحِبِي السَّجِينُ  
 أَرَبَابٌ مُتَّفِقُونَ؟ وَقَالَ الْفَقِيرُ لِبَعْضِ  
 الْأَتْبَاعِ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَبَابٌ مُتَّفِقُونَ يَمُرُّ  
 أَمَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ  
 دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمِيَتْهُنَّ أَنْثَى وَأَبَاؤُكُمْ  
 مَا يُؤْمَلُ اللَّهُ بِمَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنَّ الْحُكْمَ  
 إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الَّذِينَ  
 الْفَقِيرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ  
 يَا صَاحِبِي السَّجِينُ أَمَا أَحَدُكُمْ يَسْقِي  
 رَبَّهُ خَمْرًا؟ أَمَا الْأَخُو يَقْضِي قَتْلًا لِنَظِيرٍ  
 مِنْ قَوْمِهِ قَضَى الْأَمْرَ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينَ  
 وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا أَذْكُرُنِي  
 عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَى الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ  
 فَلَبِثَ فِي السَّجْنِ بِضْعُ سِنِينَ وَقَالَ  
 الْمَلِكُ إِنِّي أُرَى مِنْهُ بَعْدَ بَرَائَتِ سَيِّئَاتِهِ  
 كُلُّهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَسَبْعُ سُبُلَاتٍ خُصِرَ  
 وَأُخْرِى بَسْتِ يَأْتِيهَا أَمْسَلًا فَخَرَفَنِي فِي رُؤْيَايَ  
 إِنَّ كُنْتُمْ لَنَرَوْنَهُ لَا نَعْبُرُونَ قَالُوا أَصْغَا  
 أَخْلَامَ وَمَا تَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَخْلَامِ بَعْدَ مَدِينَةٍ  
 وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّتِهِ

اور دوسرے نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر تو  
 میں روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اس میں سے بوندے  
 نوح نوح کر کھا رہے ہیں آپ ہم کو اس کی تعبیر بتائیے بیشک  
 ہم تو آپ کو بزرگوں میں پاتے ہیں وہ بوندے جو کھانا تم دونوں  
 کے کھاتے کے لئے آئے ہیں وہ ابھی آئے نہ پائے گا کہ میں اس  
 کی تعبیر تم سے بیان کروں گا قتل اس کے کہ کھانا تم دونوں کے  
 پاس آئے یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے  
 تعلیم دی ہے میں تو ان لوگوں کا مذہب پہلے ہی چھوڑے  
 ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے وہ  
 بالکل منکر ہیں اور میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیم اور یعقوب  
 اور اسحاق کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ہم کو کسی طرح زیبا  
 نہیں کہ اللہ کے ساتھ ہم کسی شئی کو جس شریک قرار دیں یہ اللہ کا  
 ایک فضل ہے ہمارے اوپر اور کل لوگوں کے اوپر، لیکن اکثر  
 لوگ اس نعمت کا شکرا ادا نہیں کرتے اسے یا ان مجلس جدا  
 جدا مینو رہے یا ایک اللہ رب پر غالب ہے؟ تم لوگ تو اسے  
 چھوڑ کر چند ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ  
 دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اتاری  
 ہے حکم صرف اللہ کا ہی ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ جو اس کے  
 کسی کی پرستش نہ کرو یہی دین مستقیم ہے لیکن اکثر لوگ علم  
 نہیں رکھتے اسے یا ان مجلس اہم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شریک  
 پڑا یا کرے گا اور ہا دوسرا تو اسے سولی دی جائے گی پھر اس  
 کے سر کو پرندے کھا دیں گے وہ امر اسی طرح مقدر ہو چکا ہے  
 جس کی بات تم دونوں پوچھ رہے ہو اور دونوں میں سے  
 جس کے تعلق رہا فی کافین تھا اس سے کہا کہ میرا بھی ذکر اپنے  
 آقا کے سامنے کر دینا لیکن اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا شیطان نے  
 بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے اور بادشاہ نے  
 کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں اور  
 انہیں کھاتے جاتی ہیں سات دبلی گائیں اور سات بالیاں سبز  
 ہیں اور سات ہی خشک اسے سر دارو بجھے اس خواب کی تعبیر

أَنَا أَنْتُكَ هَذَا وَيَا يَهُوذاً سَلِّمْ عَلَىكَ يَوْسُفُ  
 أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَنْتَ لِي سَبْعُ صَوَاتٍ سَتَانِ  
 يَا كُفَّهْتَ سَبْعُ عِجَافٍ وَسَبْعُ سُنْبُلَاتٍ  
 خُفِرَ لِي وَخُفِرَ لِي عِلِّيَّ ارْجِعْ إِلَى النَّاسِ  
 لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ قَالَ تَزْعُمُونَ سَبْعُ مِائَتَيْنِ  
 دَابَّاءَ فَاصْصِدْ ثُمَّ قَدْ رُدُّهُ لِي سُنْبُلِيهِ إِلَّا  
 قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ هَلْ تَهْمُ يَا قِيَّ مِنْ بَعْدِ  
 ذَلِكَ سَبْعُ مِائَةٍ يَا كُفَّهْتَ مَا قَدْ مَسَّ لَهْفًا  
 إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَا قِيَّ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
 عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْمُرُونَ  
 وَقَالَ الْمَلِكُ اسْمُوكَ بِهَذَا فَلَمَّا جَاءَهُ الْوَسْوَ  
 قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ وَأَذْكُرْ فَتَعَلَّى مِنْ ذِكْرِ  
 أُمِّهِ تَمْرِينَ وَتَقَرَّ أُمُّهُ نِسْيَانٍ وَقَالَ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْمُرُونَ الْأَعْنَابَ وَالْمُتَّحِينَ  
 تَحْمِسُونَ تَحْمِسُونَ

بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے دیتے ہو، انہوں نے کہا کہ یہ تو خواب  
 ہائے پریشان ہیں اور ہم خواب کے پریشان کی تعبیر کے باہر نہیں  
 ہیں۔ اور دو قیدیوں میں سے جس کو رہائی مل گئی تھی وہ بولا اور  
 اسے ایک مدت کے بعد پڑا تھا میں ابھی اس کی تعبیر لائے دیتا  
 ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے۔ اسے یوسف، اسے صدق، محم، اہم  
 لوگوں کو حکم تو بتائیے اس خواب کا کہ سات گائیں موی ہیں اور  
 انہیں سات دہلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بایاں سنہلی  
 اور سات ہی خشک تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں کہ ان کو  
 بھی معلوم ہو جائے یوسف نے کہا کہ تم سات سال متوار کاشت  
 کاری کئے جاؤ۔ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بانی ہی میں لگا رہنے  
 دو پھر اس تھوڑی مقدار کے کہ اسی کو کھاؤ۔ پھر اس کے بعد سات  
 سال سخت آئیشی گئے کہ اسی ذخیرہ کو کھا جائیے گے جو تم نے فراہم  
 کر رکھا ہے پھر اس تھوڑی مقدار کے جو تم بیج کے لئے رکھ چھوڑ  
 گے پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب  
 بارش ہوگی اور اس میں وہ شیرہ بھی پھوٹیں گے اور بادشاہ نے

کہا کہ میرے پاس تولاد۔ پھر جب تاحمدان کے پاس پہنچا تو یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ۔ واذکر ذکر سے انتقال کے وزن  
 پر ہے "امہ" بمعنی قرن ہے اور بعض نے "امہ" پڑھا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "انگو پھوٹیں گے اور تیل نکالیں گے  
 تمھوں" ای تحریر ہون

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُؤَيْبَةُ  
 عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ  
 وَأَبَا عَبْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّيْتُ فِي الْيَسْجَنِ  
 مَا لَيْتَ يُوسُفُ ثُمَّ آتَانِي الدَّاحِي لَا جَبَّةُ  
**باب ۱۰۶۹** مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي النَّتَامِ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
 يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
 رَأَى فِي النَّتَامِ فَسَحْرًا فِي الْبُقْعَةِ وَرَأَى يَمْنَنَ الشَّيْطَانِ

۱۸۸۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان  
 کی ان سے مالک نے ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ  
 نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا، اگر میں اتنے دنوں قید میں رہتا جتنے دوفن یوسف علیہ السلام رہے  
 اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو اس کی دعوت قبول کر لیتا  
 ۱۰۶۹۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

۱۸۸۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں  
 یونس نے انہیں زہری نے ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا  
 کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بخیر قرب وہ مجھے میداری میں دیکھے گا، ادیس

بِئْسَ مَا يَكُونُ لَكُمْ مَوْرِتُهُ ۖ

١٨٨٢- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
بْنِ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي  
السَّامِ فَقَدْ رَأَى قِبَالَ الشَّيْطَانِ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَ  
وَرَوَى الْمُؤْمِنُ جَزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا  
مِنَ النَّبُوَّةِ :

١٨٨٣. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُدُّ الْمَالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا دَلَّتْ نَفْثُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا يَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَكْتُمُ يَا بَنِي ٥

١٨٨٣. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حُلَيْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُوَيْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ رَأَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ الْحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ؛

١٨٨٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ حَدَّثَنِي ابْنُ السَّهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَتَّابٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقْدَرًا أَوْ الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ

بَابُ ١٠٤ - رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ وَدَالَامُ سَمَرَةَ ۝

١٨٨٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَدَامِ الْعِجْلِيُّ <sup>عنه</sup> حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أُعْطِيتُ مَهْمَاتِيحَ الْكَلِمِ

اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن میری نے بیان کیا کہ جب اس حضور کو کوئی شخص آپ کی صورت میں دیکھے (تو وہ اس حضور ہی کو دیکھے) ۱۸۸۲۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی کہ ان سے عبد العزیز بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعہ دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

۱۸۸۳ء ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث میان کی ان سے بیعت نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے انہیں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف میں مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے، کیونکہ وہ اسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

۱۸۸۳ء۔ ہم سے خالد بن خلی نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا اس روایت کی متابعت یونس اور زہری کے محققین نے کی :

۱۸۸۵ء ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیٹنے  
 حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن زبیر  
 نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا  
 بیس بن سکتا ہے۔

۷۰-۱۔ رات کے خواب اس کی روایت سمرہ نے کی :

۱۸۸۶- ہم سے احمد بن محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الرحمن الطغفائی نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْمَرْحَةُ إِذْ أَتَيْتُ  
بِمَقَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ عَنِّي وَضَعْتُ فِي يَدِي  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ هَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَرَأَيْتُمْ لَيْلَةَ الْكَعْبَةِ قَرَأْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَاسَنَ  
مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمَ الرِّجَالِ لَهُ لَيْلَةٌ كَاسَنَ مَا  
أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْلِ قَدْ رَجَلَهَا قَطْرُ مَاءٍ مَسْكًا  
عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطْلُوفُ بِالْبَيْتِ  
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ  
إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطِطًا عَرَّ الْعَيْنِ أَيْمَى كَانَهَا  
عُتْبَةَ طَافِيَةً فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ  
اللَّهُ جَالٌ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي النَّيَامِ  
وَسَأَلَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سَيْدِمَانُ ابْنُ كَيْسَرٍ وَابْنُ  
أَخِي الزُّهْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَادَ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاسْتَعَانَ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ  
كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَ مَحْزُورًا يُسَيِّدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَهُ

بَابُ الرُّؤْيَا بِالشَّهَارِ وَقَالَ ابْنُ

فرمایا مجھے مفاتیح الکلم دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے  
اور گزشتہ رات میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی  
گئیں اور میرے سامنے انہیں رکھ دیا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان  
محمود کو اس دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

۱۸۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان  
سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا میں نے ایک  
گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے کسی نسب سے خوبصورت آدمی  
کی طرح تھے ان کے لیے خوبصورت بال تھے ان سب سے خوبصورت بالوں کی  
طرح جو تم دیکھ سکتے ہو گے ان میں انہوں نے لکھا کیا تھا اور پانی ان سے  
ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے سہارے یا زیر فرمایا کہ دو آدمیوں کے  
شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ کون  
صاحب ہیں مجھے بتایا گیا کہ مسیح بن مریم علیہما السلام۔ پھر جانک میں نے  
گنگھریائے بال والے آدمی کو دیکھا جس کی ایک آنکھ کافی تھی اور انگور کے  
دانے کی طرح اٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کون ہے مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح وصال ہے

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ  
نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا  
ہے اور انہوں نے حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت سلیمان بن  
کثیر زہری کے بیٹے اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطے سے کی اس سے  
عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سے۔ اور زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے عبید اللہ  
نے اور ان سے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے واسطے سے۔ اور شعب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری کے واسطے سے  
بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث  
بیان کرتے تھے اور عمر نے اسے مسند نہیں بیان کرتے تھے لیکن بعد میں  
کرتے گئے تھے۔

۱۰۷۱۔ دن کا خواب۔ اور ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے

سے بیان کیا کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح  
ایسی ہیں ۶

۱۸۸۹- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انیس سالک نے  
خبر دی انیس اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ  
عنها کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے  
کناح میں تھیں، ایک دن آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ کے سامنے کھانسی  
چیز پیش کی اور آپ کا سر جھانپیں لگیں اس مرض میں آنکھوں سے سونگے پھر بیدار ہوئے  
تو آپ مسکرا رہے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں اس پر پوچھا رسول اللہ آپ  
بہنس کیوں رہے تھے؟ اس حضور نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے  
اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے اور دریا کی پشت پر وہ اس طرح  
سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں اسحاق کو شک تھا کہ حدیث کے الفاظ  
”ملوک علی الاشدۃ“ تھے یا ”ملوک علی الاشدۃ“ انہوں نے بیان کیا کہ میں  
نے اس پر عرض کی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ چنانچہ  
آنکھوں نے ان کے لئے دعا کی۔ پھر آپ نے سر مبارک رکھا (اور سونگے) پھر بیدار  
ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں بہنس رہے ہیں  
آنکھوں نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں غزوہ  
کرتے ہوئے پیش کئے گئے جس طرح آنکھوں نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا بیان کیا کہ میں  
نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ اس حضور  
نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ  
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر پر (قافلہ جہاد کے ساتھ) گئیں اور جب

۱۰۷۲- عورتوں کے خواب ۶

۱۸۹۰- ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انیس غارہ  
بن زید بن ثابت نے خبر دی انیس ام غارہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک انصاری خاتون  
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نے انیس خبر دی کہ  
انہوں نے مہاجرین کے ساتھ برادرانہ تعلق کے لئے قرعہ اندازی کی تو ہمارے  
عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام کا نکلا، پھر ہم نے انیس اپنے گھر میں پھر

عقوب بن ابی سیورین۔ رَوَّيَا النَّهَارِ مِثْلُ  
رَوَّيَا اللَّيْلِ ۶

۱۸۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ  
سَيِّمَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى امِّ حَرَامٍ بِنْتِ مُلْحَانَ وَ  
كَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا  
يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَغْلِي رَأْسَهُ فَتَأَمَّرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ  
قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَأْسُ  
مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَعُونَ  
تَبَاجَ هَذَا الْبَحْرِ مِثْلَ الْوَسْطَةِ لَوْ مِثْلُ الْمَلُوكِ  
عَلَى الْأَمِيرَةِ شَلَّتْ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ نَدَّ عَالِيَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ  
وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
قَالَ نَأْسُ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ  
اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَوَكَّبَتِ  
الْبَحْرِي زَمَانَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ  
وَأَتَتْهَا حِينَ تَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۶

سمندر سے اہر ایڑ تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں ۶

باب ۱۰۷۲- رَوَّيَا النِّسَاءِ ۶

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ  
حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدٍ  
بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا  
الْمُهَاجِرِينَ قَرْعَةً قَالَتْ فَظَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ  
فَوَزَعْنَا فِي أَيْمَانِنَا فَوَجِعَ وَجَعُهُ الَّذِي كُوفِيَ فِيهِ

اس کے بعد انہیں وہ تکلف ہوئی جس میں ان کی وفات ہو گئی۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو انہیں غسل دیا گیا اور ان کے کپڑوں کا کفن دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا ابواسائب (عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر اللہ کی رحمت ہو، تمہارے متعلق میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ ان حضوٰر نے اس پر فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت بخشی (مرنے کے بعد)؟ میں نے عرض کی میرے باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ پھر اللہ کے عزت بخشے گئے گا، ان حضوٰر نے فرمایا جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی چیز (موت) ان پر لچکی ہے اور خدا کی قسم میں بھی ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ ہونے کے باوجود انہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے اس کے بعد کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کبھی کسی کی برائت نہیں کروں گی۔

فَكَمَّا تَوَفَّيَ غُسْلًا وَكُفِّنَ فِي الْتَوَابِ وَحَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا سَائِبٍ فَشَهِدَ فِي عَيْتِكَ لَقَدْ أُرْمِلَتْ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَذْرِبُكَ إِنَّ اللَّهَ اكْرَمَهُ فَقُلْتُ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَسَنَ تِكْرَمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِنِّي لَرَجَوْلُهُ الْخَيْرُ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يَفْعَلُ فِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُرِيكَ بَعْدَ لَا أَحَدًا أَبَدًا

۱۸۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب نے خبر دی اور انہیں زہری نے یہی حدیث۔ اور بیان کیا کہ (ان حضوٰر نے فرمایا کہ) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا انہوں نے بیان کیا کہ اس کا مجھے ربح ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے (چنانچہ میں سو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک جاری چشمہ ہے میں نے اس کی اطلاع آنحضرت کو دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِهِ. قَالَتْ وَأَخْبَرَنِي قُتَيْبَةُ قَرَأْتُ بِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

۱۰۷۳۔ براخواب شیطان کی طرف سے ہے پس اگر کوئی براخواب دیکھے تو بائیں طرف تھوک دے اور اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرے

۱۸۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یقین نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوقتاہہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور آپ کے شہسواروں میں سے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے شیطان کی طرف سے پس تم میں سے کوئی براخواب دیکھتا ہے جو اسے پالندہ ہو تو اسے چلبیٹے کہ اپنے بائیں طرف تھوکرے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے۔ وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا

بَابُ ۱۰۷۳۔ الْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ بَاسِرٍ وَلَا يَلْسَنْتُ عِذًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ ذَكَرَ أَنَّ أَصْعَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْزَالَهُ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكْرَهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ بَاسِرٍ وَلَا يَلْسَنْتُ عِذًا بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهٗ

۱۰۷۴۔ دودھ

۱۸۹۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں حمزہ ابن عبد اللہ نے خبر دی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

بَابُ ۱۰۷۴۔ اللَّبَنُ

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ  
لَبَنٍ قَشِيرٍ مِنْهُ حَتَّى إِذَا لَرَى التَّرْتِي يَخْرُجُ مِنْ  
أَطْفَائِي ثُمَّ أُعْطِيتُ قَضِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا  
أَوَّلُ شَيْءٍ يَأْرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَلَّةُ

آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا  
گیا اور میں نے اس کا دودھ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے  
ناخن میں نمایاں دیکھا اس کے بعد میں نے اس کا بچا ہوا دیدیا۔ آپ کا اشارہ  
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا صحابہ نے پوچھا آپ نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول  
اللہ! اُن حضور نے فرمایا کہ علم؛

۱۰۷۵۔ جب دودھ کسی کے اطراف یا ناخن تک نمایاں ہو جائے؛

۱۸۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے  
ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی اور  
انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے  
اس میں سے پیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر اپنے اطراف میں نمایاں دیکھا  
پھر میں نے اس کا بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا جو صحابہ وہاں موجود  
تھے انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آنحضرت نے فرمایا  
کہ علم؛

۱۰۷۶۔ خواب میں قیص؛

۱۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے صالح نے ان سے ابن  
شہاب نے بیان کیا ان سے ابوامامہ بن سہل نے حدیث بیان کی انہوں نے  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا  
رہے ہیں وہ قیص پہنے ہوئے ہیں ان میں بعض کی قیص تو صرف سینے تک کی  
ہے اور بعض کی اس سے بڑی ہے اور اُن حضور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے  
پاس سے گزرے تو ان کی قیص زمین سے گھٹ رہی تھی صحابہ نے پوچھا یا رسول  
اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ دین؛

۱۰۷۷۔ خواب میں قیص کا گھسٹنا؛

۱۸۹۶۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہیں  
ابوامامہ بن سہل نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان

بَابُ ۱۰۷۵ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي اطْرَافِهِ أَوْ اطْرَافِيهِ  
۱۸۹۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ  
بِقَدَحٍ لَبَنٍ قَشِيرٍ مِنْهُ حَتَّى إِذَا لَرَى التَّرْتِي يَخْرُجُ  
مِنْ أَطْرَافِي فَأُعْطِيتُ قَضِي عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ  
مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْغَلَّةُ

بَابُ ۱۰۷۶ الْقَيْصُ فِي النَّمَامِ

۱۸۹۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّ  
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ  
عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَيْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا  
مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ  
قَيْصٌ يَجْرُ لَا قَالُوا مَا أَوَّلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ

بَابُ ۱۰۷۷ جَرَى الْقَيْصُ فِي النَّمَامِ

۱۸۹۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي أَبُو أُمَامَةَ  
بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو اپنے سامنے پیش ہوتے دیکھا وہ قیسی کہتے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی قیسی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بڑی تھی اور ہرے سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو ان کی قیسی زمین سے اٹھ رہی تھی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ دیں:

۱۰۷۸۔ خواب میں سبز یا ہرا بھرا باغ دیکھنا:

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے قزو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ لوگ اس طرح کی بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ ان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انہیں علم نہیں ہے میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون ایک ہرے بھرے باغ میں نصب کیا ہوا ہے اس ستون کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ (عروہ) لگا ہوا تھا اور نیچے منصف تھا۔ منصف سے مراد خادم ہے پھر کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ العروہ (الونقی) کو پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم ہونگے)۔

۱۰۷۹۔ خواب میں عورت کو منہ کھولنا:

۱۸۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوامامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں، ایک شغفی نہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے لے جا رہا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری بیوی ہے۔ اس کے (چہرے سے) پردہ ہٹاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ تمہیں تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی انجام تک پہنچائے گا:

۱۰۸۰۔ خواب میں ریشم کے ٹکڑے:

اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا تَابِيْهُمُ رَأَيْتُ النَّاسَ عَرْضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَبِيْهُ قِيمَتُهَا مَا يَبْتَغُ الثَّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْتَغُ دُونَ ذَلِكَ وَعَرْضُ عَلَيَّ عَمْرُؤُا بِنُ الْخَطَابِ وَعَلَيْهِ قِيمَتُ يَخْتَرُ قَالُوا فَمَا آدَلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْيَدَيْنِ:

باب ۷۸۔ الْخُفْيُ فِي النَّيْمِ وَالرُّؤْيَا وَالْخُفْيُ:

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هَرَمِيُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ قَمَرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ ارْتَمِهِمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَتْ يَبْتَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا يَكْسِي لَهُمْ بِهِ عِلْمُ اِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عُمُرٌ وَضِعَ فِي رَوْحَةٍ خَضِرَ أَوْ قَصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مُنْصَفٌ وَ مُنْصَفُ الرُّوْصِيفِ. قَعِيلٌ اِرْقَةٌ قَرِيبَتْ حَتَّى اَذْنُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصَتْهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَخِيذُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى:

باب ۷۹۔ كَشْفُ الْمَرَاةِ فِي النَّيْمِ:

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكَ فِي النَّيْمِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ قَعِيلَتْ فِي سَرَقَةٍ يَحْرِيرُ قِيْعُولُ خَلِيْدٍ بَدَا مَرَاتُكَ فَانْكَشِفَهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ اِنْ يَكُنْ هَذَا اِمِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُضَاهِي:

باب ۸۰۔ مَيَابِ الْعُرَيْرِ فِي النَّيْمِ:

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ جَبَلًا أَنَا أَتَرَوْ جَبَلٌ مَوْتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَحْبِلَتُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ أَكُفِّفُ فَكُفِّفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِجُهُ ثُمَّ أَرَيْتُكَ يَحْبِلَتُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ أَكُفِّفُ فَكُفِّفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِجُهُ

۱۸۹۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معویہ نے خبر دی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے دو مہر تہہ دکھائی گئی میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تمہیں میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کے پاس ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا پھر میں نے تمہیں دیکھا کہ فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے کہا کہ کھولو۔ اس نے کھولا تو تمہیں میں نے سوجا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا

۱۰۸۱۔ ہاتھ میں نبخیاں

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَارِحِ الْكَلْبِ وَنُفُوتٍ بِالرَّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَاسِحُهُ أَيْتُهُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَّغَنِي أَنَّ جَوَارِحَ الْكَلْبِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأُمُورِ الْوَاحِدِ وَالْأُمُورِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ

۱۹۰۰۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں جوارح الکلب کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میری ہر طرف کے ذریعہ کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں انہیں رکھ دیا گیا اور محمد نے بیان کیا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ”جوارح الکلب“ سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو ان حضوروں سے پہلے کتاؤں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یاد اور امور یا اسی جیسے میں جمع کر دیا ہے

۱۰۸۲۔ مردہ اور حلقہ سے ٹکنا

باب ۸۲۔ التَّغْلِيْقُ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وَحَدَّثَنِي حَبِيبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَافِيًا فِي الرُّوْضَةِ وَنَسَطَ الرُّوْضَةَ عُرْوَةً فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةً فَقِيلَ أَرَقَرَهُ قُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَأَنَا فِي وَصِيفٍ قَرَعَ شِبَابِي قَرَبْتُ فَأَسْتَنْسِكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَأَنْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَنْسِكٌ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَلَاثُ الرُّوْضَةِ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ

۱۹۰۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے انس نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے۔ ۶۔ اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے جس کے اوپر کے سرے سے پر ایک حلقہ لٹکا ہوا ہے کہ اس پر چڑھ جاؤں میں نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا پھر میرے پاس خادم آیا اور اس نے میرے کپڑے چڑھائے پھر میں اوپر چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا ابھی میں اسے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ اُنکھ کھل گئی پھر میں نے اس کا ذکر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ تھا اور وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقی تھا تم ہمیشہ اسلام پر مضبوط رہو گے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جائے گی۔

۱۰۸۲۔ اپنے گھر کے نیچے خیمہ کا ستون (خواب میں دیکھنا)

۱۰۸۳۔ خواب میں ابترق (دیکھنا) جنت میں داخل ہونا

۹۰۲۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہی نے بیان کیا ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارا بھائی مرد نیک ہے یا فرمایا کہ عبد اللہ مرد نیک ہے۔

۸۴۔ خواب میں قید

۹۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن عوف نے حدیث بیان کی انہوں نے عوف سے سنان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے جھٹالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ محمد امام بخاری نے کہا کہ میں کہتا ہوں اور ابن سیرین نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ پس اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے اور خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور قید کو اچھا سمجھتے تھے اور کہا گیا ہے کہ قید دین میں ثابت قدمی ہے اور قہارہ یونس ہشام اور ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور بعض نے یہ ساری روایت حدیث میں شمار کی ہے لیکن عوف کی روایت زیادہ واضح ہے اور یونس نے کہا کہ قید کے بارے میں روایت کو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی سمجھتا ہوں۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ طوق ہیٹھ گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُورَةُ الْوُثْقَى لَا تَرَأَى مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ

بَاب ۱۰۸۲

بَاب ۱۰۸۳

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

بَاب ۸۴

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْحَبٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ كَثُرَ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِّنْ سِتْنَةٍ وَآرَبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَنَا قَوْلُ هَذَا كَانَ يَقُولُ الْمَرْوِيُّ ثَلَاثَ حَدِيثٍ النَّفْسُ وَتَحْوِيلُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُرْ عَلَى أَحَدٍ وَيَقْصُرْ فَلْيَقْصِرْ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْعَمَلَ فِي النَّوْمِ. وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. وَرَوَى تَادَةُ وَيُونُسُ وَهَشَامٌ وَابُو هِلَالٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كَلِمَةً فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْنُ يُونُسَ قَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَادْرَجَهُ وَسَمِعْتُ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَكُونُوا الْأَغْلَالُ

**باب ۱۰۸۵۔ اَنْعَمَ الْجَارِيَةُ فِي السَّامَةِ**  
**۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ**  
 أَخْبَرَنَا مَخْرُوعُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ  
 بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ  
 هِمْدَانَ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
 طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فِي السَّكَنِ حِينَ أَفْتَرَعَتِ  
 الْأَنْصَارُ عَلَى سَكَنِ الْمُهَاجِرِينَ فَشَتَكِي مَرَضَنَا حَتَّى  
 تَوَلَّى ثُمَّ جَعَلْنَا فِي الْأَوْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا  
 السَّامِ ثَبَّاهُ دَقِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ . قَالَ  
 وَمَا يُدْرِيكَ ؟ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَا هُوَ قَدْ  
 جَاءَ الْبَاقِيَيْنِ إِنِّي لَأَرْجُوهُ الْخَيْرِ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ  
 مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ فِي دَلِيلِكُمْ قَالَتْ  
 أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَكَ قَالَتْ وَرَأَيْتُ  
 يُعْثَمَانُ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فِجْثَتْ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَلِكَ  
 عَلَيْهِ يَجْعَلُ لَكَ :

**۱۰۸۵۔ خواب میں جاری چشمہ دیکھا :**  
**۱۹۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں بعد اللہ نے خبر دی انہیں**  
 معمر بن زہری، انہیں زہری نے انہیں خارج بن زید بن ثابت نے اور  
 ان سے ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ انہیں میں کی ایک خاتون ہیں  
 کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ جب  
 انصار نے مہاجرین کے قیام کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی  
 اللہ عنہ کا نام ہمارے یہاں بھرنے کے لئے نکلا، پھر وہ بیمار پڑے، ہم نے  
 ان کی تیمارداری کی لیکن ان کی وفات ہو گئی پھر ہم نے انہیں ان کے کپڑوں  
 میں لپیٹ دیا اس کے بعد آنحضرت ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے کہا کہ  
 ابوالسائب، تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے  
 عزت بخشی ہے۔ اس حضور نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا! میں نے طرفی کی  
 واللہ مجھے معلوم نہیں ہے اس حضور نے اس کے بعد فرمایا جہاں تک ان کا تعلق  
 ہے تو یقینی بات ان تک پہنچی ہے اور میں اللہ سے ان کے لئے خیر کی امید  
 رکھتا ہوں لیکن خدا گواہ ہے میں رسول اللہ ہوں اور اس کے باوجود مجھے معلوم  
 نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا ام العلاء نے کہا کہ واللہ اس کے بعد  
 میں کسی انسان کی پاکی نہیں بیان کروں گی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عثمان  
 رضی اللہ عنہ کے لئے خواب میں ایک جلدی چشمہ دیکھا تھا اپنا پنجہ میں نے حاضر ہو

کر آنحضرت سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری ہے :

**باب ۱۰۸۶۔ تَوَدَّ الْمَاءَ مِنَ الْبَرِّ حَتَّى يَزْدِي**  
**النَّاسُ زُلْفًا لَوُحُورِهِمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :**

**۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ**  
**حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَخْرُوعُ بْنُ جُوَيْرِبَةَ**  
**حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى**  
**بَيْتِ الْأَزْمِ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ**  
**الذُّوْقَ فَزَمَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْوَةٍ ضَعُفَ نَفْعُهُ**  
**اللَّهُ لَهُ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَعَاكَ**  
**يَدُهُ عَرَبًا فَلَمَّا رَأَى عَقْرَبًا قَسَمَ النَّاسُ يَفْعُو قَرِيبَهُ**  
**حَتَّى قَوَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ :**

**۱۰۸۶۔ کنویں سے پانی کھینچنا یہاں تک کہ لوگ میراب ہو جائیں**  
 اس کی روایت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی :  
**۱۹۰۵۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے**  
 شعیب بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے مخرواع بن جویربہ نے حدیث بیان  
 کی ان سے نافع بن ابی عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث  
 بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب میں امیں نے ایک کنویں  
 پر عطا اس میں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی آگئے اب ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لی اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا ان کے کھینچنے میں  
 کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اس کے بعد ان خطاب نے اسے  
 ابو بکر کے ہاتھ سے لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا میں نے  
 عمر عیسیٰ پانی کھینچنے میں کسی کو ماہر نہیں دیکھا، انہوں نے خواب پانی نکالا یہاں تک

کہ لوگوں نے اونٹوں کے لئے حوض پانی سے بھر لئے،  
**باب ۱۰۸۷۔** تَزِمُ النَّذْنُ نُوْبٍ وَالدُّ نُوْبَيْنِ مِثْ

۱۰۸۷۔ ایک یا دو ڈول پانی کمزوری کے ساتھ کھینچنا۔

الْبِشْرُ يَضْعُفُ  
**۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا**  
 زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْثِ  
 النَّسَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ رَأَيْتُ  
 النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَرَمَّ ذَنْوِيًّا أَوْ ذَنْوَيْنِ  
 وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْغَطَّاءِ  
 فَأَسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِي قَرِيهَ  
 حَتَّى قَرَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ

**۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا**  
 أَلِيشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي  
 سَعِيدُ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنْ نَأْكُلَ رَأَيْتُنِي  
 عَلَى قَلْبِيبٍ وَعَلَيْهَا وَلَوْ فَتَرَعْتُ مِنْهَا مَا سَأَلَ اللَّهُ  
 ثُمَّ أَخَذَ هَا مِنْ أَبِي تَعَاظَةً فَتَرَمَّ مِنْهَا ذَنْوِيًّا  
 أَوْ ذَنْوَيْنِ وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ  
 اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَ هَا عُمَرُ بْنُ الْغَطَّاءِ فَلَمَّ  
 أَرَبَ غَرَبًا مِنَ النَّاسِ بِتَزْوِيمٍ تَزْوِيمِ عُمَرُ بْنُ الْغَطَّاءِ  
 حَتَّى قَرَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ

**باب ۱۰۸۸۔** إِلَّا سَتَرْنَا فِي الْمَنَامِ

**۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ**  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
 أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْ نَأْكُلَ رَأَيْتُ ابْنِي عَلِيَّ حَوْضِي  
 اسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الذَّنْوَ مِنْ يَدِي  
 يُمِرُّ بَعْثِي مَوْلَى فَتَرَمَّ ذَنْوَيْنِ وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ  
 وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْغَطَّاءِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمَّ

۱۹۰۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث  
 بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے، ان سے ان کے  
 والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خواب کے  
 سلسلے میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جمع ہو گئے ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ کھڑے ہوئے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری  
 تھی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے  
 اور وہ بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنی بھارت کے ساتھ پانی  
 نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لئے،

۱۹۰۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب انہیں  
 سعید نے خبر دی انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا  
 اس پر ڈول تھا، جتنا اللہ نے چاہا۔ میں نے ان میں سے پانی کھینچا، پھر اس  
 ڈول کو اب انی تماف نے لے لیا اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان  
 کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ بڑا ڈول بن گیا اور  
 اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا میں نے کسی ماہر کو عمر بن الخطاب  
 کی طرح کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کے لئے اونٹوں  
 کے حوض بھر دیئے،

۱۰۸۸۔ خواب میں آرام،

۱۹۰۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
 نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہتام نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
 سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو میرا ب کر رہا  
 ہوں پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے آرام دینے کے لئے ڈول  
 میرے ہاتھ سے لے لیا پھر انہوں نے دو ڈول کھینچے ان کے کھینچنے میں کمزوری  
 تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ابن الخطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور

يَزُولُ يَنْزُوعًا حَتَّى قَوْلَى النَّاسِ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ :  
**باب ۱۰۸۹۔ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ :**

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ حَدَّثَنِی  
 الْبَلِیْتُ حَدَّثَنِی عَفِیْلُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِی  
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَاهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ  
 جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ  
 تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ قَلْبٍ لِسَنَ هَذَا الْقَصْرِ  
 قَالُوا الْعُمَرَاءُ بَيْنَ الْخَطَابِ قَدْ كَوَتْ غَيْرَتَهُ قَوْلِيَتْ  
 مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرَاءُ الْخَطَابِ  
 ثُمَّ قَالَ أَعْلَيْتُكَ يَا بَنِي آدَمَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنِي حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ  
 ابْنِ الْكَسْكَارِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ  
 مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِسَنَ هَذَا فَقَالُوا الرَّجُلُ مِّنْ تَوَشُّي  
 فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ  
 مِّنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ رَسُولُ اللَّهِ :

**باب ۱۰۹۰۔ الْوُضُوءُ فِي الْمَنَامِ :**

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنِی يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْبَلِیْتُ  
 عَنْ عَفِیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِی سَعِيدُ بْنُ  
 الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَاهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ  
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ  
 رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ  
 قَصْرِ قَلْبٍ لِسَنَ هَذَا الْقَصْرِ فَقَالُوا لِعُمَرَ قَدْ كَوَتْ  
 غَيْرَتَهُ قَوْلِيَتْ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُو قَالَ أَعْلَيْتُكَ يَا بَنِي  
 آدَمَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ :

برابر کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے اور حوض سے پانی بہہ رہا تھا۔  
 ۱۰۸۹۔ خواب میں محل دیکھنا :

۱۹۰۹۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا  
 کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے  
 فرمایا میں سو رہا ہوں تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں نے دیکھا  
 کہ جنت کے کنارے محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا  
 یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ عمر بن خطاب کا، پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی  
 اور وہاں سے واپس آگیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی  
 اللہ عنہ اس پر رو پڑے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن  
 ہوں۔ کیا میں آپ کے ساتھ غیرت کروں گا؟

۱۹۱۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے  
 حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے محمد  
 بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے  
 کا محل مجھے نظر آیا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا کہ قریش کے ایک شخص کا،  
 ابن الخطاب مجھے اسی کے اندر جانے سے صرف تمہاری غیرت مانع رہی  
 جسے میں خوب جانتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں  
 آپ پر غیرت کروں گا؟

۱۰۹۰۔ خواب میں وضو :

۱۹۱۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے  
 خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُن حضور نے فرمایا میں سو رہا ہوں تھا کہ میں نے  
 اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی  
 تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا پھر میں نے ان کی  
 غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ رو بیٹھے اور عرض  
 کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر نہ ہوں۔ کیا آپ پر غیرت کروں گا؟

## باب ۱۰۹۱۔ التَّوَابُ بِالْكَتِيبَةِ فِي مَنَْامٍ ۝

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 التَّوَهُّمِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ  
 فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ سِنُطٍ الشَّعْرَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطَلِفُ  
 رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ  
 قَدْ هَبُّهُ الْتَيْفُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَبِينُهُ جَعْدًا أَوْسَى  
 أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَن يَمْنَةً عَنْبَةً طَائِفَةً  
 قُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ  
 بِهِ شَبَهًا رَأَيْتُنِي وَابْنَ قُطَيْبٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي  
 الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُرَاعَةٍ ۝

## باب ۱۰۹۲۔ إِذَا أُعْطِيَ فَضْلُهُ غَيْرَ فِي النَّوْمِ ۝

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ مَكِّيٍّ حَدَّثَنَا أَلَيْشُ  
 عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا خُزَّاءُ ابْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ  
 أُرَيْتُنِي يَقْدِرُ لِي نَشْرَبُ مِنْهُ حَتَّى أَتَى لَأَمْرًا  
 الْوَيْ تَجْعَلُ شَرُّهُ أَغْطَيْتُ فَضْلَهُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ ۝

## باب ۱۰۹۳۔ الْأَمْنُ وَذَهَابِ النَّوْمِ فِي الْمَنَامِ ۝

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
 عَقَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا  
 تَائِفُ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَجُلًا مِنَ أَهْلِ حَبَابِ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانُوا يَمُوتُونَ التَّوْبَا عَلَى عَقِيدِ  
 وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفَعُونَهَا عَلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفَعُونَ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ وَآنَا غُلَامٌ حَدِيثُ الْيَسَنِ  
 وَبَيْنَتِي السَّجْدَ قَبْلَ أَنْ أَنْتَبِهَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي تَوَّ

## ۹۱۔ خواب میں طواف کعبہ ۝

۱۹۱۳۔ ہم سے ابو اسمان نے حدیث بیان کی انہیں شیعہ نے خبر دی انہیں  
 زہری نے انہیں سالم بن عبد اللہ ابن عمر نے خبر دی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی  
 اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا  
 کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک صاحب  
 نظر پڑے، گندم گوں، بال نکلے ہوئے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان اس ہڈا  
 لئے ہوئے تھے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا  
 کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص سرخ بھاری  
 جسم والا گھنگھریالے بال والا اور ایک آنکھ سے کانا، جیسے اس کی آنکھ پر خشک  
 انگور جو نظر پڑا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ دجال ہے دجال ہے دجال تو گوشت میں  
 ابن قطن سے سب زیادہ مشابہ تھا۔ یہ ابن قطن قبیلہ خزاعہ کے بنی المصطلق  
 کا ایک فرد تھا ۝

## ۹۲۔ جب کسی نے اپنا بچا ہوا خواب میں کسی اور کو دیا ۝

۱۹۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمزہ بن عبد اللہ  
 بن عمر نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ دودھ کا ایک پیالہ  
 میرے پاس لایا گیا اور اس میں سے پیا، یہاں تک کہ میرا پی کو میں نے نمایاں  
 طور پر پایا، پھر اس کا بچا ہوا عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ  
 نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول اللہ فرمایا کہ علم ۝

## ۹۳۔ خواب میں اطمینان کا احساس اور خوف کا دور ہونا ۝

۱۹۱۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عفان بن مسلم  
 نے حدیث بیان کی ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع  
 نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے صلب میں سے کچھ لوگ آئے حضور کے عہد میں خواب دیکھتے  
 تھے اور اسے آئے حضور سے بیان کرتے تھے آئے حضور اس کی تعبیر دیتے جیسا کہ  
 اللہ چاہتا۔ میں اس وقت نو عمر تھا اور گھر مسجد تھی۔ یہ میری شادی سے پہلے  
 کی بات ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی نیرو توتی تو تو بھی ان  
 لوگوں کی طرح خواب دیکھتا چناںچہ میں ایک رات لیٹا تو میں نے کہا اے اللہ!

اگر تو میرے اندر کوئی خیر و بھلائی جانتے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ میں اسی حال میں سو گیا اور میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے میں ان دونوں فرشتوں کے درمیان میں تھا اور اللہ سے دعا کرتا جا رہا تھا کہ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھایا گیا (خواب ہی میں) کہ مجھ سے ایک اور فرشتہ ملا جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا اور اس نے کہا کہ: دروہیں، تم کتنے اچھے آدمی ہو اگر تم نماز زیادہ پڑھتے۔ چنانچہ وہ مجھے لے کر چلے اور جہنم کے کنارے پہلے جا کر مجھے کھڑا کر دیا تو جہنم کنویں کی طرح نہ بتہی اور کنویں کے سینک کی طرح اس کے بھی سینک تھے اور ہر دو سینکوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور میں نے اس میں کچھ لوگ دیکھے۔ جہنمیں زنجیروں میں لٹکا دیا گیا تھا اور ان کے سر نیچے تھے۔ ان میں سے بعض ترس کے لوگوں کو میں نے پہچانا بھی پھر مجھے دائیں طرف لے کر چلے بعد میں میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انہوں نے آں حضور سے۔ آں حضور نے اسی (کہ فرمایا بعد اللہ مرد نیک ہے۔ نافع نے بیان کیا کہ اس کے بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز زیادہ پڑھتے تھے،

۹۴۷-۱۔ خواب میں دائیں طرف لے جانا:

۱۹۱۵-۱۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خدری، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا مسجد نبوی میں سوتا تھا، اور خوشنویس بھی خواب دیکھتا وہ آں حضور سے اس کا تذکرہ کرتا۔ میں نے سوچا کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا جس کی آنحضرت مجھے کوئی تعبیر دیں۔ پھر میں سویا اور میں نے دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے۔ اور مجھے لے چلے۔ پھر ان دونوں سے تیسرا فرشتہ بھی آگیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ دروہیں، تم نیک آدمی ہو۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے وہ کنویں کی طرح نہ بتہی تھی اور اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچانا بھی، پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے اور جب صبح

كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَّرَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَرَىٰ هَؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَبَّجْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي رُؤِيَا فَبَيِّنْهُ لِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ فِي مَكَانٍ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْبَلَانِي إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ عَوِّذُكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي كَقَبْنِي مِلْتُ فِي يَدَيَّ مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَرَاهُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةَ فَانْظُرُوا بِي حَتَّىٰ وَتَقْبُوا بِي عَلَىٰ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَقَبْنِي الْيُسْرَىٰ كَرُودَتْ كَقَبْنِي الْيُسْرَىٰ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ يَبْدَأُ مُقْبَعَةً مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَىٰ فِيهَا رَحَالَ مُعْلَقَيْنِ بِالسَّلَاسِلِ رَأَوْسُهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَسِينِ فَقَضَضْتُهَا عَلَىٰ حَقْصَةٍ فَقَضَضْتُهَا حَقْصَةً عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ

بَابُ ۹۴۷-۱۔ الْأَخِيذُ عَلَى الْيَسِينِ فِي النُّومِ:

۱۹۱۵-۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا غَرَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَيْدِي فِي السَّجْدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَصَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِنِّي رُؤِيَا فَبَيِّنْهُ لِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْبَلَانِي إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ عَوِّذُكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي كَقَبْنِي مِلْتُ فِي يَدَيَّ مُقْبَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَرَاهُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةَ فَانْظُرُوا بِي حَتَّىٰ وَتَقْبُوا بِي عَلَىٰ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَقَبْنِي الْيُسْرَىٰ كَرُودَتْ كَقَبْنِي الْيُسْرَىٰ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ يَبْدَأُ مُقْبَعَةً مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَىٰ فِيهَا رَحَالَ مُعْلَقَيْنِ بِالسَّلَاسِلِ رَأَوْسُهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَسِينِ فَقَضَضْتُهَا عَلَىٰ حَقْصَةٍ فَقَضَضْتُهَا حَقْصَةً عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ



فَلَمَّا امْتَحَتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةِ قَرْنَتِ حَفْصَةَ  
الْأَنْبِلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ  
يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ :

### باب ۹۵۔ الْقَدَاحُ فِي الشُّومِ :

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْأَلْبُثُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ خَمْرَةَ بِنْتِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا  
أَنَا وَنَائِشِحُ أَيْتُتْ بِقَدَحٍ لَعْنٍ فَتَرَبَّتْ مِنْهُ شَحَرٌ  
أَعْطَيْتُ فَضَلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا آؤَلَتْهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلَّهُ :

### باب ۹۶۔ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي السَّنَامِ :

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ  
ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نُسَيْطٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَائِشِحُ رَأَيْتُ أَنَّهُ وَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوْكْرَانِ  
مِنْ ذَهَبٍ فَفُطِعَتْهُمَا وَكُرْهَتْهُمَا فَأَذِنَ لِي فَخَفَفْتُهُمَا  
فَقَطَّارًا فَأَذَلَتْهُمَا كَذَّبَ بَيْنَ يَحْرُجَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
أَحَدُهُمَا الْغَنَسِيُّ الْآخَرُ فَيُرْوَرُ بِالْيَسَنِ  
وَأَزْخَرُ مُسْتَلَمَةً :

### باب ۹۷۔ إِذَا رَأَى بَقْرًا شَحَرًا :

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى رَأَى رَاةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ابْنِي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ

ہوئی تو میں نے اس کا تذکرہ حضور رضی اللہ عنہ سے کیا انہوں نے جب  
آنحضرتؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے۔ کاش  
وہ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ  
رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے :

### ۱۰۹۵۔ خواب میں پیالہ :

۹۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے یقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ  
نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دو  
کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ نے اس کی تعبیر کیا؟  
اُس حضورؐ نے فرمایا کہ علم :

### ۱۰۹۶۔ جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے :

۹۱۷۔ مجھ سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے  
ان سے ابو عبیدہ بن نسیط نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا  
کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
خواب کے متعلق پوچھا جو انہوں نے بیان کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا  
گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے  
کے کنگی میرے ہاتھ میں رکھے گئے ہیں تو مجھے اس سے تکلیف پہنچی اور ناگواری  
ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی اور میں نے ان پر بھونک ماری اور وہ دونوں  
اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دو بھونکے پیدا ہوں گے عبد اللہ نے بیان کیا کہ  
ایک تو ان میں سے العنسی تھا جسے میں میں فروز نے قتل کیا۔ اور دوسرا  
مسلمہ :

### ۱۰۹۷۔ جب گائے کی قربانی ہوتے دیکھے :

۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی ان سے بریدہ نے ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے ان  
سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حوالہ سے کہ اُس حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ مجھ سے ایک ایسی سڑیل

کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں مجھ میں ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ  
یہ امام ہے یا ہجر۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مدینہ یعنی یثرب ہے اور میں نے  
خواب میں گائے دیکھی (ذبح کی ہوئی) اور اللہ کے یہاں اسی خیر ہے تو اس کی  
تبعیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ اہل میں فہید ہوئے اور خیر وہ ہے  
جو اللہ تعالیٰ نے خیر اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا، یعنی وہ جو ہمیں  
اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (دوسری فتوحات کی صورت میں) دی :

۹۸۔ خواب میں چھوٹا :

۹۱۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم الحنفلی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
عمر نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ  
یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سب سے آخری اور سب سے پہلی امت ہیں  
اور ان حضوٹوں نے فرمایا، میں سو یا ہوا تھا کہ زمین کے خزانے میرے پاس لائے  
گئے اور میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگھن رکھ دیئے گئے جو مجھے بہت شاق  
گزرے پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر چھوٹک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ  
اڑ گئے میں نے ان کی تبعیر دو چھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں میں ہوں  
ایک صنعاء کا اور دوسرا یمامہ کا

۹۹۔ جب کسی نے دیکھا کہ اس نے کوئی چیز کسی طاق ہے

نگالی اور اسے دوسری جگہ رکھ دیا :

۱۰۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
بھائی عبد الحمید نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے  
موسى بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، میں نے دیکھا جیسے ایک سیاہ عورت پر اگندہ بال۔ مدینہ سے نکلی  
ہبیعہ میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ ہبیعہ جھوٹ کو کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تبعیر لی  
کہ مدینہ کی وبا جھوٹ کو منتقل ہو گئی :

۱۰۱۔ سیاہ عورت :

۱۰۲۔ ہم سے ابو بکر المقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن بلال نے

بِمَا نَحَلُّ فَكَذَّبَ وَهَلَىٰ إِلَىٰ آتَمَاسَةٍ أَوْ حَجَرٍ  
فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا وَالدَّهْلُ  
خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَبَرُ مَا بَأْسًا  
اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَتَوَابِ الْقِيَامَةِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ  
بِهِ بَعْدَ يَوْمٍ بَدْرٍ :

باب ۹۸۔ النفع في المنام :

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْفَلِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ  
مُثَنَّبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ الْأَوَّلُونَ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْتَانِ  
إِذَا أَتَيْتُمُ الْغُرَافَةَ الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَادَرِ  
مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ عَلَيَّ وَأَهْمَانِي فَأَدْحِي إِلَىٰ أَنْ  
أَنْفَعُهُمَا فَنَفَعْتُهُمَا فَطَارَا نَاوَلْتُهُمَا الْكَذَّبَيْنِ  
الَّذَيْنِ آتَايَنِيهِمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ  
الْيَمَامَةِ :

باب ۹۹۔ إِذَا رَأَىٰ آيَةً أَخْرَجَ الشَّيْءَ

مِنْ كُوْرَةٍ فَاسْكَنْتَهُ مَوْضِعًا آخَرَ :

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً  
سَوْدَاءَ تَأْتِيهِ الرِّاسُ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى  
قَامَتْ بِهَبِيعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلَتْ أَنَّ وَبَاءَ  
الْمَدِينَةِ يَقُولُ إِلَيْهَا :

باب ۱۰۱۔ السَّيَّاهُ الْوَدَّ السَّوْدَاءَ :

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْمَقْدُمِيُّ حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ بِلَالٍ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَأْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِي الرَّاسَ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَزِلَّ بِمُهْبَعَةٍ فَتَأْذَنَ لَهَا أَنْ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْبَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ؛

**باب ۱۱۰۱۰ - الْمَرْأَةُ التَّائِيَةُ الرَّاسَ؛**

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أَدْنَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِي الرَّاسَ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمُهْبَعَةٍ فَأَذَنَتْ أَنْ دَبَاءَ الْمَدِينَةَ نُقِلَ إِلَى مَهْبَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ؛

**باب ۱۱۰۱۱ - إِذَا هَرَسَ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ؛**

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رَأْيَا أَبِي هُرَيْرَةَ سَيْفًا قَانَقَطَعَ صَدْرًا فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزَهُ أَعْرَى قَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِهَادِ الْمُؤْمِنِينَ؛

**باب ۱۱۰۱۲ - مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيِّهِ؛**

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّه بِحُلٍّ كَمِيزَةً كَلَّفَ أَنْ يَفْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَكَسَنَ يَفْعَلُ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَاهُونٌ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ مُبْتَدِئِينَ فِي أَوَّلِهِ الْأَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں خواب کے سلسلے میں کہ (اُن حضور نے فرمایا) میں نے ایک پرانگندہ بال سیاہ عورت دیکھی کہ وہ مدینہ سے نکل کر ہبیہ چلی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا ہبیہ منتقل ہو گئی ہے ہبیہ جحفہ کو کہتے ہیں؛

۱۱۰۱۰۔ ۱۔ پرانگندہ بال عورت؛

۱۹۲۲۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی اوس نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دن میں ایک پرانگندہ بال کالی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکل کر ہبیہ چلی جا کر ٹھہر گئی میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا ہبیہ یعنی جحفہ منتقل ہو گئی؛

۱۱۰۱۱۔ جب خواب میں تلوار ہلنے؛

۱۹۲۳۔ ہم سے محمد بن علام نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ ابن ابی بریدہ نے ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اُن حضور نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بچ سے ٹوٹ گئی اس کی تعبیر اہل جنگ میں مسلمانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر دوبارہ میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی شکل میں ہو گئی۔ اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کی صورت میں سامنے آئی؛

۱۱۰۱۲۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے؛

۱۹۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس سے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لئے کہا جائے گا، اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے لئے دے ہوگا جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اچھٹے

کانوں میں سیسہ لگھلایا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ نہیں کر سکے اور سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو ہریرہ نے یہ روایت موصول کی۔ اور تیسرے نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولا اور شعبہ نے بیان کیا ان سے اشم الرمانی نے انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان حضوروں کا یہ ارشاد بیان کیا کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، جس نے خواب دیکھا اور جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا،

وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَابٌ وَكُلَّفَ أَنْ يَنْفَعَهَا فَيَعَذَّبُ بِهَا فَيُفَجِّحُ. قَالَ سَفِيَانٌ وَصَلَّاهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ كَذَّبَ فِي رُؤْيَا لَهُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِي مِصْعُتٌ عِكْرَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ مَنْ تَحَكَّمَ وَمَنْ اسْتَمَعَ

۱۹۲۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی اسی طرح اس روایت کی متابعت ہشام نے کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَكَّمَ وَصَوَّرَ تَحَوَّرَ. تَابِعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ،

۱۹۲۶۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان اس چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو، ۱۱۰۴۔ جب کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کی کسی کو اطلاع نہ دے اور نہ اس کا کسی سے ذکر کرے،

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آخَرَى الْغُرَى أَنْ يَمُرَّ عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرَ، بِأَمْرٍ إِذَا رَأَى مَا يَنْكَرُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا،

۱۹۲۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد ربہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہ ان میں نے ابو سلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں (برے) خواب دیکھتا ہوں اور اس کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور میں بھی بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، پس جب پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب ناگوار خواب دیکھے تو اللہ کی اس کے شر سے پناہ مانگے اور شیطان کے شر سے اور تین مرتبہ فقو کر دے اور اس کا ذکر نہ کسی سے نہ کرے۔ پس وہ اسے کوئی

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرَّضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تَمَرَّضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْخَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يَحْدِثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَنْكَرُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَبْغُضْ تِلْكَ وَلَا يَحْدِثْ بِهَا أَحَدًا

نقصان نہ پہنچائے گی :

۱۹۲۸۔ ہم سے ابو ایہم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم اور دروردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہیئے اور اسے بیان بھی کرنا چاہیئے اور جب کوئی خواب اس سے مختلف دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہیئے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے کیونکہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا :

۱۱۰۶۔ وہ جس کی نظر میں خواب کی پہلی غلط تعبیر تعبیر ہی نہیں ہے :

۱۹۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مایہ ہے جس سے گھی اور شہد پک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں جمع کر رہے ہیں کوئی زیادہ دور اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین کو آسمان سے ملائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے۔ پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے پھر وہ رسی ٹوٹ گئی پھر بڑھ گئی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی تعبیر بیان کر دوں، اُن حضرات نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد اسلام ہے۔ اور جو شہد اور گھی پک رہا تھا وہ قرآن ہے اس کی شیرینی ٹپکٹی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں بعض کم۔ اور آسمان سے زمین تک کی رسی کا مفہوم وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اللہ آپ کو بلند کرے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب اسے پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس کے ذریعہ بلند کرے گا، اور پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس

قَائِمًا لَّنْ تَنْصُرَا :

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَلَيْهَا وَلْيَحْدِثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَنَّهَا قَائِمًا لَّنْ تَنْصُرَا :

بَاب ۱۰۵ مَنْ لَمْ يَرِ الرُّؤْيَا لِأَوَّلٍ قَابِرًا إِذَا لَمْ يُصِيبْ :

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْبَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً مُنْطَفِئَةً السَّمْنَ وَالْعِصْلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَأَلَسْتُ كَثِيرُ الْمُسْتَقِيلِ وَإِذَا سَبَبُ الْوَأَمِلُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَأَيْتَ أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَنْقَطَعَ ثَمَّةٌ. وَهَيْلٌ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَنَأْجِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُرُوا قَالُوا أَمَّا الظِّلَّةُ فَأَيُّ سَلَامٍ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطَفِئُ مِنَ الْعِصْلِ وَالسَّمَنِ فَأَلْفَرَانٌ حَلَاوَتُهُ تَنْطَفِئُ فَأَلَسْتُ كَثِيرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيلِ. وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَأَمِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَلْحَقُ الْكَيْدِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِبُكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ

کے ذریعہ بلند کرے گا پھر جوتے صاحب پکڑیں گے اور پھر یہ رسی لوٹ جائے گی۔ جب وہ رسی لوٹ جائے گی اور وہ اس کے ذریعہ بلند ہوں گے، یا رسول اللہ! آپ پر میرے بال باپ خدا ہوں، مجھے بتائیے، کیا نخیل صحیح کہنا غلطی کی ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پس واللہ آپ میری غلطی کی نشاندہی فرمائیے آنحضور نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ،

۱۱۰۷۔ صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر:

۱۹۳۰۔ مجھ سے ابو ہشام ثوبان بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسامیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہا نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد ربیع نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ بیان کیا کہ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضور سے بیان کرتا۔ اور اس حضور نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو، میں ان کے ساتھ چل دیا، پھر میں اور وہ ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے بھٹ جاتا، پتھر ٹھک کر دور چلا جاتا۔ لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں۔ ان حضور نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا، سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جڑے کو گدی تک پیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک پیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک پیرتا، بیان کیا کہ بعض اوقات اور جہاں نے "فیشق" کہا، بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح دھیرے کا لال اکڑا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے

فَعَلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَسْقُطُ بِهِ ثُمَّ يُؤَمِّلُ كَذَلِكَ فَيَعْلُو بِهِ تَابِعِي يَارَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتَحْدِثُنِي بِأَلَدِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تَقْسِمُ.

باب ۱۱۰۷۔ تَغْيِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۹۳۰۔ حَدَّثَنِي مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَّازٍ حَدَّثَنَا سُورَةُ بْنُ جَنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ أَنْ يَقُولَ رَدًّا مَعْبَاهُ هَذَا رَأَى أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ يَقْضَى عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْضَى وَآلَهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ أَنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ ابْنَانِ وَرَأَيْتُهُمَا ابْتَعَثَانِي وَرَأَيْتُهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا إِنَّمَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا انْأَمَرَ قَامَ عَلَيْهِ بِصُخْرَةٍ وَإِذَا أَهْرَ يَهْرِي بِالْصُّخْرَةِ لِوَرَأْسِهِ فَيَسْلُكُ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا سُبُعَاتِ اللَّهِ مَا هَدَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ يَقْفَاهُ وَإِذَا انْأَمَرَ قَامَ عَلَيْهِ بِوَكُوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا أَهْرَ يَأْتِي أَحَدًا شَقِيٍّ وَجْهِهِ يَبْسُرُ يَسْرُ شِدْقَهُ إِلَى قِفَاهُ وَيَنْخَرُّ إِلَى قِفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قِفَاهُ قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ أَبُو جَهَّازٍ فَيَسْقِي قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ قَمَا يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصْرَعَ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ تَلُكْتُ سُبُعَاتِ اللَّهِ مَا هَدَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُورِ قَالَ فَاحْسِبْ أَنَّهُ

پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فداغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب  
اسی صبح حالت میں لوٹ آئی، پھر دوبارہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ  
کیا تھا فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اگے چلو  
چنانچہ ہم اگے چلے، پھر ہم ایک طور جیسی چیز پر آئے۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ  
کہا کرتے تھے کہ میں شور و آواز سنی تھی کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے  
اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ اور ان کے نیچے سے آگ کی پلٹ آتی تھی جب  
آگ انہیں اپنی پیٹ میں لیتی تو وہ جھلنے لگتے، فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ  
کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ ہم اگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے میرا  
خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا  
تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع  
کر رکھے تھے اور تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع  
کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال  
دیتا، پھر وہ تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس  
آتا تو اپنا منہ پھیلادیتا۔ اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، فرمایا کہ میں نے  
پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ اگے چلو اگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے  
بڑھے اور ایک نہایت بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے  
ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بد صورت اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ  
اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ  
یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو، ہم اگے بڑھے اور ایسے باغ میں پہنچے  
جو بڑا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس باغ کے درمیان میں بہت  
لمبا ایک شخص تھا۔ اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا مشکل تھا کہ وہ آسمان سے  
باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہ دیکھے تھے  
فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو، فرمایا کہ پھر ہم  
آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے متاثر اور اتنا خوبصورت باغ  
کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ ان پر بڑھے ہم اس پر بڑھے تو ایک ایسا  
شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سوئے کی تھی اور ایک  
اینٹ چاندی کی، ہم شہر کے دروازے پر گئے تو ہم نے اسے کھلوا دیا وہ ہمارے لئے  
کھولا گیا۔ اور ہم اس میں داخل ہوئے ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی  
جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت

كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ نَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ. قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا  
فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ بِأَنبِيهِمْ  
لَهُمْ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَإِذَا أَنَا هُمْ ذَلِكَ أَفْهَبُ ضَوْضُوا.  
قَالَ ثَلُثْتُ لَهُمَا مَا هُوَ لِأَيِّ قَالَ تَمَارًا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ  
قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ حَبِيبٌ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
أَحْسَرُ مِثْلَ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِغٌ يَسْبِغُ  
وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةٌ  
كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِغُ يَسْبِغُ وَإِذَا عُرْيَانِي ذَلِكَ  
الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ يَفْتَعِرُهُ فَأَهُ فَيَلْقِيهِ  
حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبِغُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ  
فَقَعَفَرُ فَأَهُ فَالْقَعْفَرُ حَجَرًا. قَالَ ثَلُثْتُ لَهُمَا مَا هَذَا؟  
قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ  
كَرِيمٍ الْمَنْطَرُ كَأَنَّكَ مَا أَنتَ رَأَيْتَ رَجُلًا وَمَا أَتَى عِنْدَهُ  
تَأْوِيلُ يَحْشِيهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ ثَلُثْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ  
قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمِرَةٍ  
فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْسٍ الرِّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي التَّوَضُّعِ  
رَجُلٌ ظَرْيٌ لَا كَادَ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلُ  
الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمَا قَطُ قَالَ ثَلُثْتُ لَهُمَا  
مَا هَذَا مَا هُوَ لِأَيِّ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ. قَالَ  
فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَاهُمَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَهَا أَرْوُضَةٌ  
قَطُ أَعْظَمُ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقُ فِيهَا قَالَ  
فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مُبِينَةٍ بَيْنَ  
ذَهَبٍ وَكَبِيرٍ فَضِيَّةٌ فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا  
فَفْتَحَ لَنَا قَدْ خَلْنَا هَا فَتَلَقَانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطَطُ  
مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنتَ رَأَيْتَ شَطَطُ كَأَفْحَمَ مَا أَنتَ  
رَأَيْتَ قَالَ قَالَا لَهُمَا إِذْ هَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ قَالَ وَإِذَا  
نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ السَّخْبُ فِي الْبَيْتِ حَبِ  
قَدْ هَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ  
ذَلِكَ السَّخْبُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ

بد صورت تھا فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس ہنر میں کود جاؤ۔ ایک ہنر سانسہ بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے۔ اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا۔ اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔ فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اور نظر آیا فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا اللہ نہیں رکرت دے مجھے اس میں داخل ہونے دو، انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جاسکتے، لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب و غریب چیزیں دیکھیں یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتائیں گے، پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سہرہ پھر سے کھلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سوتا ہے اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا جگر اگدی تک اور ناک گدی تک جیری جا رہی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے جو دنیا میں پھیل جاتا ہے اور وہ نیگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی چیزیں آپ نے دیکھیں تو وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں، وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ ہنر میں تیر رہا ہے اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا ہے وہ سود خور ہے اور وہ شخص جو کہ یہہہ انظر ہے اور جنت کی آگ بھڑکار رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے۔ وہ جہنم کا دروغ ہے اور وہ لمبا شخصی جو باغ میں نظر آیا وہ براہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو ربیعہ بنی امیہ میں افطرت پر مر گئے ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا مشرکین کے بچوں کا کیا ہو گا؟ فرمایا کہ مشرکین کے بچے (بھی دیتے تھے) اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بد صورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے عمل کے

قَالَ لِي هَذَا جَنَّةٌ عَدْنٌ وَهَذَا مَنَزْلُكَ قَالَ قَسَمًا بِصَوْنِي صَعْدًا فَإِذَا أَقْصَوُ قِبَلَ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَارِي هَذَا مَنَزْلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَمَا ذَرَانِي فَأَدْخَلَهُ قَالَا أَمَا الْوَدَّ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ قُلْتُ لَهَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ قَارِي. أَمَا رَأَيْتَ سَتْرَ خَيْرِكَ. أَمَا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يَتْلُو رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَا خَلْدُ أَنْفَرَانِ قَبِيْرُ فِضْلِهِ وَيَسَامُ عَيْنِ الْقُلُوبَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَا الرَّجُلُ الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يَتْلُو سُرُورِيْذَ قَدْ إِلَى قِفَاهُ وَمَنْخَرُهُ إِلَى قِفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قِفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يُعَدُّ وَمِنْ بَنِيهِ يَكُنِي الْكَذِبَةِ تَبْلُغُ الْأَفَاقَ وَأَمَا الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ الْعَرَائِفُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بَنَاءِ النَّوْرِ فَإِنَّهُمْ الزُّنَاةُ وَالزُّوَارِ وَأَمَا الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ الَّذِينَ آتَيْتَ عَلَيْهِ يَتْلُو فِي النَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْحَجَرُ فَإِنَّهُ الْكَلْبُ وَالزُّبَابُ وَأَمَا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ النَّسْرَةِ الَّذِي آتَيْتَ عِنْدَ النَّارِ يَحْشُشُهَا وَيَسْغِي حَوْنَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرُّؤْيَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَا الْوَلَدُ الَّذِي آتَيْتَ حَوْلَهُ أَكْلُ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرَ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرَ مِنْهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرُ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ ،

ساتھ برے عمل بھی کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔

الحمد لله كما اٹھائیں سوال پارہ ختم ہوا



## انتیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### فتنوں کا بیان

۱۱۶۶- اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ  
 "اور اس فتنہ سے جو صرف انھیں کو نہیں لاحق ہوگا جنہوں نے  
 حد سے تجاوز کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس سلسلہ  
 میں ڈرایا کرتے تھے۔"

۱۹۳۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن  
 سری نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
 ابی ملیک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے حوض  
 پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کا انتظار کرتا ہوں گا۔ پھر کچھ لوگوں  
 کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میری  
 امت کے لوگ ہیں جو اب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ اسے پاؤں پھر گئے تھے  
 ابن ابی ملیک نے کہا اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پھر  
 جائیں یا فتنہ میں پڑھ جائیں۔

۱۹۳۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ  
 نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد کے مولیٰ میسر نے بیان کیا اور ان سے  
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں

### کتاب الفتن

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَتَقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ  
 ظَلَمُوا مِنْكُمْ حَاقَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِّثُ مِنَ

الْفِتَنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 بِشِيرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ  
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّمَا عَنْ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُ  
 مَنْ يَكُونُ عَلَى قَيْمُ حُدُوتِ بَنِي دُوْنِي فَأَقُولُ  
 أَمْتِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَنْ هُوَ عَلَى الْقَهْقَرَى وَ  
 قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ  
 أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَعْقَابَنَا وَتُفْتِنَ بِهِ

۱۹۳۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا  
 قَرِطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لِيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالُكُمْ

مَنْ إِذَا أَهْوَيْتَ لِتَا وَلَهُمْ اخْتَلَفُوا فِي  
فَأَقُولُ فِي رَأْيِ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا  
أَخَذُوا بَعْدَكَ ۝

گئے جب میں انہیں (حوض کا پانی) دینے کے لئے جھکوں گا تو انہیں میرے  
ساتھ سے کھینچ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، اے رب یہ میرے ساتھی ہیں  
اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا  
نئی باتیں پیدا کی ہیں ۝

۱۹۳۳- ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن  
سعد سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا جو وہاں پہنچے گا تو اس  
کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیسا نہیں  
ہوگا میرے پاس ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہنچاؤں گا اور وہ  
مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پروہا مل کر دیا جائے  
گا ابو حازم نے بیان کیا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنا کہ میں ان سے یہ  
حدیث بیان کر رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے سہل رضی اللہ عنہ  
سے اسی طرح یہ حدیث سنی تھی؟ میں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ میں گواہی  
دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح  
سنی تھی۔ اور وہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ آنحضور نے فرمایا کہ یہ  
لوگ مجھ سے ہیں آنحضور سے اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تبدیلیاں کر دی ہیں؟ میں کہوں گا کہ دوری

یہ دوری ہوا ان کے لئے جنہوں نے میرے بعد تبدیلیاں کر دی ہوں۔

بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُشْكِرُونَهَا وَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي

عَلَى الْحَوْضِ ۝

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا  
وَأُمُورًا تُشْكِرُونَهَا قَالُوا أَمَّا تَأْمُرُنَا بِسُؤْلِ  
اللَّهِ قَالَ آذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ

۱۹۳۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، تم میرے بعد بعض  
ترجیحات اور ایسے معاملات دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے  
صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ اس سلسلے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

حَقَّقَهُ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ  
الْخُعَدِيِّ عَنْ أَبِي سَرْحَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
الْمَدِينَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرٍ شَيْئًا  
فَلْيُضِرَّ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ  
مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنِ الْخُعَدِيِّ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَرْحَاءٍ الْعَدَنِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرٍ  
شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُضِرَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ  
فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا مَاتَ مَيِّتَةً  
جَاهِلِيَّةً

۱۹۳۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ  
جُمَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ وَخَلْنَا عَلَى عِبَادَةِ تَوْبَنَ  
الْقَصَائِمِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَمَكَ اللَّهُ حَدَّثَنَا  
بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَبِيَّيْنَا فَقَالَ فِيمَا أَحَدَهُ عَلَيْنَا أَنْ يَأْتِنَا  
عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشِطِنَا وَمَعْرَهِنَا عُسْرًا  
وَيُسْرًا وَآمْنَةً عَلَيْنَا أَنْ لَا تُنَازِعَنَا أَمْوَئَهُلَهُ  
إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا أَبَوًا حَاغِيًا عِنْدَكُمْ مِنْ الْمَدِينَةِ  
فِيهِ بَرْهَانٌ

کریں گے جب تک صاف کفر نہ دیکھ لیں جس کے لئے ہمارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

۱۹۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضِيرٍ  
أَنَّ تَرْجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتُ قَلْبًا وَكَمْ تَسْتَعْمَلُنِي؟

آنحضور نے فرمایا، انھیں ان کا حق ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔  
۱۹۳۵ ہ۔ م سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے بیان  
کیا، ان سے حماد نے، ان سے ابو رجا نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر  
میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ حکومت کے خلاف اگر  
کوئی بالشت بھی باہر نکلا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۶ ہ۔ م سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی، ان سے حماد بن عثمان نے، ان سے ابو رجا و العطار  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا  
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے امیر کی طرف  
سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے۔ اس  
لئے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدا کی اختیار کی اور اسی حال  
میں مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۷ ہ۔ م سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے بسر  
بن سعید نے، ان سے قتادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا کہ ہم عبادہ بن الصامت  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ مریض تھے، اور ہم نے عرض کی اللہ  
تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجیے، جس کا نفع آپ  
کو اللہ تعالیٰ پہنچائے۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا آنحضور نے جن ایک مرتزقا  
اور ہم نے آپ سے بیعت (عہد) کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضور  
نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ ہم خوشی و ناخوشی، تسکین و کشتی  
اور اپنے اوپر ترجیح دینے جانے میں اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اور  
یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک بھگڑانہ

۱۹۳۸ ہ۔ م سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور  
ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ، آپ نے فلاں کو

قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَأَصِيدُوا بِقِيَّتِي تَلْقَوْنِي ۝

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أَعْيَانِهِ مُقْتَاتَةً ۝

عامل بنیای ہے اور مجھے نہیں بنایا، آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو ۝

۱۱۰۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میری امت کی تباہی چند ہی عورتوں کے ہاتھوں ہوگی۔

۱۹۳۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّمِيْنَةِ وَمَعَنَا مَرْقَانُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْقَانُ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ غِلْمَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْ شِلْتَ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرَجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْقَانُ جَبِينَ مَذَكُو بِالشَّامِ فَأَذَانَا هُمْ غِلْمَانَا أَحَدَانَا قَالَ لَنَا عَمْسَى هُوَ لَوْ أَنَّ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ ۝

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَوْمٍ اقْتَرَبَ ۝

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ

عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُزُوقَةَ عَنْ تَابِئِ بْنِ

۱۹۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی کہ کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا تھا اور چارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصداق سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے اس پر کہا، ان نوجوان پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے خاندان کے نام لے کر نشانہ ہی کرتا ہوں تو کر سکتا ہوں۔ پھر سب بنی مروان کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ ان کی طرف جاتا تھا۔ جب وہاں انہوں نے نوجوان لڑکوں کو دیکھا تو کہا کہ شاید یہ انہی میں سے ہوں، ہم نے کہا کہ آپ کو زیادہ علم ہے

۱۱۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تباہی بے عرق کی

اس شہر سے جو قریب ہے۔

۱۹۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ

نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے سنا، انھوں نے عروہ سے،

لے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس وقت کے قصوں ماحول کی وجہ سے ہیں جب کہ عرب میں لامرکزیت تھی اور گو اسلام نے علی طور پر مرکز قائم کر دی تھی لیکن جیسا کہ بعد کے واقعات شاہد ہیں عام عربوں کا وہیں پوری طرح نہیں بدلا تھا۔ اسلام نے جس تحمل، بردباری اور صبر کی تلقین کی تھی۔ گو اس کے اثرات ایک مخصوص جماعت پر گہرے تھے۔ لیکن حکومت کے معاملات کا تعلق عام لوگوں سے ہوتا ہے اور حکومت کے معاملات میں جس مشورہ کو اسلام نے بنیادی حیثیت دی تھی اس میں ہونے کی توقع اس زمانہ کے ماحول میں نہیں کی جاسکتی تھی اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا اس خطرہ سے ڈراتے ہیں کہ مشتعل اور جلد باز طبیعتیں اپنے ماحول میں کوئی ایک بات خلاف مزاج یا خلاف شریعت دیکھ کر مشتعل نہ ہو جائیں اور اسلام کی مرکزیت کو فروغ نہ کریں۔ اس حدیث نے ایک بڑی اہم بحث امیر المومنین کے خلاف بغاوت وغیرہ کے سلسلے میں پیدا کی ہے اور اصل مقصد صرف اتنا ہے کہ معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر قوانین نہ توڑے جائیں۔ جابلی موت کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔

انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور فرما رہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس شر سے ہے جو قریب ہی ہے آج یا بوجہ مابوجہ کے سد میں سے اتنا کھل گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لئے انجلی باگ پوچھا گیا۔ کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے۔ فرمایا کہ ہاں۔ جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا بھی ہوگا)

۱۹۴۱- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور مجہ سے حمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھے۔ پھر فرمایا کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو لوگوں نے کہا کہ نہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تنہا ٹھہروں کے درمیان میں اس طرح گر رہے ہیں جیسے بادشہ برستی ہے۔

۱۱۱۰۔ فتنوں کا ظہور۔

۱۹۴۲- ہم سے عیاض بن الولید نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری نے، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید نے اور انس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ہرج کب چیز ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ قتل۔ قتل! خیب اور یونس اور لیث اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۱۹۴۳- ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے اس سے شقیق نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے

بِئْسَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ تَمِيمَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحَمَّدًا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلُوكُ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ أَكْثَرَتْ قِتْعَ الْيَوْمِ مِنْ رَأْمٍ يَأْجُوزُ وَمَا جُوزَ مِثْلَ هَذَا وَتَعْقِدُ سَفِيَانٌ زَنْبَعَيْنِ أَوْ وَاقَةً. فَنِيلَ أَنْفُسَهُ وَفِي تَأْ الصَّاحِبُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْقَةَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْعَمٍ مِنْ أَطْعَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَأَى قَالُوا لَا قَالَ قَائِلٌ لَا تَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ

بَابُ ظُهُورِ الْفِتَنِ

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَغَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّعْرُ وَتُظْهِرُ الْفِتْنُ وَيَخْشَعُ الْهَرَمُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهُمْ هُوَ؟ قَالَ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُؤْلَسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ

ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے جس میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھایا جائے گا۔ اور ہرج بھرج جائے گا۔ اور ہرج بھرج قتل ہے۔

۱۹۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے ان سے شقیق نے بیان کیا کہ عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما شیخ اور گفتگو کرتے رہے۔ پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھایا جائے گا اور جہالت اتر پڑے گی اور ہرج بھرج کی کثرت ہو جائے گی۔ اور ہرج بھرج قتل ہے۔

۱۹۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے اور ان سے ابو داؤد نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اسی طرح اور حبشی زبان میں ہرج بھرج قتل کے معنی میں ہے۔

۱۹۴۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس حدیث کو آپ نے مرفوعاً بیان کیا۔ کہا کہ قیامت سے پہلے ہرج بھرج کے دن ہوں گے۔ جن میں علم ختم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہوگی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشی زبان میں ہرج بھرج قتل ہے اور ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو آنحضور نے ہرج بھرج کے دنوں وغیرہ کے متعلق بیان کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ لوگ بد سخت ترین لوگوں میں ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

۱۱۱۳۔ بر دور بھی آتا ہے اس کے بعد کا دور اس سے بڑا ہوگا۔

وَأَبَى مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو غَمَشٍ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَابُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ ابُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۵ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنْ لَجَلِيسٍ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ ابُو مُوسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالِ الْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْسَبَةَ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ الْهَرْجُ يَرْكُزُ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ ابُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ قَالَ ابُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَقْبَلُ الْمَلِكُ تَعْلَمُ الْآيَاتُ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَدْبِرُ كُهُمُ السَّاعَةَ وَهُمْ أَحْيَاءُ؛

بَابُ كَيْفَ تَرْمَأُ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ  
شَرُّ مِنْهُ؛

۱۹۴۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے حجاج کے طرز عمل کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۹۴۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے۔ ج۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ہند بنت الحارث الفراسیہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اللہ کی ذات پاک سے اللہ تعالیٰ نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔ ان حجرہ والیوں (ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن) کو کون بید کرے گا۔ آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گی۔

۱۱۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۰۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالسہم نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوہریرہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيِّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلَقْنَاهُ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ نَرَمَانٌ إِلَّا أَنَّهُ بَعْدَهُ شَرْقِيَّةٌ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَهُ فَرَأَى يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوْلِحَ الْعَصْرَانِ يُرِيدُ أَمْرًا جَدًّا لَيُصْلِحَنَّ مَرْبَ كَاسِيَةِ النَّبَايَا عَامِرِيَّةٍ فِي الْآخِرَةِ ۝

بَابُ كَوْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا ۝

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا ۝

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا ۝

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدٌ كُمْ عَلَى  
أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ  
يُنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقْتَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ الثَّأْرِ

عنه سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے کسی  
(دینی) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا  
محکم ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑا دے۔ اور پھر وہ اس  
کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

۱۹۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو سے کہا ابو محمد! میں نے جابر بن  
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک صاحب  
تیرے کر مسجد میں سے گزرے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا خیال رکھو، انہوں نے عرض کی کہ بہت اچھا۔

۱۹۵۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ ایک صاحب مسجد میں سے تیرے کر گزرے جی کے پھل باہر کو  
نکلے ہوئے تھے تو انھیں حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کا خیال رکھیں کہ وہ کسی  
مسلمان کو زخمی نہ کریں۔

۱۹۵۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو  
موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی ہماری مسجد میں یا چارے بازار میں گزرے اور اس کے پاس تیرہوں  
تو اسے چاہیے کہ اس کے پھل کا خیال رکھے یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے  
انھیں ہٹا دے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

۱۱۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میرے بعد کفر کی طرف  
نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فاسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، انھیں واقعہ خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابن عمر

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ نَعْمُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ بِجُلٍّ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ  
يَتَصَالِحَا قَالَ نَعَمْ

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ يَأْتِيهِمْ قُلْدٌ أَبْدَى نَصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ  
يَأْخُذَ بِنَصُولِهَا لَا يَخْشُشُ مُسْلِمًا

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ  
فِي مَسْجِدٍ نَاوٍ فِي سُوقٍ أَوْ مَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَنْسِكْ  
عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يَصِيبَ  
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَرْجِعُوا ابْنِي كَفَّارًا يُضَيِّبُ بَعْضُكُمْ  
بِرَأْسِ بَعْضٍ

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَاتُ الْمُسْلِمِ  
نَسُوءٌ وَتَبَا لِي كُفْرٌ

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَخْبَرَنِي وَأَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ





وسلم نے فرمایا میرے بعد کافران ہو جائیں گے تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۹- ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مرک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد جریر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کافران ہو جائیں گے بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۱۱۴- ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا۔

۱۹۶۰- ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابراہیم نے بیان کیا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - عتقریب ایسے قتلے برپا ہوں گے جن میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو فتنہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا۔ بس جو کوئی اس سے جائے پناہ پائے تو پناہ لے لے۔

۱۹۶۱- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں قتیبہ نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے قتلے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اگر کوئی اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا پس جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پائے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہیے۔

۱۱۱۵- جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كَقَوْمِ الْيَغُوبِ  
بَفَضِّكُمْ بِقَاتِ بَعْضٍ

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ أَبَا ثَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِيتِ النَّاسَ  
ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَوْمِ الْيَغُوبِ بَفَضِّكُمْ  
بِقَاتِ بَعْضٍ

بِأَذْنِ اللَّهِ تَكُونُ فِتْنَةُ النَّعَائِدِ  
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ النَّعَائِمِ

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدَةَ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَعَهُ ثَلَاثُ  
صَالِحٍ مِنْ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةُ النَّعَائِدِ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ النَّعَائِمِ وَالنَّعَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ  
الْمَاشِيِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِيِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ  
فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيُعْذِرْ بِهِ

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةُ النَّعَائِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ  
النَّعَائِمِ وَالنَّعَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ وَالْمَاشِيِ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ السَّاجِيِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ فَمَنْ  
وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيُعْذِرْ بِهِ

بِأَذْنِ اللَّهِ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ يَتَنَفَّحَانِ

کے مقابل آجائیں۔

۱۹۶۲- ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایک شخص نے جس کا نام نہیں بتایا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایک مرتبہ فقہوں کے دونوں میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا تو ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہو گئی، انھوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور نے فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو سنے کر آئے سناستے آجائیں تو دونوں اہل نار میں سے ہیں۔ پوچھا گیا کہ یہ تو قاتل تھا مقتول نے کیا کیا تھا؟ (کہ اسے جہنم ملے گی) فرمایا کہ وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ حماد بن زید نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث ابوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد تھا کہ یہ دونوں حضرات بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ اس حدیث کی روایت حسن نے احنف بن قیس سے اور انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کی، ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے حماد بھی حدیث بیان کی۔ اور مول نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ابوب، یونس، ہشام اور معمر بن زیاد نے حسن کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے اسحف نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کی روایت معمر نے ابوب کے واسطے سے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے۔ اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابوب بن ترش نے، ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوالہ سے۔ اور سفیان نے منصور کے واسطے سے اس حدیث کو مروی نہیں بیان کیا۔

۱۱۱۷

۱۱۱۷- جب جماعت نہ ہو تو معاملات کس طرح حل ہوں۔

۱۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ تَرَجَّلٍ لَمْ يَسْمَعْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَسْلَجُ بْنُ يَزِيدٍ الْفَيْسَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تَرِيدُ؟ قُلْتُ أُرِيدُ مُصَافَاةَ ابْنِ عَمْرٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّخَذَ الْمُسْلِمَانِ بَيْنَهُمَا فِتْنَةً هُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ لَهُذَا الْفُكَاكِلُ فَمَا بَالُ الْمُتَقُولِ قَالَ إِنَّهُ إِذَا قُتِلَ صَاحِبُهُ قَالَ حَمَّادُ ابْنُ تَرِيدٍ قَدْ كُنْتَ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَبُو بَكْرٍ وَيُؤْتِي بَنِي عُبَيْدٍ قِيَامًا أُرِيدُ أَنْ يَحْدُثَانِي بِهِ فَقَالَ إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَخْطَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هَذَا وَقَالَ مُؤَمِّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَيُؤْتِي وَهَشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ نِيَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْطَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَاهُ بَكْرٌ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ عَنْدُهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَرْفَعُهُ سَفِيَّانٌ عَنْ مَنْصُورٍ

بَابُ كَيْفِ الْأَمْرِ إِذَا لَمْ

تَكُنْ جَمَاعَةً

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ الْخَضَوِجِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْحَوَلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حَذِيفَةَ مِنْ أَيْمَانَ يَقُولُ

۱۹۶۳- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے جُبیر بن عبد اللہ الحضرمی نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ادریس خولانی سے سنا، انھوں نے حذیفہ بن ایمان سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں جانی بچانی ہوں گی لیکن بعض میں سے اجنبیت محسوس کر دے گی میں نے پوچھا۔ کیا پھر اس خیر کے بعد شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اسی کے کچھ اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور جاری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے پوچھا۔ پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اور اسی کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہوا؟ فرمایا کہ پھر ان تمام جماعتوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑ چھانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

۱۱۱۷۔ جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو ناپسندیدہ سمجھا۔

باب من كره أن يكفر سواد الفتن والظلم

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا جُوَيْرٌ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَغْيٌ فَاسْتَمْتَنَتْ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَانْخَبَرْتُهُ فَفَهَانِي أَسَدُ النَّهْجِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَوَّامَ الْمُسْرِكِينَ يَكْفُرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السُّلَمَ فَيُرْمِي فِيهِمْ وَيُحْدِثُ بِهِمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَقُولُ بِهِ يَفْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْاهُمُ الْبِلَاقَةَ طَالِبِينَ أَنْفُسِهِمْ

۱۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، اس سے حیاة وغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی، یا لیت نے ابو الاسود کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور میرا بھی نام اس میں لکھ دیا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا اور میں نے انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے اس سلسلہ میں شدت کے ساتھ منع کیا۔ پھر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف (غزوات میں) مشرکین کی جماعت کی زیادت کا باعث بنتے تھے۔ پھر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگ جاتا اور قتل کر دیتا یا انہیں کوئی تلوار مار کر دیتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ہاشمہ وہ لوگ جن پر فرشتے موت لائے

اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

### باب ۱۱۱۸ اِدَّ ابْنِي فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَرِيذِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَسْفَرُ الْأَخَرُ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَرَكْتُ فِي جَدِّ بِرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْفُرَاقِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الشُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ تَرَفِعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَنْظُرُ أَتَرُكُهَا مِثْلَ أَقْرَانِ وَكَتُتْ ثُمَّ يَنَامُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَتَرُكُهَا مِثْلَ أَقْرَانِ الْمَجْلِ كَجَنْبِهِ وَخَرَجَتْهُ عَلَى رِمْنِكَ فَتَقْطَعُ أَقْرَانَهُ مُنْتَبِهًُ وَأَوَّلَيْتَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكُونُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنْ فِي بَيْتِي قُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَغْلَقَهُ وَمَا أَهْرَقَهُ وَمَا أَجْلَدَكَ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبِطَ خَرُودِي مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى تَرَمَازٍ وَأَبَانٍ أَيْكُمْ بَابِغْت لَيْتَن كَانَ مُسْلِمًا رَدَّكَ عَلَى إِلَيْهِ سَلَامٌ وَإِنْ كَانَ نَهَوًا نِيَا رَدَّكَ عَلَى سَاعِيهِ وَمَا أَلِيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَتَابِعُهُ إِلَّا فَلَانًا وَقُلَانًا

اور کہنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا ایجنٹ اسے حق پر اسے مجبور کرتا لیکن جبکہ تو میں صرف فلاں فلاں (شخصوں افراد) سے ہی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔

### باب ۱۱۱۹ اتَّقِ رَبَّ فِي الْفِتْنَةِ

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَرِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَحْوَرِ إِنْ كُنْتَ عَلَى عَقِبَيْهَا تَعْرِفْتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِي فِي الْبَيْدَةِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَنَا قَتِيلٌ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَوَّعَتْهُ سَلَمَةُ بْنُ الْأَحْوَرِ إِلَى الْبَيْدَةِ وَتَرَكْنَا هُنَاكَ أُمْرًا

### ۱۱۱۸۔ جب کوئی ادنیٰ ترین لوگوں میں زندہ رہ جائے۔

۱۱۱۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے ترمذی سے اس سے اس حدیث بیان کی، ان سے زید بن وہب نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں ہم نے آپ سے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی۔ پھر لوگوں نے اسے قسطن سے جانا، پھر سنت سے جانا۔ اور آنحضرت نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند کوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی۔ اور اس کا نشان ایک دھبے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ ایک نیند کوئے گا اور پھر امانت نکالی جائے گی تو اس کے دل میں اس کے طرح نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر لگا لی ہو اور اس کی دھبے سے ابھر پڑ جائے تم اس میں سوچ دیکھو گے لیکن اندکچ نہیں ہوگا۔ اور لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار آوی ہے۔ اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند، کتنا خوش طبع، کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہو گا اور پھر ایک دور گزر گیا اور میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ میں سے کس کے ساتھ میں خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے

۱۱۱۹۔ زمانہ فتنہ میں دیہات میں پھلے جانا۔  
۱۱۱۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاحور رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حجاج کے یہاں گئے تو اس نے کہا کہ اسے ابن الاحور! آپ گاؤں میں رہنے لگے ہیں اپنے پاؤں پھر گئے فرمایا کہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گاؤں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اور یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کے گئے تو سلمہ بن الاحور رضی اللہ عنہ بندہ چلے گئے اور وہاں ایک

وَذَكَرَتْ لَهُ اَزْوَاجَهُمْ يُزَلُّ بِهَا حَقٌّ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ  
بِلِيَالٍ فَتَزَلَّ النِّسَاءُ ۝

۱۹۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ  
بِهَاشَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَغْرِسُ بَيْنَهُمِ مِنَ  
الْفِتَنِ ۝

باب النُّعُودِ مِنَ الْفِتَنِ ۝

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ حَدَّثَنَا شَاهِسَامٌ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَقُّوا بِالْمَسَلَةِ  
قَصِيعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْتَبَوْهُ  
الْمَسْبُورَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّضْتُ لَكُمْ  
فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ لَا فَاذَ أَهْلٌ مَرَّ جَبَلٍ  
مَرَّ اسْدُ فِي قُوبِهِ يَبْكِي فَاثْنَا مَرَّ جَبَلٍ فَهَكَذَا إِذَا  
لَا حَيٌّ يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي  
فَقَالَ أَبُوكَ حَدِّثْنَا أَنَا نَسْأَلُكَ فَقَالَ رَضِينَا  
بِاللَّهِ مَرَّ بَابُ بِلَالٍ مَدِينًا وَبَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ  
نُعُودٌ بِأَمْرٍ مِنْ رَسُولِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ عَالِيَوْمٍ  
قَطْرَةً مَوْءَاتِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى تَرَاهُمَا  
حُذُوقَ الْحَاظِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذَكِّرُ هَذَا الْحَدِيثَ  
عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا  
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّسَيْدِ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَكَذَا إِذَا قَالَ كُلُّ مَرَّ جَبَلٍ لَا فَاثْنَا اسْدُ فِي

خاتون سے شادی کر لی۔ اور وہاں ان کے بچے بھی پیدا ہوئے، آپ برابر وہیں  
رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے تھے۔

۱۹۶۷ م سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر  
دی، انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ ابی مَرْثَدَةَ نے، انھیں ان کے والد  
نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال  
وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی  
جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے وہاں  
جھاگ کر آجائے گا۔

۱۱۲۰۔ فتنوں سے پناہ مانگنا۔

۱۹۶۸ م سے معاذ بن قسایط نے حدیث بیان کی، ان سے مشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سوالات کئے آخر جب لوگ بکثرت  
بار بار سوال کرنے لگے تو آنحضور میر پر ایک دن چڑھے اور فرمایا کہ آج تم مجھ  
سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں بتاؤں گا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر  
میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص کا سر اس کے کپڑے میں چھپا ہوا تھا اور  
رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو  
انھیں ان کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا، انہوں نے کہا  
یا رسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد خدا ہیں۔ پھر عمر  
رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کی، ہم اللہ سے کہہ رہے ہیں۔ اسلام سے  
کہہ دیں ہے، محمد سے کہہ رہے ہیں۔ رسول میں راضی ہیں۔ اور از ماش کی برائی سے ہم  
اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے خیر و شر آج جیسا کبھی نہیں  
دیکھا تھا میرے سامنے جنت و دوزخ کی صورت پیش کی گئی اور میں نے انھیں  
دیوار کے قریب دیکھا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس آیت کے ساتھ  
ذکر کی جاتی ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے آئے ہو۔ اسی چیزوں کے بارے میں  
سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں معلوم ہو" اور ابن عباس رضی  
نے بیان کیا، اے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی  
اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہ حدیث

اور بیان کیا کہ جو شخص کافر اس میں کو پہنچے (دلائل کے ساتھ) اور بیان کیا کہ اللہ کی فتنے کی برائی سے پناہ مانگتے ہوئے، یا یہ بیان کیا کہ میں اللہ کی فتنے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید و حمزہ نے حدیث بیان کی معمر کے والد کے واسطے سے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور بیان کیا کہ فتنہ کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے۔

۱۱۲۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ مشرق کی جانب سے اٹھے گا۔

۱۱۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا فتنہ ادر ہے، فتنہ ادر ہے، ادر ہے، شیطان کی سینک طلوع ہوتی ہے یا صبح کی سینک۔ فرمایا امراد مشرق ہے۔

۱۱۲۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے اگاہ ہو جاؤ فتنہ اس طرف ہے جو صبح شیطان کی سینک۔

۱۱۲۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور نے فرمایا۔ اے اللہ! ہمارے ملک شام میں ہیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہیں برکت دے صحابہ نے عرض کی اور ہمارے نجد میں؟ آنحضور نے پھر فرمایا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے، ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے صحابہ نے عرض کی۔ اور ہمارے نجد میں بھی؟ میرا خیال ہے کہ آنحضور نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے قیطان کی سینک طلوع ہوتی ہے۔

تَوْبَتِي وَقَالَ عَائِدُ ابْنُ اللَّهِ مِنْ سَوِيءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَوِيءِ الْفِتَنِ وَقَالَ ابْنُ حَلْفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ عَائِدُ ابْنُ اللَّهِ مِنْ سَوِيءِ الْفِتَنِ ۝

باب ۱۱۲۵ قول النبي صلى الله عليه وسلم الفتنه من قبل المشرق ۝

۱۹۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هَهُنَا الْفِتْنَةُ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قُرْنُ النَّمْلِ ۝

۱۹۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ ۝

۱۹۷۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّهُمْ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا أَلَّهُمْ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ أَلَّهُمْ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ شَغَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَجْدِنَا قَالَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ ۝

۱۹۷۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَنْفِ  
عَنْ بِيَانٍ عَنْ ذَرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَرَّمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
كَوْنُجُوْنَا أَنْ يَحْدِثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ مُبَادِرُ نَا إِلَيْهِ  
مَجْلُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقِتَالِ  
فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يُقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ  
هَلْ تَرَى مَا الْفِتْنَةُ تَكَلَّمَ الْمَلِكُ إِنَّمَا كَانَ  
مُعْتَمِدًا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَاتِلُ  
الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ اللَّهُ يُخَوِّلُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً  
وَلَيْسَ حَقِّقَالَهُمْ عَلَى الْمَلِكِ

۱۹۷۲۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خلف نے حدیث  
بیان کی، ان سے بیاں نے، ان سے ذرہ بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید  
بن جبیر نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے  
تو ہم نے امید کی کہ آپ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے۔ بیان کیا  
کہ پھر ایک صاحب ہم سے پہلے آپ کے پاس پہنچ گئے اور کہا، اے  
عبد الرحمن ہم سے زمانہ فتنہ میں قتال کے متعلق حدیث بیان کیجیے۔ اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ ابن  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے کہ فتنہ کیا ہے۔ تمہاری ماں  
تمہیں رونے والی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور  
ان کے دین میں داخل ہونا فتنہ تھا۔ تمہارے ملک کے لئے جنگ  
کرنے کی طرح صورت نہیں تھی۔

باب الفتنۃ الّتی تمویج کمویج  
البحر۔ وقال ابن عیینة عن خلف بن  
خوشب كانوا يستحبون ان يمشوا  
هذه الانبيات عند الفتن قال امرؤ القيس  
الغرب اول ما تكون فتنه تسعى بذنبتها لكي تجول  
حتى اذا اشتعلت وذهب قوامها ولت تجوزا غير ذات حيل  
شمطاء يشكرنوها وتغيبوت مكرهه للثيم والعقيل  
کی طرح پٹھ پھیر لیتی ہے جس سے بالوں میں سیاہی کے ساتھ سفیدی کی امیزش ہو گئی ہو اور اس کے رنگ کو ناپسند کیا  
جاتا ہو۔ اور وہ اس طرح جل گئی ہو کہ اس سے بوس وکنا کو ناپسند کیا جاتا ہو۔

۱۹۷۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے  
شعیب نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا،  
انہوں نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔  
کہ آپ نے پوچھا تم میں کسے فتنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ارشاد یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انسان کا فتنہ آزمائش  
اس کی ہوی، اس کے مال، اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا  
ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دینا ہے  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس

۱۹۷۳ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ  
بَيْنَا نَحْنُ مَجْلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذَا قَالَ آيَةُكُمْ  
يَخْفُظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِيهِ وَمَالِهِ وَ  
وَلَدِهِ وَجَارِهِ تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ



وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ ۚ قَالَ  
لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَاللَّهِ إِنِّي أَسْأَلُكُمْ كَمَا تَدْرُونَ  
الْبُخَارِيُّ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
إِنِّي بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ سُرَّ  
الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذَا كُفِّرَ  
يُغْلَقُ أَبَدًا ۚ قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَكَّانَ  
عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَتَلَمَّ أَنَّ دُونَ  
عَدْلِيَّةً وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا لَيْسَ  
بِالْأَعْلَى لَيْطَ قَهْنًا أَنْ تَسْأَلَ مِنَ الْبَابِ كَمَا مَزَنَّا  
مَسْرُوقًا فَسَأَلَ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ عُمَرُ

اس کی بیوی اس کے مال، اس کے بچے اور ٹھوسے کے معاملات میں ہوتا ہے  
جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دینا ہے عمر رضی  
عنه نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں  
پوچھتا ہوں جو دیکھ کر اس کی طرح ٹھٹھٹھنے لگے گا۔ حدیث نے بیان کیا کہ  
امیر المؤمنین! آپ پر اس کا کوئی خطرہ نہیں اس کے اور آپ کے درمیان  
ایک بند دروازہ سائل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ  
دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے  
اس پر فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا میں نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم نے حدیث  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے  
تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔ جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ  
میں نے ایسی حدیث بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی میں آپ سے پوچھتے ہوئے تو لگا کہ دروازہ کون تھے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھیں  
جب انہوں نے پوچھا کہ دروازہ کون تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۱۹۷۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر  
نے خبر دی، انھیں مشرک بن عبد اللہ نے، انھیں سعید بن مسیب  
نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مدینہ کے اعات میں سے کسی بارگ کی طرف اپنی کسی ضرورت  
کی وجہ سے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا جب آنحضرت بارگ میں داخل  
ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ آج  
میں حضور کا دربان ہوں گا حالانکہ آنحضرت نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔  
آنحضرت اندر چلے گئے اور ضرورت پوری کی۔ پھر آپ کنویں کے مندر پر بیٹھ  
گئے اور اپنی دونوں پٹیلیوں کو کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ پھر ابو  
بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے ان سے کہا  
کہ آپ یہیں رہیں میں آپ کے لئے اجازت لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے  
رہے اور میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا نبی اللہ!  
ابو بکر آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ انھیں اجازت  
دے دو۔ اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے  
اور آنحضرت کی دائیں جانب آکر انہوں نے بھی اپنی پٹیلیوں کو کھول دیا  
لو کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں  
رہیں۔ تا آنکہ آپ کے لئے آنحضرت سے اجازت لے آؤں۔ آنحضرت نے

۱۹۷۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُرَيْكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ  
الْمُسَيَّبِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَرَّمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ  
لِحَاجَتِهِ وَحَرَّجْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمَّا دَاخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ  
عَلَى بَابِهِ وَكُنْتُ لَا أَكُونُ فِي الْمَسِيرِ بَوَّابُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ يَا مَرْيَمُ قَدْ هَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفْتُ حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى  
قَفِّ النَّسْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي النَّسْرِ  
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا  
أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ  
عَلَيْكَ قَالَ أَمَّا لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ  
عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ  
عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي النَّسْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ  
كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ

عَنْ يَسَارِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَقَالَ هُمَا فِي الْبُشْرَى مَثَلًا أَلْقَفَ قَلَمَ يَكُونُ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عَثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَشَاقَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنِ لَكَ وَتَبَسَّرَ بِالْبُخْتَةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ. فَقَدْ خَلَقْتُمْ يَجِدُ مَعَهُمْ مَجْلِسًا تَحُولُ حَتَّى جَاءَ مَقَابِلَهُمْ عَلَى شِقْمَةِ الْبُشْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَكَ هُمَا فِي الْبُشْرِ فَجَعَلْتُ أَمْتًا أَخَالِي وَادْعُوا اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْأَثَيْبِ فَتَأَذَّلَتْ ذِلَّةٌ قَبُورُهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَ إِنْ فَرَادَ عَثْمَانُ.

نے فرمایا کہ انھیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ وہ آنحضور کی بائیں جانب آئے۔ اور اپنی پٹلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا لیا۔ اور کنویں کی مثییر بھر گئی اور وہاں جگہ نہ رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیں۔ یہاں تک کہ آپ کے لئے آنحضور سے اجازت مانگ لوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور اس کے ساتھ ایک آداب ہے جو انھیں پہنچے گی۔ پھر آپ بھی داخل ہوئے۔ لیکن ان حضرات کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی چنانچہ آپ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ گئے۔ پھر آپ نے بھی اپنی پٹلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لئے پھر میرے دل میں بھائی (غالباً) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمنا پیدا ہوئی اور میں دعا کرنے لگا کہ وہ بھی آجائے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی قبروں کی تعمیر کی ایک جگہ ہے۔ لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ (البقیع میں) ہے۔

۱۹۷۵ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا أَسِيلٍ قَالَ قِيلَ لِإِسْمَاعِيلَ أَتَاكَ تَكْلِيمُ هَذِهِ قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَدَلَّ مِنْ بَقْعِهِ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ بِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونُ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ قَبِيضٍ فِي النَّارِ قَبِيضٍ فِيهَا كَطَمْحِي الْحِمَا بِرَحْمَةٍ قَبِيضٍ فِيهِ أَهْلُ النَّارِ قَبِيضُونَ أَوْ فُلَانٍ أَلَسْتُ كُنْتُ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَى مِنَ الْمُنْكَرِ قَبِيضٌ قَبِيضٌ إِنْ كُنْتُ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ كَأَفْعَلُهُ وَ أَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أَفْعَلُهُ.

۱۹۷۵ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے کہ میں نے ابو داؤد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ اس امر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ان (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے کہ عام مسلمانوں کے شبہات و شکایات کا خیال رکھیں انہوں نے فرمایا کہ میں غفلت میں ان سے گفتگو کی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ دروازہ کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے دروازہ کو کھولنے والا ہوں گا۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے۔ یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح جکی بیسے گا جیسے گدھا پیتلا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ ان کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں کیا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہے گا کہ میں ابھی باپا کے لئے کہتا

تو ضرور تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی تھا۔ لیکن خود کرتا تھا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے عثمان بن بشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں مجھے ایک کلمہ نے فائدہ پہنچایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ فارس کی سلطنت کی مالکہ ایک عورت ہو گئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی غلام نہیں پائے گی جس کی باگ ڈور ایک عورت کے ہاتھ میں ہو۔

۱۹۷۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْجَمٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامٍ الْأَمَلُ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَارِئًا مَلَكُوهًا ابْنَةً كُنُوزِي قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمُ دُكُوٍّ أَمْرُهُمْ أَمْرًا

۱۹۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ لَمَّا سَأَرْتُ هَلْمَةَ وَالزَّبْيَنَةَ وَعَائِشَةَ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارَةَ بْنَ بَيَّاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْخُفُوفَةَ فَصَوَّعَ الْمُنْبَرُ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَوْقَى الْيَنْبَرِ فِي أَغْلَاجٍ وَقَامَ عُمَارَةُ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاصْطَفَا إِلَيْهِ فَمِغَتْ عُمَارَةُ ابْقُولَ إِنْ عَائِشَةَ قَدْ سَأَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَدَّ اللَّهُ إِذَاهَا كَرَوْجَةً بَيْنَكُمْ مَسِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ الْمُظْلِمُونَ أَمْرُهُمْ

۱۹۷۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے حدیث بیان کی، مرزومہ عبد اللہ بن زیاد الاسدی نے حدیث بیان کی کہ جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا یہ دونوں حضرات ہمارے پاس کو ذرائع اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر ان سے نیچے تھے پھر مرزومہ کے پاس جمع ہو گئے۔ اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

-۱۱۲۳-

باب ۱۱۲۳

۱۹۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی غنیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم نے اور ان سے ابو وائل نے کہ کوفہ میں عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی روانگی کا ذکر کیا اور کہا کہ بلاشبہ وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ لیکن تم ان کے بارے میں آزمائے گئے ہو۔

۱۹۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيْمَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عُمَارَةُ عَلَى مِنْبَرِ الْخُفُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِذَاهَا تَرَوْجَةً بَيْنَكُمْ مَسِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهُمَا مِمَّا ابْتَلَيْتُمُ

۱۹۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى عُمَارَةَ حِينَئِذٍ

۱۹۷۹۔ ہم سے بدل بن قبیر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی کہ میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ اور ابوسعود رضی اللہ عنہما عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

لگے سب انھیں علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے پاس اپنی حمایت میں جمع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت عمار سے کہا کہ ہم نے آپ کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو ہماری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں تیزی کے ساتھ کھس پڑنے سے زیادہ پسند ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے بھی آپ لوگوں کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو میری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں سست روی سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ پھر انھیں ایک ایک محلہ دیا اور سب لوگ مسجد کی طرف گئے۔

۱۹۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے شقیق بن سلمہ نے کہ میں ابو مسعود ابو موسیٰ اور عمار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ کے سوا آپ کے جتنے بھی ساتھی ہیں ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اور جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تھی۔ اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے اس معاملہ میں آگے بڑھ جانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابو مسعود! جب سے آپ نے اور آپ کے ساتھی نے آنحضرت کی صحبت اختیار کی اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کی معاملہ میں سست روی سے زیادہ محبوب نہیں۔ اس پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور وہ خوش حال تھے کہ اسے غلام ڈوٹھ لاؤ چنانچہ انہوں نے ایک مملہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا عمار رضی اللہ عنہ کو۔ اور کہا کہ آپ لوگ اسی کو پہن کر جمع پڑھنے چلیں۔

۱۱۲۵۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے۔

۱۹۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمزہ بن عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے تو اسے تو عذاب ان سب لوگوں پر آئے جو اس قوم میں ہوتے ہیں۔ پھر انھیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی اگر نیک ہوں گے تو نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور برے ہوں گے تو برے کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

بَعَثَ عَلَىٰ إِلَىٰ أَهْلِ الْخُفُوفِ يَسْتَنْفِرُ لَهُمْ فَقَالَ مَا رَأَيْتَكَ أَتَيْتَ امْرَأًا أَكْثَرَهُ عِنْدَنَا مِرَّةً امْرَأَةً فِي هَذَا الزَّمَانِ مُنْذُ أَسْلَمْتُ فَقَالَ عَمَّا مَ رَأَيْتَ مِنْكُمْ مَنْ أَسْلَمْتُمَا امْرَأًا أَكْثَرَهُ عِنْدِي مِنَ ابْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الزَّمَانِ كَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَأَوْهُمَا إِلَى الْمَسْجِدِ

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَآبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّاهُ كُوشِثَتْ لَقَلَّتْ فِيهِ غَيْرَتُهُ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيبَ عِنْدِي مِنْ امْرَأَةٍ أَكْثَرَهُ عِنْدَنَا مِرَّةً قَالَ عَمَّا مَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَكَأَنَّ مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيبَ عِنْدِي مِنَ ابْطَائِكُمَا فِي هَذَا الزَّمَانِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَانَ مُوسَى أَيُّهَا غَلَا مَعَهَا حُلَّتَيْنِ غُلَى أَحَدُهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْآخَرَى عَمَّارًا وَقَالَ مَرَّحًا فِيهِ إِلَى الْجَمْعَةِ

بِأَوَّلِهِ ۱۱۲۵) إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يَعْزُّوهُ عَلَىٰ أَعْمَالِهِمْ

بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ ابْنِي هَذَا أَسِيدُكَ لَعَلَّ  
اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِثْرَ  
الْمُسْلِمِينَ .

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
جَاءَ إِلَى ابْنِ شَبْرَمَةَ فَقَالَ ادْخُلْنِي عَلَى عِيسَى  
فَأَعْطَهُ فَكَانَ ابْنُ شَبْرَمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَنَهَى  
يُفْعَلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَبَّاسًا أَمَّا الْحَسَنُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ  
قَالَ عَنْهُ وَابْنُ الْعَامِرِ وَمَعَاوِيَةَ أَمْرِي كَثِيرٌ  
لَا تَوَلَّيْتُ حَتَّى تُدِيرَ أُمْرًا هَا . قَالَ مَعَاوِيَةُ مَنْ  
لِذَا أَمْرِي الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالَ أَتَأْفَقُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَقَوْلُهُ  
لَهُ الصُّلْحُ ؟ قَالَ الْحَسَنُ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ  
قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي  
هَذَا أَسِيدُكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ  
مِثْرَ الْمُسْلِمِينَ .

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ قَالَ عُمَرُو أَخْبَرُونِي مَعْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَزْمَةَ  
مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عُمَرُو وَكَدَّ رَأَيْتُ حَزْمَةَ  
قَالَ أَمْسَلَنِي أَسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنْ شَاءَ  
سَيَسْأَلُكَ إِنْ قَبِلْتُمْ مَا خَلَفَ صَاحِبُكُمْ  
فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتُ فِي يَدَيْ آلِ سَدِ  
كَحَبِيبُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ  
هَذِهِ أَمْرٌ لَمْ أَكُ يُعْطِنِي شَيْئًا فَدَهَبْتُ إِلَى  
حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَادْفَعُوا أَمْرِي

۱۱۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت حسن رضی اللہ  
عنه کے متعلق کہ ”میرا یہ بیٹا سرور ہے۔ اور شاید اللہ  
اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرانے۔“

۱۹۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی اور میری  
ان سے ملاقات کوفہ میں ہوئی تھی۔ وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے۔ اور کہا  
کہ مجھے عیسیٰ (منصور کے بھائی اور کوفہ کے والی) کے پاس لے چلو تاکہ  
میں اسے نصیحت کروں۔ غالباً ابن شبرمہ نے خوف محسوس کیا اور نہیں  
لے گئے۔ انہوں نے اس پر بیان کیا کہ ہم سے حسن بصری نے بیان کیا کہ جب  
حسن بن علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے خلاف لشکر لے کر نکلے تو عمرو بن  
عاص رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھتا  
ہوں جو اس وقت واپس نہیں جاسکتا جب تک اپنے مقابل کو بھگانے  
نہ لے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کے اہل و عیال کا کون  
کھیل ہوگا (یعنی مقتولین کے اہل و عیال کا) جواب دیا کہ میں پھر عبد اللہ  
بن عامر اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ ہم معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے  
ہیں اور ان سے صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ  
دے رہے تھے کہ حضرت حسن آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا

سرور ہے اور امیر ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرانے گا۔

۱۹۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انھیں محمد بن علی نے خبر دی،  
انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ کے مولا حرملہ نے خبر دی عمرو نے بیان کیا کہ میں  
نے حرملہ کو دیکھا تھا۔ حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے علی  
رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور مجھ سے کہا۔ اس وقت تم سے علی رضی اللہ  
عنه پوچھیں گے کہ تمہارے ساتھی (اسامہ رضی اللہ عنہ) کیوں پیچھے رہ گئے  
تھے (جنگ جمل و صفین سے) تو ان سے کہنا کہ انہوں نے آپ سے کہا ہے  
کہ اگر آپ شبر کے جڑے میں ہوتے تب بھی میں چاہتا کہ میں اس میں آپ  
کے ساتھ ہوں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں شرکت صحیح نہیں

ہوئی۔ حرمہ کہتے ہیں کہ مہنا خیمہ انہوں نے کوئی چیز نہیں دی۔ پھر میں سہمی، حسین اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس سے گیا تو انہوں نے میری سواری پر سامان لدو دیا۔

**باب ۱۱۲۷** إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ

۱۱۲۷۔ جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی۔ اور پھر جب

وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی۔

خَرَجَ فَقَالَ يَحْلَا فِيهِ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ

السَّيِّئَةِ بَنِي زَيْدٍ مِنْ مُعَاوِيَةَ جَمَعَهُ ابْنُ عُمَرَ

حَشَمَهُ وَكَهْ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَنْصَبُ لِكُلِّ غَدِيرٍ لَوْ آوَى يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ بَاتِيَ هَذِهِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعٍ

اللَّهُ وَرَأَى أَنَّهُ لَا أَعْلَمُ عَدَمًا أَكْثَرَ مِنْ بَيْعٍ

أَنْ يَبَايَعَهُ رَجُلٌ مَكِّيٌّ بَعِيرًا مَكِّيًّا ثُمَّ يَنْصَبُ لَهُ الْقِتَالَ

وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ مَحْلَعَةً وَكَابَاةً فِي هَذِهِ الْأَمْرِ

۱۹۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْثُومٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ

عَنْ أَبِي الْيَنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زَيْدٍ وَمَوَاتِ

بِالشَّامِ وَقَتَّبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَذُتِبَ الْقُرَّاءُ

بِالْبَصْرَةِ قَانَطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى ابْنِ زَيْدٍ فَالْمُصَلِّي

حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيْهِ

لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَشَأَ ابْنُ يَسْتَصِيحُهُ

الْحَدِيثُ فَقَالَ يَا زَيْدُ أَكُنْ تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ

كَأَنَّ شَيْءًا سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ ابْنُ إِجْهَسْتُ عِنْدَ

اللَّهِ إِنِّي أَصْبَغْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحِبَّاءٍ قَوْمِيهِ النَّحْمُ

يَا مَعْشَرَ الْقَرِيبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلَيْكُمْ

مِنَ الدُّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْفَقَكُمْ

بِالْإِسْلَامِ وَمُعْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ

بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَنْفَقْتُ

بَيْنَكُمْ إِنَّ إِلَهِكَ الْفَيْحُ بِالشَّامِ أَمَّا أَنْ يَكُنَّ

إِلَّا عَلَى السُّنْيَا وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

۱۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ثابِع نے بیان کیا کہ جب اہل مکہ

نے زید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے

خادموں اور لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر غدر کرنے والے کے لئے قیامت کے دن

ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم نے اس شخص (زید) کی بیعت اللہ

اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے اور میرے علم میں کوئی حد اس

سے بڑھ کر نہیں ہے کسی شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت

کی جائے اور پھر اس سے جنگ کی جائے۔ اور اگر میرے علم میں آیا کہ

تم میں سے کسی نے اس بیعت سے انکار کیا کسی اور سے بیعت کی تو میرے اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔

۱۹۸۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے،

ان سے عوف نے، ان سے ابو نہال نے بیان کیا کہ جب ابن زید اور مروان

شام میں تھے اور ابن زبیر نے مکہ میں اور خوارج بصرہ میں اقتدار حاصل کئے

ہوئے تھے تو میں اپنے والد کے ساتھ ابوبکرہ السمری رضی اللہ عنہ کے پاس

گیا۔ جب ہم ان کے گھروں ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں ایک کمرہ

کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ

گئے اور میرے والد ان سے گفتگو کرنے لگے اور کہا۔ اے ابوبکرہ آپ نہیں

دیکھتے لوگ کن باتوں میں الجھ گئے ہیں۔ میں نے ان کی زبان سے سب سے پہلی

بات یہ سنی کہ میں اللہ سے اس پر ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ روزانہ صبح کو اٹھنا

ہوں تو قریش کے قبائل کے لوگوں پر غم و غصہ ہوتا ہے اے اہل عرب

تم جس حال میں تھے اسے تم جانتے ہو۔ ذلت، قلت اور مگر ای کی حالت

اور اللہ نے تمہیں اس سے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

نکالا اور اس سال کو پہنچایا جو تم دیکھ رہے ہو اور یہ دنیا جس نے تمہارے

درمیان فساد پھیلا رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام میں ہے (مروان بن حکم وغیرہ)

واللہ صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہیں (خوارج)

وَاللّٰهُ اِنْ يُّعَاتِلُوْكَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا اِنْ خَالَكَ اَلْغِيْ  
بِمَكَّةَ وَاللّٰهُ اِنْ يُّعَاتِلْ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا

۱۹۸۶ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ وَاثِلِ بْنِ الْاَحْذَبِ عَنْ اَبِيْ وَاثِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
اَلِیْمَانِ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَلْيَوْمَ شَرُّ مِنْهُمْ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا  
يَوْمَئِذٍ يَسْرِوْنَ وَاَلْيَوْمَ يَجْهَرُونَ

۱۹۸۷ حَدَّثَنَا عَلُوٌّ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ  
ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ الشَّعْثَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ  
قَالَ اِنَّهَا كَانَ النَّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامًا اَلْيَوْمَ فَانْهَارَ الْفُرُ  
بَعْدَ الْاِيَّامِ

بَابُ ۱۱۲۸ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى  
يُغَيِّرَ اَهْلُ الْقُبُورِ

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَا يَكُ  
عَنْ اَبِي الرَّزَّازِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي  
مَعَانَهُ

بَابُ ۱۱۲۹ تَغْيِيرُ الزَّمَانِ حَتَّى يَفْعَدُوا  
اَلْاَوْثَانَ

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا اَبُو اَلِیْمَانٍ اَخْبَرَنَا هُثَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي  
اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَأْسَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى تَضْطَرَّ اَلْبَاطِلُ نِسَاءً دُوْسَ عَلَى دُوْسٍ  
اَلْمُخْلِصَةِ وَدُوْسُ اَلْمُخْلِصَةِ طَائِفَةٌ دُوْسٍ اَلَّتِي كَانُوا  
يَفْعَدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

واللہ یہ لوگ صرف دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ جو مکہ میں ہے۔  
(ابن زبیر رضی اللہ عنہ) واللہ وہ بھی صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔

۱۹۸۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے واصل احذب نے، ان سے ابو وائل نے اور  
اور ان سے حذیفہ بن الیمان نے بیان کیا کہ آج کل کے منافق نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے بدتر ہیں اس وقت وہ چھپتے  
تھے اور آج اس کا علانیہ اظہار کرتے ہیں۔

۱۹۸۷۔ ہم سے علاؤ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان  
کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الشعثار  
نے اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں نفاق تھا۔ لیکن آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرتا ہے۔

۱۱۲۸۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہل قبور کے سال پر  
رشک کیا جانے لگے گا۔

۱۹۸۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو  
گی یہاں تک کہ (حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ) ایک شخص دوسرے  
کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں بھی اس  
کی جگہ ہوتا۔

۱۱۲۹۔ زمانہ بدل جائے گا یہاں تک کہ لوگ بتوں کی پوجا  
کرنے لگیں گے۔

۱۹۸۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان  
سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کے عورتوں کا ذوالخلفہ  
(کا طواف کرتے ہوئے) کھوس سے کھوا پھلے گا اور ذوالخلفہ قبیلہ دوسر  
کابت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے بلکہ





رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا  
فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ نَارٌ مِثْلُ نَارِ الرَّجُلِ يَصْدُقُ فِيهِ  
فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَخَارِثَةُ أَخُو  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَمْ يَمُوتَا

### باب ۱۱۳۱

۱۹۹۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزَّمَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى تَقْتُلَ قَتْلَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا  
مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَوْتُهُمَا وَاحِدٌ وَحَتَّى يَبْعَثَ  
دَجَاوُونَ كَذِبُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَلِمَةً  
يُزَعَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ  
وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَتَقَامَرَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ  
وَيَكْثُرَ الْهَرَمُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ  
الْمَالُ فَيَفْنِيصَ حَتَّى يَهْمَ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ  
مَدَقَّتَهُ وَحَتَّى يَغْرِصَهُ يَقُولُ الَّذِي يَغْرِصُهُ  
عَلَيْهِ لَا آتِي بِي بِهِ وَحَتَّى يَسْطَاوِلَ النَّاسُ فِي  
الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِفِتْنٍ الرَّجُلِ يَقُولُ  
يَا لَيْتَنِي مَعْنَاهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا  
فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ يَغْنِي أَمْتُوا أَجْمَعُونَ  
فَإِذَا الْإِقْلَامُ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ  
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ وَبِهِمَا بَيْنَهُمَا فَلَا بَيْنَاقِيَةٍ  
وَلَا يَطُوعِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَكَذَلِكَ الْوَقْفُ الرَّجُلِ  
يَلْبَنُ لِقَحْطِهِمْ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ  
مِيلٌ مَطْ حَوْضُهُ فَلَا يَسْتَقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ  
وَقَدْ رَفَعَ أَكْحَلُهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا

طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے

بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ صدقہ کرو۔ کیونکہ غریب  
لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا  
اور کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ مسدود نے بیان کیا کہ حارث بن عسید اللہ  
بن عمر کے ماں شریک بھائی تھے۔

۱۱۳۱۔

۱۹۹۴۴ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی،  
ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت  
اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں  
جماعتوں کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی۔ حالانکہ دونوں کی دعوت ایک  
ہوگی۔ اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے و مجال بھیجے جائیں گے۔ نفیسیاتیں  
ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک علم اٹھا  
لیا جائے گا اور نذرانوں کی کثرت ہو جائے گی۔ اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور  
فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور حرج سے مراد قتل ہے۔ اور  
یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہر پڑے گا۔ اور یہاں  
تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر و امن گم ہوگا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے  
گا اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا۔ لیکن جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے  
گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں  
میں اکڑیں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گدے گا اور کہے  
گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا  
پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں  
گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ  
پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے  
اعمال نہ کئے ہوں۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو افراد نے  
اپنے درمیان کپڑا پیلا رکھا ہوگا اور اسے نہ ابھی سج پائے گا نہ لپیٹ پائیں  
ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اوٹنی  
کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے کھا بھی نہ پایا ہوگا۔ اور قیامت اس  
طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے

اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔

يا ۛۛۛ ذڪر الشّجالۛ

١٩٩٥ أَحَدُ ثَمَانَةِ دُحْدُ ثَمَانِي مِائِي حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِي الْغُبَيْرِيُّ أَبُو  
شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدُ الشُّعْبِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لَوْ  
مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ لَا أَتَمَيِّقُونَ أَتَى مَعَهُ  
جَبَلٌ خُبِرُوا بِهِ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ  
مِنْ ذَلِكَ

۱۱۳۲۔ دجال کا تذکرہ۔

۱۹۹۵ء - ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بھی نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی۔ کساکہ جے سے میخرو بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ جمال کے متفق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضور نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا۔ میں نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پھاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

١٩٩٦ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ خَفِصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَمِيعُ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ  
الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ  
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ عَاوِرٍ مَنَافٍ ۖ

۱۹۹۶- ہم سے سعید بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ و جال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے قیام کرے گا۔ پھر مدینہ میں مرتبہ کا بنے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

١٩٩٤ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمْ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ مَنْ غَابَ الْيَسِيرُ  
 لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ  
 قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ  
 أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدَاهُ

۱۹۹۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ پر مسیح و قجال کا رعب تہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے ساتھ دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ بیان کیا کہ ابن اسحاق نے کہا اور ان سے صالح بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بصرہ گیا تو مجھ سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

١٩٩٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ - قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ

۱۹۹۸ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے مسلم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی

تعریف اس کی شان کے مطابق کی۔ پھر رجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں اس سے ڈرانا ہوں۔ اور کوئی نئی ایسا نہیں گذر جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانا ہوں جو کسی نئی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی۔ اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔

۱۹۹۹۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سلم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا اور خواب میں (کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنگھریلے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگوڑ کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ جلال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کا ہم شکل قبیلہ خزاعہ کا ابن قطیب ہے۔

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، اس سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ اپنی غازیں رجال کے فترہ سے فہام مانگتے تھے۔

۲۰۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہ انہیں ان کے والد نے نصبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں عبد اللک نے، انہیں ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جلال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۲۰۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

فَاتَّخَذَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ وَصَّ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا نَذِيرُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ لِي بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُكُمْ قَوْمَهُ وَكَلَّمْتُ سَاقِلَ لَكُمْ فِيهِ كَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ بَنِي قَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَدُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَنْصِرُ بَاقِيَهُ

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنْتُمْ أَطْوَفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجَلٌ أَدْمَسَ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطَفُ أَوْ يَهْوَى رَأْسَهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبَتْ أَلْفَتْ فَأَذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعَدَ الرَّأْسِ أَعْوَدُ الْعَيْنِ كَأَنَّهُ عَيْنُهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطِيبٍ رَجُلٌ مِنْ خَزَاعَةَ

۲۰۰۰ حَدَّثَنَا شَاكِعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ قِنَازِ الدَّجَالِ

۲۰۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الْمَاءُ بَارِدٌ وَالنَّارُ حَامِيَةٌ قَالَ مَنْ سَقَا مِنْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا شَاكِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَمَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعُثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرًا أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَكَاكِيَهُ أَعْوَمَ وَارِقَ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَارِقَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ عَافٍ - فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب لا يدخل الدجال المدينة.

۲۰۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا حَدَّثَنَا طُحَيْلٌ عَنْ الدِّجَالِ وَكَانَ فِيمَا يَحْدُثُ شَابَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّ الدِّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلَ بِبَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ مَسِيحٌ مَرَجِلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ مَا شَهِدَ أَنَّكَ الدِّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدِّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَخْبَيْتَهُ هَلْ تَسْلُوكُ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيُقْتَلُ ثُمَّ يُخْبِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَنِيكَ أَشَدَّ بِصَيْرَةٍ قَبْلِي الْيَوْمَ قَبْرِي الدِّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ ۝

۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَوِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَى أَنْقَابُ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةً لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَكَالدِّجَالِ ۝

۲۰۰۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انھوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانابے اور تمہارا رب کانابہ نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس حدیث میں ابوسہرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۱۳۳۔ دجال مدینہ کے اندر داخل ہوسکے گا۔

۲۰۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابن مسعود نے خبر دی، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل گفتگو کی آنحضور کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شوزمین پر قیام کرے گا پھر اس دن اس کے پاس ایک صاحب جاہل گئے اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں ہم سے بیان کیا تھا۔ اس پر دجال کہے گا۔ کیا تم دیکھتے ہو۔ اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں معاملہ میں شک و شبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ ان صاحب کو قتل کر دے گا اور پھر انھیں زندہ کر دے گا۔ اب وہ صاحب کہیں گے کہ وہ اللہ آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے بصیرت نہیں حاصل تھی اس پر دجال پھر انھیں قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے ان پر قدرت نہ ہوگی۔

۲۰۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم بن عبد اللہ بن الحمر نے اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ کی گھاٹیوں میں فرشتے متعین ہیں نہ یہاں طاعون آسکتی ہے۔ اور نہ دجال آسکتا ہے۔

۲۰۰۵۔ مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں انس



۲۰۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ زَيْنَ بْنَ تَرَفٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَا اللَّهَ وَ مَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَ مَنْ عَصَا أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

۲۰۰۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ ابن عبد الرحمن نے خبر دی، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے (متبعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۰۰۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ لَا أَدْنَى عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ الرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا وَ فَجْهَاقِ وَ وَلَدِهَا وَ هِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا وَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

۲۰۰۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن یونس نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھروالوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھروالوں اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے۔ اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۱۱۳۶ - امر اقریش سے ہوں۔

باب ۱۱۳۶ الْأَمْرُ مِنْ قُرَيْشٍ

۲۰۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزِيمٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَ هُوَ عِنْدَكَ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَتَكَلَّمُ مَلِكٍ مِنْ قُحْطَانَ فَقَضِبَ فَقَامَ فَأَثَرَى عَلَى امْرَأَةٍ بِهَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَمْنَعُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ لَا يُؤْتَوْنَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَذِلَّةٌ لَكُمْ جِهَالُكُمْ فَإِنَّا كُمْ وَ الْآ مَا فِي

۲۰۱۰ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم قریش کے ایک وفد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ انھیں معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اس پر غصہ ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کی کچھ فرمایا۔ ابابعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے۔ اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں پس تم ایسی خواہشات سے بچتے رہو جو تمہیں گمراہ کر دیں۔ کیونکہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ امر (خلافت) قریش میں رہے گا۔ کوئی بھی ان پر اگر دست درازی کرے گا تو اللہ اسے رسوا کر دے گا، لیکن اس وقت تک جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے۔ اس روایت کی متابعت نعیم نے ابن مبارک سے کی۔ ان سے معمر نے، ان سے زہری نے اور ان سے محمد بن بھیر نے۔

۲۰۱۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ امر اس وقت تک قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

۱۱۳۷۔ اس شخص کا اجر جس نے حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کیا بوجہ اللہ کے اس ارشاد کے کہ ۳ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ لوگ فاسق ہیں۔

۲۰۱۲۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عہد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک بس دو افراد پہنچایا جانا چاہیے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور پھر اس حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرنے کی قدرت دی اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۱۳۸۔ امام کے لئے سمیع و طاعت جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

۲۰۱۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے اور انس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر کسی ایسے جہشی غلام کو بھی عامل بنایا جائے جس کا سرکشش کی طرح ہو۔

۲۰۱۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے جعد نے اور ان سے ابو رجا، نے اور ان سے

الْحَبِشِيُّ قَبِيلُ أَهْلَهَا فَإِنِ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَمُوتُ بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهَ اللَّهُ عَلَى قَبِيلِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ -

تَابَعَهُ نَعِيمٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكِيرٍ -

۲۰۱۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ -

بَابُ ۱۱۳۷ أَخْبَرَنَا مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ يَقُولُ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ -

۲۰۱۲ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمِيدٍ عَنْ إسماعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَحْسَنَةِ الرِّقَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ اتَّاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا -

بَابُ ۱۱۳۸ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلَّهِ مَا مَرَّتَا لَمْ تَكُنْ مُعَصِّيًا -

۲۰۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيْلَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنِ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ نَبِيئًا -

۲۰۱۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھی تو اسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوگا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۲۰۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے (امید کی بات) سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے۔ جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے پھر یہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

۲۰۱۶۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ فوج بھیجا اور اس پر انصار کے ایک صاحب کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوا اور کہا کہ کیا آنحضورؐ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اور اس سے آگ جلاؤ اور اس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی جب کوہ ناجاہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضورؐ کی اتباع آگ سے بچنے کے لئے کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں داخل ہو جائیں اسی کشمکش میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ان کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے تھے۔ اطاعت صرف ابھی باتوں میں ہے۔

۱۱۳۹۔ جو حکومت طلب نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد

کرتا ہے۔

۲۰۱۷۔ ہم سے حجاج بن نہیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من قرأ من أمير شيئا فحبره فليضرب رأسه ليس أحد يقرأ الجماعة شبرا فموتوا مآت ميتة جاهليّة

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمِعُوا وَالطَّلَاعَةَ عَلَى الْمَوَدِّ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِزِّ بْنِ تَرْفُوتٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرْتُهُمْ بِجَلَاءِ مَنْ لَا نَصَابَ لَهُ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ وَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا قَدْ وَقَدُوا فَأَخْلَتْهَا أَهْمُوا بِالنَّارِ خَوْلٍ فَقَامَ يَشْطُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَمَرَ النَّبِيُّ النَّاسَ أَنْفَدَ خَلْعَهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَلَّتِ النَّارُ وَسَلَّكَ عَصْبُهُ قَدْ كَرِهَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوا هَذَا مَا حَرَّجُوا مِنْهَا أَحَدًا لَكِنَّا الطَّلَاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

۱۱۳۹۔ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ إِلَّا مَارَةً أَعَا اللَّهُ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ نَهِيلٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ



نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے عبدالرحمان بن سمہ رضی  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمان  
حکومت کے طالب نہ بننا کیونکہ اگر تمہیں وہ بلا مانگے علی تو اس میں تمہاری  
مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم نے قسم کھائی ہو پھر اس کے سوا دوسری چیز میں  
بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو

بْنِ حَازِمٍ مِّنْ عَنِ الْقَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتُ  
إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعْذْتُ عَلَيْكَ وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى  
يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفَرْتَ يَمِينَكَ وَأَمْسَلْتَ يَدِي  
هُوَ خَيْرٌ

۱۱۴۰۔ جو حکومت مانگے گا وہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

بَابُ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وَكَلَّ  
إِلَيْهَا

۲۰۱۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے بیان کیا  
کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن سمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمان ابن سمہ! حکومت طلب  
نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں مانگے کے بعد علی تو تم اس کے حوالہ کر دیتے جاؤ گے۔  
اور اگر تمہیں مانگے بغیر علی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی  
بات پر قسم کھاؤ اور پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو وہ کہ جس  
میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۲۰۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ  
مَسْأَلَةٍ وَكَلْتُ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ  
أُعْذْتُ عَلَيْكَ وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ  
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبَى الْوَعْدَ وَكْفَرْتَ  
عَنْ يَمِينِكَ

۱۱۴۱۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَزْمِ عَلَى

۲۰۱۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلمہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم حکومت کا لالچ نہ کرو گے  
اور یہ قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ندامت ہوگی۔ پس کیا ہی بہتر  
ہے دو دھ پلانے والی اور کیا ہی بری دو دھ چھڑا دینے والی (حکومت کے  
لٹنے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے) اور محمد بن بشار نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حمران نے حدیث بیان کی، انس بن عبد الحمید  
نے حدیث بیان کی، ان سے سعید المقبری نے، ان سے عمر بن حکم نے اور ان  
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا قول دہرایا نقل کیا۔

۲۰۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْنُ  
أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ  
سَتَهْرُغُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَتَكَلَّفُونَ نَدَامَةً  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمَرْصُوعَةُ قَبِلْتِ الْفَاطِمَةَ  
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمُرَانَ عَنْ  
عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ

۲۰۲۰۔ ہم سے محمد بن علا نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلمہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَٰئِيلَ  
عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقَادَ تَحِلَّانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ آمَنَّا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَكَ فَقَالَ إِنَّا لَا تَوَفِّي  
هَذَا مِنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ۝

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے  
دو اور افراد کو لے کر حاضر ہوا، ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ یا  
رسول اللہ! میں کہیں کا عامل بنا دیا دیجئے اور دوسرے صاحب نے بھی یہی  
خواہش ظاہر کی۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ ہم ایسے شخص کو یہ ذمہ داری

نہیں سونپتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔

**باب ۱۱۲۱** مَنْ اسْتَرْجَى تَرْعِيَّةَ كَلْمٍ  
يَنْصَحُ بِهِ

۱۱۲۱ - جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا ہو اور اس نے غیر خواہی  
نہ کی ہو۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسَدِ  
عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ تَمِيَّازٍ عَادَ مَعْقِلَ  
ابْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ  
مَعْقِلُ إِنِّي مَمْنُونٌكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْجَى كَلْمًا  
تَرْعِيَّةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِتَضِيْعَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ  
تَرْعِيَّةَ الْحَقِّةِ ۝

۲۰۲۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسد نے  
حدیث بیان کی، ان سے حسن نے کہ عبید اللہ بن تیمیاز بن یسار رضی  
اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ تو  
معتقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنا ہوں  
جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ نے فرمایا جب اللہ  
تعالیٰ کسی بندہ کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے  
ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے  
گا۔

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
حُسَيْنُ بْنُ الْمُغَفَّيِّ قَالَ تَرَكْتُهُ ذَكَرًا عَنْ هِشَامِ  
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ تَعُوذًا قَدْ حَلَّ  
عُمَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ أَخْبِرْكَ حَدِيثًا  
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا مِنْ بَنِي تَرْعِيَّةٍ مِنْ الْمُسْلِمِينَ  
فَيَمُوتَ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ كَلْمًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
الْحَقِّةَ ۝

۲۰۲۲ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں حسین بن المغفی  
نے خبر دی کہ زائدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے حسن نے بیان  
کیا کہ ہم معتقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے ان کے پاس گئے  
پھر عبید اللہ بھی آئے تو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان  
کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آنحضور  
نے فرمایا کہ اگر کوئی والی مسلمانوں کی کسی جماعت کا ذمہ دار بنایا گیا اور اس  
نے ان کے معاملہ میں خیانت کی ہو اور اسی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ  
اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

**باب ۱۱۲۳** مَنْ سَأَلَ شَيْئًا مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ الْحَجْرِ يَرْبُوعِي عَنْ طَرِيفِ بْنِ تَيْمِيَّةَ قَالَ شَهِدْتُ  
صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَآخَصَابَهُ وَهُوَ يُؤْصِيهِمْ فَقَالُوا  
هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ

۱۱۲۳ - جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سخت مبتلا کرے گا۔  
۲۰۲۳ - ہم سے حسین واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث  
بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے طریف ابو تیمہ نے بیان کیا کہ میں  
صفوان اور جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا۔ صفوان اپنے  
ساتھیوں (شاگردوں) کو وصیت کر رہے تھے۔ پھر صفوان اور ان کے  
ساتھیوں نے جندب (رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ يُشْفِقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَفَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ إِنَّمَا يُشْفِقُ مَنْ  
إِلَّا نَسَانُ بَطْنَهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا  
طَيْبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِلِيلٍ كَفَّهِ مِنْ  
وَمِنْ أَهْرَاقِهِ فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِأَيِّ عَبْدٍ لِلَّهِ  
مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ؟ جُنْدُبُ ! قَالَ  
نَعَمْ جُنْدُبُ .

اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور  
کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو دکھاوے کے لئے (باطن کے خلاف) کام کرے  
گا اللہ قیامت کے دن اسے روا کر دے گا۔ اور فرمایا کہ جو لوگوں کو تکلیف  
میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کریں گے  
پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے  
انسان کے جسم میں اس کا پیٹ بڑھتا ہے۔ پس جو کوئی استطاعت رکھتا  
ہے کہ پاک و طیب کے سوا اور کچھ نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اور  
جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر  
تخنوں حاصل نہ ہو۔ جو اس نے بہایا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ میں نے ابو  
عبداللہ (بخاری) سے پوچھا کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کیا جذب کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۱۴۴۔ راستہ میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔ یحییٰ بن یعمر نے راستہ  
میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا۔

باب ۱۱۴۴ النِّقَاطُ وَ الْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ  
وَقَطْعُ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ فِي  
الطَّرِيقِ وَقَطْعُ الشَّعْبِيِّ عَلَى بَابِ دَارِهِ :

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ عَرْضَی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا  
رَجُلًا عِنْدَ مَدْخَلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَا  
أَعْدَدْتُ لَهَا ؟ تَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكْبَانَ ثُمَّ قَالَ تَبَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَيْفَ تَوَحَّيَا ؟ وَكَأَصْلَاحٍ  
وَأَكَمَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ  
مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ :

باب ۱۱۴۵ مَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَوَائِبٌ :

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ  
لَا مَرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَغْرِيفَيْنِ فَلَا نَسَةَ ؟ كَأَلَّتْ نَعْمَ

۲۰۲۴۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اور نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص مسجد کی چوکت پر آ کر  
ہم سے ملا اور دریافت کیا۔ یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آنحضور نے فرمایا  
تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس پر وہ شخص خاموش سا ہو گیا۔

پھر اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں نے بہت زیادہ روزے، نماز اور صدقہ  
قیامت کے لئے نہیں تیار کئے ہیں۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت  
رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم بہت رنج  
ہو۔

۱۱۴۵۔ اس باب کی اس حدیث کی روایت کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی  
دربان نہیں تھا۔

۲۰۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انص بن عبد الصمد نے خبر  
دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت البنانی نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اپنے گھر کی ایک خاتون

سے کہہ رہے تھے۔ فلائی کو پہچانتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس خاتون نے جواب دیا۔ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میری مصیبت تم پر نہیں پڑی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضور وہاں سے ہٹ گئے اور پہلے گئے پھر ایک صاحب اور سے گزرے اور ان سے پوچھا کہ آنحضور نے تم سے کیا کیا تھا؟ اس خاتون نے کہا کہ میں نے انھیں پہچانا نہیں۔ ان صاحب نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر وہ خاتون آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے آپ کے یہاں کوئی دربان نہیں پایا۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ صبر تو صدقہ کے شروع میں مطلوب ہے۔ ۱۱۴۶۔ ماتحت حاکم اس شخص کے بارے میں قتل کا فیصلہ کرتا ہے جس پر قتل واجب ہے اور اس کے لئے اپنے اوپر کے حاکم سے مشورہ نہیں لیتا۔

قَالَ قَاتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً  
تَبَعْنِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَتَقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي - فَقَالَتْ  
إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خُلَوْتِ مِنْ مَصِيبَتِي - قَالَ تَجَاوَزْتَهَا  
وَمَضَى فَمَرَّتْ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ بِأَبِيهِ فَلَمْ  
تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْقَبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدَمَةٍ

بَابُ الْبَيْتِ

بَابُ الْبَيْتِ  
عَلَى فَجَبَ عَلَيْهِ مَوْنُ الْإِمَامِ الْبَيْتِ  
فَوْقَهُ

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّهْلِيُّ حَدَّثَنَا  
الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ قَبِيصٍ بْنِ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَزِلُهُ صَاحِبُ الشَّيْطَانِ  
مِنَ الْأَمِيرِ

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
قُرَّةَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَهُ وَاتَّبَعَهُ بِمَعَادٍ

۲۰۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ  
عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ  
مَا لِهَذَا؟ قَالَ أَسْلَمْتُ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى  
أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۲۶۔ ہم سے محمد بن خالد دہلی نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری  
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان  
سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ قیس بن سعد رضی اللہ  
عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح رشتہ تھے جیسے امیر کے ساتھ  
سپاہیوں کا آخر متلب ہے۔

۲۰۲۷۔ ہم سے محمد بن صبح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے قرہ نے، ان سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو بردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بھیجا تھا اور آپ کے ساتھ معاذ رضی اللہ عنہ بھیجا تھا۔  
۲۰۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محبوب بن  
الحسن نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید  
بن ہلال نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ  
ایک شخص اسلام لایا پھر یہودی ہو گیا پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے  
اور وہ شخص ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ نے پوچھا اس کا کیا معاملہ  
ہے ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ اسلام لایا پھر یہودی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا  
کہ بے شک میں اسے قتل نہ کروں نہیں بیٹھوں گا یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔

بَابُ ١١٤ هَلْ يُقْبَلُ الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتَى

وَهُوَ غَضَبَانٌ ۚ

٢٠٢٩ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ  
أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ  
سِجِسْتَانِ يَأْتِي لَا تَقْضِي بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَانْتَ غَضِيَانِ  
فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا  
يُقْضَيْنَ حَكْمُ بَيْنِ اِثْنَيْنِ وَهُوَ غَضِيَانِ

٣٠٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَنَا رَجُلٌ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا تَأْخُذُ عَنْ صَلَاتِي الْقِدَاحَةَ مِنْ أَجْدٍ  
فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بَنَانِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ  
يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُشْرِكِينَ  
قَائِمَكُمْ مَا صَحِيَ بِالنَّاسِ فَيَلْجِئُونَ فِيهِمْ الْكَيْدَ  
الْمُعِيقَ وَذَا الْحَاجَةِ

٢٠٣١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ  
حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ مُطَرِّفٍ  
أَخْبَرَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَيَّنَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيَرَا جَعَلْنَا لِمَنْ لَيْسَ بِهَا حَتَّى  
تُطَهَّرَ ثُمَّ تَحِيضُ فَتُطَهَّرُ فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يُطَلِّقَهَا  
فَلْيُطَلِّقْهَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّي جَاءْتُكُمْ بِالْغُرُورِ  
يَعْلَمُهَا فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي جَاءْتُكُمْ بِالْغُرُورِ  
وَالْغُرُورِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۷۔ کیا قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا چاہیے

۳۶۹- ہم سے آؤم نے حدیث بیان کی، ان سے شیعہ نے حدیث بیان کی  
 ان سے عبد الملک بن عیمر نے، انہوں نے عبد الرحمن ابن ابی بکر سے سنا  
 کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو لکھا۔ اور وہ اس  
 وقت بھستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرنا  
 جب غصہ میں ہو۔ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کوئی ثالث  
 دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۰۳۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں قیس ابن ابی حازم نے، ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ میں واللہ صبح کی جماعت میں فلاں (امام) کی دھیر سے شرکت نہیں کر پاتا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضرت کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اس دن تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم میں سے بعض بھگانے والے ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے اختصار کرنا چاہیے۔ کیونکہ جماعت میں بوڑھے، بچے اور ضعیف سب ہی ہوتے ہیں۔

۲۰۴۱- ہم سے قسمدین ابی یعقوب الکرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے  
 حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، محمد  
 نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن خبروی، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے  
 خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حیض میں تھیں۔ طلاق دے دی  
 پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ آنحضور سے کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے  
 پھر فرمایا۔ انھیں چاہیے کہ رجعت کر لیں اور انھیں اپنے پاس رکھیں۔ یہاں  
 تک کہ جب وہ پاک ہو جائیں پھر حائضہ ہوں اور پھر پاک ہوں تب اگر وہ  
 طلاق دینا مناسب سمجھیں تو طلاق دے دیں۔

۱۴۳۸ھ - جن کا خیال ہے کہ قاضی لوگوں کے عام معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ بدگیتوں اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندو حضرات ابو

وَسَلَّمَ لِيَهْدِيْ مَخْدِيْ مَا بَعْنِيْهِ وَوَلَدَكَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ اِذَا كَانَ اَمْرُ  
مَشْهُورًا

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُزُوٌّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ  
أَهْلٌ خَيْرًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ  
وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خَيْرًا أَحَبَّ  
إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا  
سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّثْلُكَ قَهْلٌ عَلَى مَن حَرَّمَ أَنْ أُطْعِمَ  
مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالٌ نَأَالَ لَهَا لَحْرَمٍ عَلَيْكَ أَنْ  
تَطْوِينَ لَهُمْ مَن مَّعْرُوفٌ

**باب ۱۱۹۰** اللَّهُ هَادِي عَلَى الْخَطِّ الْمَخْشُومِ  
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابُ  
الْحَاكِمِ إِلَى عَائِشَةَ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ  
إِلَّا فِي الْحَدِّ وَثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ  
خَطًّا فَهُوَ جَائِزٌ وَإِلَّا هَذَا مَا لَا يَرْتَعِبُهُ  
وَإِنَّمَا صَارَ مَا لَا بُعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ  
فَالْخَطُّ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبْتُ عُمَرَ  
إِلَى عَائِشَةَ فِي الْحَدِّ وَكَتَبْتُ عُثْمَانَ  
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مَن كُسِرَتْ . وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ  
إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ  
الشَّعْبِيُّ يَجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْشُومَ بِمَا  
فِيهِ مِنَ الْقَاضِي . وَمُزَوَّجٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ

سفیان کی بیوی سے کہا تھا کہ دستور کے مطابق اتنے لے لیا کرو جو  
تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اور یہ اس وقت  
ہو گا جب معاملہ معلوم و مشہور ہو۔

۲۰۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں خجیب نے خبر دی  
انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی  
عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئیں اور کہا یا رسول اللہ !  
روئے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق اس وجہ میں ذلت  
کی خواہشمند ہوں جتنا آپ کے گھرانہ کی ذلت و رسوائی کی میں خواہشمند تھی لیکن  
آج میرا یہ حال ہے کہ میں سب سے زیادہ خواہشمند ہوں کہ روئے زمین  
کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سر بلندی والا ہو، پھر انہوں نے کہا  
کہ ابو سفیان خیل آدمی ہے۔ تو کیا میرے لئے کوئی حرج ہے اگر میں اس  
کے مال میں سے (الکی اجازت کے بغیر لے کر) اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں  
آنحضور نے ان سے فرما دیا تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے اگر تم انھیں  
دستور کے مطابق کھلاؤ۔

۱۱۹۰۔ مہرند تحریر پر گواہی مورخین حدود میں یہ جائز ہے۔ اور  
اور بن میں تنگی ہے۔ اور حاکم کا خط اپنے عاملوں کے نام اور قاضی کا  
خط دوسرے قاضی کے نام اور بعض لوگم کا کہنا ہے کہ حدود کے  
موا سب معاملات میں حاکم کا خط جائز ہے مجھ نہیں لوگوں نے  
کہا کہ اگر قتل خطا ہو تو نبی بھی (حاکم کا خط) جائز ہے حالانکہ یہ  
بھی حدود میں آجاتا ہے) کیونکہ یہ بن کے خیال میں مال لکے احکام  
سے متعلق ہے۔ حالانکہ یہ مال فوت قتل کے بعد ہوتا ہے۔ دوسرے  
اصلاً عمدہ و خطا ایک ہی میں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل  
کو حدود کے سلسلہ میں خط لکھا تھا۔ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ  
عنہ نے وراثت کے لئے کے متعلق خط لکھا تھا۔ اور ابراہیم  
نے کہا کہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام جائز ہے بشرطیکہ  
وہ خط اور مہر کو پہچان لے۔ اور شعبی قاضی کی طرف سے مہرند  
پر اس کے مضمون کے مطابق فیصلہ کر دیتے تھے۔ ابن عمر رضی  
رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مطابق مروی ہے۔ معاویہ بن جندب  
ثقفی نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی عبد الملک بن یعلیٰ اور ایاس

بن معاویہ اور ثامین بن عبداللہ بن انس اور بلال بن ابی بردہ اور عبداللہ بن بید الاسلمی اور عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس موجود تھا جب ان لوگوں نے قاضیوں کے خطوط پر گواہوں کی موجودگی کے بغیر فیصلہ کیا پس اگر وہ شخص بس کے خلاف خط لایا گیا ہو وہ یہ کہے کہ یہ تو جھوٹ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور اس سے مفر کی کوئی صورت نکال لاؤ گواہوں پر مخرج کے ذریعہ یا اور کسی ذریعہ اور سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ نے قاضی کے خط کے باوجود گواہی کا مطالبہ کیا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن حرز نے حدیث بیان کی کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کا خط لے کر آیا اور میں نے ان کے سامنے گواہی پیش کر دی تھی کہ میرا اہل ہر حق واجب ہے۔ اور وہ شخص کو فرمیں تھا چنانچہ میں خط لے کر (کوثر کے قاضی) قاسم بن عبدالرحمان کے پاس گیا تو انہوں نے اس فیصلہ کو لاگو کر دیا اور حسن اور ابو قلابہ وصیت کے حق میں اس وقت تک گواہی دینے کو ناپسند کرتے تھے جب تک اس کا مضمون نہ جان لے کیونکہ مکے ہے اس میں کوئی ظلم کی بات ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیر کو لکھا تھا کہ با توئم اپنے صاحب (عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ) کو دینا دے دو۔ ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو۔ اور زہری نے پردہ کے پیچھے عورت کے متعلق گواہی دینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو ورنہ نہ دو۔

۲۰۳۳۴ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حریث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا ان سے انس بن مالک رضی اللہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل روم کو خط لکھا پھر با تو صحابہ نے کہا کہ رومی صرف جہر بند خط ہی قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت نے چاندی کی ایک مہر بنگوئی گویا میں اس کی چمک کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"

۱۱۵۰ - کوئی شخص قاضی بننے کا کب مستحق ہوگا۔ اور حسن بصری

الْبَغْفِيُّ شَرِّهِدَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى قَاضِيَ  
الْبَصْرَةِ قِيَّاسُ بْنُ مَعَاوِيَةَ وَالْحَسَنُ وَ  
ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالُ بْنُ  
أَبِي بَرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَيْدَةَ وَالْأَسْلَمِيُّ  
وَعَامِرُ بْنُ عَبِيدَةَ وَعَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ يُخْبِرُونَ  
كُتِبَ الْقَضَاةُ بِغَيْرِ مَخْفِيٍّ مِنَ الشُّهُودِ  
فَإِنْ قَالَ الَّذِي جُمِعَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ  
مُذْمُومٌ تَبَيَّنَ لَهُ إِذْ هَبَ قَالَ تَمَسَّ الْمُنْعَرَجُ مِنْ  
ذَلِكَ وَأَقَالَ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي  
الْبَيْتَةِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَاءُ امْرَأَتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ بِأَجْمَلِ كِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِيِ  
الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَ الْبَيْتَةِ أَنَّ لِي عِنْدَ قَلْبِ  
كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكَوْفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ  
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاجْتَمَعُوا وَكَتَبَ الْحَسَنُ وَأَبُو  
قَلَابَةَ أَنَّ شَهْدَةَ عَالِيٍّ وَصِيَّةً حَتَّى يَنْكُرَ مَا فِيهَا  
رَدُّهُ لَا يَذِيرُ لِي لَعَلَّ فِيهَا حَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ: أَمَا أَنْ يَكُنَّ  
صَاحِبِكُمْ وَ أَمَا أَنْ تُوْخَذُوا بِعَرَبٍ. وَقَالَ الْأَطْرَعِيُّ  
فِي شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ وَرَأَى السَّيْرَ: إِنْ عَرَفْتَهَا  
فَاشْهَدِي وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدِي

۲۰۳۳۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا أَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا  
إِلَّا فَحْشًا مَا قَاتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَبِيصَةٍ وَنَفْسَةٍ  
مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ ۱۱۵۰ مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَ

قَالَ الْعَسَنَ آخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا  
يَسْمِعُوا الْهَوَىٰ وَلَا يَخْشَوْا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا  
بِأَيَاتِهِمْ نَفْسًا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ آيَا دَاوُدَ إِنَّا جَعَلْنَاكَ  
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ  
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ  
اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ  
عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ط  
قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا السُّورَةَ فِيهَا فِيهَا هُدًى وَنُورٌ  
يُخَكِّمُهَا الَّذِينَ يُؤْتُونَ الَّذِينَ اسْلَمُوا الَّذِينَ  
هَآؤُا دَارَ الرِّبَايَتُونَ وَالْأَخْبَارُ بِمَا اسْتَخْفُوا  
اسْتَوْعُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَحَقَّوْا عَلَيْهِ  
شُهُدًا أَوْ فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَتَخْشَوْنَ وَلَا  
تَشْتَرُوا بِأَيَاتِي نَفْسًا قَلِيلًا وَمَنْ كَفَرَ بِكُمْ  
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَقَرَأَ  
دَاوُدَ وَ سَلِّمْ إِنْ أَدْبَرَ كُنْ فِي الْحَرِّ إِذْ  
تَفَشَّتْ فِيهِ غَمَمُ الْقَوْمِ وَخَافَ لَكُمْ بِمَشْهُدٍ  
فَقَهَمْتُمْ سَلِّمْ وَكَفَلْنَاكُمْ كُفَّاءَ  
عِلْمًا فَحَمِدَ سَلِّمًا وَ لَمْ يَكُنْ دَاوُدَ وَكَوَلَا  
مَا دَعَا اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَوْ آتَىٰ  
التَّعَاةَ هَلَكُوا إِنَّا أَنشَأْنَا عَلَىٰ هَذِهِ إِبْرَاهِيمَ  
وَ عِزَّةَ هَذَا بِإِحْتِدَادٍ - وَقَالَ مُرَاحِمُ  
نَبِيٍّ قَرَأَ لَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
تَمَّسُّ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ حَصْلَةً  
كَانَتْ فِيهِ وَصْفَةً أَنْ يَكُونُ فِيهِمَا  
حَلِيمًا عَقِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَوِيًّا وَ عَنْ  
الْعِصْمِ

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے کہ خواہشات  
کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے نہ ڈریں اور میری آیات کو معمولی  
تجھت کے بدلے میں نہ بیچیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۷۱ اے داؤد  
ہم نے آپ کو زمین پر نائب بنایا ہے۔ پس آپ لوگوں میں حق کے  
ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کیجیے کہ وہ آپ  
کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے  
راستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان پر شدید عذاب ہوگا قیامت  
کے دن۔ پھر اس کے بعد انھوں نے بھلا دیا تھا ”اور حسن بصری  
نے اس آیت کی بھی تلاوت کی ”بلاشبہ ہم نے تورات نازل کی جس  
میں ہدایت اور نور ہے، اس کے ذریعہ انبیاء (جنہوں نے  
اطاعت اختیار کی۔ فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے  
ہدایت اختیار کی۔ اور پاک باز اور علماء (فیصلہ کرتے ہیں) اس  
کے ذریعہ جو انھوں نے کتاب اللہ کو محفوظ رکھا ہے اور وہ  
اس پر نگہبان ہیں پس لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور  
آیات کے ذریعہ تھوڑی پونجی نہ خریدو۔ اور جو اللہ کے نازل  
کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو وہی منکر میں رہتا  
استخفظوا انی بہا استودعوا من کتاب اللہ اور حسن  
نے اس آیت کی بھی تلاوت کی ”اور یاد کرو) داؤد اور سلیمان کو  
جب انہوں نے کھیتی کے بارے میں فیصلہ کیا جبکہ اس میں ایک  
جماعت کی بکریاں گھس چکی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے  
تھے پس ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو نبوت  
اور معرفت دی تھی ”پس سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی حمد  
کی اور داؤد علیہ السلام کو ملامت نہیں کی۔ اگر ان دونوں  
کا حال جو اللہ نے ذکر کیا ہے نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ قاضی تباہ ہو  
رہے ہیں کیونکہ ان کے فیصلے بعض اوقات غلط بھی ہوتے ہیں  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم

کی وجہ سے کی ہے اور داؤد علیہ السلام کو ان کے اجتہاد میں معذور قرار دیا ہے اور مزاحم بن زفر نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن عبد العزیز  
نے بیان کیا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لئے باعث عیب ہے یہ کہ وہ  
بھلا رہو، برو بار ہو، پاکدامن ہو، قوی ہو، عالم ہو۔ علم کے بارے میں خوب سوال کرنے والا ہو۔



بِأَوَّلِهِ ۱۱۱۱ رَأَىٰ الْحُكَّامُ وَالْعَامِلِينَ  
عَلَيْهَا ۖ وَكَانَ شَرِيحَ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى  
الْقَضَاءِ أَجْرًا ۖ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلُّ الْوَحْيِ  
يَقْذِرُ عَمَّا لَيْسَ وَ أَكُلَ أَبُو بَكْرٍ وَ مَمَرُ

۱۱۱۱۔ حکام اور حکومت کے عاملوں کی تنخواہ۔ اور قاضی شریح  
قضاء کی تنخواہ لیتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
(یتیم کا) نگران اپنے کام کے مطابق لے گا۔ اور ابو بکر و  
عمر رضی اللہ عنہما نے بھی (خلیفہ ہونے پر بقدر رکھا)

لیا تھا

۲۰۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے خبرنا شعیب بن  
دی، انہیں زہری نے، انہیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید نے خبر  
دی، انہیں حویط بن عبد العزیٰ نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن السد  
نے خبر دی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے  
تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا مجھ سے جو یہ کہا گیا ہے وہ صحیح ہے  
کہ تمہیں لوگوں کے کام سپرد کیے جاتے ہیں اور جب اس کی تنخواہ دی جاتی  
ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔ عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا اس سے مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ  
میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں اچھی طرح بولیں چاہتا ہوں،  
کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ  
کرو کیونکہ میں نے بھی اس کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، آنحضور  
مجھے عطا کرتے تھے تو میں عرض کر دیتا تھا کہ اسے مجھ سے زیادہ اس کے حق  
مند کو عطا فرما دیجیے آخر آپ نے ایک مرتبہ مجھے مال عطا کیا اور میں نے  
وہی بات دہرائی کہ اسے ایسے شخص کو دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت  
مند ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد اس  
کا صدقہ کرو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے زخو! مند ہو اور  
نہ اسے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے  
نہ پڑ کرو۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم  
بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مجھے عطا کرتے تھے تو میں کہتا کہ آپ سے دیدیں جو اس کا مجھ سے  
سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ پھر آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال عطا کیا اور میں  
نے کہا کہ آپ اسے ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت  
مند ہو تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے لے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد

۲۰۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ أَنَّ  
نَمْرَ بْنَ حَوِيطٍ بْنَ عَبْدِ الْعَزَّازِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي  
خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أَحَدِّثْكَ أَنِّي مِنْ  
أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا كَوَالِدًا أَعْطَيْتِ الْعَمَالَ كَوَهْمًا  
فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ مَا تَزِيدُ إِلَّا ذَلِيلًا قُلْتُ إِنَّ لِي  
أَفْرَاشًا أَعْبُدُ أَأَنَا بَعِيرٌ أُرِيدُ أَنْ تَكُونَ  
عَمَّا لَيْتِي صَدَقْتَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ  
فَإِنِّي كُنْتُ أَرَادْتُ الَّذِي أَرَادْتَ فَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي النِّعَاءَ فَأَقُولُ  
أَعْطِنِي أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا تَقْلُتُ  
أَعْطِنِي أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُذْ فَاقْتُولْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ وَأَنْتَ غَلَوَ مُشْرِفٌ وَكَأَسَئِلٍ فَخُذْ وَاعْلَمْ  
فَلَا تَنْبَغُ لِنَفْسِكَ وَعَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي النِّعَاءَ  
فَأَقُولُ أَعْطِنِي أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً  
مَا لَا تَقْلُتُ أَعْطِنِي أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَاقْتُولْهُ وَتَصَدَّقْ  
بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَلَوَ  
مُشْرِفٌ وَكَأَسَئِلٍ فَخُذْ وَاعْلَمْ فَلَا تَنْبَغُ  
لِنَفْسِكَ ۝

اس کا صدقہ کرو۔ یہ مال جیتے ہیں اس طرح لے کر تم اس کے خواہشمند نہ ہو اور نہ اسے تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو۔ اور جو اس طرح نہ لے اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

**باب ۱۱۵۲** مَنْ قَضَىٰ ذَكَةً عَنْ فِي الْمَسْجِدِ  
ذَكَةً عَنْ عُمَرَ عَنِ مُبَرِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَ قَضَىٰ شُرَيْحٌ وَ الشَّيْبِيُّ وَ يَحْيَىٰ بْنُ  
يَعْمُرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَ قَضَىٰ مُرْوَانٌ عَلَىٰ تَرْبِيدِ  
بَنِي ثَابِتٍ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ الْمُسْتَرْقِ كَانَ الْحَسَنُ  
وَمُسَاسِرَتَيْنِ أَوْ فِي يَفْعِيَّانِ فِي الرَّقْبَةِ خَالِجًا مِنْ  
۲۰۳۵ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتْلَةَ  
وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَرَقَ بَيْنَهُمَا

۱۱۵۲۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا اور لعان کر دیا اور عمر  
رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر کے پاس لعان کر دیا۔ اور  
شریح، شبی اور یحییٰ بن یحیر نے مسجد میں فیصلہ کیا۔ اور  
مروان نے تیر بن ثابت کے خلاف قسم کی بنیاد پر منبر کے پاس  
فیصلہ کیا۔ اور حسن بصری اور زہارہ بن اوفیٰ مسجد کے باہر صحن  
میں فیصلہ کرتے تھے۔

۲۰۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والوں کو دیکھا میں اس وقت پندرہ  
سال کا تھا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی گئی تھی۔

۲۰۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، ابیہ بن جریج نے خبر دی، ابیہ بن شہاب نے خبر دی، ابیہ بنی  
ساحدہ کے ایک فرو سہل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب  
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ آنحضور کا اس بارے  
میں کیا خیال ہے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو دیکھے  
اسے قتل کر سکتا ہے۔ پھر دونوں (میاں بیوی) میں لعان کرایا گیا اور میں موجود تھا۔

۲۰۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَاعِدَةَ أَنَّ تَرْجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ تَرْجُلًا وَاحِدًا  
مَعَ امْرَأَتِهِ تَرْجُلًا يَقْتُلُهُ قَتَلَهُ عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا  
شَهِيدٌ

**باب ۱۱۵۳** مَنْ حَقَّرَ فِي الْمَسْجِدِ حَقًّا إِذَا أَقْبَىٰ  
أَنَّىٰ حَدَّثَنَا أَبُو أَنُحْوَ رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَقَامُ  
وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَذْهَبْ  
عَنْ مَنِيَّ نَحْوَهُ

۱۱۵۳۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد جاری  
کرنے کا وقت آیا تو اس نے مسجد سے باہر جانے کا حکم دیا اور  
پھر صد قائم کی گئی۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اسے (جس پر  
حد ثابت ہوئی تھی) مسجد سے باہر بھاڑو۔ علی رضی اللہ عنہ  
سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۰۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ زَبِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَىٰ تَرْجُلًا تَرْجُلًا تَرْجُلًا تَرْجُلًا  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَهْ فَقَالَ تَرْجُلًا  
اللَّهُ إِنِّي تَرَيْتُكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَىٰ نَفْسِهِ  
أَنَّهُ بَقَا قَالَ آيَكُ جُنُودٌ قَالَ لَا قَالَ إِذَا هُوَ آيَكُ

۲۰۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ  
نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
آنحضور مسجد میں تھے۔ اور انہوں نے آنحضور کو آواز دی اور کہا یا رسول اللہ  
میں نے زنا کر لیا ہے، آنحضور نے ان سے اعراض کیا۔ لیکن جب انہوں نے

اپنے ہی خلاف چار مرتبہ گواہی تو آپ نے ان سے پوچھا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ انہیں سے جاؤ اور رحم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر مجھے اس شخص نے نہروئی جس نے مجاہد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صاحب کو عید گاہ پر جمع کیا تھا۔ اس کی روایت یونس و عمرو ابن جریج نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رحم کے سلسلہ میں۔

۱۱۵۴۔ فریقین کو امام کی نصیحت۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے امک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ میں ایک انسان ہوں تم میرے پاس اپنے جگہ سے ملاتے ہو۔ مگر ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابلہ میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں تمہاری بات سن کر فیصلہ کر دوں۔ تو جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی (فریق خالف) کے کسی حق کا فیصلہ کر دوں وہ اسے نہ لے کیونکہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

۱۱۵۵۔ ایک فریق کے لئے (قاضی) کی گواہی حاکم کے سامنے

ہونی چاہیے خواہ اس کے قاضی ہونے کے زمانے کا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کا۔ قاضی مشترک سے ایک شخص نے (اپنے مقدمہ میں) گواہ بننے کے لئے کہا تو آپ نے اس سے کہا کہ امیر کے پاس چلو اور وہاں میں گواہی دوں گا (یعنی خود فیصلہ نہیں کیا اور عکرمہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کو کسی کو زنا یا پوری کرتے دیکھیں اور آپ امیر ہوں) تو کیا اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر حد جاری کر دیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ کی گواہی مسلمانوں کے ایک فرد کی گواہی ہوگی! انہوں نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے اللہ کی کتاب پر اضافہ کیا ہے تو میں رحم کی آیت اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

قَاتَرُ جُمُودًا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَاجَعَهُ بِالْمَصْصِ رَقَا يَوْمَئِذٍ وَمَعْمَرُ بْنُ جَرِيحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ:

یونس و عمرو ابن جریج نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رحم کے سلسلہ میں۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا شَرُّكُمْ وَأَكْثَرُكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَيْرُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي عَلَى أَحَدِهِمَا أَسْمَعَ مِمَّنْ قَضَيْتُ لَهُ نَحَقَ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ:

۱۱۵۵۔ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وَكَايَتِهِ النِّقَضَاءُ أَذْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخُصْمِ وَقَالَ شُرَيْحُ النِّقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ أَشْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عَمْرُوهُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ مَا جَلَّ عَلَى حَيَاتِنَا أَوْ سَوَقِيهِ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ تَشْهَدُ تِلْكَ شَهَادَةً رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْ كَأَنَّ يَقُولُ النَّاسُ نَمَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ بِرَأْيِهِ الرَّجْمُ يَسِيدِي أَقْرَأَ مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّفَا أَرْبَعًا مَرَّةً وَرَجَمَهُ وَكَمْ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَقَّقَ وَكَانَ

حَتَّىٰ إِذَا أَقْرَأْتُمْ عِنْدَ الْحَاكِمِ رُحِمَ  
وَقَالَ الْحَاكِمُ آمَنَ بَعْدَهُ  
معالیم میں تھی۔ اور حوادے کہا ہے کہ اگر حاکم کے سامنے ایک مرتبہ بھی اقرار کر لے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم نے کہا کہ چار مرتبہ (اقرار ضروری ہے)

۲۰۳۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَيْحٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُسَيْدٍ مَوْلَىٰ أَبِي  
قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَهٗ بَيْتَةٌ عَلَى تَنْبِيلٍ  
تَسْلَمُهُ فَلَهُ سَلَامَةٌ نَقَمْتُ لِأَلَيْسَ بَيْتَةٌ عَلَى قَبِيلٍ  
فَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأَ نِي فَذَكَرْتُ  
أَهْرَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَجُلٌ مِّنْ جُلُوسَاتِهِمْ سَلِّحْ هَذِهِ الْقَتِيلَ الَّذِي  
يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرَاهُ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا  
لَا يُعْطِيهِ أُمِّيئِيغٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعُو أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ  
اللَّهِ يُقَاتِلُ مَعَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَعَهُ اللَّهُ مَلِيئَهُ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ إِلَى فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ  
خِرَافًا فَكَانَ أَقْلُ مَالٍ تَأْتَلَعُهُ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ  
عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ الشَّيْءُ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَذَاهُ إِلَى وَقَالَ أَهْلُ النُّجَبَاءِ الْحَاكِمُ كَيْ يَقْضِي  
بِعَلِيهِ شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وَلَايَتِهِ أَذْقَلَهَا وَكَوْ  
أَقْرَحَصَمَ عِنْدَهُ لَا حَمْرٍ يَحْقُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ  
كَ يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلٍ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَذْعُو شَاهِدًا  
فَيَحْضُوهُمْ إِقْرَأَهُ وَقَالَ يَقْضِي أَهْلُ الْعِرَاقِ مَا  
سَمِعَ أَوْ رَأَى فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَهَاجَا  
فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ أَحْمَرُونَ  
مِنْهُمْ مَنْ يَقْضِي بِهِ لَا شَيْءَ مُؤْتَمِنٌ قُلُوبًا يَدْرَأُونَ  
الشَّهَادَةَ وَمَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعَلِمَهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعَلِيهِ فِي الرِّمَالِ وَكَ يَقْضِي  
فِي غَيْرِهِ وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِي

۲۰۳۹- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن کثیر نے، ان سے ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ کے موقع پر فرمایا۔ جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں مجھے اس نے قتل کیا ہو گا وہی ہو تو اس کا سامان لے لے گا۔ چنانچہ میں مقتول کے لئے گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو میرے لئے گواہی دے سکے اس لئے میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت سے کیا تو وہاں بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ اس مقتول کا سامان جس کا ابو قتادہ ذکر کر رہے ہیں۔ میرے پاس ہے، انھیں اس لئے رضی کر دیجئے (کہ وہ ہتھیار مجھے دے دیں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ اللہ کے شہروں میں سے ایک شہر کو نظر انداز کر کے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے وہ قریش کے معمولی آدمی کو ہتھیار نہیں دیں گے بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے حکم دیا اور انہوں نے ہتھیار مجھے دے دیئے۔ اور میں نے اس سے ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔ اور مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے کہ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور مجھے وہ ہتھیار دیا اور اہل حجاز نے کہا کہ حاکم صرف اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کر سکتا خواہ واقعہ کا مشاہدہ اس نے اپنے زمانہ ولایت میں کیا ہو یا اس سے پہلے۔ اور اگر کسی فریق نے اس کے سامنے دوسرے کے لئے مجلس قضایا میں کسی حق کا اقرار کیا تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بنیاد پر وہ فیصلہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اقرار کرائے گا۔ اور بعض اہل عراق نے کہا ہے کہ جو کچھ قاضی نے عدالت میں دیکھا یا سنا اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ لیکن جو کچھ عدالت کے باہر ہو گا اس کی بنیاد پر دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا اور انھیں میں سے دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کی بنیاد پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ

قَضَاءٌ بِعَلَيْهِمْ كَذَنَ عِلْمٌ غَيْرُهُ مَعَ أَنَّ عَلَيْهِ أَكْثَرُ  
مِنْ شَهَادَةٍ غَيْرِهِ وَلَكِنْ فِيهِ نَعْرَضًا لِتَهْمَةِ نَفْسِهِ  
عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِقْبَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ  
كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ  
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةٌ

وہ امانت دار سے شہادت کا مقصد تو صرف حق کا سامنا ہے پس قاضی کا ذاتی علم  
گواہی سے بڑھ کر ہے اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ اموال کے بارے میں  
تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا اور اس کے سوا میں نہیں کرے گا  
اور قاسم نے کہا کہ حاکم کے لئے درست نہیں کہ وہ کوئی فیصلہ صرف  
اپنے علم کی بنیاد پر کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے۔ گو  
قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر ہے۔ لیکن چونکہ عام مسلمانوں کی نظر میں اس صورت میں قاضی کے متمہ ہونے کا خطرہ ہے اور  
مسلمانوں کو اس طرح بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے (اس لئے یہ صورت مناسب نہیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند کیا اور

فرمایا کہ یہ صغیہ ہیں۔

۲۰۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُسَيْنٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ  
بِنْتُ حُثَيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَاهَمَهَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَتْ  
سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ  
أَدَمَ فَمَجْرِي الدَّمِ وَمَوَالِهِ شُعَيْبٌ وَابْنُ مَسَافِرٍ وَابْنُ  
أَبِي عَتِيقٍ وَاسْحَاقُ بْنُ يُحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ  
يُغْنِي ابْنُ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابویم  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے علی بن حسین  
نے کہ ام المومنین صغیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا (رات کے وقت) نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور آنحضور مسجد میں متعلق تھے  
جب وہ واپس آئے لگیں تو آنحضور بھی آپ کے ساتھ آئے۔ اس وقت  
دو انصاری صحابی ادھر سے گزرے تو آنحضور نے انھیں بلایا اور  
فرمایا کہ یہ صغیہ ہیں۔ ان دونوں حضرات نے کہا، سبحان اللہ (کیا ہم  
آنحضور پر شبہ کریں گے) آنحضور نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان  
اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔ اس کی روایت شعیب ابن  
مسافر ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے کی، ان سے علی  
بن حسین نے اور ان سے صغیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا لکھا۔  
۱۱۵۶۔ جب حاکم اعلیٰ دو امیروں کو کسی ایک جگہ متین کرے تو

**بَابُ ۱۱۵۶** أَمْرُ الْوَالِي إِذَا دَخَلَ آمِنُونَ

انھیں یہ حکم کہ وہ متفق رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔  
۲۰۴۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عقیقہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی برہہ نے  
بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے  
والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے  
والد (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور  
ان سے فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا اور تنگی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور  
اور آپس میں اتفاق رکھنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ہمارے  
ملک میں شہر کا نبیذ (تبع) بنایا جاتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر شہر آدر

إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يُتَطَاعَ عَادًا كَيْتَقَاصِيًا  
۲۰۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقْدِيُّ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ  
وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرْ إِذَا لَا تُعَسِّرْ  
وَبَشِّرْ وَلَا تُفْسِرْ أَذْكَرًا وَأَقْصَلًا لَهُ أَبُو مُوسَى  
أَنَّهُ يَضَعُهُمْ بِأَرْضِنَا التَّبَعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٍ  
وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَدَاوُدُ بْنُ هَاشِمٍ  
وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّ

**باب ۱۱۵۷** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ الدَّعْنِيُّ وَكَذَلِكَ

عُمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُعْبَةَ

۲۰۴۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی حَنِیْفَةَ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِی مَسْوُومٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُلُوا الْعَقَائِدَ وَاجْتَنِبُوا  
الدَّائِحِي

**باب ۱۱۵۸** هَذَا يَأْتِي الْعُمَالُ

۲۰۴۳ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَائِلٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ السَّاعِدِيُّ  
قَالَ اسْتَعْمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي أَسَدٍ يَقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتَيْبَةِ عَلَى صَدَقَةٍ  
فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكُفْرُ هَذَا هُدًى لِي فَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتِ قَالَ  
سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْبَيْتَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآلَهُ  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ تَبِعْتُهُ نِيَأِي يَقُولُ  
هَذَا ذَلِكَ هَذَا أَيْ فَمَهْلِكٌ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَيْمِهِ وَآمَنَ  
فَيَنْتَقِرُ أَيْمَهُ لِي أَمَرَ الَّذِي تَفْسِي بِيَدِهِ لِيَأْتِي  
بَشَرًا لِيَأْتِيَ بِهِ يَوْمَ رَأَيْتُ مَتَّعْتُهُ عَلَى رَأْيِهِ إِنْ  
كَانَ بَعِيرًا أَوْ رَعَاءً أَوْ بَقَرَةً لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةً  
تَيْمَرُكُمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ غَفْرَتِي أَنْطَبِيهِ أَهْلُ  
بَلْعُثًا ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ تَقَصَّصَهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَرَوَاهُ  
هَشَامٌ عَنْ أَيْمِهِ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنًا  
وَأَبْصَرْتُ عَيْنِي وَسَمِعْتُ رَيْدَ بْنَ ثَابِعٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ  
مَعِي وَكَمْ يَقُولُ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ أُذُنًا فِي حَوَارٍ  
صَوْتٌ وَابْجَوَارٌ مِنْ تَجَارِدٍ كَصَوْتِ  
الْبَقَرَةِ

**باب ۱۱۵۹** ابْنُ تَيْمُوزٍ وَابْنُ أَبِي حَنِيفَةَ

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَانَ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۱۵۷۔ سالم کا دعوت قبول کرنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ

بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی۔

۲۰۴۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو وائل اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ قیدیوں کو پھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

۱۱۵۸۔ عاملوں کے دبایا

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے، انہوں نے عروہ سے سنا انھیں حمید سعدی  
رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی اسد کے ایک صاحب کو صدقہ  
کی وصولیائی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنایا، ان کا نام  
ابن الاُتیبۃ تھا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کا ہے۔  
اور یہ مجھے بدیہ کیا گیا تھا۔ پھر آنحضرت پر کھڑے ہوئے۔ سفیان ہی نے یہ  
روایت بھی کی کہ ”پھر آپ منبر پر چڑھے“ پھر اللہ کی حمد و ثنا کی۔ اور فرمایا اس عامل  
کا کیا سال ہوگا جسے ہم بھیجتے ہیں مجرورہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ غبار ہے اور میرا  
ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا۔ اور دیکھا ہوتا کہ اسے بدیہ دیا جاتا  
ہے یا نہیں۔ اس وقت کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عامل جو چیز بھی رشوت  
کے طور پر لے گا اسے قیامت کو اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ ہوگا  
تو اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی آئے گی،  
بکری ہوگی تو وہ بولتی آئے گی پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ  
ہم نے آپ کے دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے  
پہنچا دیا! تین مرتبہ، سفیان نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ہم سے زہری نے بیان کیا  
اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے یہ اضافہ کیا، ان سے ابو حمید رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں  
نے دیکھا اور زہری بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو۔ کیونکہ انہوں نے  
میری میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری نے میرے کانوں نے سنا کے الفاظ  
نہیں ذکر کئے ”خوار“ آواز اور جود تجاروں سے گائے کی آواز کی طرح۔

۱۱۵۹۔ موالی کو قاضی اور عامل بنانا۔

۲۰۴۴۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن

بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ تَائِفًا أَخْبَرَهُ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمَا قَالَ هَكَذَا سَأَلْتُ  
مَوْلَى ابْنِي حَدَّثَنِي يَوْمَ مَرَّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ دَامَ حَبَابُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْسَجِدٍ قُبَاءٍ  
فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَتَمِيمٌ وَعَامِرُ بْنُ  
تَمِيمَةَ .

### باب ۱۱۱ العرقاء للناس

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ  
ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْكَبِيرِ أَنَّ مَزْوَاتَ  
بْنِ الْحَكَمَةِ السُّوْرِيَّ مَعْرُومَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَئِذِينَ لَكُمْ  
الْمُسْلِمُونَ فِي عَتَقِ بَنِي هَوَارٍ ابْنِي هَـ أَذْرَى  
مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فَمَنْ لَمْ يَأْذِنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَنْقُضَ  
الْيَأْسُ فَاذْكُمُ أَمْوَالَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْقَاءُ  
فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ  
أَنَّ النَّاسَ كَفَّ طَيْبُودَ أَنْفُسِهِمْ .

### باب ۱۱۲ مَا يَنْهَى عَنْ تَسَاءُلِ السُّلْطَانِ

إِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ .

۲۰۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُمَيَّدٍ  
بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لَا  
بَنِي عُمَرَ إِنَّا نَدْعُكَ عَلَى سُلْطَانِنَا فَقُولْ لَكُمْ خِلَافٌ  
مَا تَسْكُمُونَ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا  
نِفَاقًا .

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ  
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ شَرَّ النَّاسِ جُودُ الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوَاكَ  
يُوجِبُهُ وَهُوَ لَدَى يَوْجِهِ .

وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں نافع نے  
خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا کہ ابو حذیفہ رضی اللہ  
عنہ کے مولا (آزاد کردہ غلام) سالم جہاہرین اولین اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کی مسجد قبا میں امامت کرتے تھے، ان میں ابو  
بکر، عمر، ابوسلمہ، زید، اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے  
تھے۔

۱۱۶۰۔ لوگوں کی پوری واقفیت رکھنے والے۔

۲۰۴۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اوس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل  
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے، ان  
سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عمرو بن زبیر نے بیان کیا اور انھیں  
مروان بن حکم اور مسور بن عذرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے، جب مسلمانوں نے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کو اجازت  
دی تو فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس  
نے نہیں دی ہے۔ پس واپس جاؤ اور تمہارا معاملہ ہمارے پاس تمہارے  
معاملات کے واقف اور تمہارے سردار لائیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور  
ان کے ذمہ داروں نے ان سے بات کی اور پھر آنکھوں کو آکر اطلاع دی کہ  
لوگوں نے عسرت تمام اجازت دیدی ہے

۱۱۶۱۔ حکم ملی کی تعریف کرنا اور پیچھے اس کے خلاف کہنا ناپسندیدہ

ہے۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید  
بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے بیان  
کیا کہ کچھ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم اپنے حاکموں کے پاس  
جاتے ہیں اور ان کے حق میں وہ باتیں کہتے ہیں کہ باہر آنے کے بعد ہم اس کے  
خلاف کہتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اسے اتفاق سمجھتے تھے۔

۲۰۴۷۔ ہم سے قسبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی  
ان سے زید بن ابی حبیب نے، ان سے عرک نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنکھوں سے نکلنا  
کہ بدترین شخص دو رخا ہے کسی کے سامنے اس کا ایک رخ ہوتا ہے اور  
دوسرے کے سامنے دوسرا۔

## باب ۱۱۲۱ انْقِصَاءٌ عَلَى الْغَائِبِ ۝

۲۰۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بَجُرٍّ شَبِيحٌ فَأَخْتَارَ أَنْ أَخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذْ مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ ۝

باب ۱۱۲۲ مَنْ قَضَى لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يَجْعَلُ حَرَامًا وَلَا حُرْمَةً حَلَالًا ۝

۲۰۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَأِيْبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمَعَ خُصُومَةً بَابَ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِي الْخُصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبَ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَلَمْ يَأْتِ بِحَقِّهِ قَطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا ۝

۲۰۵۰ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَدِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي وَرْقَةَ مِنْ عَهْدِ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ تَزَوَّجَ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ إِنَّ أَخِي تَزَوَّجَ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ قَضَاءُ إِلَيْنَا عَبْدُ بْنُ تَزَوَّجَ فَقَالَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ أَفِي وَلَدَ عَلَى

۱۱۲۳ - غیر مولود شخص کے خلاف فیصلہ۔

۲۰۴۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (ان کے شوہر) ابو سفیان بخیل ہیں اور مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

۱۱۲۳ - جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا جائے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔

۲۰۴۹ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے آتے ہیں ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے زیادہ یلغ ہو اور میں (خلاف واقعہ) یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لئے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

۲۰۵۰ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا غنیمہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو میری خبر کی تھی کہ زمرہ کی گزیر (کالوکا) میرا ہے تم اسے اپنی پردوش میں لے کر لے کر چلا جاؤ۔ فتح مکہ کے دن سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد زمرہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی، میرے والد کی گزیر کا لڑکا ہے اور



فِرَاشِهِ قَسَدًا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهْدًا قِي  
فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ نُمَيْتٍ نَمُوتُ نَمُوتُ نَمُوتُ نَمُوتُ  
وَلَيْتَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ نُمَيْتٍ نَمُوتُ نَمُوتُ نَمُوتُ  
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ لَيْلٍ لِفِرَاشٍ وَالْعَاطِرِ  
الْعَجَرِ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ نَمُوتٍ نَمُوتُ نَمُوتُ  
مِنْهُ لَيْتَا رَأَى مِنْ شَبَابِهِ يَغْتَبِئُ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى  
لَقِيَ اللهُ تَعَالَى ۝

مشاہدہ کر لی تھی۔ چنانچہ اس نے سورہ رضی اللہ عنہا کو موت تک نہیں دیکھا۔

### باب ۱۱۶۴ فی النِّسَاءِ وَنَحْوِهَا ۝

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَخْلِفُ عَلَى بَيْنَيْنِ صَبْرٌ يَقْطَعُ مَا لَوْ هُوَ فِيهَا فَلَمْ  
إِلَّا لَقِيَ اللهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَاتِ  
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ أَكْثِيَةَ تَحَاوٍ الْأَشْعَثِ  
وَعَبْدُ اللهِ يَحْدِثُهُمْ فَقَالَ فِي تَرْكُتُ وَفِي تَرْجُلُهَا  
فِي بَطْنِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَبَيَّنَتْ  
قُلْتُ ۝ قَالَ فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذَا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ آيَةُ  
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ أَلَا يَبَيَّنُ ۝

مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زعمہ کھڑے  
ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی کیز کا لڑکا ہے اور انھیں  
کے فراش پر پیدا ہوا پانچہ دونوں حضرات آنحضور کے پاس پہنچے۔ سعد رضی  
اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، انہوں نے مجھے  
اس کی وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زعمہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے  
والد کی کیز کا لڑکا ہے۔ اور انھیں کے فراش پر پیدا ہوا آنحضور نے فرمایا  
کہ عبد بن زعمہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ پھر فراش کا ہوتا ہے اور  
زانی کے لئے پتھر ہے۔ پھر آپ نے سورہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے کہا  
کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو کیونکہ آپ نے لڑکے کی عتبہ سے مشابہت

۱۱۶۴۔ کنویں اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں فیصلہ۔

۲۰۵۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں منصور اور اعمش نے  
ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عین صبر کھائے گا۔  
جس کے ذریعہ وہ کسی (مسلمان کا) مال دوسرے کو دے دے۔ حالانکہ وہ  
اس میں جھوٹا ہے۔ تو اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک  
ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (اس کی تصدیق میں) ”بلا شجبہ جو  
لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کو پھوڑی پونجی کے بدلے خریدتے ہیں  
الایہ، اتنے میں اشعث رضی اللہ عنہ بھی آگئے ابھی عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ ان سے حدیث بیان ہی کر رہے تھے، آپ نے کہا کہ میرے ہی بارے  
میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک اور شخص کے بارے میں میرا ان سے کنویں کے بارے میں جھگڑا ہوا تو آنحضور نے (مجھ سے) کہا کہ تمہارے پاس  
گواہی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مقابل کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ پھر تو یہ (جھوٹی) قسم کھائے گا۔ چنانچہ آیت بلا شجبہ  
جو لوگ اللہ کے عہد کو الایہ نازل ہوئی۔

### باب ۱۱۶۵ فی الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ ۝

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ شَبْرَةَ الْقَضَاءُ  
فِي تَحْلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرٍ ۝

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرَّهْزِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ نَائِبَ بِنْتِ بَقِي

۱۱۶۵۔ فیصلہ کے مال میں یا زیادہ میں۔ اور ابی عیینہ نے بیان

کیا، ان سے خبر مر (کوفہ کے قاضی) نے کہ کم مال اور زیادہ مال میں

فیصلہ برابر ہے۔

۲۰۵۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعب نے خبر دی،

انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی

اللہ عنہا نے خبر دی، ان سے ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی اور ان کی طرف نکلے۔ پھر ان سے فرمایا میں تمہارے ہی جیسا ہوں ہوں میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ایک فریق دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (مرتب اور گفتگو میں ہوشیاری کی وجہ سے) اس کے لئے اس حق کا فیصلہ کر دوں اور یہ تمہوں کر میں نے فیصلہ صحیح کیا ہے۔ (رحمۃ اللہ وہ صحیح نہ ہو تو میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ یہ فیصلہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۱۶۶۔ امام کا لوگوں کی طرف سے ان کا مال یا ان کی جائیداد کو بیچنا احمد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ بن خنم کو ایک مہر غلام بیچا تھا۔

۲۰۵۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن کیس نے حدیث بیان کی، ان سے عطانے اور انسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اپنے ایک غلام کو مہر بنا دیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) پونہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے آنحضور نے اس

۱۱۶۷۔ جس نے ایسے شخص کی تنقید کی پر وہ انہیں کی جو حالات سے واقف نہ ہو۔

۲۰۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بنایا لیکن ان کی امارت پر تنقید کی گئی۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ اگر تم آج ان کی امارت کو مطعون قرار دیتے ہو تو تم نے اس سے پہلے اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) کی امارت کو بھی مطعون قرار دیا تھا اور خدا کی قسم وہ امارت کے لئے مزارع تھے اور یہ کہ مجھے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

سَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ عَنْ أُمِّهَا أَوْ سَلَّمَتْ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ حِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّ يَأْتِيَنِ الْخُصَمَاءَ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَجُكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضَى لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسَبُ أَنَّ صَادِقٌ مِمَّنْ قَضَيْتُ لَهُ يَتَّقِي مُسْلِمٌ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَسْكَرْهَا.

باب بیع الإمام علی الناس أموالهم وخصيائهم وقد باع النبي صلى الله عليه وسلم من عيبي بن خنم ابن النخام.

۲۰۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ اخْتَقَى غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُ قِيعَةٍ بِمِائَةِ دِينَارٍ هَمَّ أَنْ يَبْعَ بِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَيْهِ.

غلام کو آٹھ سو دینار میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بیچ دی۔ باب ۱۱ من لم يكتف بطنين من لا يعلم في أمر أحد حديثه.

۲۰۵۴ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا أَمْرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطَعْتُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّهُمْ أَمْلَى إِنْ كَانَ لِإِلَافٍ لِلْأَمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لِيَمَنِ أَحَبَّتِ النَّاسُ إِيَّيَ وَإِنْ هَذَا الْبَنُ أَحَبَّتِ النَّاسُ إِيَّاهُ.

**باب ۱۱۶۸** الْأَلَاةُ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ  
فِي الْخُصُومَةِ لِدَاغُوجًا

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَحْدِثُ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَلِكِ الْأَلَاةِ  
الْخَصِمِ -

**باب ۱۱۶۹** إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرِ أَخِي  
أَهْلُ الْعِلْمِ فَهُوَ تَرَدُّدٌ

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَمْرًا وَحَدَّثَنِي نَعِيمٌ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ  
يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا أَصْبَانَا فَخَفَلَ  
خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْمُرُ قَتْلَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِائَتًا أَسِيرَةً  
فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِائَةَ أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَةً فَقُتِلَ وَالْمَلَائِكَةُ  
أَقْتُلَ أَسِيرَةً وَلَا يَقْتُلْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةً  
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ -

نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں جو خالد بن ولید نے کیا۔ دو مرتبہ  
(آپ نے یہ الفاظ فرمائے)

**باب ۱۱۷۰** إِنْ مَاتَ بَاقِي قَوْمٍ فَصَلِّ بِمَيِّتِهِمْ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا خُثَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو  
حَازِمٍ السَّيْدِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كُنْتُ  
قَالَ ثَلَاثِينَ بَغْيًا عَنْهُ وَقَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَمِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا  
خَفِيَ وَثَلَاثَةُ الْعَصْرِ فَأَذَى بِلَاكٍ وَأَمَّا مَوْأَمَرُ أَبْلُوكِ

۱۱۶۸ الالاء الخصم وہ ہے جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے۔ قرآن مجید کی  
آیت میں لُذَّ "دعویٰ" کے معنی میں (بیشمارا باطل کی طرف جھکا ہوا)۔

۲۰۵۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن جریر نے، انھوں نے ابن ابی ملیک سے سنا، وہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے  
مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا کرے۔

۱۱۶۹ - جب حاکم نے فیصلہ میں حق سے تجلوز کیا یا اہل علم کے  
خلاف فیصلہ کیا تو وہ باطل ہے۔

۲۰۵۶ - ہم سے عمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔  
ج۔ اور مجھ سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی،  
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، انھیں ان کے والد  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف  
بھیجا (جب انھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لائے) کہہ کر  
اچھی طرح اظہار اسلام نہ کر سکے بلکہ کہنے لگے کہ صبا! صبا! ہم اپنے دین سے  
پھر گئے! اس پر خالد رضی اللہ عنہ انھیں قتل اور قید کرنے لگے۔ اور ہم میں  
سے ہر شخص کو اس کے حصہ کا قیدی دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو  
قتل کر دے، اس پر میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے قیدی کو قتل نہیں  
کر دوں گا۔ اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ پھر ہم

۱۱۷۰ - امام کی جماعت کے پاس آتا ہے اور انھیں صلح کر دیتا ہے۔

۲۰۵۷ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو حازم المدینی نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد  
الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں باہم لڑائی  
ہو گئی۔ جب آنحضرت کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی غار پر صبحی اور ان  
کے یہاں صلح کرانے کے لئے تشریف لائے جب عصر کی غار کا وقت ہوا

(مدینہ میں) تو لالہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت بھی، آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا (غزائے بدر کے لیے) چنانچہ آپ آگے بڑھے (اور غزائے بدر کے لیے) چلے گئے) اتنے میں آنحضور شریف لائے ابو بکر رضی اللہ عنہ غازی میں تھے۔ پھر آنحضور لوگوں کی صف کو حیرتے ہوئے آگے بڑھے (اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے) اور اس صف میں آگے جو ان کے قریب تھے بسبیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے (آنحضور کی آبروتنا کے لیے) ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب غزائے بدر کے لیے غم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا رکنا ہی نہیں تو آپ متوجہ ہوئے اور آنحضور کو اپنے پیچھے دیکھا لیکن آنحضور نے اشارہ کیا کہ غزائے بدر کی طرف۔ اور آپ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ پھر آپ اپنے پاؤں پیچھے آگے جب آنحضور نے دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو آپ نے غزائے بدر کی طرف اشارہ کیا۔ اور آپ نے فرمایا ابو بکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو آپ کو غزائے بدر کی طرف اشارہ میں کیا پھر نہایت ہی انہوں نے عرض کی۔ ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ آنحضور کی امامت کرے۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ غزائے بدر میں جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو پاسبیہ کہنا چاہیے۔

۱۱۷۱۔ فیصلہ لکھنے والا امامت دار اور عقلمند ہونا چاہیے۔

۲۰۵۸۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ ابو ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہم بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید بن مساق نے اور ان سے زبید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ یمامہ میں بکثرت قتال صحابہ کی شہادت کی وجہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ دوسری جنگوں میں بھی اسی طرح وہ شہید کیے جائیں گے۔ اور قرآن اٹھائے ہو جائے گا میں مجتہدوں کو آپ قرآن مجید کو (کنایہ)

تَقْدَمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسُ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرَغَ فَلَمَّا رَأَى النَّصْفَيْنِ لَا يُسَلِّكُ عَلَيْهِ التَّفَتَّ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَمْرَهُ وَأَوْمَأَ بِهِ هَكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هَبْطَةً يُحْمَدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَكُضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا أَقَامَكَ إِلَيْكَ أَنْ لَتَكُنَّ مَضْنِبَةً؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُؤْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَتَقُومَ إِذَا فَاكُمُ أَمْرٌ فَلْيَسْبَحِ الرَّجَالُ وَلْيُصَلِّحِ النِّسَاءُ ۝

کی امامت کرے۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ غزائے بدر میں جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو پاسبیہ کہنا چاہیے۔

بَابُ بَيِّنَاتٍ بَلَاغَاتٍ أَنْ يَكُونَ آمِنًا عَاقِلًا ۝  
۲۰۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّبَّاحِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِمُصَلِّ أَهْلَ الْيَمَامَةِ وَعِدَّةٌ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ نَافٍ فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَجَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ يُقَوِّمُ الْعُمَرَاءَ وَإِنِّي أَخَشَى أَنْ لَيْسَ يَحْمِلَ الْقَتْلَ يَتَوَأَمُ الْعُمَرَاءُ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذَلُّ هَبْ قُرَآنُ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرَآنِ

عام لوگوں کو اس طرح کے عمل کی اجازت نہیں۔ البتہ امیر المؤمنین اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ امام اعظم ہے خصوصاً آنحضور کا معاملہ تو سب سے مستثنیٰ ہے کیونکہ آپ شارع بھی ہیں۔



أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُعِيصَةَ خَوَاتِمَ إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جِهْدِ  
أَصَابِهِمْ فَأَخْبَرَهُ مُعِيصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَتَلَ وَطَرَحَ  
فِي قَفَرٍ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالُوا أَنْتُمْ وَالْمَدَنِيُّ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا  
مَا قَتَلْنَا وَهَذَا الْمَدَنِيُّ قَتَلَ خَتَنَ قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ  
لَهُمْ وَأَقْبَلَ هَوًّا أَجْوَدَ حَوِيصَةَ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ  
الَّذِي كَانَ يَخْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِمُعِيصَةَ كَبُرَ يُرِيدُ السِّتْرَ فَتَكَلَّمَ حَوِيصَةُ ثُمَّ  
تَكَلَّمَ مُعِيصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَنْ يَكُونُوا حَاجِبَكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُؤْذِيَ لَوْ يَحْزِبَ فَلَكَتَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رِبَةً فَلَكِثَتْ  
مَا قَتَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِحَوِيصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ اتَّحِلِفُونِ وَتَسْتَحِقُّونَ  
وَمَصَاحِبِكُمْ قَالُوا أَلَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ  
قَالُوا أَلَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ قَوْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةٌ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ  
الْمَدَنُ قَالَ سَهْلٌ فَكَرَّكَ صَدَقَ مِنْهَا نَاقَةٌ

انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں (اور وہ یہودی تو قسم کھا سکتے ہیں) چنانچہ آنحضرت نے اپنی طرف سے تلو اور ٹٹوں کی دیت ادا کی اور وہ اونٹ گھریں لائے گئے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

**باب ۱۱۷۰** هَلْ يَجُوزُ لِلْمَلَائِكَةِ أَنْ يَتَّبِعَتْ

رَجُلًا وَحَدَّكَ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجَانَ بْنُ أَبِي ذُئْبٍ حَدَّثَنَا  
الْزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَتَارِيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَنَا عَزْرَابِي فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ اخْضِ يَسْتَنَّا بِكِتَابِ اللَّهِ فَفَارَضَ خُصْمَهُ  
فَقَالَ صَدَقَ فَاخْضِ بَيْنَ كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ  
إِنِّي ابْنِي كَانَ عَسِيقًا عَلَى هَذِهِ أَقْرَبِي بِأَمْرٍ أَنْتُمْ فَقَالُوا  
لِي عَلَى إِبْنِكَ الرَّحِمُ فَقَدْ نَبَتْ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةِ مَرَّةٍ  
الْعَمْرُودَ لَيْسَ بِهِ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّهَا

دوسرے خبرداروں نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور حویصہ رضی اللہ عنہما خیر کی طرف (کھجور لینے کے لئے) گئے کیونکہ تنگدستی میں مبتلا تھے پھر حویصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر کے گڑ یا کنویں میں ڈال دیا گیا ہے، پھر وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا کہ واللہ تم نے ہی قتل کیا ہے، انھوں نے کہا واللہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا پھر وہ واپس آئے اور اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان سے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کر لی چاہی کیونکہ آپ ہی خیر میں موجود تھے۔ لیکن آنحضرت نے ان سے کہا کہ بڑے کو آگے کر دے۔ آپ کی مراد طرکی لڑائی تھی چنانچہ حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی۔ پھر حویصہ رضی اللہ عنہ نے بھی بات کی، اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ یہ یہودی تمہارا ساتھی کی دیت ادا کریں درنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت نے انھیں اس کے متعلق لکھا۔ لیکن یہودیوں کی طرف سے) آپ کو جواب ملا کہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے حویصہ، حویصہ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم سے کہا کہ کیا آپ لوگ قسم کھا کر اپنے شہید ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں کیونکہ ہم کتنے دیکھا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا کیا آپ لوگوں کے بجائے یہودی قسم کھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا ہے)؟

۱۱۷۰۔ کیا حکم کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایک شخص کو معاملات

کی دیکھ بھال کے لئے بھیجے۔

۲۶۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے پھر دوسرے فریق کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی کہا کہ یہ صحیح کہتے ہیں ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دیجئے۔ پھر اعرابی نے کہا میرا لڑکا اس شخص کے یہاں مزدور تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی۔ تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے لڑکے کا حکم اسے رحم کرنا ہے لیکن میں نے اپنے لڑکے

عَلَىٰ اٰمِنِكَ جَلَدٌ مَّائَةٍ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَضِيحَتَيْنِ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ -  
 أَمَّا الْوَلِيَّةُ فَوَالْغَمُّ قَرْدٌ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اٰمِنِكَ جَلَدٌ مَّائَةٍ  
 وَتَغْرِيبٌ عَامٍ - وَأَمَّا أَنْتَ يَا اٰمِنِيْسُ - لِيَرْجُلَ - فَأَغْدُ  
 عَلَىٰ امْرَأَةٍ هَذَا فَاَمْرُجُهَا فَقَدْ اَعْلَنَ عَلَيْهَا اٰمِنِيْسُ  
 قَرَجُهَا -

کی طرف سے تو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیکر (اسے رجم سے بچالیا)  
 پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو تو کوڑے  
 مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہوگا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ  
 میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں  
 تو تمہیں واپس میں اور تیرے لڑکے کی سزا تو کوڑے اور ایک سال کے  
 لئے شہر بدر ہونا ہے اور انیس۔ ایک صاحب تھے۔ تم اس کی بیوی کے پاس  
 جاؤ اور اسے رجم کرو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اسے رجم کیا۔

**باب** تزجۃ الکھام وھل یجو ترزجھا  
 وَاٰمِنِيْسُ قَالَ خَارِجَةُ بِنْتُ ثَعْلَبَةَ بِنْتُ ثَابِتٍ عَنْ  
 ثَعْلَبَةَ بِنْتُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّىٰ كُنْتُ  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَةً وَافْرَأْتُهُ  
 كَتَبَهُمْ اِذَا كَتَبُوا اِلَيْهِ - وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ  
 عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا اَقُولُ هَذِهِ  
 قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِنْتُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ  
 بِمَا حَبَبَهُمَا اَللّٰهُ صَنَعَ بِهِمَا وَقَالَ اَبُو  
 جَهْمٍ كُنْتُ اَتَزِيْمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَغْضُ النَّاسِ لَا يَبْدُو لِيْعَالِمُ  
 مِنْ مُتَزَجِمِيْنَ -

۱۱۶۴۔ حکام کے لئے ترجمہ کرنا۔ اور کیا ایک ترجمان کافی ہے۔ خاربہ  
 بن زید بن ثابت نے بیان کیا، اپنے والد زید بن ثابت رضی اللہ  
 عنہ کے واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سکھ  
 دیا کہ یہودیوں کا رسم الخط سیکھیں۔ یہاں تک کہ میں یہودیوں کے  
 نام آنحضرت کے خطوط لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو لکھتے تو ان  
 کے خطوط آپ کو پڑھ کر سنا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس  
 وقت ان کے پاس علی، عبدالرحمان اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی موجود  
 تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے، عبدالرحمان بن حاطب نے کہا کہ امیر  
 المؤمنین یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتاتی ہے جس نے اس کے  
 ساتھ یہ کیا ہے اور ابو جہم نے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں  
 کے درمیان ترجمانی کرتا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حکم کے  
 لئے دو مترجم ہونے چاہئیں (تاکہ شہادت پوری ہو اور غلط بیانی  
 کا امکان باقی نہ رہے)۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَةَ بْنَ  
 عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا  
 أَنَّ هِرْقَلَ أَمْرًا مَلِكًا لِيْنِهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ  
 قَالَ لَتَرْجُمَانِيَهْ قُلْ لَكُمْ اِنِّي سَأَلْتُ هَذَا اِقَارَ  
 كَعْدَ نَبِيٍّ فَكَذَّبُوْا فَذَكَرَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ  
 لِلَّذِيْ جَمَانٍ قُلْ لَّهٗ اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاَسْمِكُ  
 مَوْضِعَ نَدَائِيْ هَاتَيْنِ -  
**باب** محاسبۃ الامام عمالہ -

۲۰۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں  
 زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس  
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ابو سفیان بن حرب نے انھیں خبر دی کہ ہرقل نے  
 انھیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا اے  
 کہو کہ میں ان کے بارے میں پوچھوں گا۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بات کہے تو اسے  
 جھٹلا دیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا، اس سے  
 کہو کہ اگر تمہاری باتیں صحیح ہیں تو وہ شخص اس جگہ کا مالک ہوگا جو میرے  
 قدموں کے نیچے اس وقت ہے۔

۱۱۶۵۔ امام کا اپنے عمال سے حساب لینا۔

۴۶۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَاةُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأَيْكَةِ عَنْ صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسِبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدِيَتْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَذِهِ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَطَّبَ النَّاسُ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلْتُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَا فِي اللَّهِ كَيْفَ إِنِّي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَذِهِ إِنْ كَانَ صَادِقًا قَوْلُ اللَّهِ كَمَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا هَيْئًا قَالَ هُشَاةُ بَعْدَ حَقِّهِ الْاجْتَاءُ اللَّهُ يَحْكُمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا فَلَا عَرْقَ مَا جَاءَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَعْضِ رُلِّ رُغَاءٍ أَوْ يَبْقَرُ لَهَا خَوَارِ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ يَمَاحِي أَبْطِنَهُ أَهْلٌ يَلْقَتْ

بِأُفْبِ بَطَانَةِ الْإِمَامِ وَاهْلٍ مَشُورَتِهِ

الْبَطَانَةُ الذُّخْلَاءُ

۴۶۶۳ حَدَّثَنَا صَبْعَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنْ نَهْيِهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالنَّاسِ وَتَنْهَى عَنْهُ فَإِنَّهُ مَنِ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ سَلِيمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِهَذَا عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَمُوسَى عَنْ ابْنِ

۴۶۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبید نے خبر دی، ان سے ہشوات بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہمید الساعدی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن الایکہ کو بنو سلیم کے صدقہ کی وصولی کے لئے عامل بنایا۔ جب وہ آنحضرت کے پاس (وصولی کے بعد) آئے اور آنحضرت نے ان سے حساب لیا تو انہوں نے کہا یہ تو آپ لوگوں کا ہے۔ اور یہ مجھے بدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ تم پھر اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے۔ اگر تم پیسے ہو تو وہاں بھی تمہارے پاس بدیہ آتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ اے ابوبکر! میں کچھ لوگوں کو بعض ان کاموں کے لئے عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے کوئی ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور بدیہ ہے مجھے دیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہا تاکہ وہیں اس کا بدیہ پہنچ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ پس خدا گواہ ہے تم میں سے کوئی اگر اس میں سے کوئی چیز لے گا، ہشام نے آگے کا مضمون اس طرح بیان کیا کہ بلاغی کے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس طرح لٹائے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اسے پہچان لوں گا جو اللہ کے پاس وہ شخص لے کر آئے گا۔ اور نہ جو آواز نکال رہا ہو گا یا لگائے جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور اٹھایا کیا میں نے پہنچا دیا۔

۴۶۶۳۔ امام کے بظاہر اور اس کے اہل مشورہ۔ بظاہر وہ ہیں جو

معاملات میں ذخیل ہوں۔

۴۶۶۳۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے جب بھی کوئی نبی بھیجا یا کسی کو خلیفہ بنایا تو اس کے ساتھ دو خواہیں تھیں۔ ایک تو انھیں نیکی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا اور دوسرا انھیں برائی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا پس معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے رکھے اور سلیمان نے بیچنی کے واسطے سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، انھیں ابن شہاب نے یہی خبر دی اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ سے روایت ہے، ان سے ابن شہاب نے



اسی طرح کہا۔ اور شعیب نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنا قول بیان کیا۔ اور اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور ابن ابی حصین اور سعید بن زید نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید نے اپنا قول۔ اور عبد اللہ بن ابی جعفر نے بیان کیا، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو یوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۱۷۷۔ امام نوکوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت ہے۔

۲۰۶۴۔ اسماعیل نے ہم سے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انھیں عبادہ بن الولید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی، خوشی میں اور ناگواری میں اور یہ کہ ہم قدم داروں سے ان کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں اور یہ کہ ہم حق کو لے کر کھڑے ہوں یا حق بات کہیں جہاں بھی ہوں اور اللہ کے راستے میں ملاطمت کرنے والے کی ملاطمت کی پروا نہ کریں۔

۲۰۶۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے اور مجاہدین والصلہ خندق کھود رہے تھے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ اے اللہ! خیر آخرت ہی کی خیر ہے پس انصار و مجاہدین کی مغفرت کر۔ اس کا جواب لوگوں نے دیا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لئے جب تک ہم زندہ ہیں۔

۲۰۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

فَمَا كَانَ مِنْهُمْ قَوْلٌ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلُهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ كَيْفَ يَتَابَعُ الْإِمَامَ النَّاسُ ۝

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَمِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا تَخَافُ فِي اللَّهِ كُفْرًا ۝

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَلِكٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَدَاةٍ بَارِدَةٍ قَوْلُ الْمُهَاجِرَةِ وَالْأَنْصَارِ يُخْفَوْنَ الْخُنْدُقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخْصَرِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَاجَابُوا ۝ لَعَنَ الَّذِينَ بَايَعُوا مَحْمُودًا ۝

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ نَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ ۝

۲۰۶۷- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بھٹی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اس وقت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب سب لوگ عبد الملک بن مروان سے بیعت کے لئے جمع ہو گئے۔ بیان کیا کہ آپ نے عبد الملک کو لکھا کہ میں سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی۔ اور یہ کہ میرے لئے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

۲۰۶۸- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی، انھیں شعبی نے، ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں استطاعت ہو۔ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے (کی بیعت کی)

۲۰۶۹- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ جب لوگوں نے عبد الملک کی بیعت کی تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا۔ عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے نام۔ میں اقرار کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے کی عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کی نیت کے مطابق جتنی مجھ میں استطاعت ہوگی اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔

۲۰۷۰- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ لوگوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۲۰۷۱- ہم سے عبد اللہ بن عمر بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں حمید بن عبد الرحمان نے خبر دی اور انھیں مسور بن عفرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ جماعت جس کے سر و عمر رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ منتخب کرنے کا) معاہدہ

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ ابْنِي أَوْ ابْنِي أُمِّهِ بِالْطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَأَنْ بَنِي قَدْ أَقَرُّوْا بِعَيْتِكَ

رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی۔ اور یہ کہ میرے لئے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ ابْنِي أَوْ ابْنِي أُمِّهِ بِالْطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَأَنْ بَنِي قَدْ أَقَرُّوْا بِعَيْتِكَ

۲۰۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جُوزَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلْمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ جَوْرِيَّةَ عَنْ قَالِبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَنَّ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِي دَلَّوْهُمُ عُمَرَ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا قَالَ لَهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَسْتُ بِالَّذِي اُتَا فُسْكُكُمْ عَلَى هَذَا اَلْأَمْرِ  
وَلَكِنْ كُنْتُ كُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ وَجَعَلُوا  
ذَلِكَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا وَثَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اَمْرَهُمْ  
قَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا اَرَى اَحَدًا اَمِنَ  
النَّاسُ يَتَّبِعُ اَوْ لَيْتَ الرَّهْطَ وَكَيْطَا عَقْبَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتَّى اِذَا كَانَتِ  
اللَّيْلَةُ الَّتِي اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُمَانَ قَالَ اَلَيْسَ  
مُرَقَّتِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَرَّبَ الْبَابَ  
حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَمَّا اَنْتَ تَأْتِيَا قَوْمًا مَا اَتَّخَذْتُ  
هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرٍ تَوْمٍ اِنْ طَلَّقَ قَاذِرُ الزَّيْتِ وَ سَعْدًا  
قَدْ تَوَقَّعْتُمَا لَهٗ فَنَاسًا وَرَهْمًا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ اِذْعُرْنِي  
فَلَمَّا قَدْ عَوْنَهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى اِنْمَا لَيْلٌ ثُمَّ قَامَ عَلَيَّ  
مِنْ عِنْدِي وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ اِذْعُرْنِي عُمَانُ قَدْ عَوْنَهُ  
فَنَاجَاهُ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمَوَدَّةَ بِالصَّبْرِ فَلَمَّا صُلِّ  
لِلنَّاسِ الصُّبْحُ وَاجْتَمَعَ اُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَنْسَبِ  
فَاَرْسَلَنِي اِلَى مَنْ كَانَ حَامِيًا اَمِنَ اَلْمُهَاجِرِينَ وَ اَلْأَنْصَارِ  
وَ اَرْسَلَنِي اِلَى اَمْرَاءِ الْاَجْنَادِ وَكَأَنَّهُ اَوْقَى اَتْلَقَ الْحَقَّةَ  
مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا اَنْشَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ  
اَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ اِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي اَمْرِ النَّاسِ كُلِّمْ  
اَنْهُمْ يَغْدِرُونَ بِعُمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى  
نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ اَبَا يَعْنِي عَلَى شَيْءٍ  
اَللَّهُ وَرَسُولِهِ وَ اَلْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ  
بَعْدِي ۲ بَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
وَ بَايَعَهُ النَّاسُ اَلْمُهَاجِرُونَ وَ اَلْأَنْصَارُ  
وَ اَمْرَاءُ الْاَجْنَادِ وَ اَلْمُسْلِمُونَ ۳

کیا تھا۔ اس کے افراد جمع ہوئے اور مشورہ کیا، ان سے عبد الرحمن رضی اللہ  
عنه نے کہا۔ خلیفہ ہونے کے لئے میں آپ لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں کروں  
گا۔ البتہ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لئے کوئی خلیفہ آپ ہی میں سے  
منتخب کر دوں۔ پتا سچر جماعت نے اس کا اختیار عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو  
دے دیا۔ جب ان لوگوں نے انتخاب کی ذمہ داری عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے  
سپر کر دی تو سب لوگ آپ کی طرف جھک گئے جتنے لوگ بھی اس جماعت  
کے پیچھے چل رہے تھے ان میں اب میں نے کسی کو بھی ایسا نہ دیکھا جو عبد الرحمن  
کے پیچھے نہ چل رہا ہو سب لوگ آپ ہی کی طرف مائل ہو گئے اور ان دنوں میں  
آپ سے مشورہ کرتے رہے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے عثمان رضی اللہ  
عنه سے بیعت کی مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ رات  
کے میسرے پر ائے اور دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک میں بیدار ہو گیا۔ ان  
انہوں نے کہا میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ خدا گواہ ہے میں ان دنوں  
میں بہت کم سو سکا ہوں۔ بجائیے اور زیر اور سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیے۔  
میں ان دنوں حضرات کو بلا لایا اور آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلایا  
اور کہا کہ میرے لئے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلا دیکھیے میں نے انہیں بھی  
بلایا اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ یہاں تک کہ اُسی رات گذر گئی۔ پھر حضرت  
علی ان کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور آپ خواہشمند تھے۔ حضرت عبد الرحمن  
کو بھی آپ کی طرف سے خطرہ تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے عثمان کو بھی  
بلا لائیے۔ میں نے انہیں بھی بلایا۔ اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ آخر  
صبح کے مؤذن نے ان کے درمیان جدائی کی۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھ لی  
اور یہ جماعت منبر کے پاس جمع ہوئی تو آپ نے موجود مہاجرین انصار اور شکوک  
کے قائدین کو بلایا، ان لوگوں نے اس سال حج عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا  
(اس لئے ابھی تک دار الخلافہ میں ہی تھے) جب سب لوگ جمع ہو گئے تو  
حضرت عبد الرحمن نے خطبہ پڑھا پھر کہا ابالعد! اے علی! میں نے لوگوں کے  
خیالات معلوم کئے اور میں نے دیکھا کہ وہ عثمان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ اس  
لئے آپ اپنے دل میں کوئی میل نہ پیدا کریں۔ پھر کہا میں آپ (عثمان رضی اللہ  
عنه) سے بیعت کرتا ہوں، اللہ کی سنت اور اس کے رسول اور آپ کے  
دو مخالف کی سنت کے مطابق۔ پتا سچر پہلے آپ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ پھر سب لوگوں نے، مہاجرین، انصار، سپہ سالار اور تمام  
مسلمانوں نے۔

## باب ۱۱۷۸ من تابع من تینہ

۲۰۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي:

## باب ۱۱۷۹ بَيْعَةُ الْأَعْرَابِ

۲۰۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَغُفٌّ فَقَالَ أَقْبِلْنِي بَيْعَتِي قَالِي ثُمَّ جَاءَ لَا فَقَالَ أَقْبِلْنِي بَيْعَتِي قَالِي فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَيْبَتَةُ كَالِكَبْرِ تَنْفِي حَبَتَهَا يَنْصَعُ طِينَهَا:

## باب ۱۱۸۰ بَيْعَةُ الصَّغِيرِ

۲۰۷۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ تَمَّ هَزْؤُهُ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَذِنَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ تَرَيْنْتُ ابْنَةَ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَتَسَمَّ تَمَّ سَأَهُ وَدَعَاهُ وَكَانَ يُفْعَى بِالشَّاتِ وَالْوَامِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ:

## باب ۱۱۸۱ من تابع من تینہ

۲۰۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ الْأَعْرَابُ وَغُفٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي:

## باب ۱۱۷۸ من تابع من تینہ

۲۰۷۲ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے معی سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی۔ آنحضور نے مجھ سے فرمایا سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے پہلی ہی مرتبہ بیعت کر لی ہے۔ فرمایا کہ اور دوسری مرتبہ بھی کرو۔ ۱۱۷۹ - اعراب کی بیعت۔

۲۰۷۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے بخار آگیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے، آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے انکار کیا آخر وہ (خود مدینہ سے) چلا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ مدینہ بھی کی طرح ہے۔ اپنی خرابی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔ ۱۱۸۰ - نابالغ کے بیعت کرنے کا بیان۔

۲۰۷۴ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ان کی والدہ زینب بنت حمید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس سے بیعت لے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی کم سن ہے۔ پھر آنحضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور اپنے تمام گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

## باب ۱۱۸۱ من تابع من تینہ

۲۰۷۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں محمد بن منکدر نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے مدینہ میں بخار آگیا تو وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجئے (یعنی مدینہ کی ہجرت کا عہد واپس کر دیجئے) آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور

اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا۔ پھر وہ آیا اور بیعت فسخ کرنے کا مطالبہ کیا آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا، اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا آنحضور نے اس پر فرمایا کہ مدینہ بھی کی طرح ہے اپنی بڑائی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکارتا ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِدِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ لِيْنِهَا

**باب ۱۸۲** مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يَبِيعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

۱۱۸۲۔ جس نے کسی سے بیعت کی اور مقصد صرف دنیا ہو۔

۲۰۷۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَزْزَنَةَ عَنْ أَبِي حَزْزَنَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ يَزُكُّهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلِيٌّ فَضِلَّ مَسَارُ يَاطْرِي يَهْتَمُّ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يَبِيعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يَبِيدُ وَفِي لَبِّهِ إِلَّا لَمْ يَفْلَحْ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا مِسْلَعَةً بَعْدَ الْعَقْوِ فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا أَفْضَدَهُ فَأَتَاهَا ذَا لَمْ يُعْطِ بِهَا

**باب ۱۸۳** بَيْعَةُ النِّسَاءِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَخْرُجُ فِي مَجْلِسٍ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسَرُّوْا وَلَا تَرْثُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْا بِيَهْمَانٍ تَفْزُقُوْهُ بَيْنَ آيِدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْضُوا فِي مَقْرُوفٍ فَمَنْ فِي مِنْكُمْ قَاجَرٌ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي السَّائِيَةِ أَهْوَكَةً ثُمَّ رَوَاهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاسْتَرْكَهُ اللَّهُ فَأَمَرَ إِلَى

۲۰۷۶۔ ہم سے عبد بن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حزر نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین (شخص) ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لئے مدت تک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو اس میں سے نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور بیعت کا مقصد صرف دنیا ہو اگر وہ اسے دے دے تو بیعت پوری کرے ورنہ توڑ دے تیسرا وہ شخص جو کسی دوسرے کو سامان عصر بعدِ چرخ راہ جو اور قسم کھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور پھر خریدنے والا اسے سچا سمجھ کر اسے لے لے والا نہ اسے اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی۔

۱۱۸۳۔ عورتوں سے بیعت، اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۲۰۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو ادريس خولانی نے خبر دی، انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم مجلس میں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے گھر کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے۔ اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے یہاں ملے گا۔ اور جو کوئی ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اور اس کی سزا اسے دنیا میں ہی مل جائے گی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اور جو کوئی ان میں

اللَّهُ إِنْ شَاءَ عَاقِبُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ بَيَّعْنَا عَلَى  
ذَلِكَ

٢٤٨ حَدَّثَنَا مَفْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
مَعْبُرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ  
النِّسَاءَ بِالْكَلامِ مِنْ جِهْدِهِمْ الْأَيَّةَ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ  
شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَمَرَ أَنْ يُسَلِّحَهَا،

۶۷۹ حَدَّثَنَا مَسَدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ  
عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكَنِي بِاللَّهِ شَيْئًا وَرَهَانًا  
عَنِ النَّبِيَّةِ حَتَّى تَقْبَضَ أَمْرًا ثُمَّ مَنَّاهَا فَقَالَتْ فَلَا تَه  
أَسْعِدْ نَفْسِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا لَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْصَبَتْ  
ثُمَّ رَجَعَتْ فَبَايَعَتْ أَمْرًا إِلَّا أُمَّ سَلِيمَ وَأُمَّ الْفَلَاحِ وَأَبْنَةَ  
أَبِي سَلْبَةَ وَأَمْرًا مَعْلُومًا وَأَبْنَةَ أَبِي سَلْبَةَ وَأَمْرًا مَعْلُومًا  
میں سے کسی عورت نے اسکو پورا نہیں کیا۔ ہوا ام سلیم اور ام الفلاح اور حضرت

بِالْبَيْتِ ۝ نَكَتْ سِغَةً وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِي  
يُمَايَعُونَكَ إِنَّهُمْ يَحْمِلُونَ أَمْلَهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
أَعْيُنِهِمْ فَهُمْ مُنْكَتٌ فَأَنْبَأْتُكَ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ  
أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِمْ اللَّهُ فَيَنْسِي بَرِيَّةً اجْرَأْ ۖ فَمَا

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ  
الْهَكْدَادِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَصْرَافِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايَعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى  
الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْقَوْمَ مَعَهُوَمَا فَقَالَ أَقْبَلْنِي مَالِي فَلَمَّا  
قُلِيَ قَالَ الْهَدِيَّةُ كَالْكِبَرِ تَنْفِي عِبَتِهَا وَيَضَعُ لِيْهَا  
تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ منیٰ کی طرح ہے۔ اپنی خبر لی کہ دو رکعت کی ہے اور پھر

باب الاختلاف ١٨٨  
٢٨١ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سَلَمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

---

سے کسی برائی کا ارتکاب کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی پرودہ پوشی کریں گے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اس کی سزا دے اور چاہے معاف کر دے چنانچہ ہم نے اس ۶۸-۲۰ ہم سے غمو نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معرے بخروی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی؟ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ سوا اس عورت کے جو آپ کی مملوک ہو۔

۲۰۷- ہم سے مروی حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، اور میں آپ نے نوہرے سے منع کیا پھر ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے کسی بیعت کے نوہرے میں میری مدد کی غرضی ادا اسے اسکا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے کچھ نہیں کہا پھر وہ گئیں اور واپس آئیں (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں کی بیوی ابنتہ ابی سرقہ یا ابنتہ ابی سرقہ اور حضرت معاذ کی بیوی کے۔)

۱۱۸۲ جس سے بہت توڑی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد یقیناً جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ بلاشبہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا بلاشبہ اس کا نقصان اسے ہی پہنچے گا اور جو کوئی اس عہد کو توڑ کرے جو اللہ سے اس

۲۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اہل اسے سفیان نے حدیث بیان کی، ابن  
 سے عبد بن مسعود نے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ ایک اعرابی  
 ہی کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اسلام پر میری بیعت کر لیجئے، پتا نہ  
 انھوں نے اسلام پر اس سے بیعت کر لی پھر دوسرے دن بخاریں مبتلا آیا اور  
 لیجئے لگا کہ میری بیعت فرم کر دیجئے۔ انھوں نے انکار کر دیا پھر وہ چلا گیا تو آپ  
 کو بخار دیجی۔

\_\_\_\_\_

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَآتَانِي فَأَسْتَفْعِرَ لَعَدُوِّ أَدْعُو إِلَيْكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَتُكَلِّمُ اللَّهَ إِنْ كَانَ ظَنُّكَ نَجَبَ مَوْتِي وَكَوْكَانَ ذَاكَ لَطَلْتُ الْخَرَجَ مَعَهُ مَعَرَّيًّا بَغْضِ أَمْرٍ وَاجِبِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ آتَاكَ إِسَاءَةٌ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ مَرَدْتُ أَنْ أُرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِنَبِيٍّ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَتَكُونُ أَتَقْبَلُ الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قَسَمْتُ يَا أَبَا اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَذْنَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُوبَكْرٍ وَأَنْ أُرْمَى فَقَدْ تَرَمَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ تَهَبْ وَذِدْتُ أَنْي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتَمِلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے ریخت بھی ہے اور ڈرتا بھی ہوں اور میری تو یہ تناسب کہ (خلافت کی ذمہ داری) ۲۰۸۳ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَفِيَّانَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْخَيْرِ حِينَ يَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ وَذَلِكَ الْقَدْ مِنْ يَوْمِ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهُدُ أَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَقُولُ قَالَ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَخْلُصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ کر دیتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ زندگی میں تو اس کی ذمہ داریاں آپ کے سر تھیں ہی، مرنے کے بعد بھی اس سے نہیں پتے۔ اس نے آپ نے کہا کہ میں اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ نہیں منتخب کروں گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کروں گا کہ آپ نے خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کی صواب و دید پر چھوڑا تھا۔ صرف اپنی طرف سے ترجیح کے لئے کچھ اشارے کر دیے تھے۔

رضی اللہ عنہا نے کہا (اپنے سرور پر) ہائے ری سر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا افسوس میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کا آخری وقت ضرور اپنی کسی بیوی کے ساتھ گزاریں گے۔ آنحضور نے فرمایا اپنے سر کی پرواہ نہ کرو میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابو بکر اور ان کی بیٹی کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر جاؤں تاکہ اس پر کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت نہیں ہونے دے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے یا آپ نے اس طرح

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ خلیفہ کسی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے چھوڑتا ہوں تو (اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس ذات نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی

۲۰۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ، انھیں مفسر نے، انھیں زہری، انھیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے۔ پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے آپ کا منشا یہ تھا کہ آنحضور ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ کر دیتے تو اس کی ذمہ داریاں آپ کے سر تھیں ہی، مرنے کے بعد بھی اس سے نہیں پتے۔ اس نے آپ نے کہا کہ میں اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ نہیں منتخب کروں گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کروں گا کہ آپ نے خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کی صواب و دید پر چھوڑا تھا۔ صرف اپنی طرف سے ترجیح کے لئے کچھ اشارے کر دیے تھے۔

أَمَّهْرُكُمْ ثُمَّ أَتَاهُ دُونَ بِهَدَى الْمَلِكِ مَعْمَدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَنَّى أَشْيَيْنِ فَإِنَّهُ أَوَّلَى الْمُسْلِمِينَ بِأَمْرِكُمْ فَقَوْمٌ أَفْبَا يَعُوذُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْنَهُمُ الْعَاقِمَةُ عَلَى الْمُنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَأَبِي بَكْرٍ وَمَعْدٍ إِنْ صَعِدَ الْمُنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمُنْبَرِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ۝

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَدَعَلْتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا آيَتُ أَنْ جِئْتُ وَلَمْ أَمْدُكَ؟ كَانَتْهَا يُؤَيِّدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَرْجِعِي نِيَّ فَإِي أَبَا بَكْرٍ ۝

۲۰۸۵ - مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ قَدْ بَرَأَحَةُ تَشْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةً يَنْبِئُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْزِمُونَكُمْ بِهِ ۝

## باب ۱۱۸۶

۲۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا أَقْلًا كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ إِنْ إِيَّاهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۝

- ۱۱۸۶

نے تمہارے سامنے نور کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ہدایت کی، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ انہما کے حضور کے سامنے اور دوسرے میں بلاشبہ وہ تمہارے معاملات کے لئے تمام مسلمانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ پس اٹھو اور ان سے بیعت کرو ایک جماعت ان سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر پر بیعت کی۔ زہری نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اسی دن کہہ رہے تھے منبر پر چڑھ آئیے چنانچہ آپ اس کا برابر اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اور سب لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔

۲۰۸۴ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جابر بن مطعم نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئیں اور کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو کی، پھر آنحضرت نے ان سے کہا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ جیسے انکا اشارہ وفات کی طرف ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔

۲۰۸۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق بن شہاب نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قبائل براء کے وفد سے (جو آنحضرت کی وفات کے بعد مزد ہو گیا تھا اور اب معافی کے لئے آیا تھا) فرمایا کہ اوٹوں کی دھوکے پیچھے پیچھے (میاں مانوں میں) رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور جابریں کو کوئی بات سمجھا دیں جس کی وجہ سے وہ تمہارا عقد قبول کر لیں۔

۲۰۸۶ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے



**باب ۱۱۸۷** اخراج الخصوم و اهل الریب  
من البیوت بعد المعرفة وقد اخرج  
أخت أبي یکر حنین ثلثت .

۱۱۸۷۔ جھگڑالو اور مشتبہ لوگوں کو شہرہ کے بعد گھروں سے نکالنا  
(تاکہ پڑسیوں کو تکلیف نہ ہو اور گناہ نہ پھیلے) عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کی بیوی (ام فروہ رضی اللہ عنہا) کو اس وقت (گھر سے)  
نکال دیا تھا جب وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ پر) فوجہ کر رہی تھیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا إسماعیل بن عیسیٰ مَالِکٍ عَنْ أَبِي  
الزَّيْنَدِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمْرِي يَحْطَبُ يُحْتَطَبُ ثُمَّ أَمَرْتُ  
بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ أَمَرْتُ بِجَلَاءِ قِيَوْمِ النَّاسِ  
ثُمَّ أَخَالِفْتُ إِلَى رِجَالٍ فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ مِوْثِقَهُمْ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَزْوَ  
سَيِّئًا أَوْ مَرَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْوِشَاقَ  
ہو کہ وہاں موٹی بڑی یاد و مرآۃ حسنہ دیکر کی کھر کے درمیان کا گوشت (خام) میٹھا دینا شریک ہو۔

**باب ۱۱۸۸** هَلْ لِلَّامْرِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُخْرِمِينَ  
وَأَهْلَ الْمَغْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزَّيَّاتِ  
وَنَحْوِهِ .

۱۱۸۸۔ کیا امام کے لئے مناسب ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت  
کو اپنے ساتھ گفتگو کرنے سے اور ملاقات وغیرہ کرنے سے  
منع کر دے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ .  
كَانَ قَائِمًا كَعْبٌ قَرْنِ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ . قَالَ سَمِعْتُ  
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوَةٍ بَوَّلَ فَذَكَرَ حَدِيثُهُ وَنَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ  
كَلَامِنَا فَلَمَّا عَلَيَا ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی، اسی سے لیث نے حدیث بیان کی، اسی  
سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب  
بن مالک نے کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نائبین  
ہو جانے کے زمانے میں ان کے سب لڑکوں میں یہی راستے میں ساتھ چلتے تھے  
نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ  
جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں جاسکے تھے  
پھر انہیں اپنے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ اور آنحضور نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو  
کرنے سے منع کر دیا تھا تو ہم پچاس دن اسی حالت میں رہے پھر آنحضور نے اعلان  
کیا کہ آنحضور نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔



اور قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔

۱۱۹۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر میرے پاس احمد کے برابر سونا ہوتا۔

۲۰۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یثرب نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجرہ الوداع کے موقع پر) فرمایا جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) اگر اس سے میں پہلے ہی سے جانتا ہوتا تو میں ہدی (قربا کا جانور) ساتھ نہ لاتا اور سب لوگ جب حلال ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ حلال ہوتا۔

۲۰۹۳۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے عطاف نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجرہ الوداع کے موقع پر) پھر ہم نے حج کے لئے تلبیہ کیا اور ہم ذی الحج کو مکہ پہنچے۔ پھر آنحضور نے جیس بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف کا حکم دیا۔ اور یہ کہ ہم اسے عمرہ بتائیں اور اس کے بعد حلال ہو جائیں۔ سو ان کے جن کے ساتھ وہ حلال نہیں ہو سکتے (بیان کیا کہ آنحضور اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے پاس ہدی نہیں تھی اور علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اور کہا کہ میں بھی اس کا احترام باندھتا ہوں جس کا رسول اللہ نے احترام باندھا ہے پھر دوسرے لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنی خورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد میں جا سکتے ہیں؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ بیان کیا کہ آنحضور سے سراقہ بن مالک نے طلاق کی آپ اس وقت حجرو عقبہ پر کھڑے تھے۔ اور پوچھا یا رسول اللہ! یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ عیشہ کے لئے ہے۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (حج کے لئے) مکہ آئیں تھیں لیکن وہ حاملہ تھیں۔ تو آنحضور نے انھیں تمام اعمال برج ادا کرنے کا حکم دیا صرف وہ پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کر سکتی تھیں اور نہ نماز پڑھ سکتی تھیں جب سب لوگ بطحا میں اترے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ سب لوگ عمرہ و حج دونوں کر کے تو ہیں گئے اور میرا صرف حج ہو گا؟ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے عبد الرحمان بن ابی بکر صدیق کو

بِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ بِهِ

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ مَا سَقَمْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَّتْ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوْا

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لَارِيعَ خُلُوفٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ تَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلِحُلِّ إِذَا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَحَدٌ مِّنْ هَٰذِهِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَهُ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَ الْهَدْيِ فَقَالَ أَهْلَكْتَ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَسْطَلِقُ إِلَى مَنَى وَذَكَرَ أَحَدٌ نَائِقُطْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَّتْ. قَالَ وَلَقِيَهُ سَرَّاقَةٌ وَهُوَ بِرُؤْيِ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذِهِ خَاصَّةٌ قَالَ كَذَبٌ لَا بَدَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْرُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا تَطُوفُ وَلَا تَصَلِّي حَتَّى تَطْهَرُ فَلَمَّا تَزَوَّوْا الْبَطْعَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَطَلِقُوا بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاسْتَطَلِقُوا بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أَنْ يَسْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّغْلِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ

بَعْدَ أَيَّامٍ الْحَجَّ ۖ

حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقام تنعیم جائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

۱۱۹۲۔ آنحضور کا ارشاد کہ کاش اس طرح ہوتا۔

بِأَقْبَلِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا۔

۲۰۹۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَيْنَةَ ابْنَةَ عَامِرِ بْنِ تَرْبِيعَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَانِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَامِ قَالَتْ مَن هَذَا أَقِيلَنَّ سَفَرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ أَهْرَاسَ قَتَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيظَهُ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ۖ هَـ أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتَيْنِ لَيْلَةٍ يَوَادُّ وَخَوَلِي إِذْ خِرٌّ وَجَلِيلٌ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ بِأَقْبَلِ تَمَتَّى الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ ۖ

۲۰۹۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْاسَدُوا فِي الْأَنْبِيَاءِ - تَرَجُلُ أَمَّا الْقُرْآنُ فَيُؤْتِيكُمْ لَنَاوَالِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ كَوْ أَوْ تَنْبِئُ مِثْلَ مَا أَوْتَىٰ هَذَا أَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ - وَ تَرَجُلُ أَمَّا اللَّهُ مَا لَا يَنْفَعُهُ فِي حَقِّهِ يَقُولُ كَوْ أَوْ مِثْلَ مَا أَوْتَىٰ أَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ جَدًّا -

۲۰۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے سنا کہ کہہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی۔ پھر آپ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص ہوتا جو میرے لئے آج رات پہرہ دیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آنحضور نے پوچھا کون صاحب میں؟ بتایا گیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ یا رسول اللہ! (انہوں نے کہا) میں آپ کے لئے پہرہ دیتے آیا ہوں۔ پھر آنحضور نے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے نزلنے کی آواز سنی ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھتے تھے کاش میں جانتا کہ میں ایک رات اس وادی میں گذر سکوں گا (وادی مکہ میں) اور میرے چاروں طرف ان خرا اور جلیل گماں ہوگی۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی خبر لی۔

۱۱۹۳۔ قرآن مجید اور علم کی آرزو۔

۲۰۹۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے الأعش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک صرف دو افراد پر ہو سکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے۔ اور اس پر (سننے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اس کا ایسا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس شخص کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے اور وہ مرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو دیکھنے والا کہے کہ اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے۔ یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

بِأَقْبَلِ مَا يَكُونُ مِنَ التَّهْنِي وَتَهْنِئَاتِ مَا

فَقَالَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا الْكُتِبَ وَإِلِىَّ نَصِيبٌ مِّمَّا الْكُتِبَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۖ

۱۱۹۴۔ جس کی تمنا کہ ناپسندیدہ ہے اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے مردوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور عورتوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ بلاشبہ

اللہ بر چیز کا جاننے والا ہے۔

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاخوص نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے نظیر بن انس نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں کرتا۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ محمد بن ابی العزت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے سات داغ لگوائے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں ابی عبید نے جن کا نام سعد بن عبید ہے عبد الرحمن بن ازہر کے مولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نکلیں اور اضافہ ہو۔ اور اگر برے ہے تو ممکن ہے اس سے رک جائے۔

۱۱۹۵۔ کسی شخص کا کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے زہری، انھیں شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براہی عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی منتقل کرتے تھے میں نے آنکھوں کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے آپ کی بیٹ کی سفیدی کو چھپا دیا تھا۔ آپ فرماتے تھے ”اگر تو نہ ہوتا (اے اللہ) تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ ہم صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکنت نازل فرما۔ اس جماعت نے ہمارے خلاف مد سے تجاوز کیا ہے جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم نہیں ملتے، نہیں ملتے۔ اس پر آپ آواز کو بلند کر دیتے۔

۱۱۹۶۔ دشمن سے ٹھہرنے کی تمنا ناپسندیدہ، اس کی روایت اسرع

نے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۲۱۰۰۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَمْتُمُ الْمَوْتَ لَتَمَكَّنْتُمْ بِهِ۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَيْنَا خَبَابُ بْنُ الْأَرَدِيِّ نَعُوذُ وَقَدْ كَلَّوْا سَمِعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانَا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِسْمَاعِيلَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَوْلِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْ يَسْعَى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَامًا مَحْسِنًا فَلَعَلَّهُ نَزَلَ الْوَرَامُ مَائِنًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتَبُ۔

باب ۱۱۹۵ قَوْلِ الرَّسُولِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَنَا الْفَرَاتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَاتَمَرَى الْفَرَاتُ بِيَاضٍ بَطْنِهِ يَقُولُ لَوْلَا أَنَا مَا اهْتَدَيْتُمْ وَكَتَمْتُمْ الْمَوْتَ وَاصْلَيْنَا فَأَنْزَلَنِي سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأَوَّلَى وَثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَقْدَبُوا عَلَيْنَا إِذَا آمَنَّاؤُا فَنَسْتَأْذِنُكُمْ بِمَوْتِكُمْ۔

باب ۱۱۹۶ كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَقَاتِلِهِ

الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ

عمر بن عبد اللہ کے مولا سالم ابو النضر نے آپ اپنے مولا کے کاتب تھے۔ یہاں  
کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا اور میں نے اسے  
پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں  
سے ٹھیکڑی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا کرو۔

۱۱۹۷۔ لفظ "اگر" کے استعمال کا جواز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اگر مجھے تمہارے مقابل میں قوت ہوتی۔

۲۱۰۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان  
کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لہان کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس پر  
عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہی وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تھا "اگر میں کسی عورت کو بغیر دلیل کے بدم کر سکتا۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔

۲۱۰۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمر نے  
بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا نماز! یا رسول اللہ! عمر تیس اور بچے  
سو گئے۔ پھر آنحضور باہر آئے اور کمرے کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ فرما  
رہے تھے۔ اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا۔ یا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر تو میں لوگوں  
کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے، ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور نے اس نماز میں تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ آئے  
اور کہا یا رسول اللہ! عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے۔ اور آپ  
اپنے جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہی وقت ہے۔ اگر میری  
امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور عمر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اس  
روایت میں ابن عباس نہیں ہیں۔ عمر نے تو بیان کیا کہ آنحضور کے سر سے پانی ٹپک  
رہا تھا۔ اور ابن جریر نے بیان کیا کہ آنحضور اپنی جانب سے پانی صاف کر رہے تھے  
اور عمر نے بیان کیا کہ اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابن جریر نے بیان کیا کہ  
یہی وقت ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان  
سے من نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے  
ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے۔

سَالِمُ ابْنُ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ كَانَ كَاتِبًا  
لَهُ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَهُ فَادَّأ  
فِيهِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِبَتُوا  
لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ۝

بَابُ (۱۱۹۷) مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ - وَقَوْلُهُ تَقْلِي - تَو

أَنْ يَكُنْ قَوْلًا ۝

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ أَجَبْتِ النَّبِيَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْتُ تَرَاهُمَا مَرْأَةً  
مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ ؟ قَالَ لَا تِلْكَ مَرْأَةٌ أَعْلَمْتُ ۝

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔  
۲۱۰۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ وَحْدَةَ حَدَّثَنَا  
عَطَاءٌ قَالَ أَغْنَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ  
وَفُخِّرَ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَاهُمَا مَرْأَةً  
وَالصَّبِيَّانَ وَفُخِّرَ وَتَرَاهُمَا يَقَطُرُ يَقُولُ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ  
عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي  
لَا مَرْجِعَ لَهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذَا السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذِهِ الصَّلَاةُ وَجَاءَ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَاهُمَا  
النِّسَاءَ وَالْوِلْدَانَ وَفُخِّرَ وَهُوَ يَنْسَحُ الْهَاءَ عَنْ  
شِقَمِهِ يَقُولُ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ  
عَمْرُو بْنُ وَحْدَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا عَمْرُو  
فَقَالَ تَرَاهُمَا يَقَطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَنْسَحُ الْهَاءَ عَنْ  
شِقَمِهِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ وَحْدَةَ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ  
جُرَيْجٍ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي - وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ  
بْنُ الْهَنْدِ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَعْنُ  
عَنْ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۰۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے عبد الرحمن نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو انھیں میں صواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار و صبح کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضور کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ گہرائی میں اترنے والے اپنی روش چھوڑ دیتے میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابی شہاب (زہری) نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں آنحضور نے فرمایا تم میں کون مجھ جیسا ہے۔ میں تو اس سال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ لیکن جب لوگ نہ مانتے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرے دن ملا کر (وصال) روزہ رکھا پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور وصال کرتا گویا آپ انھیں تنبیہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان نے اشعث نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے کہا۔ پھر کیوں ان کو لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل نہیں کیا؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم باری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہوگئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ خانہ کعبہ کا دروازہ ادنیٰ پر کیوں؟ فرمایا کہ یہ اس لئے انہوں نے کیا ہے تاکہ مجھے جہاں میں اندر داخل کریں اور مجھے پابن

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِمَّنْ مِمَّنْ أَبَاهُ زَوْجَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ تَرْسُمُهُم بِالسَّوَاكِ ۖ

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِرَ الشَّهْرِ وَاصِلَ أَهْلٍ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مَدَّيَ الشَّهْرَ لَوَاصِلْتُ وَصَالَ يَدُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمَّقَهُمْ إِنِّي لَكُنْتُ بِأَهْلِ يَطْعَمُنِي رَأْسٌ وَيَسْقِيْنِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ زَوْجَةً قَالَ لَمْ يَرَوْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا يَا نَافِقُ تَوَاصِلَ قَالَ أَيْكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَهْمْتُ يَطْعَمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَتَمَهُوا وَاصِلَ بِهِمْ نَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَاقَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُمْ كَهْمًا ثُمَّ لَكُمْ ۖ

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدِّ رَأْسٍ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ إِنْ قَوْمًا كَقَوْمِ بَنِي إِسْرَءِيلَ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَنِي إِسْرَءِيلَ؟ قَالَ فَعَلُوا قَوْمًا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ سَأَلُوا وَيَمْنَعُوا مِنْ سَأَلُوا لَوْ لَا أَنَّ قَوْمًا كَقَوْمِ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَمْ يَدْخُلُوا فِي الْبَيْتِ ۖ

فَأَخْبَانِي أَنَّ تَشْكُرُوا تَعْلُوهُمْ أَنَّ أَخْبَلُ الْجَدِّ رَافِي الْبَيْتِ  
وَأَنَّ الصِّقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ ۝

۲۱-۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ  
عَنِ الْأَنْزَلِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ  
سَلَّ النَّاسُ دَاوِيًا وَتَلَّكَ الْإِنْصَارُ دَاوِيًا أَوْ شِغْبًا  
لَسَلَّتُ دَاوِيًا الْإِنْصَارُ أَوْ شِغْبًا الْإِنْصَارُ ۝

۲۱-۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا دُهَيْبٌ عَنْ غَيْرِهِ  
يَعْنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ  
أَمْرًا مِّنَ الْإِنْصَارِ وَلَوْ سَلَّ النَّاسُ دَاوِيًا أَوْ شِغْبًا لَسَلَّتُ  
دَاوِيًا الْإِنْصَارُ وَشِغْبًا تَابِعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّعْبِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ خَيْرِ النَّوَاحِدِ  
الضُّدُوقِ فِي الْإِدَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصُّلُومِ وَالْقَرَأَتِ  
وَالْأَحْكَامِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لَوْ لَا نَفَرْنَا مَعَكِ  
رَقَبَةٌ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا  
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ  
وَيَسْمَى الرَّجُلُ طَائِفَةً يَقُولُ تَعَالَى وَإِنْ طَائِفَتَانِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا أَقْتُلْ مَاجِلَانِ  
وَعَلَّ فِي مَعْنَى الْآيَةِ يَقُولُ تَعَالَى وَإِنْ جَاكَ  
فَارِسٌ يَنْبَاءُ قَتَلْتَهُ وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا لَا وَاحِدَ بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ  
سَهَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَرَدًّا إِلَى الشُّعْبِ ۝

روک دیں اگر تمہاری قوم (قریش) کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں میں اس سے انکار پیدا ہوگا تو میں حطیم کو بھی خانہ کعبہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا۔

۲۱-۷۰- ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فروبنا (پسند کرتا) اور اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

۲۱-۸۰- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے دہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن بکشی نے، ان سے عبد بن تیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فروبنا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا اس روایت کی متابقت ابو التیاح نے کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے گھاٹی کے سلسلہ میں۔

۱۱۹۸- ایک راست باز شخص کی خبر کو نافذ کرنے کے سلسلے میں روایات اذان میں، نماز، روزہ، فرائض اور دوسرے احکام میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس کیوں نہیں ان میں سے ہر جماعت میں سے کچھ لوگوں نے کو پر کیا تاکہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں اور حیب ان کی طرف واپس آئیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں۔ ممکن ہے وہ لوگ پرہیز کریں۔ ایک شخص کے لئے بھی طائفہ کا استعمال ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی دہر سے اور اگر مسلمانوں کے دو طائفہ (گروہ) آپس میں لڑیں تو اگر دو افراد بھی آپس میں لڑیں تو اہیت کے مفہوم میں داخل ہوں گے۔ اور ابوہریرہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے اگر تمہارے پاس کوئی فاسق تبرے کر آئے تو اس کی تحقیق کرو اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاملوں کو ایک کے بعد دوسرے

کو بھیجا تاکہ اگر تمہیں سے کوئی ایک غلطی کر جائے تو اسے اسلام کے صحیح راستے کی طرف لوٹا دیا جائے۔

۲۱-۹۰- ہم سے عبد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلزہ نے، ان سے مالک

۲۱-۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ  
مَا كُنَّا عِنْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِقًا فَلَمَّا كُنَّا أَنَا قَدْ اشْتَرَيْنَا أَهْلَنَا  
أَوْ قَدْ اشْتَرَيْنَا عَنْ نَوَكِنَا بَعْدَ مَا قَاخِيزَنَا قَالَ  
رَأَيْتُمُو إِلَى أَهْلِكُمْ فَأَيُّكُمْ أَفْنَمُوا فِيهِمْ وَعَلَوْهُمْ وَمَرَوْهُمْ  
وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَلَكُمْ وَصَلُوا لَكُمَا رَأَيْتُمُو فِي أَهْلِكُمْ  
فَإِذَا اخْتَصَرْتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَرْ  
الْكَبِيرُكُمْ

رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
ہم سب (وہ کے افراد) جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن تک  
ٹھہرے رہے۔ آنحضرت شفیق تھے جب آپ نے حضور کیا کہ اب ہمارا  
اپنے گھروالوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ اپنے بچے ہم کن لوگوں  
کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور ان  
کے ساتھ نہو اور انھیں سکھاؤ اور بتاؤ (اسلام کے اعمال) اور بہت سی باتیں  
آپ نے کہیں جن میں بعض بچے یاد نہیں میں یاد بعض یاد ہیں۔ اور (فرمایا کہ جس طرح  
بچہ تم نے غار پر پڑھتے دیکھا اسی طرح غار پر صوملے جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں  
سے ایک تمہارے لئے اذان کہے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امانت کر لے۔

۲۱۱۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعِنَ أَحَدُكُمْ أَذَانَ يَلَالٍ مِنْ سَمْعِهِ  
يَأْتِيَهُ يُؤْذِنُ أَوْ قَالَ يَتَادَى لِرُجْعَةِ قَائِمِكُمْ وَيَذْبَحُ  
تَأْتِيَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَجَمَعَ  
يَحْيَى كَقِيهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا أَوْ مِدَّ يَحْيَى  
إِضْبَعِيهِ الثَّابِتَانِ

۲۱۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عثمان نے، ان سے  
ابو عثمان نے، ان سے ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کو حضرت بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیوں  
وہ اس لئے اذان دیتے ہیں یا نہ کرتے ہیں تاکہ جو بیدار ہیں وہ واپس آجائیں اور جو  
سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور غرہ نہیں ہے جو اس طرح طلوع ہوتی ہے۔  
یحییٰ نے اس کے اظہار کے لئے اپنے دونوں ہاتھ ملائے یہاں تک کہ وہ اس طرح  
ظاہر ہو جائے اور اس کے اظہار کے لئے یحییٰ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں  
کو پھیلا یا۔

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ  
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ يَلَالٌ يَتَادَى يَلِيلٌ فَكُلُوا وَأَشْرَبُوا حَتَّى  
يَتَادَى ابْنُ إِمْرٍ مَكْتُومٌ

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال (رمضان میں) رات ہی میں اذان  
دیتے ہیں (وہ غار فر کے لئے اذان نہیں ہوتی) پس تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم  
اذان دیں (تو کھانا پینا بند کر دو)۔

۲۱۱۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْحَكَمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّرُفَ خَمْسًا  
فَقَبِلَ نَارِيْدِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتُ  
نَهْمًا فَسَجَدَ سَجْدَةً ثَلَاثِينَ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

۲۱۱۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے حکم بن ابی ریحیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھائی تو آنحضرت  
سے پوچھا کیا کیا نماز کی رکعتوں میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے؟ آنحضرت نے دریافت  
فرمایا کیا بات ہے؟ صحابہ نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہے۔ پھر  
آنحضرت نے سلام کے بعد دو سجدے (رہو کے) کئے۔

۲۱۱۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ

۲۱۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی،



نے اگر کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ان مشکوں کو بڑھ کر توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک ہادی دستہ کی طرف بڑھا جو مجھ سے پاس تھا اور میں نے اس کے پچھلے حصہ سے ان مشکوں پر مارا جس سے وہ ٹوٹ گئے۔ ۲۱۱۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے حملہ نے اور ان سے حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کھزان سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک مانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہوگا بھیجوں گا آنحضور کے صحابہ منظر پر ہے (کہ کون اس لقب کا مستحق ہے) تو آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۲۱۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابو قتادہ نے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں ایک امانت دار ہوتا ہے اور اس امت کے امانت دار ابو عبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۱۱۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن جحین نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصاری کے ایک صاحب فقہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو انھیں اگر آنحضور کی مجلس کی روداد بتانا اور جب میں آنحضور کی مجلس میں شریک نہ ہوتا تو وہ شریک ہوتے تو وہ اگر آنحضور کی مجلس کی روداد مجھے بتاتے۔

۲۱۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک صاحب کو بنایا پھر (اس کثابت پر ناراض ہو کر) انہوں نے آگ جلائی اور (لشکر کے شرکاء سے) کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو فرار ہوئے ہیں پھر اس کا ذکر آنحضور سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے۔ اور دوسرے حضرات سے کہا کہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

وَهُوَ مَرَجَاءُ هُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَسْنَفُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَبْرِيسِ فَالْكَسِرُهَا قَالَ أَسْنَفُ فَقُمْتُ إِلَى مَهْرَسِ أَنَا فَقَصَرْتُهَا بِأَسْفَلِ حَتَّى انْكَسَرَتْ ۲۱۱۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حَمِزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَحْلِلَ نَجْرَانِ لَأَتَّبَعَنَّ إِلَيْكُمْ مَرَجِلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اصْحَابُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ ۲۱۱۸

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَآمِينٌ هَذَا أَلِ أُمَّةٍ أَبُو عُبَيْدَةَ ۲۱۱۹

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَحِينٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهِ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غَابَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهِ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۱۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ أَذْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْخَمْرُ حُرِّمَتْ فَلَمَّا قَرَّبُوا نَارَهَا قَدْ كَرِهُوا لِلنَّاسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَدَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلَّذِينَ لَمْ يَدْخُلُوا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ لَمْ يَدْخُلُوا فِيهَا ۲۱۲۰

٢١٢١ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ وَتَمِيمَةَ بْنَ خَالِصَةَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا لِلنَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
٢١٢٢ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُثَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ ابْنَ مَسْعُودٍ  
أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْجَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ ثَقْمًا رَخِصَةً فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَادْنُ فِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي كَانَ عَسِينًا عَلَى هَذَا  
وَالْفَسِيفِ الْأَخِيرِ قَرَنِي بِأَمْرَاتِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي  
الرَّحِمَ قَافَتَيْتَ مِنْهُ بِيَانَةً مِنَ الْعِلْمِ وَوَلِيدَةً ثُمَّ  
سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّحِمَ وَإِنَّمَا  
عَلَى ابْنِي جِلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبٌ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَسَدٍ لَا قُضِيْنَ بَيْنَهُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ  
وَالْعِلْمُ فَرُودُوهَا وَأَمَّا الْفُكْ فَقَلْبُ جِلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبٌ  
عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَيُّهَا لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ قَاعِدُ عَلَى  
أَمْرَاتِهِ هَذَا إِنْ اغْتَرَفْتَ فَأَرْجَمَهَا نَعْدَ عَلَيْهَا إِنْ  
فَإَغْتَرَفْتَ فَرَجَمَهَا

۲۱۲۱۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، اس سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ اور انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیٹھا جھگڑا ۲۱۲۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب بن جری، انھیں زہری نے انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اعراب میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجیے اس کے بعد ان کا مقابل فریق کھڑا ہوا اور کہا، اھو! نے صحیح کہا یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ اور مجھے کہنے کی اجازت دی، آنحضور نے فرمایا کہ کہو! انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں عییف تھا عییف: یعنی اجیر (مزور) ہے پھر اس نے ان کی عورت سے زنا کر لی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رحم کی سزا لاگو ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیا اور لڑکے کو چھڑا لیا (پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کی بیوی پر رحم کی سزا لاگو ہوگی۔ اور میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کے شے جلا وطنی کی۔ آنحضور نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دوں گا۔ باندی اور بکریاں تو اسے واپس کر دو اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہے۔ اور اسے انیس، قبیلہ اسلم کے ایک صحابی۔ اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف نہوں نے اعتراف کر لیا پھر آپ نے انھیں رحم کیا۔

۱۱۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زیر رضی اللہ عنہ کو تنہا بجا سوسی کے

نے بھیجنا۔

۲۱۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوٹنے سے خبر لانے کے لئے) صحابہ سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ تیار ہوئے پھر ان سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے پھر کہا۔ اور پھر آپ ہی نے امداد کی ظاہر کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور

٢١٢٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَسَدَبُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ يَوْمَ الْاَعْتَدَقِي فَاَنْتَدَبُ  
الرَّيْسُ ثُمَّ يَدْعُهُمْ فَاَنْتَدَبُ الرَّيْسُ ثُمَّ يَدْعُهُمْ  
فَاَنْتَدَبُ الرَّيْسُ فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيٌّ  
الرَّيْسِ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ

لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَلْقَوْهُ فَبَعَثَهُمْ  
 أَنْ تَحْذَرُوا شَرَّهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ تَمَنَّتْ  
 جَابِرٌ أَتَابَعِ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا أَقْبَلْتُ لِسْفِيَانِ  
 فَإِنَّ الشَّوْبَرِيَّ يَقُولُ بُوَيْرَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَعْدًا أَحْفِظُشَهُ  
 كَعْدًا أَنْكَرَ جَابِلِسُ بُوَيْرَ لِحَنْدَقٍ قَالَ سَفِيَانُ هُوَ بُوَيْرُ  
 وَاحِدٌ وَتَبَسَّحَ سَفِيَانُ ۝

یعنی کیا تم لو کیا ہے جیسا کہ اس وقت بیٹھے ہو کر (انہوں نے) غزوہ خندق (کہا) سفیان نے کہا کہ وہ دونوں ایک ہی غزوہ ہے، کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے تعلق غزوہ

**بَابُ ۱۲** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَتَنْدَحِلُوا أَيُّوتَ  
 النَّبِيِّ ۝ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُمْ فَاذًا إِذْ لَكَ وَاحِدٌ  
 جَاءَ ۝

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
 أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِلًا قَامَرِيَّ يَحْفَظُ الْبَابَ فَجَاءَ  
 رَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَبَشَرٌ بِالْجَنَّةِ فَاذًا  
 أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَبَشَرٌ بِالْجَنَّةِ  
 ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَبَشَرٌ بِالْجَنَّةِ ۝

کی بشارت دے دو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور بشارت کی بشارت دے دو۔  
 ۲۱۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
 بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ  
 عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ جِئْتُ فَاذًا أَسْأَلُ  
 اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُوعَةٍ لَهُ وَفُلَانٌ مَوْلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ عَنِ الرَّاسِ الدَّرَجَةِ  
 فَقُلْتُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاذَنِّي ۝

**بَابُ ۱۲** مَا حَقَّ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّسُلِ وَاحِدًا أَبَعَدَ  
 وَاحِدٍ ۝ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكَتَابِهِ إِلَى عَظِيمٍ  
 بُصْرِيٍّ أَنْ يَبْدُوَهُ إِلَى قَيْصَرٍ ۝

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْإِثْنَانُ عَنْ

میرے حواری زبیر ہیں۔ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت ابن  
 المنکدر سے یاد کی۔ اور ایوب سے ابن المنکدر سے کہا، اے ابو بکر ان سے جاہر  
 رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے۔ کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ جابر رضی اللہ  
 عنہ کی احادیث بیان کریں تو آپ نے اسی مجلس میں کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ  
 عنہ سے سنا اور کئی احادیث مسلسل بیان کیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان  
 ثوری تو مغزوہ قرظہ کہتے ہیں (مجلس مغزوہ خندق کے) انہوں نے کہا کہ میں نے اتنے ہی

۱۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو۔ سو اس کے  
 کہ تمہیں اجازت دی جائے پھر جب ایک اجازت مل جائے تو داخل  
 ہوا جا سکتا ہے۔

۲۱۲۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
 کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
 نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگہانی کا حکم  
 دیا۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں اجازت  
 دے دو اور انھیں جنت کی بشارت دے دو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر  
 عمر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو۔ اور انھیں جنت

۲۱۲۵ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال  
 نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
 حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے اور  
 آپ کا ایک کالا غلام بیڑھی کے اوپر (نگہانی کر رہا) مٹھائیں نے اس سے کہا کہ  
 کہو کہ عمر بن خطاب کھڑے اور اجازت چاہتا ہے۔

۱۲۰۱۔ اس سلسلہ میں روایات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالموں اور  
 قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ  
 کو اپنے خط کے ساتھ عظیم بصری کے پاس بھیجا کہ وہ خط قبصر  
 تک پہنچا دے۔

۲۱۲۶ ہم سے یحییٰ بن مریہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان



وَالْقُبَيْرَةُ تَرَبَّأَ قَالَ الْقُبَيْرَةُ قَالَ أَحْفَظُوا هُنَّ وَابْلَغُوا هُنَّ  
مِنْ وَرَاءَكُمْ ۝

(تقیر کے بجائے مقیر کہا۔ فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔)

۱۲۰۳۔ ایک عورت کی خبر۔

۲۱۲۹۔ ہم سے محمد بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے توبہ العنبری نے بیان کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا کسی بصری بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً ڈھائی سال رہا لیکن میں نے آپ کو آنحضرت سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض افراد جو ہیں سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے (دسڑنواں پر بیٹھے ہوئے تھے) ان لوگوں نے گوشت کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے آگاہ کیا کہ یہ گوشت کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے۔ پھر آنحضرت فرمایا کہ کھاؤ (آپ نے کھو فرمایا یا اطمعوا) اس لئے کہ حلال ہے یا فرمایا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ میرا کھانا نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنا

۲۱۳۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعود ان کے علاوہ (سفیان ثوری) نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المومنین اگر ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوتی کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کامل کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین کو پسند کیا تو تم اس دن (جس دن یہ نازل ہوئی تھی) عبید (نوشی) مانتے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ عرفہ کے دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تھا، اس کی روایت سفیان نے مسعر کے واسطے سے کی، مسعر نے قیس سے سنا اور قیس نے طارق سے ۝

## کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ تَرَجَّلَ مَعِيَ الْيَهُودُ لِعَبْدِ بْنِ أَبِي رَافٍ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَوْمًا عَلَيْنَا تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَيْتُمْ عَلَيْنَا نِعْمَتِي وَتَرَجَّلْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا لَا تَخْذُوا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِنْدَ أَقْعَالِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَعْلَمَنَّ أَيْ يَوْمَ تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَزَلَّتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ سَمِعَ سَفْيَانُ مِنْ مَسْعُورٍ وَمِسْعَرٍ وَبَنَسَا وَقَيْسٌ طَارِقًا ۝

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ان سے عقیل نے ۲۰ ان سے ابن شہاب نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے دوسرے دن سنا جس دن مسلمانوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا پھر کہا ابا عبد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس تھی۔ اور یہ کتاب اللہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی اسے تم تھامے رہو تو ہدایت یاب رہو گے۔ اور اگر اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی تھی۔

۲۱۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اللہ اسے کتاب رکھ دے۔  
۲۱۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے ابوالنہال نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نبی کر دیا ہے یا بلند کر دیا۔

۲۱۳۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن وینار نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الملک بن مروان کو لکھا کہ آپ اس سے بیعت کرتے اور اس کے ذریعہ اس نے سینے اور اطاعت کرنے کا اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اقرار کرتے ہیں جب تک استطاعت ہو۔

۱۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں جو اجمع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

۲۱۳۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جو اجمع الکلم (مختصر الفاظ میں بہت سی باتوں کو سمودینا) کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے (جو دشمنوں کے دلوں میں دوسری سے پڑھاتا ہے) اور میں سوچا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمیں کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھی گئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت کو چلے گئے اور تم ان خزانوں سے (پیش و آرم کو تنہا اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا۔

عقیل عن ابن شہاب أخبرنی أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "أما بعد، فإن الله قد خلقكم وخلق لكم ديناً، فاحذروا دينكم، فإنه من الدين عيشة، وعلى النبي عندكم وهذا الكتاب الذي هدى الله به رسولكم فخذوا به فتهتدوا وإني هدى الله به رسولاً." **هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ**

۲۱۳۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ."

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ: "سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا نُهَيْلٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: "أَوْفَعْتُمْ كُمْ أَوْ تَعَسَّكُمْ بِإِسْلَامِهِ وَبِعَهْدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

۲۱۳۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ وَأَمْرًا بِإِلَائِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ"**

۲۱۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّعْبِ وَبُنِيَ أَمَانَتِي بِمَخَاتِمِ حَزْرَةِ ابْنِ الْأَرَضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدَيْ وَدَلَّ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْفَحُونَهَا أَوْ تَرْمِثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً شَبَّهَهَا."



١٣٣٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَلَا نَبِيٍّ بَعَثَ إِلَا أُعْطِيَ مِنْ  
الْأَيَّامِ مَا مِثْلُهُ أَوْ مِنْ أَوْامِنَ عَلَيْهِ الْبَرُّ وَالنَّهَارُ  
الَّذِي أُرِيَتْ وَخَبِيرًا أَوْ حَامِلًا اللَّهُ إِلَى قَارِئِهِ أَوْ إِلَى الْغَرْمِ  
تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**باب ١٢** الرِّقَّةُ إِلَى بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْعَلْنَا  
لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا قَالَ آيَةُ تَقْدِيرِي بِهِمْ قِيلَتَا  
وَيَقْدَرِي بِمَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثُ  
أَجْهَرٍ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي هَذِهِ السَّنَةُ أَنْ  
يَتَعَلَّمُوا هَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا وَالْقُرْآنُ أَنْ يَقْرَأُوا  
وَيَسْأَلُوا عَنْهُ وَيَذْعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ

٢١٣٤ حَدَّثَنَا عَزْرَوْنُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ قَائِلٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى  
شَيْبَةَ فِي هَذِهِ الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ إِلَى عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ  
هَذَا فَقَالَ هَمَمْتُ أَنْ لَأَدْعُرَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَهِيَ  
بَيْضَاءُ إِلَّا تَسْمِيَّتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ  
بِقَائِلٍ قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاهُ  
قَالَ هُمَا الْمَرَاتِ يَفْتَدِي  
مِهُمَا.

٢١٣٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ  
سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ تَابِيءِ ابْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ  
مُذَيْفَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ الْأَمَانَةَ تَرَكْتُ مِنَ السَّمَاءِ فِي حَيْدَرٍ قُلُوبِ  
الرِّجَالِ وَتَرَكُوا الْقُرْآنَ فَقَرَأُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنْ  
السُّنَنِ

۲۱۳۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹ سے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا جن پر نشانیاں نہ لگی گئی ہوں جن کے مطابق ان پر ایمان لایا گیا یا آپ نے فرمایا کہ (انسان ایمان لائے اور مجھے جو نشانی دی گئی وہ وحی تھی جو اللہ نے میری طرف بھیجی تھی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ اتباع کرنے والے میں سے ہوں گے۔

۵-۱۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اقتدا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور عین متقین کا امام بنائے اور ائمہ نے کہا کہ اپنے سے پہلے کے بزرگوں کی اقتدا کرے ہیں اور پہلی اقتدا ہمارے بعد آنے والے کریں گے ابن عون نے کہا کہ تین امور میں جنہیں میں اپنے مٹے بھی پسند کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں کے مٹے بھی۔ یہ سنت کہ اسے سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور قرآن کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور لوگوں سے قطع تعلق کر لیں۔ سوا خیر کے مٹے۔

۱۳۷۲- ہم سے عربوں عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابوالکلام نے بیان کیا کہ اس مسجد (خانہ کعبہ) میں میں شیجرہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا کہ جہاں تم بیٹھے ہو وہیں عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کسی طرح کا سونا چاندی نہ پھونڈوں اور سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ کہا: کیوں؟ میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا اس پر انھوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات ایسے تھے جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔

۳۸-۲۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعیدان نے حدیث بیان کی کہ کہ میں نے اعلیٰ سے پوچھا تو انہوں نے زید بن وہب کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ امانت آسمان سے بعض لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتری (یعنی ان کی نظرت ہے) اور قرآن مجید نازل ہوا تو انہوں نے قرآن مجید کو پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ مَرْثَدَةَ الْهَمْدِيَّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
إِنْ أَحْسَنْتَ الْحَدِيثَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَحْسَنْتَ الْهَدْيَ هَدْيِي  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَانَهَا  
وَأَنْ مَاتُوا عَنْ ذَلِكَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْزِزِينَ

۲۱۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَلِيدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُضِيَتْ  
بَيْنَكُمْ بِلِكِتَابِ اللَّهِ

۲۱۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْهِمْ حَدَّثَنَا  
حِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ  
إِلَّا مَنْ أَبَى فَأَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ مَنْ  
أَطَاعَنِي وَخَلَّ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

۲۱۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ بْنُ حَبَّانٍ وَاسْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْسَاءَ  
حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَجَاءَتْ مَلَائِكَةٌ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَأْكُمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلَّهِ  
تَأْكُمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَأْكُمُ وَالْقَلْبُ يَقْطَعُ  
فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا أَمَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ  
بَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَأْكُمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَأْكُمُ وَ  
الْقَلْبُ يَقْطَعُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ  
فِيهَا مَادَّةً وَتَعَقَّدَ أَعْيَانًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّارَ عَنِ الدَّارِ  
وَأَكَلَ مِنَ الْمَادَّةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّارَ عَنِ الدَّارِ لَمْ يَدْخُلِ  
الدَّارَ وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ بَرَقَالُوا أَوْ لَوْ هَالِكٌ يَقْطَعُهَا  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَأْكُمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَأْكُمُ  
وَالْقَلْبُ يَقْطَعُ فَقَالُوا قَدْ لَوْ أَنَّ الْجَنَّةَ وَاللَّيْ مَحْصَدُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۱۳۹ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
انھیں عمرو بن مرہ نے خبر دی، انہوں نے مرثدہ الہمدانی سے سنا بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ  
عنه نے فرمایا سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بری بات پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جہنم سے  
دور کیا جانا ہے وہ اگر رہے گی اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔

۲۱۴۰ - ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے  
زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن  
خلاد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے  
آپ نے فرمایا یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دوں گا۔

۲۱۴۱ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فیض نے حدیث بیان کی، ان سے  
ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطائ بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری امت جنت میں جائے گا سوائے ان کے جنہوں  
انکار کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا  
وہ جنت میں داخل ہوگا اور میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

۲۱۴۲ - ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انھیں زید نے خبر دی، ان سے سفیان  
بن حیان نے حدیث بیان کی۔ اور زید بن یزید (بن یزید بن یزید) نے انکی تعریف کی، ان سے سعید  
بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث بیان کی یا راضوں نے کہا کہ میں نے ہمارے  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے اور سوئے ہوئے تھے بعض نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں بعض فرشتوں نے کہا  
کہ آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضرت کی)  
کی ایک مثال ہے پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ سو رہے  
ہیں بعض نے کہا کہ آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے، انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس  
شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلائے والے کو  
بھیجا۔ پس جس نے بلائے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دھڑلے  
سے کھایا۔ اور جس نے بلائے والے کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا  
اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لئے تفسیر کرو  
تاکہ یہ سمجھ جائیں بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں لیکن بعض نے کہا کہ آنکھیں سو رہی  
ہیں لیکن دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ گھر جنت ہے اور بلائے والے محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو





أَمَّا آءِ يَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا  
فَقَالَ كُمْ مَا لِمَا عَلَيْنَا أَنْتَ مُؤْتَقِنٌ وَأَمَّا الْمُنَاقِقُ وَالْمُزَيِّنَاتُ  
لَا أَدْرِي أَيْ آخِذٌ بِذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَقُولُ لَوْ أَدْرِي سَمِعْتُ  
النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ ۝

ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیں (آنحضور کے متعلق سوال پر کہ) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا سَمَاعُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنِ الزَّعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكْتُ مَنْ كَانَ فَبِكُمْ  
يَسُو الرِّمَّةُ وَاخْتَلَا فِيهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أُرْفِدْتُمْ  
عَنْ شَيْءٍ قَابَسْتِيهِمْ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ قَاتُوا مِنْهُ مَا  
اسْتَطَعْتُمْ ۝

بِالْأَمْرِ مَا يَكُونُ مِنْ كَثَرَةِ السُّؤَالِ وَتَكْلِيفِ  
مَا لَا يَحْتَمِلُهُ وَقَوْلِهِمْ تَعَالَى لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ  
إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ ۝

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي  
وَقَائِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُزْأً مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَجِدْهُ مَعْرُومًا  
مِنْ أَجْلِ مُسْأَلَتِهِ ۝

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَقَّانُ حَدَّثَنَا هُذَيْلُ  
بْنُ عُقَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا لَيْثٍ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ  
حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَمِيرٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لِيَالِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ  
قَعَّدُوا أَصْوَنَهُ لَيْلَةً فَلَطُوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ  
يَتَنَحَّصَرُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا نَالَكُمْ الَّذِي تَأْتُونَ  
مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى تَحْشِدُونَ أَنْ يُكَلِّبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كَتَبَ عَلَيْكُمْ  
مَا قُتِلْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا إِلَيْهَا النَّاسُ فِي بَيْتِهِمْ فَأَقْبَلَ صَلَاتِهِ  
الْمُرْعِي بَيْنَهُمُ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ۝

پس مومن یا مسلم مجھے یقین نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کونسا لفظ کہا تھا  
تو وہ (قریب فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس روشن نشانات  
لے کر آئے اور ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ایمان لائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ  
کہ اگر اسے سورج میں معلوم تھا کہ تم مومن ہو اور منافق یا شک میں مبتلا مجھے یقین نہیں کہ

ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیں (آنحضور کے متعلق سوال پر کہ) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ  
نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف  
کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور  
جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تمہارا دوسرا حد تک تم میں استطاعت ہو۔

۲۱۴۹- سوال کی کثرت اور غیر ضروری امور کے لئے تکلیف پر ناپسندیدگی  
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ایسی چیزیں نہ پوچھو کہ اگر وہ تمہارے سامنے  
ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔

۲۱۴۹- ہم سے عبداللہ بن یزید الحمیری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل بن شہاب عن عامر بن سعد بن ابی وقائم عن ابیہ  
سعد بن ابی وقائم نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے بڑا جرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو ہر مسلمان  
حق اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

۲۱۵۰- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انیس سفیان نے خبر دی، ان سے وہیب  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو انضر  
سنا، انہوں نے بسیر بن سعد کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ثابت  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں پٹائی سے ایک جھڑ بنالیا  
اور راتوں میں اس کے اندر نماز پڑھنے لگے پھر اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو ایک رات آنحضرت  
کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضور صلوئے میں اس لئے ان میں سے بعض حکماء  
لگے تاکہ آپ باہر تشریف لائیں پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کا طرز عمل دیکھتا رہا  
یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے  
تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے پس اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے  
سوا انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔

۲۱۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن ابی بردہ نے، ان سے ابو بردہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جنہیں آپ نے ناپسند کیا جب لوگوں نے بہت زیادہ پوچھا شروع کر دیا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا پوچھو۔ اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ امیرے والد کون ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے والد خدا ہیں پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد شیعہ کے بولاسلم ہیں پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کے چہرہ پر غصہ کے آثار میں کئے تو عرض کی کہ تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

۲۱۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے منیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاد نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ مجھے لکھے۔ تو آپ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہتے تھے "تہنبا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور بے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور اسی نصیب در کا نصیب تیرے مقابلہ میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اور انھیں لکھا کہ آنحضرت جنت بازی سے منع کرتے تھے اور بہت زیادہ سوال کرنے سے اور مال فاسد کرنے سے۔ اور آپ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ دھوکہ کرنے سے۔

۲۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں کھانا اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۱۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور جھر سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی ناز پڑی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور آپ نے ذکر کیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوں گے پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو سوال کرے آج تجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْأَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسَلَّةُ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اللَّهُ مِنْ أَبِي قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَدَّثَنَا ثُمَّ قَامَ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ مُوسَى شَيْئَةً فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا يَوَجِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۝

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ زَادِ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَغِيرَةِ أَكْتُبُ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَكْتُبُ إِلَيْهِ إِنْ نَجَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِي كُلِّ صَلَوةٍ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ۝ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ۝ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ۝ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَهَنَّمَ مِنْكَ الْجِدُّ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قَبْلِ وَقَالَ وَ كَثَرَتْ السُّؤَالُ وَ إِسَاعَةِ الْمَالِ وَ كَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَهَاتِ ۝ وَ الْبَنَاتِ وَ مَنَعَهُ وَ هَاتِ ۝

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَكُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ مَهِنَتَا عَنْ التَّكْلِيفِ ۝

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى مَعْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمُودٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ فَرَغَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ ذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ أَنَّ بَيْتَ يَدِيهِ أُمُورٌ اعْتَمَاهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَلَّاهُ لَوْ كُنَّا لَوْ فِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا حُمِّلْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ فَأَلْفَزَ النَّاسُ الْبِكَاءَ ۝

نے بیان کیا کہ اس پر لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آنحضور بار بار وہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص کھڑے ہوئے اور پوچھا میری جگہ کہاں ہے (جنت میں یا جہنم میں) یا رسول اللہ! آنحضور نے فرمایا کہ جہنم میں پھر عبد اللہ بن خذافہ کھڑے ہوئے اور کہا میرے والد کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ تمہارے والد خذافہ ہیں بیان کیا کہ پھر آپ مسلسل کہتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، آخر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی، ہم اللہ سے رب کی حیثیت سے، اسلام سے دین کی حیثیت سے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے راضی و خوش ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو آنحضور خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی مجھ پر جنت اور اس دلوں کی چوڑائی پر پیش کی گئی تھی۔ جب میں نماز پڑھ رہا تھا آج کی طرح میں نے خیر و شر کو نہیں دیکھا۔

۲۱۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن انس نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا نبی اللہ میرے والد کون ہیں! آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے والد فلاں ہیں اور یہ آیت تازل ہوئی کہ لوگو! ایسی چیزیں نہ پوچھو الا یہ۔

۲۱۵۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شبانہ نے حدیث بیان کی، ان سے دقار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان برابر سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

۲۱۵۷۔ ہم سے محمد بن عیاد بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں تھا آنحضور کھجور کی ایک شاخ پر میک لگائے ہوئے تھے کچھ یہودی ادھر سے گزرے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو لیکن دوسروں نے کہا کہ ان سے نہ پوچھو کہیں ایسی بات نہ سنا دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ آخر آپ کے پاس وہ لوگ آئے اور کہا ابو القاسم! روح کے بارے میں ہمیں بتائیے، پھر آپ ٹھہری دیر کھڑے دیکھتے رہے جس میں سچ گیا کہ آپ روحی

أَتَرَسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلَوْنِي فَقَالَ أَسْأَلُكَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ مَذْهَعٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّاسُ قَامُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ ابْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو لَيْثٍ خُذَافَةَ قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلَوْنِي سَلَوْنِي فَقَبِلَهُ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِعَبْدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ انْفِاقًا فِي غُرُفٍ هَذِهِ الْحَاظِ وَأَنَا أَصْغَى قَلَمٍ أَسْأَلُكُمْ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

۲۱۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رُوَيْدُ بْنُ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَسْرَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ ابْنَ أَبِي النَّاسِ أَنْ يَقُولَ سَلَوْنِي وَتَرَكْتَ يَدَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَسَاكُمُ أَشْيَاءُ أَلَا يَهْ.

۲۱۵۶ حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَلْزَمَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَسَنَى خَلَقَ اللَّهُ.

۲۱۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ تَرَضَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَحَّأُ عَلَى عَسِينِيبَ قَبْرَ يَنْفِرُ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلَوْنِي عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَسْأَلُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مِنَ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْطَرُ قَعْرَتِ أَنْهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَمَا خَرَّتْ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوُحَى

فَمَنْ قَالَ وَيَسْأَلُكَ عَنِ الزُّوْمِ قُلِ الزُّوْمُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي۔

نازل ہو رہی ہے۔ میں سمجھتی دوڑی گیا یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کیسے کہ روح میرے رب کے حکم میں ہے۔

**باب ۱۲۰۷** اِنْ تَسَدَّ ابْوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی نوا لی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میں نے سونے کی ایک انگوٹھی نوا لی تھی، پھر آپ نے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی پھینک دیں۔

۲۱۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَهُ النَّاسُ خَوَاتِيمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ آتَى أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَلَبَسْتُ لَهُ وَقَالَ إِنْ لَمْ أَلْبَسْ أَبَدًا فَتَبَسَّدَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ۝

**باب ۱۲۰۸** مَا يَنْكَرُ مِنَ التَّعْتِيقِ وَالشَّامِ فِي الْعِلْمِ وَالْعُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْيَدِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا قَوْلَ اللَّهِ إِنَّهُ الْحَقُّ ۝

۱۲۰۸۔ زیادہ گہرائی میں اترنے اور علم (دین) میں جھگڑنے اور دین میں مبالغہ اور تشدد اور غی بات ایجاد کرنے پر ناپسندیدگی۔ جوہر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ اور غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں وہی کہو جو حق ہو۔

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَلْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَلُّوا قُلُوبَكُمْ أَنْتُمْ تَوَاصِلُ قَالَ إِنْ لَسْتُ مُشَلِّحَكُمْ إِنْ أَيْدِي طُعْمَتِي تَرَى وَيَسْقِينِي مَلَمَّ يَتَهَوُّ عَنِ الْوَصَالِ قَالَ تَوَاصِلُ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَوْ لَيْتَيْنِ ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَمَزِدْكُمْ كَالْمَنْكَلِ لَهُمْ ۝

۲۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوم (افطار و صحر) کے بغیر کئی دن کے روزے نہ رکھا کرو صحابہ نے کہا کہ آنحضور تو صوم وصال رکھتے ہیں، آپ حضور نے فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا پکارتا ہے لیکن میں صوم سے نہیں رکے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے انکے ساتھ دو دن یا دو راتوں میں صوم وصال کیا پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا آنحضور کا مقصد انھیں

۲۱۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ خُصْبِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْبَرٍ مِنْ آجُرٍ عَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مَعْلُوقَةٌ وَقَالَ اللَّهُ مَا عِندَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابٌ أَلْفٌ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مَشْرُهَا فَإِذَا فِيهَا امْتَنَانُ إِنْ دَلَّ إِذَا فِيهَا السَّنِيَّةُ حَرَّمَ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا كَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَّثَ تَعَالَى لَقَدْ أَتَى اللَّهُ وَالْهَلَالَ كَلِمَةً وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ حَقًّا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا



فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ لِّسَعْيِهَا أَدْنَاهُ  
فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا  
وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالِيَ قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ  
مَوْلَانِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا  
وَلَا عَدْلًا ۝

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّادٍ الْأَوْقَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ  
أَقْوَامٍ يَسْتَرْهَوْنَ مِنَ الشَّيْءِ أَصْنَعُوا اللَّهُ إِيَّاهُ أَعْلَمُهُمْ  
بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۝

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ ثَابِعٍ بْنِ مُرْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ  
الْحَكِيمُونَ أَنْ يَهْلِكُوا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَتَمَا عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدَّ بَيْنِي تَيْسِيمٌ أَشَارَ أَحَدُهُمَا  
بِإِلَاقَةِ بَنِي عَابِسٍ الْخَطْلَى أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ  
الْآخَرُ بِبَيْتِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتُ خِلَافِي  
فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ مَا رَفَعْتَ أَصْوَاتَهُمَا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرْنَا يَا أَيُّهَا الدِّينُ  
أَمْرًا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ  
بَعْدُ وَكَمْ سَبُّ كَرُّ ذَلِكَ عَنْ إِيْمِهِ لِعَيْنِي أَنَا بِكَوٍ  
إِذَا أَحَدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ  
حَدَّثَهُ كَأَخِي الْمَسْرَارِ لَمْ يَسْمِعْهُ حَتَّى  
يَسْتَفْهِمَهُ ۝

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ حَدَّثَنِي مَا يَدُّ عَنْ

اس سے کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں  
کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے اس کا ذمہ دار ان میں سے سب سے معمولی  
اوی بھی ہو سکتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کی بد عہدی کی اس پر اللہ کی لعنت ہے  
اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور  
نہ نفل عبادت اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اچھے دالروں کی اجازت کے بغیر  
ولادہ کا تعلق قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ  
نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

۲۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان  
سے مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس سے ایک قوم نے براءت اور طعن کی اختیار  
کی جب آنحضرت کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو  
ایسی چیز سے طعن کی اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں واللہ میں ان سے زیادہ  
اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

۲۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی  
انھیں ثاب بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ امت کے دو بہترین  
افراد قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب ر عمر رضی اللہ  
عنہ نے بنی تمیم کے بھائی اقرع بن حابس خطلی رضی اللہ عنہ کو ان کا عامل بنائے  
جائے، کا مشورہ دیا اور دوسرے صاحب (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے دوسرے کو بتایا  
جانے کا مشورہ دیا۔ اس پر ابو بکر نے عمر سے کہا کہ آپ کا مقصد صرف میری  
مخالفت کرنا ہے عمر نے کہا کہ میرا مقصد آپ کی مخالفت کو نہ تھا نہیں ہے اور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دونوں حضرات کی آواز بلند ہو گئی۔ چنانچہ یہ آیت  
نازل ہوئی "لے لوگ! جرایاں لے آئے ہو اپنی آواز کو بلند کر دو" ارشاد خداوندی  
"عظیم" تک۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس کے  
بعد جب عمر کبھی آنحضرت سے کوئی گفتگو کرتے تو اس طرح کرتے جیسے کوئی راڈ کی بات  
کہہ رہے ہوں آنحضرت کو اسے سننے کے لیے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ  
نے اس سلسلے میں اپنے نانا امین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات نہیں کہی۔

۲۱۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی

ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی شدت کی وجہ سے اپنی آواز لوگوں کو نہیں سنا سکیں گے اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرتؐ سے کہا کہ تم کہو کہ ابو بکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت بکاؤ کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے۔ اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں حضرتؐ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ تم لوگ صحابہ یوسف ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں بعد میں حضرتؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۴۴۲- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد سامدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جو عمر فارح بن عدی رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے کیا آپ لوگ مقتول کے بدلہ میں اسے قتل کر دیں گے؟ فارح میرے لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ دیجئے چنانچہ انھوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا لیکن آپ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا اور مضروب جانا۔ فارح نے واپس آکر انھیں بتایا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے۔ اس پر عمر فارح رضی اللہ عنہ نے بوسے کہ وہ ان میں خود آنحضرتؐ کے پاس جاؤں گا۔ آپ آئے اور فارح نے کہہ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت آپ پر نازل کی۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ان سے کہا کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔ پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا دونوں آگے بڑھے اور عمان کیا۔ پھر عمر فارح نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اب بھی اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو جہاد کر دیا۔ آنحضرتؐ نے جہاد کرنے کا حکم نہیں دیا تھا پھر عمان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے دہو۔ اگر عورت کے یہاں دھوہ دھوپ کی طرح کا ایک ذہر پڑا جانور کی طرح سرخ اور چھوٹا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت پر چھوٹی تہمت لگائی اور اگر کالا بڑا آنکھوں اور

ہشام بن عروہ عن ابيه عن عائشة أم المؤمنين  
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه  
مروا أبا بكر ليصلي بالناس قالت عائشة قلت إن أبا بكر  
إذا قام في مقامك لم يسمع الناس من ألبكاء فمروا  
عمر فليصلي فقال مروا أبا بكر فليصلي بالناس فقال  
عائشة قلت لحفصة قولي إن أبا بكر إذا قام  
في مقامك لم يسمع الناس من ألبكاء فمروا  
عمر فليصلي بالناس ففعلت حفصة فقال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم إن كنت لآسئن صواحب  
يوسف مروا أبا بكر فليصلي بالناس فقالت حفصة  
لعائشة ما كنت لأصيب منك خيرا ۝

۲۱۶۴- حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ  
جَاءَ عُمَيْرُ بْنُ عَاصِمٍ بِنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا  
وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَفَعَتَلُوهُ بِهِ  
سَلَّى يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ  
فَكَرِهَ الْمُبَشِّي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ دَعَا بَ  
فَرَحِجَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُبَشِّي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَفَرَةَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُمَيْرُ وَاللَّهِ لَا تَبِينُ الْمُبَشِّي  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَتَدَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ  
خَلَفَ عَاصِمٌ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فَيَكُفُّرُ أَتَانَا دَعَا  
بِهِمَا فَتَعَدَّ مَا قَتَلَا عَنْهُ ثُمَّ قَالَ عُمَيْرُ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَلَهُمَا فَمَا رَفَعَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ  
الْمُبَشِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِهَا فَجَرَتْ السَّنَةُ  
فِي سَلَا مَنَيْنٍ وَقَالَ الْمُبَشِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْظِرُوهُمَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِمَ أَحْمَرُ قَصِيدٍ  
مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ  
جَاءَتْ بِهِمَ أَحْمَرُ أَشْلَيْنِ ذَا لَيْتَيْنِ  
فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمَا فَجَاءَتْ بِهِمَ

## عَلَى الْمَرْءِ

الْمَكْرُوهُ

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
 حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ  
 النَّضَرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ أَيْنَ مُطْعِمَةٍ كَرَّ لِي  
 وَكَرَّ أَيْنَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ  
 حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَنَا حَاجِبُهُ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي  
 عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ زَيْدٍ؟ قَالَ نَعَمْ  
 فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَحَسَبُوا - فَقَالَ هَلْ فِي عِلِّيٍّ وَ  
 عَبَّاسٍ فَأَوْقَنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِلَ  
 مَبْنِيٍّ وَبَنَ اسْطَلَّاجٍ اسْتَبَّاقَ قَالَ الرَّحْطُ عُثْمَانُ وَ  
 أَمْعَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِلَ بَيْنَهُمَا وَاسْمُ  
 أَحَدِهِمَا مِنَ الْخَيْرِ فَقَالَ أَتَشِدُّوْا أَشِدُّكُمْ يَا اللَّهُ  
 السَّيِّئُ يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّامَةُ وَالسَّامُ مِنْ هَلْ تَعْلَمُونَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَوْمَ لَكَ  
 مَا تَدْرِكُنَا صَدَقَ يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَفْسُهُ قَالَ الرَّحْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ  
 عَلَى عِلِّيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَشْبَهُ كَمَا يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ فَلا  
 نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي لَمُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذِهِ الْأُمَرَاءِ  
 اللَّهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا  
 الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا  
 أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْحَبْتُمْ الْأَيَّةَ فَمَا  
 هَذِهِ خَالِصَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ وَاللَّهِ مَا أَخْصَأَ هَذَا وَوَكَّلَهُ وَلَا اسْتَأْذَنَهَا عَلَيْهِ  
 وَهَذَا أَغْلَاكُمْ وَهَذَا ذِكْرُكُمْ حَتَّى يَفِيَّ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ  
 وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِيُّ عَلَى أَهْلِهِ  
 مَقْعَدَهُ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ  
 فَيُعْبَلُهُ لِحُجَلِكُمْ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پرسے سرن کا بیکہ ہر تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت کے متعلق سچ کہا عورت  
 کے سیال بچا اس شکل کا پیدا ہوا جو ناپسندیدہ بات تھی۔

۲۱۶۵ - یہ ہے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
 کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، اس کے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں مالک بن ادیس  
 نضری نے خبر دی کہ محمد بن جبر بن طلحہ نے محمد سے اس سلسلہ میں ذکر کیا تھا پھر میں  
 مالک کے پاس گیا اور ان سے اس (حدیث ذیل) کے متعلق پوچھا، انھوں نے بیان کیا  
 کہ میں روانہ ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے صاحب  
 ریہ آئے اور کہا کہ عثمان، عبدالرحمن، الزبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آئے گی اجازت  
 چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ سب لوگ اندر گئے  
 اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یہ فائزہ آکر پوچھا کہ کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما  
 کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین  
 میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں نے سخت کلامی کی ہے اس پر  
 عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیر المؤمنین ان کے مدین  
 فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے آزاد کر دیجئے پھر عرضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
 صبر کرو میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا  
 آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی  
 ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آنحضرت نے اس سے خود اپنی ذات مراد لی تھی عبادت  
 نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا پھر آپ پل اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ  
 ہوئے اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ  
 آنحضرت نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں عرضی اللہ عنہ نے اس کے بعد فرمایا  
 کہ پھر میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گھٹگو کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا اس  
 مال میں سے ایک حصہ مخصوص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا۔ اس لیے  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْحَبْتُمْ الْأَيَّةَ وَخَجَفْتُمْ  
 الْآيَةَ - تو یہ مال خاص آنحضرت کے لیے تھا۔ پھر اللہ آنحضرت سے آپ لوگوں کو  
 منظر انداز کر کے اپنے لیے جمع نہیں کیا اور اپنے آپ کو اس میں ترجیح دی، آنحضرت نے اسے  
 آپ لوگوں کو بھی دیا اور سب میں تقسیم کیا یہاں تک اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا تو آنحضرت  
 اس میں اپنے گھروالوں کا سالانہ خرچہ دیتے تھے پھر باقی اپنے قبیلہ میں لے لیتے تھے  
 اور اسے اللہ کے مال کی جگہ عام مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کرتے تھے۔ آنحضرت نے  
 اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو

وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ اُنْشِدَ كَذِبًا لِلَّهِ هَلْ نَعْلَمُونَ  
ذَلِكَ؟ فَكَانُوا نَعْمَ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ اُنْشِدَا كَمَا  
اَللَّهُ هَلْ نَعْلَمَانِ ذَٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اَللَّهُ ذِيْقَةَ  
مَتَى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا وَطَيْرُ رَسُوْلٍ  
اَللَّهُ مَتَى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَبَمَتَا اَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا  
يَمَاعِيْلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اَللَّهُ مَتَى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
اَنْتُمَا حَيَاتِيْنِ - وَ اَنْتَ عَلِيٌّ عَلِيٍّ وَ عَبَّاسُ - تَزْعُمَانِ  
اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيْهَا كَذِبًا اَللَّهُ تَعَالَى اَنَّهُ فِيْهَا صَادِقٌ  
بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اَللَّهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ  
اَنَا وَطَيْرُ رَسُوْلٍ اَللَّهُ مَتَى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ  
فَجَبَمَتُمَا سَنَتِيْنِ اَعْمِلَ فِيْهَا يَمَاعِيْلَ بِمِ رَسُوْلٍ  
اَللَّهُ مَتَى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَبَمَتَا فِيْ  
كَلِمَتِكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَ اَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ حَيْثُ  
سَأَلْتَنِيْ نَفْسِيْكَ مِنْ اَبْنِ اَخِيْكَ وَ اَنَا فِيْ هَذِهِ اَيُّهَا النَّبِيُّ  
نَفْسِيْ اَمْرًا تَمِيْنًا اَيُّهَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا وَ فَعَمِلَا اَلْيَكُمَا  
عَلَى اَنَّ عَلَيْنِكُمَا عَهْدُ اَللَّهُ وَ مِيثَاقُ فَهُ نَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا  
عَمِلَ بِمِ رَسُوْلٍ اَللَّهُ مَتَى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَمَاعِيْلَ  
فِيْهَا اَبُو بَكْرٍ وَ يَمَاعِيْلَ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُمَا اِلَّا فَلَا  
تُكَلِّمَانِيْ فِيْهَا فَقُلْتُمَا اِلَّا فَعَمِلَا اَلْيَا يَنْدِيْكَ فَمَنْ فَعَمِلَا  
اَلْيَكُمَا بِذَلِكَ اُنْشِدَ كَذِبًا لِلَّهِ مَعْلُومٌ وَ فَعَمِلَا اَلْيَسِيْلَ  
بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ نَعْمُ فَاَنْتَ عَلِيٌّ عَلِيٍّ وَ عَبَّاسُ  
فَقَالَ اُنْشِدَ كَمَا بِاَللَّهُ هَلْ نَعْلَمُونَ اَلْيَكُمَا  
بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ اَفَتَلْعَمَانِ مِجِيْ  
فَعَمِلَا عَنِّيْ ذَٰلِكَ فَعَمِلَا رِجَالًا بِاِذْنِهِمْ  
تَقُوْمُ السَّمَاوَةُ وَ اَلْاَرْضُ مِنْ لَدُنِّيْ فِيْهَا  
فَعَمِلَا عَنِّيْ ذَٰلِكَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّمَاوَةُ  
مِنْ اَنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَاَوْفَعَا هَا  
اَلْحَقَّ فَاَنَا  
اَكْفِيْكُمْ هَا

اسی کا علم ہے جو بڑے نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں  
آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟  
انھوں نے بھی کہا کہ ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی،  
اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ کے ولی ہونے کی حیثیت سے اس پر قبضہ کیا اور اس  
میں اسی طرح عمل کیا جیسا کہ آنحضرتؐ کرتے تھے۔ آپ دونوں حضرات بھی یہیں موجود  
تھے۔ آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ  
لوگوں کا خیال تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں ایسے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے  
کہ وہ اس معاملے میں سچے اور نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے۔  
پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ولی ہوں اس طرح میں نے بھی اس جائداد کو  
اپنے قبضہ میں دو سال تک رکھا اور اس میں اسی کے مطابق عمل کرتا رہا جیسا کہ آنحضرتؐ  
اور ابو بکر الصديقؓ نے کیا تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے۔ اور آپ  
لوگوں کا معاملہ ایک سہ کوئی اختلاف نہیں۔ آپ (علی و عباس) آئے اپنے بھائی کے  
دوسرے کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ اور یہ (حضرت علی) اپنی بیوی کی طرف سے  
ان کے والد کی میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو میں  
آپ کو یہ جائداد دے دوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ لوگوں پر اللہ کا عہد اور اس کی  
میتاثی ہے کہ اس میں اسی طرح تصرف کر دے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس میں تصرف کیا تھا۔ اور جس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تصرف کیا تھا اور جس  
طرح میں نے اپنے زمانہ ولایت میں تصرف کیا۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملہ  
میں بات نہ کریں۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ اس شرط کے ساتھ ہمارے حوالہ  
جائداد کرویں۔ چنانچہ میں نے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ جائداد کر دی تھی میں  
آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا میں نے ان لوگوں کو اس شرط کے ساتھ  
جائداد دی تھی۔ راجعت نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ  
ہوئے اور کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا میں نے جائداد آپ لوگوں  
کو اس شرط کے ساتھ حوالہ کی تھی۔ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے کہا کیا آپ لوگ  
مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں میں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے  
اسلام دوزمین قائم ہیں۔ اس میں میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت  
آجائے۔ اگر آپ لوگ اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو مجھ سے دیجئے میں  
انتظام کروں گا

**یاد ۲۰۹** اِنَّهُ مَن اَدَىٰ مُحَمَّدًا سَ وَاهٍ عَلٰی  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۚ

۲۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ لِرَافِعِ بْنِ أَخْذَرَمٍ رَسُوْلُ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ قَالَ نَعَمْ  
مَا بَيْنَ كَذَا اِلَى كَذَا لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا مِنْ  
اَهْلِكَ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعْلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ  
الْمَلَكُ الْمَكِيَّةُ وَالنَّاسُ اَجْمَعِيْنَ قَالَ عَامِرٌ فَاخْبَرَنِي مُوسَى  
بْنُ اَمِيْنٍ اَنَّهُ قَالَ اَدَىٰ مُحَمَّدًا ۚ

**یاد ۲۱۱** مَا يُدْ كَرَمٍ ذَمَّ الرَّاي وَ  
تَكْلِفُ الْفَيَاسِ - وَلَا تَقْفُ - لَا تَقْلُ -  
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ

۲۱۶۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَلِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَهْبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيْحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي  
الْاَسود عَنْ عُمَرَ وَهَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ  
بْنِ عُمَرَ وَفَسَّحَتْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ لَا يَزِيْرُ الْعِلْمَ بَعْدَ  
اَنْ اَعْطَاهُ هُوْلًا اِذَا تَزَاوَعَا وَلَكِنْ يَنْتَزِعُ عَنْهُمْ مَعَهُ  
مَعَ قَبْلِ الْعُلَمَاءِ يَعْلِمُهُمْ فَيَقْبِي نَاسٌ جُهَالٌ  
يُسْتَغْنَوْنَ فَيُفْتَنُونَ اِذَا يَمُرُّ فَيُفْتَنُونَ فَاَنْتَ  
عَاشِيَةٌ مَا ذَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو حَدَّثَنَا فَقَالَ  
يَا اَبْنَ اُحْنَثِي لَا تَطْلُقِي اِلَّا عِيْدَ اللهِ فَاَسْتَشِيتُ  
لِي مِنْهُ السَّيَّئُ حَدَّثَنِي عَنْهُ فَحَثُّهُ فَسَأَلْتُهُ  
حَدَّثَنِي بِمِ كُنْهٍ مَا حَدَّثَنِي فَاَنْتَبَهْتُ عَاشِيَةً  
فَاَحْبَبْتُهَا فَحَبَبْتُ فَقَالَتُ وَاللهُ لَعْنَةُ حَفِيْظِ  
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ۚ

۲۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي حَزْمَةَ سَمِعْتُ

۱۲۰۹ - اس شخص کا گناہ جس نے دین میں کوئی نئی بات ایجاب کرنے  
والے کو پناہ دی - اس کی روایت علی رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کی -

۲۱۶۶ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے  
حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو احرام میں قرار دیا ہے؟ فرمایا  
کہ ہاں فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک اس علاقہ کا وقت نہیں کاٹا جائے گا جس نے اس کے  
حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی (دین کے اندر) اگر اللہ کی فرستادگی کی اور تمام مسلمانوں  
کی لعنت ہے عامر نے بیان کیا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ انس رضی اللہ  
عہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ "یاسکی نے دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی۔"

۱۲۱۰ - رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت  
کے سلسلے میں جو بیان کیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "وَلَا تَقْفُ"  
یعنی نہ کہہ وہ بات جس کا تمہیں علم نہ ہو۔"

۲۱۶۷ - ہم سے سعید بن قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد الرحمن بن شریح اور ان کے علاوہ نے حدیث بیان کی ان سے  
ابو الاسود نے اور ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ہمیں ساتھ  
لے کر حج کیا تو میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں اس کے بعد کہ تمہیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھائے  
گا۔ بلکہ اسے اس طرح خود کرسے گا کہ ملار کو ان کے علم کے ساتھ اٹھائے گا پھر کچھ  
جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے  
کے مطابق دیں گے پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ پھر میں  
نے یہ حدیث آنحضرت کی دو مرتبہ معارف رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ اس کے بعد  
عبد اللہ بن عمرو نے دوبارہ حج کیا تو اہل انیسین نے مجھ سے فرمایا کہ بھائیے عبد اللہ کے  
پاس جاؤ اور میرے لیے اس حدیث کی مزید ترمیم کرو جو تم نے مجھ سے ان کے  
واسطے بیان کی تھی چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے  
مجھ سے وہ حدیث بیان کی اس طرح جیسا کہ وہ پہلے مجھ سے بیان کر چکے تھے۔ پھر  
میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہیں حیرت ہوئی اور  
بولیں واللہ عبد اللہ بن عمرو نے یاد رکھا۔

۲۱۶۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابو حمزہ نے خبر دی، انھوں نے

اعش سے سنا کہا کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ آپؐ صیفین کی لڑائی میں شریک تھے، کہا کہ ہاں پھر میں نے سہل بن حنیف کو کہتے سنا۔ ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (جبکہ صیفین کے موقع پر) فرمایا کہ لوگو! اپنے دین کے مقابلہ میں اپنی رائے کو بے حقیقت سمجھو میں نے اپنے آپ کو ابو جندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقع پر) دیکھا کہ اگر میرے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انحراف کی استطاعت ہوتی تو میں اس دن انحراف کرتا اور کفار قریش کے ساتھ ان شرائط کو قبول نہ کرتا، اور ہم نے اپنی تلواریں اپنے شانوں پر کسی گہرا دینے واقعہ کے وقت اس لیے رکھیں کہ نہ ہمارے راستے کو آسان کر دیں اور ایسی صورت تک پہنچا دیں جسے ہم جانتے پہچانتے ہیں اس معاملہ (مسلمانوں کی باہمی لڑائی) کے سوا۔ بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں صیفین کی لڑائی میں شریک تھا اور کسی بڑی لڑائی تھی وہ یہ

۱۲۱۱۔ اس سلسلہ میں کہیں کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی ایسی بات (احکام سے متعلق) پوچھی جاتی جس کے بارے میں آپ پر دعویٰ نازل ہوئی ہوئی تو آپ فرماتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ یا آپ کوئی جواب دیتے۔ یہاں تک کہ آپ پر دعویٰ نازل ہوئی اور آنحضرتؐ کوئی بات اپنی رائے یا قیاس سے نہیں فرماتے تھے۔ استغاثی کے ارشاد کی وجہ سے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ آپ کو سمجھائے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ دوحی نازل ہوئی۔

۲۱۶۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن المنکدر سے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں بیہار طرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ آنحضرتؐ پہنچے تو مجھ پر بہرہ شیطانی تھی۔ آنحضرتؐ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افادہ ہوا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اور بعض اوقات سفیان نے یہ الفاظ بیان کئے کہ میں نے کہا اے رسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کسی طرح فیصلہ کر رہا ہوں اپنے مال کا کیا کروں؟ بیان کیا کہ آنحضرتؐ

الْأَمْسِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ مِمَّنْ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ الْأَمْسِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي حَنِيفٍ يَأْتِيهِمُ النَّاسُ أَتَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ عَلَى دِينِهِمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي نَزِمْتُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَأَنِّي سَمِعْتُهُ أَنْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَدِّ ذَنْبِهِ وَمَا وَجَعْنَا سُبُوحًا عَلَى عَوَاقِبِنَا إِلَى أَنْ يُفْطَحَ إِلَّا أَتَيْنَا بِهَا إِلَى مَنْ يَفْعَلُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَهَذَا أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ شَيْبَةَ مِمَّنْ يَقُولُونَ

بِالْإِسْلَامِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يَحِبُّ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ يَرَأْيَ وَلَمْ يَقْيَأْسَ لِقَوْلِهِ تَالِي يَمَّا آتَاكَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السُّدُوجِ مِنْكَ حَتَّى نَزَلَتْ

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِجَاءَةٍ فِي رَسُولٍ مِنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ فِي دَابِئِهِمْ هُمَا مَشِيَّانَ فَأَتَانِي وَحْدَهُ أَخْبَنِي عَلَى فَنَزَمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَى فَاغْتَسَمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحِمَاكَ سَفْيَانُ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ أَفْنِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَهْتَمُّ

کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی:

۱۲۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہ تعلیم دینا جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ نہ رائے سے سختی اور نہ دنیا سے:

۲۱۶۰۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن الاصبہانی نے، ان سے ابو صالح ذکران نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے تمام ارشادات مردے گئے۔ ہمارے لیے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا: کچھ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جمع ہر جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضرت ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے پیچھے دے گی (یعنی ان کی دنات ہو جائے گی) تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائے گی۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا: یا رسول اللہ! وہ۔ انہوں نے اس کلمہ کو دوزخ سے دہرایا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا: در۔ در۔ در۔

۱۲۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: میری امت کی ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اور دیگر کئی رہے گی۔ اور یہ اہل علم ہوں گے۔

۲۱۶۱۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مخیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا اور اس میں علمی و دینی غلبہ بھی داخل ہے، یہاں تک قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

۲۱۶۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمید نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں اور میں تو صرف تفہیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔ اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا

فَمَا لِي؟ قَالَ مَا أَحْبَبَنِي بِكُنِي حَتَّى تَزِلَّ أَيْدِي الْمِيرَاثِ  
بَابُ ۱۲۱۲ تَعْلِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ  
لَيْسَ بِدَارِي وَلَا قَسْبِيلٍ

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي سَالِحٍ  
ذَكَرَ أَنَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَاتَمَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ذَهَبَ الرِّجَالُ مَجْدُ يُثْرِكُ مَا جَعَلَ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ  
يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ  
اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا أَوْ كَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا  
وَكَذَا أَمَا جَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَلِمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مَنَعَكُنَّ امْرَأَةً  
تَقْدِمُ بَيْنَ نَفْسِي وَمِنْ وَلَدِهَا تَكْتُمُهُ إِنْ كَانَ لَهَا حُجَابٌ مَرَّتْ  
اللَّهُ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَ قَالَ نَاعَدَ نَعْمًا  
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاتَيْنِي وَاتَيْنِي وَاتَيْنِي

بَابُ ۱۲۱۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ  
يَعْلَمُونَ دَهْرَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى  
يَأْتِيَهُمُ امْرَأَتُهُ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ  
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُخَاطَبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُبْرِدِ اللَّهُ بِهِ غَيْرًا يُفْقِهِهُ فِي  
الدِّينِ وَالدُّنْيَا أَنَا قَائِمٌ وَنُفُوعِي اللَّهُ وَلَكِنْ تَزَالُ  
أُمَّرُهُمْ إِلَّا أُمَّةً مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

اَوْحَىٰ يَاقِيَا امْرَاَتُہٗ

**۲۱۶۴** **۱۱۱۱** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اَوْ كَيْسَكُمُ شَيْعًا  
۲۱۶۴ حَدِيثُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَتَّبِعَتْ عَلَيْكُمْ عَذَابًا  
مِنْ قَوْلِكُمْ. قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ  
أَرْجُلِكَ. قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ  
يَكَيْسَكُمُ شَيْعًا وَبَدَأَ يَقُ بَعْضَكُمْ  
بِبَاسٍ بَعْضُ قَالِ هَئَانِ أَهْوَنُ

اِذَا سَيَرُّ

**۲۱۶۵** **۱۱۱۱** مَنْ شَبَّهَ أَمْلَكَ مَعْلُومًا بِأَمْلِكٍ  
قَدِينٍ اللَّهُ حُكْمُهُمَا لِيَفْهَمَ السَّامِعُ

**۲۱۶۴** **۱۱۱۱** حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شُعَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُرَايَةَ ابْنَ رَسُولِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا  
أَسْوَدَ وَآفِي أَنْكَوَتْهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَنْوَأَقَهَا؟  
قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ؟ قَالَ إِنَّ فِيهَا  
لَوْسًا قَالَ فَآفِي تَرَى ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
عِدْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هَذَا عِدْقٌ نَزَعَهُ وَلَعَلَّ  
يُزَحِّقُنِي لَهَا فِي الْإِلَهِ نَيْفًا مِنْهُ

**۲۱۶۵** **۱۱۱۱** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
أَبِي دُخَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً  
جَاءَتْ رَفِي الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ  
أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحْجَّ  
أَفَأَحْجَّ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ حَاجَّتْ عَنْهَا أُمِّي كَوْنُ  
كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكْثَرُ فَاحْجِي عَنْهُ فَتَكُنْ نَعَمْ فَقَالَ

بیان تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ یا آپ نے فرمایا کہ یہاں تک کہ اللہ کا حکم پہنچے  
۱۱۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کر دے۔“

**۲۱۶۴**۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ کہو کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نازل ہوئی  
کہ کہو کہ وہ اس پر نازل ہو رہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے، تو آنحضرت نے  
کہا کہ میں تیری با عظمت و بزرگ ذات کی پناہ مانگتا ہوں یا تمہارے پاؤں کے  
نیچے سے ”عذاب بھیجے“ تو اس پر پھر آنحضرت نے کہا کہ میں تیری ذات کی پناہ  
مانگتا ہوں۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کر دے  
اور تم میں سے بعض کو بعض کا خوف چکا جائے“ تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو ذل  
آسان و سہل میں ہے

**۲۱۶۵**۔ جو شخص اصل معلوم کر اصل ظاہر سے تشبیہ دے جن کا حکم  
اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہو نہ کہ پوچھنے والا سمجھ جائے۔

**۲۱۶۴**۔ ہم سے اصبع بن الفرج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان  
کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
کہا کہ میری بوی کے سیال کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس میں اجنبیت محسوس کر رہا ہوں  
آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہیں۔ وہ بابت  
فرمایا کہ ان کے رنگ کیسے ہیں۔ کہا کہ سرخ ہیں۔ پوچھا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟  
انھوں نے کہا کہ ہاں، ان میں بھورے بھی ہیں۔ اس پر آنحضرت نے پوچھا کہ پھر کس طرح  
تم سمجھتے ہو کہ اس رنگ کا پیدا ہوا؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ کوئی اہل ہے جس پر  
پڑا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ممکن ہے اس بچے کی بھی کوئی اصل ہو جس پر پڑا ہو  
اور آنحضرت نے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

**۲۱۶۵**۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی  
ان سے ابو شہب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ  
ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میری والدہ نے حج کرنے  
کی نذر دینی تھی اور وہ (ادائیگی سے پہلے ہی) انتقال کر گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے  
حج کروں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے حج کرو تمہارا کیا خیال ہے اگر  
تمہاری والدہ پر فرض ہوتا تو تم سے پورا کر تیس؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے



فرمایا کہ چھ برس قرآن کو بھی پورا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے کہ نہ اس کا قرض پورا کرنے کے  
زیادہ سختی ہے ۔

۱۲۱۶۔ تاضیل کے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں حتی الامکان کوشش  
کے متعلق روایات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”اور جو اس کے مطابق  
فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ حد سے گزرنے والے  
میں ۱۵ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حکمت شخص کی تعریف کی  
ہے جبکہ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی  
طرف سے اس میں تکلف نہ کرے اور خلفاء کا مشورہ نہ کرے اور اہل  
علم سے پوچھنا ؛

مَا قَضُوا الَّذِي لَكَ فَإِنَّ اللَّهَ  
أَحَقُّ بِالنَّوْءِ فَاتَمِرْ  
**باب ۱۲۱۶** مَا حَاجَّ فِي اجْتِهَادِ الْقَضَاةِ  
مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ  
مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَ  
مَنْ حَرَّمَ الْبَيْعَ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَبِيبُ  
الْحُكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعْلِمُهُمَا لَا يَكْلَفُ  
مِنْ قَبْلِهِ وَمِنْ بَعْدِهِ الْخُلَفَاءُ وَ سُوَّاهُ  
أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَسَدَ إِلَّا  
فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَمَّا اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُ عَلَى حُكْمِهِ فِي  
الْحَقِّ وَآخَرُ أَمَّا اللَّهُ حُكْمُهُ فَهُوَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا  
وَيُعْلِمُهُمَا

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ  
قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاحِ الْمَذَاقِ  
فِي النَّجَى يَغْرُبُ بِلَهْجَتِهَا فَتُلْقَى جَنِينًا فَقَالَ  
أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ  
شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَمَا قَالَ مَا هُوَ؟ حُلْتُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ  
حَتَّى تَجِيئَنِي بِالنَّجَرِ فَيُخْرِجَ فِيمَا قُلْتُ فَنَزَجْتُ  
فَوَحَبْتُ لِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ  
بِهِ فَشَهِدَ مِنِّي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ  
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنَادِ  
عَنْ أَبِيهِ عَسْرَةً وَعَلَى عَن

۲۱۶۶۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہ بن حمید نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن قیس نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک و دوسری چیزوں  
پر ہو سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ جس میں لڑنے  
کی پوری طرح توفیق ملی ہوئی ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے  
اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے؛

۲۱۶۶۔ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق (صحیح ہے) پوچھا یہ اس  
عورت کو کتے میں جس کے پیٹ پر (جبکہ وہ حاملہ ہو) مار دیا گیا ہو اور اس کا نام تمام  
(ادھر دور) بچہ کر گیا ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے  
سنی ہے پوچھا کیا حدیث ہے؟ میں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا ہے کہ ایسی صورت میں ایک غلام یا باندی نادان کے طور پر ہے عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اب چھوڑ تھیں کہ یہاں تک کہ تم نے جو حدیث بیان کی  
ہے اس سلسلے میں نجات کا کوئی ذریعہ دینی کوئی شہادت کو دانتی انھوں نے  
یہ حدیث فرمائی تھی لاؤ رہے ہیں نکلا تو عمر بن مسلم رضی اللہ عنہ نے گئے اور میں  
انھیں لایا اور انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا باندی کی تاوان ہے اس روایت  
کی متابعت ابن ابی الزناد نے ان کے والد سے کی، ان سے عمرو نے اور ان سے

المعبرون:

۲۱۶۸۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ:

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي  
ذَيْبٍ عَنِ الْقَبْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا مِثْلَهُ  
حَتَّى تَأْخُذُوا مِمَّنِي يَأْخُذُ الْفَرْدُ قَبْلَهَا شَيْئًا يَشْتَبِرُ  
وَرِثَافًا يَنْزِعُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْأَلُ الْفَرْدُ فَقَالَ  
وَمِنْ النَّاسِ الذُّلُّ وَالْخِلَافَةُ:

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَمْرِو الصَّغَفَرِيُّ مِّنَ الْأَمِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ قَطَاةِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شَيْئًا يَشْتَبِرُ وَذِرَافًا يَنْزِعُ  
حَتَّى تَوْكَلُوا مَجْدُوسًا يَتَعَمَّوْهُمْ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
الْبُصُورُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ:

۲۱۶۹۔ اَلَّذِي يَنْزِعُ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ أَوْ سُنَّةٍ  
سُنَّةٌ سَيِّئَةٌ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمِنْ أَوْزَارِ  
الَّذِينَ يَصْنَعُونَ لِنَفْسِهِمْ أَتْلَافًا:

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ مِنْ نَفْسِي  
تَقْتُلُ كُلَّمَا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا ذَلَّ كَيْفَ  
مِنْهَا دَرَجَاتٍ قَالَ سَفْيَانُ مِمَّنْ دَمِجَ إِلَيْهِ  
أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا:

معبرون:

۱۲۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کرنا اپنے سے پہلی امتوں کے  
طریقہ کی پیروی کرو گے۔

۲۱۶۸۔ ہم سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث  
بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح  
پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے باشت باشت کے اور گڑ گڑ کے  
ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! فاس درجہ کی طرح؟ فرمایا کہ ان کے سوا اور  
کون ہے۔

۲۱۶۹۔ ہم سے محمد بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سعید نے ابو جعفر  
نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے قطادہ بن عیاض نے اور ان سے ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے  
پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گڑ میں اتباع کرو گے یہاں تک کہ  
اگر وہ کسی گڑ کے سوراخ میں داخل ہوتے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو  
گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ ملوث ہیں؟ فرمایا۔ پھر اور کون؟ یہ  
۱۲۱۸۔ اس کا گناہ جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے یا کوئی بُرا

طریقہ قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں "وَمِنْ أَوْزَارِ  
الَّذِينَ يَصْنَعُونَ لِنَفْسِهِمْ أَتْلَافًا"

۲۱۸۰۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مروان نے ان سے مسروق  
نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام  
کے سپہ بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا یعنی اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا  
کہ اس کے خون کا یہ کیونکر اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا انتیسواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تیسواں پارہ

۲۱۹۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل علم کو اتفاق کے لیے رغبت دلائی اور جس مسئلہ پر جرہ میں مکہ اور مدینہ (کے علماء) کا اتفاق ہو جائے اور جو مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار ہیں اور ہاجرین و انصار کے آثار ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر و قبر کے آثار ہیں :

بِأَدْبَارِ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ مَسَافَةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِئِنَّبَرٍ وَالْقَبْرِ :

۲۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے، ان سے جابر بن عبد اللہ السعفی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخارہ لایا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ مدینہ سے چلا گیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ ابی سیل یحییٰ کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے :

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَصَابَ الْأَعْرَابِيُّ دَهْلًا بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَحُ طَبِيبُهَا :

۲۱۸۲۔ ہم سے مرثی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے (قرآن مجید) پڑھتا تھا۔ جب وہ آخری سورت آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو حضرت عبد الرحمن نے منیٰ میں مجھ سے کہا۔ کاش تم امیر المؤمنین کو آج دیکھتے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں سے بیعت کریں گے۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَفْرِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ أَخِرَ حَاجَةٍ حَبَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَمُوتُ كَوْسَهْدَتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا رَجُلٌ قَالَ إِنْ فَلَانًا يَقُولُ كَوُتَاتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَبَا بَعْنَا فَلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَا قَوْمَ مِنَ الْعَشِيَّةِ فَأَحَدٌ هُوَ لَا

النَّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَفْصِلُوا هَهُنَا قُلْتُ لَا  
تَفْعَلْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ يَجْمَعُ رِجَاعَ النَّاسِ لِيُفْلِتُونَ  
عَلَىٰ جِلْدِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلَىٰ  
وَجْهِهَا فَيُطَيِّرُهَا كُلُّ مُطَيِّرٍ فَأَمْرٌ حَتَّى  
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارًا لِهَجْرَةٍ وَدَارًا لِنَشْأَةٍ  
تَخْلُصُ يَا مُعَاذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا  
مَعَا لَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَىٰ وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَا قَوْمَ مَنْ يَهْدِي فِي آدَالٍ مَقَامٍ أَوْ مَنَةٍ بِالْمَدِينَةِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَ  
أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ آيَةُ  
الْوَجْهِ :

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
مَعْمَدُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ قُبُورُ ابْنِ مَسْقَانَ مِنْ كُتَابِ  
كُنْتُمْ تَحْتَ فَقَالَ بَشْرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتَخَطَّ فِي  
الْكُتُبِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَا أَخْذُ فِيمَا بَيْنَ مُنْزِلِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةٍ  
عَاشِيَةً مَغْشِيًّا عَلَىٰ فَيْحِي الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ  
عَلَىٰ حُنْفِيٍّ وَيَرَىٰ آتَىٰ مَجْنُونٌ وَمَا فِي مِنْ  
جُنُونٍ مَا فِي إِلَّا الْجُوعُ :

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَشْهَدُكَ الْوَيْدَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَعَنَهُ دَوْلَا مُنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهِ مِنْ  
الْبَغْيِ فَأَتَى الْعَلَاءُ الْكَلْبِيَّ عِنْدَ دَارِ الْكُثَيْرِ بْنِ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو کھڑے ہو کر لوگوں کو مصلیٰ  
کروں گا جو مسلمانوں کے حق کو غضب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی  
کہ آپ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ موسمِ حج میں ہر طرح کے ناواقف اور معمولی  
لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی مجلس پر چھا جائیں گے اور مجھے خطرہ  
ہے کہ وہ آپ کی بات کو صحیح محل پر نہیں رکھیں گے اور اس طرح وہ  
(اپنی طرف سے) آئینہ شمس کے غلط طریقے پر آپ کی بات چاروں طرف  
پھیلا دیں گے۔ اس لیے ابھی توقف کیجیے۔ جب آپ مدینہ پہنچیں، جو  
دارالہجرت اور دارالسنۃ ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کے صحابہ ہاجرین و انصار ہوں گے وہ آپ کی بات کو محفوظ  
رکھیں گے اور اسے صحیح محل پر رکھیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ واللہ  
میں اس بات کو مدینے میں سب سے پہلی فرصت میں کہوں گا۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب  
نازل کی اور اس میں آیتِ رحیم بھی نازل ہوئی :

۲۱۸۳۔ ہم نے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے  
حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے بیان کیا کہ ہم  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور آپ کے جسم پر کتان کے کپڑے  
رنگے ہوئے دو کپڑے تھے، آپ نے ناک صاف کی اور کہا خوب خوب !  
ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے  
آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر  
اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔  
اور گزرنے والا میری گردن پر اس خیال سے پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل  
ہو گیا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف فاقوں کی وجہ سے  
یہ حالت ہوتی تھی :

۲۱۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی  
ان سے عبد الرحمن بن عابس نے بیان کیا، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں گئے ہیں؟  
فرمایا کہ ہاں! اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں میری قدر نہ ہوتی  
تو میں آپ کے ساتھ نہ جاسکتا تھا، چھوٹے ہونے کی وجہ سے پھر آپ

اس مکان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، انھوں نے انان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گردنوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (اور اپنے زیورات صدقہ میں دینے لگیں) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلل رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، آپ آئے (اور صدقہ میں دی گئی اشیاء کو لے کر) آنحضور کے پاس واپس گئے۔

۲۱۸۵- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف لائے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔

۲۱۸۶- ہم سے حمید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے میری سونکوں کے ساتھ دفن کرنا۔ آنحضور کے ساتھ حجرہ میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں پسند نہیں کرتی کہ میری (آنحضور کے ساتھ دفن ہونے کی وجہ سے خصوصیت بھی جائے اور اس وجہ سے) توفیق کی بجائے اور ہشام سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آدمی بھیجا کہ مجھے اجازت دیں کہ آنحضور کے ساتھ دفن کیا جاؤں، آپ نے فرمایا کہ ہاں! خدا کی قسم! بیان کیا کہ جب کوئی صحابی وہ آپ سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے تھے تو آپ کہلاتی تھیں کہ تمہیں خدا کی قسم! میں ان کے لیے کبھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔

۲۱۸۷- ہم سے ایوب بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر ابن ابی ادیس نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر عوالی تشریف لاتے اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا اور بیٹھنے لگتا تھا کے ساتھ بیان کیا اور ان سے یونس نے کہ (مدینہ سے) عوالی کی مسافت چار یا تین میل تھی۔

۲۱۸۸- ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے سائب بن یزید

الْقَدَّتْ قَسَمِي ثُمَّ خَطَبَ وَلَعِبَ كَرَأَا مَا كَرَأَا  
إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُنْزِلُونَ  
إِلَى أَذَاهِمْ وَحُلُوقِهِمْ فَأَمَرَ بِإِلَادَةِ قَاتَاهُمْ ثُمَّ  
رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَا شَاءَ قَرَأَ كَيْبًا.

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِذْ بَنِيَ مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْنِي  
مَعَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي  
أَكْرَهُ أَنْ أُرْتَلَى دَهْنٌ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ  
أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ إِذْ بَنِيَ لِي أَنْ أَدْفِنَ مَعَ صَاحِبَتِي  
فَقَالَتْ لِي وَاللَّهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أُرْسَلَ  
إِلَيْهَا مِنَ الْحَايَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْخِذُ  
بِأَحَدٍ أَبَدًا.

۲۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ  
عَنْ مَا لِيحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَنَّ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَ  
الْقَمَسُ مُوقِفَةً دَرَادَ اللَّيْلُ عَنْ يُونُسَ وَ  
بَعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ.

۲۱۸۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا  
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ

ابْنُ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الشَّاعِرُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَوْ ثَلَاثًا يَسْتَدِيرُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ ۝

۲۱۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَالِيَا لَهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ ۝

۲۱۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَيْنَا قَامَرٍ بِهِمَا قُرْحَانِ قَدِيمَا مِنْ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ۝

۲۱۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ (أَحَدٌ) فَقَالَ هَذَا جَلِيلٌ يُجِئُنَا وَنُجِئُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَرَافَى أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابِقِيَّهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدٍ ۝

متابعت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ ۱۰ اُحد کے متعلق۔

۲۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ آثَمَ كَانَ بَيْنَ جَدِّهِ الْمَسْجِدِ وَمَا بَيْنَ الْقُبْلَةِ وَمِنْ الْمُنْبَرِ مَسْرُ النَّقَاةِ ۝

۲۱۹۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ

سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صارع، تھارے آج کل کے مد سے ایک مد اور ایک تہائی مد کا ہوتا تھا اب وہ بڑھ گیا ہے ۝

۲۱۸۹- ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کے ممالک میں انھیں برکت دے اور ان کے صارع اور مد میں انھیں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ دے صارع اور مد سے تھی۔

۲۱۹۰- ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو صمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ثابت نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنھوں نے زنا کی تھی۔ تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حکم دیا اور انھیں مسجد کی اس جگہ کے قریب رجم کیا گیا جہاں جنازہ رکھا جاتا ہے ۝

۲۱۹۱- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولا عمر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اُمید پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درلستے میں دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور میں (تیرے حکم سے) اس کے دونوں پتھر لے کر کناروں کے درمیان علاقہ کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس روایت کی متابعت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ۱۰ اُحد کے متعلق۔

۲۱۹۲- ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عثان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ مسجد نبوی کی قبلہ کی طرف کی دیوار اور منبر کے درمیان بکریوں کے گزرنے جتنا فاصلہ تھا ۝

۲۱۹۳- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
بَيْنَ بَيْنِي وَبَيْنَ بَرِي رُؤْمَةٍ مِنْ دِيَارِ الْجَنَّةِ  
وَمِنْ بَرِي عَلَى حَوْصِي ۝

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُورِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتْ  
الَّتِي ضَمِرَتْ مِنْهَا دَمَ هَا مِنْ الْحَفِيَاءِ إِلَى  
كَيْفَ تَرَاوَدَّ مَا كُنْتُ لَوْ تَفَرَّمُ أَمَدَ هَا تَفِيَتْهُ  
الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي دُرَيْقٍ وَآبَ عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ فِيمَنْ سَأَلَنِي ۝

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ عَنْ كَيْسٍ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي الرَّحْمَنُ أَخْبَرَنَا هَيْسِي  
وَأَبْنُ إِدْرِيسٍ وَأَبْنُ أَبِي غَنْبِلَةَ عَنْ أَبِي حَتِيَّانَ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى  
مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
ابْنَ عَفَانَ خَطْبَانَا عَلَى مَنبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ  
ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْمِرْكَنُ فَتَفَرَّغَ فِيهِ جَمِيعًا ۝

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيَادُ بْنُ عَبَّادٍ  
حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَاكَفَ

غیبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے چہرہ اور  
میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر  
میرے حوص کی جگہ پر ہے۔

۲۱۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی، اور وہ  
گھوڑے چھوڑے گئے جو گھوڑ دوڑنے لیے تیار کیے گئے تھے ان کے  
دوڑنے کا میلان مقام حقیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار  
نہیں کیے گئے تھے ان کے دوڑنے کا میلان ثنیۃ الوداع سے مسجد  
بنی ذریق تک تھا اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے  
مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

۲۱۹۵۔ ہم سے کتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیث نے اور ان سے  
ثاب نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ ح۔ اور مجھ سے اسحاق  
نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن ادریس اور ابن غنیہ نے خبر دی۔  
انھیں ابو حیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر پر (خطبہ دیتے) سنا۔

۲۱۹۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سائب بن یزید نے خبر دی، انھوں نے  
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر سے ہمیں خطاب کر رہے تھے۔

۲۱۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث  
بیان کی ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ  
نے حدیث بیان کی ان سے انس کے والد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ لگن رکھی جاتی تھی اور  
ہم دونوں اس سے ایک ساتھ نہانے لگتے۔

۲۱۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عباد نے  
حدیث بیان کی، ان سے عامر الاحول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَذُرَيْبٍ  
فِي دَارِ النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ وَقَدَّتْ شَهْرًا يَدُهُ  
عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور ذریب  
کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کر لیا جو مدینہ منورہ میں ہے اور  
آپ نے قبائل بنی سلیم کے لیے ایک مہینہ تک دعا دعوت پڑھی جس  
میں ان کے لیے بددعا کی۔

۲۱۹۹۔ مجھ سے ابو کریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مدینہ منورہ آیا  
اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا  
کہ میرے ساتھ گھر چلو تو میں تمھیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاتھا اور پھر ہم اس نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھیں  
گے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ میں ان کے  
ساتھ گیا اور انھوں نے مجھے ستھوٹایا اور کھجور کھلائی اور میں نے ان کے  
نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی۔

۲۲۰۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے حکمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر  
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فسر دیا کہ میرے پاس ایک رات میرے رب کی طرف سے آنے والا  
آیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وادی یثرب میں تھے اور کہا کہ  
اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے کہ عمرہ اور حج کی نیت کرتا  
ہوں اور ثارون بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان  
کی دان الفاظ کے ساتھ ”عمرۃ فی حجۃ“۔

۲۲۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے احکام کے لیے) اہل نجد کے  
لیے مقام قرن، حوض کواہل شام کے لیے اور ذوالحلیفہ کواہل مدینہ کیلئے  
میتعات مقرر کیا۔ بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے  
معلوم ہوا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن کے لیے یلملم  
(میتعات ہے) اور عراق کا ذکر ہوا تو آپ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانے میں عراق نہیں تھا۔

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ  
الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي  
انْظُرْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيكَ فِي قَدَاحٍ شَرِبَ  
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصَلِي فِي  
مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا  
وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْنِعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
عُكَيْمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ  
حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي  
الْكَلْبَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّى  
فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارِكِ وَقُلَّ عُمَرَةُ وَحَجَّةٌ  
وَقَالَ هَرُونَ بْنُ اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عُمَرَةُ  
فِي حَجِّهِ

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدَّتْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَ  
الْحُجَّةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ  
الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُوا ذِكْرَ الْعِرَاقِ  
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ



۲۲۰۲۔ ہم سے عبدالرحمن بن براء نے حدیث بیان کی ان سے تفصیل نے حدیث بیان کی ان سے کئی بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں پڑاویے ہوئے تھے خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ ایک مبارک طاری میں ہیں۔

۱۲۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے“

۲۲۰۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن زہری نے، انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فجر کی نماز میں یہ دعا کر کے سر اٹھانے کے بعد پڑھتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ پھر آپ نے کہا اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے“ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یا اللہ! ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے کہ بلا سفیر و مدد سے تجاوز کرنے والے ہیں؛

۱۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرے اور ارشاد غلامی ”اور تم اہل کتاب سے بحث نہ کرو، لیکن اس طریقہ سے جو اچھا ہوگا“

۲۲۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ح۔ مجھ سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عتاب بن بشر نے خبر دی، انھیں اسماعیل نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے گھروں کے وقت تشریف لائے اور فرمایا، کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے (اٹھا دیتا ہے) جب علی رضی اللہ عنہ نے انھوں سے یہ کہا تو آپ واپس جانے لگے اور کوئی جواب نہیں دیا، لیکن واپس

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَرَاءٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَى دَهْرًا مَعْرَبَهُ يَذِي الْحَلِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ لَأَنْتَ بِمَطْحَاوٍ مُبَارَكَةٍ ۖ

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۖ

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ النَّجْوَى رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التُّكْوَعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا ذَلِكَ الْخَمْدُ فِي الْأَحْيَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ وَتَعْمَرَ ظِلْمُونَ ۖ

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدًّا وَ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۖ

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَتَلَوْنَ فَقَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَمَّا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا مَا نَصُوتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ

ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ تَضَرَّبُ خَدُّهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ الْكَرْشِيُّ وَجَدَلَا - مَا اَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ فَيَقَالُ الْطَارِقُ التَّجَعُّلُ لَتَأْتِيَ الْمُغْنَى يَقَالُ اَتَقْبَلُ نَارَكَ لِلْمَوْجِدِ :

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ حَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمُدَنَاسِ فَقَامَ اللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَعَلُّمُوا لَأَتَمَّا الْأَرْضَ لِلَّهِ حَسْبُكَ وَرَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ أُجِدِّكَ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ قَمَرٌ وَجَدَ مِنْكُمْ بَيِّنَاتٍ شَيْئًا فَلْيَسْعُهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَلَمَّا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ :

بَابُ ۲۲۱ قَوْلُهُ تَعَالَى فَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرُودِ الْجَمَاعَةِ فَعَمُوا هَلْ الْعُلَمَاءُ :

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِبَنِي إِسْرَءِيلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ

جاتے ہوئے آپ اپنی زبان پر اٹھارہ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ "اور انسان بڑا ہی جھگڑا لو ہے" اگر کوئی تمہارے پاس رات میں آئے تو طاری کہلائے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ طاری ستارہ ہے اور "تاقب" یعنی دشمنی کرنے والا۔ "اقلب نازک" آگ جلانے والے سے کہتے ہیں +

۲۲۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہود کے پاس چلو۔ چنانچہ ہم آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم "بیت المدائن" تک پہنچے تو آنحضرت نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا اے جماعت یہود! اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے۔ اس پر یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان سے فرمایا کہ میرا یہی مقصد ہے، اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ پھر آپ نے یہی بات تیسری مرتبہ کہی اور فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس جگہ سے جاوطن کر دوں پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے بدلے میں قیمت پاتا ہے تو اسے بیچ لے۔ درنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے +

۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنا دیا اور اس کے متعلق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اور آپ کی مراد جماعت سے اہل علم کی جماعت تھی +

۲۲۰۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے الأعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو مال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نور علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا آپ نے پہنچا

فَنَسَلُ مِنْهُ هَلْ يَنْقُضُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ  
تَنَائِيرٍ يَقُولُ مَنْ شَهِدَكَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ قَامَتْهُ  
نِجَاحٌ يَكُونُ فَتَشْهَدُ عَنْ قَوْمٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا كَوْمًا وَسَطًا  
قَالَ عَدْلًا يَكُونُوا شَهِدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُوا  
الرُّسُلُ عَدِيكُمُ شَهِيدًا أَدْعَى جَعْفَرُ بْنُ عَدُوٍّ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا:

کی۔ ان سے ابو صالح نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث ہے  
**باب ۱۲۲۳** إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ  
فَأَخْطَا خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عَلَيْهِ  
تَحْكُمُهُ مَرْدُودٌ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ  
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ:

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ  
سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْمِيلٍ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ  
عَلَى خَيْبَرَ فَقَوَّامٌ يَتِمُّ جَنِيبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمُّ نَزْرٍ خَيْبَرَ هَكَذَا  
قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَنْشُرِي السَّاعِ  
يَا لِقَاعَيْنِ مِنَ الْجَنْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا يَمِثُلُ أَوْ  
يُنْعُو هَذَا وَاشْتَرَاءُ بَيْنَهُ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ  
الْمِيزَانُ:

**باب ۱۲۲۴** أَجْوَأُ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ  
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَا:

دیا تھا۔ وہ عرض کریں گے ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا  
جائے گا کہ کیا انھوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے  
پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟  
نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ محمد اور ان کی امت۔ پھر تمہیں لایا جائے گا  
اور تم لوگ ان کے حق میں شہادت دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ آیت پڑھی: ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا“ کہا کہ  
وسط بمعنی عدل ہے ”تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ  
نہیں“ اور جعفر بن عون سے روایت ہے، ان سے اعمش نے حدیث بیان

۱۲۲۳۔ جبکہ کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں  
رسول کے حکم کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ نافذ  
نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا  
کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی  
فیصلہ نہیں تھا تو وہ رد ہے:

۲۲۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی  
نے، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبد المجید بن سہیل بن  
عبد الرحمن بن عوف نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ وہ  
ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حدیث بیان  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی الانصاری کے ایک  
صاحب کو خیر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں وصول کر کے  
لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خبر کی تمام کھجوریں ایسی  
ہی ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم ایسی ایک صاع کھجور  
دو صاع درخاب کھجور کے بدلے خرید لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ رجس کو جس کے بدلے برابر  
برابر میں خریدو۔ یا ایک کو بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری کو  
خریدو۔ قول کر بیچ جانے والی چیزوں کا یہی حکم ہے:

۱۲۲۴۔ حاکم کا ثواب۔ جبکہ وہ اجتہاد کرے اور صحت  
پر ہو یا غلطی کر جائے:



بِالْأَسْوَاقِ ۖ  
ہوئے اور کہا کہ میں اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہیں تھا، مجھے بازار کے کاموں نے اس سے غافل رکھا ہے۔

۲۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
الرَّمْثِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْدِيِّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَزَعَمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ  
الْحَدِيثُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاللَّهُ لَنُوعِدَنَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا تَشْكِينًا أَلَزَمُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلَّةِ بَطْنِي  
وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْفَلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ  
وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْفَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ  
فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِدَاؤَهُ حَتَّى آخِضِي  
مَقَالَتِي لَعَنَ بَيْضُهُ فَلَنْ يَمُنَّ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنْ  
فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَى قَوْلَانِي كَعْتُهُ بِالْحَقِّ  
مَا لَيْسَتْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ ۖ

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَرْكٍ الْكَلْبِيُّ مِنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ لَامِنَ  
غَيْرِ الرَّسُولِ ۖ

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَمِيْدٍ حَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى  
قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ  
ابْنَ الصَّائِنِ الدَّجَالِ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ  
إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُبْكَرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۲۲۱۲۔ الْأَحْكَامُ الَّتِي تُعْرَفُ بِاللَّذْلِيلِ  
وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهَا

۲۲۱۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سنیاں نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے کہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے حضور میں سب کو مانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شفع تھا اور بیٹ بھرنے کے بعد بروقت آنحضرت کے ساتھ رہتا تھا لیکن ہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے اموال کی دیکھ بھال معروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضرت کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں۔ اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد بھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر پٹی پھیلا دی اور اس ذات کی قسم! جس نے آنحضرت کو حق کے ساتھ جھوٹا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

۱۲۲۶۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بات پر انکار نہ کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں ہے۔

۲۲۱۱۔ ہم سے حماد بن حیدر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم نے ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ابن صیاد الدجال کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور آنحضرت نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا ہے۔

۱۲۲۷۔ وہ احکام جو ذلیل سے بیچائے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرَ الْخَيْلِ دَعِيْرَهَا ثُمَّ سِيلَ عَنِ  
الْعُمُرِ فَدَلَّهْمُ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ  
يَعْمَلْ يَمْتَلِكْ ذَرْعًا خَيْرًا تِيرَةً وَ سِيلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
النَّصَبِ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْزِمُهُ  
وَأُكِلَ عَلَى مَا يَدْعِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّصَبُ فَا سْتَدَلَّ ابْنُ  
عَبَّاسٍ بِآيَةِ لَيْسَ بِحَرَامٍ ۝

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
تَزِيدَ بْنِ أَسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَامِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ يَرْجُلُ أَحْمَرٌ وَيَرْجُلُ سَيِّدٌ وَ عَلَى  
رَجُلٍ وَرُؤُفًا مَا أَكْدَى لَهُ أَجْرُ فَرَجُلٍ رَبَّطَهَا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَا طَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَضَخَ فَمَا  
أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ التَّرْجِ وَالرَّوْمِ صَنِيعٌ  
كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلِهَا  
فَا سَتَنَتْ شَرًّا أَوْ شَرَّيْنِ كَانَتْ أَثَارَهَا وَأَوْدَاَهَا  
حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِتَحْمٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ  
وَلَمْ يَرُدَّ أَنْ يَسْقَى يَه كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ  
وَحَىٰ لِيَذَلِكَ الرَّجُلُ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَّطَهَا تَغْيِيًا  
وَتَعْمُقًا وَلَمْ يَنْسِ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا  
ظَهْرِهَا قَبِيْلَ لَهُ سَيِّدٌ وَرَجُلٌ رَبَّطَهَا فَخْرًا  
وَرِيَاءً قَبِيْلَ عَلَى ذَلِكَ وَرُؤُفٌ وَ سِيلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ  
اللَّهُ عَلَىٰ نَبِيٍّ إِلَّا هَدَاهُ الْآيَةَ الْفَاذَةَ الْجَاوِمَةَ  
فَمَنْ يَعْمَلْ يَمْتَلِكْ ذَرْعًا خَيْرًا تِيرَةً وَمَنْ يَمْتَلِكْ  
يَمْتَلِكْ ذَرْعًا خَيْرًا تِيرَةً ۝

تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے۔ پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ

علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان کیے پھر آپ  
سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ان کی رہنمائی اللہ  
تعالیٰ کے اس ارشاد سے فرمائی کہ جو ایک ذرہ برابر بھی  
بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور آنحضور سے گوہ  
کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خود اسے نہیں  
کھاتا اور دوسروں کے لیے اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا  
اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا  
اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ  
وہ حرام نہیں ہے ۝

۲۲۱۲۔ ہم سے اسامعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابی صالح التمام نے، اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں ایک شخص کے لیے وہ  
باعث اجر ہیں، دوسرے کے لیے پردہ داری ہیں اور تیسرے کے لیے  
دبالت جان۔ جس کے لیے وہ اجر ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ  
کے راستے کے لیے باندھ کر رکھا۔ اور اس کی رہی چا گاہ میں دراز کر دی  
تو وہ گھوڑا جتنی دیر تک چرا گاہ میں گھوم کر چرے گا وہ مالک کی نیکیوں  
میں اضافہ کا باعث ہوگا اور اگر گھوڑے نے اس دراز کی کوبی نہڑا لیا  
اور ایک یا دو دوڑیں لگائیں تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی  
مالک کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگی۔ اور اگر گھوڑا کسی نہر سے گزرا  
اور اس نے نہر کا پانی پی لیا۔ مالک نے اسے پلانے کا کوئی ارادہ بھی  
نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے یہ اجر کا باعث ہوگا اور ایسا گھوڑا  
اپنے مالک کے لیے ثواب ہوتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو  
اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھتا ہے اور اس کی پشت  
اور گردن پر اللہ کے حق کو بھی نہیں جھوٹا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ  
داری کا باعث ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کو فخر اور ریاء  
کے لیے باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان ہے۔ اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ

سے دیکھو گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مَفِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُفَيْرَةَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ الْبَصَرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبْضِ كَيْفَ تَقْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ بِرُؤْسِهِ تَمْسُكُهُ تَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوْضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ قَالَتْ كَيْفَ أَتَوْضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَّضْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَذَبَهَا إِلَى فَعَلِمْتُهَا ۝

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے سریت بیان کی، ان سے منصور بن مافیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی یعنی ابن عقیہ نے۔ ان سے فضیل بن سلیمان الغیری نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حین کے متعلق سوال کیا کہ اس سے غسل کس طرح کیا جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، ان خاتون نے پوچھا یا رسول اللہ! اس سے پاکی کس طرح حاصل کروں گی؟ آنحضور نے فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ انھوں نے پھر پوچھا کہ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ پاکی حاصل کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضور کا منشا سمجھ گئی اور ان خاتون کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انھیں طریقہ بتایا ۝

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُقَيْبٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَافْطَا ذَا ضَبًّا فَذَاعَ عَاجِزَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْلِنَ عَلَى مَا يَدَّ يَدَهُ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَقْدِرُ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَمَامًا مِمَّا أُكْلِنَ عَلَى مَا يَدَّ يَدَهُ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ ۝

۲۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابولہب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ام حفصہ بنت حارث ابن حزن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبی، پنیر اور گروہ یہ یہ میں بھیجی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوا بھیجیں اور آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (گروہ کو) ہاتھ نہیں لگایا، جیسے آپ کو پسند نہ ہوا اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ کھانے کے لیے کہتے ۝

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ

۲۲۱۵۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عطاء بن ابی رباح نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہسن یا پیاز





۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَعُونَ الْقُعْدَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُقَسِّدُوهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكُونُوا بؤهُم دُفُولًا أَمَّا يَا اللَّهُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُ

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ عَمِّي بِدِكْتَا بَكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُثُ تَقَرُّوهُ نَهْ مَعْضَا تَوَلَّيْتُ دَقْدَقَ حَقِّكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَدُلُّوْا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيْرُهُ وَكُتُبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُغْتَرُوا بِهِ ثُمَّ قَلِيلًا أَلَا يَبْهَتُهُمْ مَا جَاءَهُمْ مِنَ الْوَعْدِ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

بِالْۤإِسْلَامِ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرُوا الْقُرْآنَ مَا انْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعُورُوا عَنْهُ

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هُثَايْمُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۱۷۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن المبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے لیے عربی میں کیا کرتے تھے نورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے نازل ہوا

۲۲۱۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ بھی تازہ ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے کھٹا (اپنا خیال) اللہ کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ معمولی پونجی خریدیں، کیا تمہارے پاس جو علم ہے، وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے مانع نہیں ہے، واللہ میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا

۲۲۱۹۔ اختلاف پر نا پسندیدگی

۲۲۱۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی۔ انھیں سلام بن ابی مطیع نے، انھیں ابو عمران الجونی نے، ان سے جندب بن عبد اللہ نے (رضی اللہ عنہ) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دل لمے رہیں، قرآن پڑھو۔ اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔

۲۲۲۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الصمد نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دلوں میں اتحاد و اتفاق ہو، قرآن پڑھو۔ اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔ اور یزید ابن ہارون نے ہارون اعور کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے۔

۲۲۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام بن خدری، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے، جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک ایسا مکتوب لکھ دوں کہ اس کے بعد تم بھی گمراہ نہ ہو گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے اور یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور آپس میں بحث کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آنحضرت کے قریب دیکھنے کا سامان کر دو۔ وہ تمہارے لیے ایسی چیز لکھ دیں گے کہ اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ اور بعض نے وہی بات کہی جو عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اختلاف و بحث زیادہ کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ قرمیا کو تے تھے کہ سب سے بڑا المیہ یہ ہو کہ ان کا اختلاف آنحضرت کے تحریر لکھنے میں حاصل ہو گیا۔

۲۲۳۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا تحریم کا باعث ہے۔ لایہ کہ اس کی اباحت معلوم ہو۔ اسی طرح آپ کے حکم کا معاملہ ہے۔ مثلاً جب لوگ حج سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ جاہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ پر آپ نے اس کا ذکر نہ فرمادیا نہیں فرمادیا تھا بلکہ صرف اسے حلال کیا تھا۔ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں جاننے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے لیکن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْعُدُوا الْقُرْآنَ مَا اسْتَلَقْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَمُودُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَوَّلِ وَرَحَدَا شَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ جَنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ اكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا كَأَنَّ تَضَلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلِبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَدْ لُبَّا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا كَأَنَّ تَضَلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَفَرُوا بِالْعَطْوِ وَالْإِخْلَافِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْمٌ عَجَبٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّبَايَةَ عَلَى الْوَرِثَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَكَعْظِهِمْ ۝

يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرِفُ آبَا حَتَّةَ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ جِئْنَا أَهْلُوا أَصِيبُوا مِنَ التَّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يُعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ أَهْلَهُمْ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَيْتَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزِمْ عَلَيْنَا ۝

اس کی حرمت ہمارے لیے نہیں ہے :

۲۲۲۲۔ ہم سے کسی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے بیان کیا ان سے جابر رضی اللہ عنہ، ابو عبد اللہ نے کہا کہ محمد بن بکر نے بیان کیا ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آنحضور کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ۴ رزی الحج کی صبح کو آئے اور جب ہم بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، کہ ان پر یہ فردی نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا پھر آنحضور کو معلوم ہوا کہ ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آنحضور نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفہ اس حالت میں جائیں گے کہ نذی ہمارے مذاکر سے ٹپک رہی ہوگی۔ بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل سے اس طرح حرکت کی کہ تیار کیا۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے

پاس ہدی (قرانی) کا جائز نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قرانی کا جائز ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضور کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی :

۲۲۲۳۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے ابن بریدہ نے، ان سے عبد اللہ مزنی نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے بھی نماز پڑھو اور میری مرتبہ میں فرمایا کہ جس کا جی چاہے کیونکہ آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ اسے لوگ عادت بنالیں :

۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان کے معاملات آپس کے

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَا مِثْلَ مَعَهُ قَالَ أَهْلُنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عَمْرٌةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَدِعًا بِعَمْرَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْلَلَ دَقَالَ أَحْلُوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحْلَمُنْ لَهُمْ فَلَمَّا أَتَانَا قَوْلُ لَقَدْ كُنَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَمْرَةٍ إِلَّا خَمْسُ أَمَرْنَا أَنْ نَحْلَلَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَاتِي عَمْرَةً فَتَقَطَّ مَذَكِرَتُنَا الْمَذَى قَالَ دَقَوْلُ جَابِرٍ بِهِ هَكَذَا وَحَزَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُكُمْ أَتَى أَتَقَافُكُمْ إِلَيْهِ وَأَمَدُ قُفُوكُمْ وَابْتِكُكُمْ وَلَوْلَاهُ دِي لَحَلَّتْ كَمَا يَحْلُونَ كَحُلُوا فَلَمَّا اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا :

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُبَرِّقِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ كِرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً :

يَا بَلَّ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُ

مشورے سے ملے پاتے ہیں اور معاملہ میں ان سے مشورہ کر لیا کرو مشورہ پختہ ارادہ کرنے اور معاملہ کی وضاحت سے پہلے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو" اور جب آنحضورؐ کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی انسان کے لیے اللہ ارادہ اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں۔ اور آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کی لڑائی کے موقع پر صحابہ سے مدد میں پٹھانوں اور باہر نکلنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تھا جب صحابہ نے نکلنے کا مشورہ دیا اور آنحضورؐ نے زہ پہن لی اور باہر نکلنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو بعض صحابہ نے کہا کہ آپ یہیں قیام کریں لیکن آنحضورؐ نے ان کی بات نہیں سنی اور فرمایا کہ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ زہ پہننے کے بعد پھر اتار دے تاکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کے موقع پر علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ لیا تھا اور ان کی بات تو جبر سے سختی تھی، یہاں تک کہ قرآن مجید نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے اختلاف کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق انھیں حکم دیا۔ اور آنحضورؐ کے بعد ائمہ مباح معاملات میں امانت دار علماء سے مشورہ لیا کرتے تھے کہ آسان صورت پر عمل کریں۔ لیکن جب کتاب و سنت میں کوئی حکم صاف ہوتا تو اس سے تنجا و زہ نہیں کرتے تھے کیونکہ اس طرح آنحضورؐ کی اقتدا ہوتی تھی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ زکات روکنے والوں سے جنگ نہیں کرنی چاہیے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ (ان سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے آنحضورؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے ایک مہجود محمدؐ کے اقارب کر لیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں گے تو ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہوگا سوا اس کے حق کے اس پر ابو بکر

شعری بَیْنَهُمْ وَهَآؤُذْهُوَ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ الْمُسَاقَدَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالْتَبَيُّنَ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتَيْنِ لِيَبْشُرَا الْتَقَدُّمَ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَآدَرَاتِنِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمَقَامِ وَالْخُرُوجِ فَلِذَا لَهُ الْخُرُوجُ فَلَمَّا كَيْسَ الْأَمْتَهُ وَعَزَمَ فَأَلَوْا آخِرَ قَلَمٍ يَبْلُغُ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَتَّبِعُنِي لِيَتَّبِعُوا لَأَمْتَهُ تَبْضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَشَآدَرَاتِنِي وَأَسَامَةَ فِيمَا رُمِيَ أَهْلُ الْأَفْكَ عَائِشَةَ وَبَعِثَ مِنْهَا حَتَّى نَزَلَ الْقُدَانُ فَجَلَدَ التَّوَامِينَ وَكَلَّمَ يَلْتَفِتُ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلَكِنْ حَكَمَهُمَا أَمْرُ اللَّهِ وَكَانَتْ الْأَيْعَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ الْأَمْتَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا رَفَعَ الْكِتَابُ أَوِ الشَّيْءُ لَهُ يَتَعَدَّدُ إِلَى غَيْرِهِ لَمْ يَتَدَاخَلْ بِالنَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَايَ أَبُو بَكْرٍ قِتَالِ مَنْ مَنَعَ الشَّرْكَاءَ فَقَالَ عَمْرُ كَيْفَ تُفَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا يَحْقِرُهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُ لَا فَاتِلُكَ مَنْ تَرَفَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدَ عَمْرِو بْنِ  
يَلْتَفِتُ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ  
عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَرَعُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ  
الزَّكَاةِ وَأَنَّا دَوَّانِيْدُ بْنُ السَّيِّدِ وَ  
أَحْكَامُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ قَاتِلُوا قَاتِلُوا  
كَانَ الْفَرَارِيُّ أَصْحَابَ مَشُورَةٍ حَمَرٍ  
لَهُمْ لَا كَانُوا أَوْشِيَانَا وَكَانَ دَقَاغَا  
عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ حَرَّوَجَلٌ ۝

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں ان سے جنگ کروں گا  
جنہوں نے ان چیزوں کو الگ الگ کر دیا جسے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک کیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اصرار کیا  
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے مشورہ کی طرف توجہ نہیں  
دی کیونکہ ان کے سامنے آنحضورؐ کا ان لوگوں کے بارے میں  
حکم تھا جو مانا اور زکوٰۃ میں فرق کریں اور دین اور اس کے  
احکام میں تبدیلی کا اعادہ کریں۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جو  
اپنا دین بدل دے اس سے جنگ کرو۔ اور قرآن کے عالم  
حضرات خواہ بڑھے ہوں یا جوان، عمر رضی اللہ عنہ کے  
مشیر کار تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ عز وجل کے کسی  
حکم کو سن کر فوراً رک جانے والے تھے ۝

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأَدْنِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاسٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ  
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْأُمِّ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ  
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثَ النَّبِيُّ كَيْفَ لُمُومَا  
وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ  
فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا  
عَلِيٌّ فَقَالَ لَوْ بَصِيتِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سَوَّاهَا  
كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصُدُّكَ فَقَالَ هَلْ  
رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيكَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا  
أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ الْعِصْنِ تَنَامُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْلِيهَا قَتَا فِي الدَّاحِجِ قَتَا كُلُّهُ  
فَقَامَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَامَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ  
يَعْبُدُنِي مِنْ تَرْجُلٍ بَلَّغْنِي إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا قَدْ كَرَّ  
بَرَاءَةُ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ۝

۲۲۲۴۔ ہم سے ادیسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث  
بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاس اور عبید اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی، اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔  
کیونکہ اس معاملہ میں وحی اس وقت تک نہیں آئی تھی اور آنحضورؐ اپنی  
اہل خانہ کو عید کرنے کے سلسلہ میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔  
تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا۔ یعنی آنحضورؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل خانہ (خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی براءت کا۔  
لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد  
نہیں کی ہے اور ان کے سوا اور بہت سی عورتیں ہیں۔ باندھی سے آپ  
دیافت فرمائیں وہ آپ سے صحیح بات بتا دے گی۔ چنانچہ آنحضورؐ نے پوچھا  
کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے شبہ ہوتا ہو؟ انھوں نے  
کہا کہ میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا)  
کم عمر لڑکی ہیں اٹھ گوندھ کر بھی سوجاتی ہیں اور پٹوس کی کبری اگر اچھے  
کھا جاتی ہے (یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں لاپرواہی ہے) اس کے  
بعد آنحضورؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! میرے معاملے میں  
اس سے کون مجھے گواہ جس کی افیتیں اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہیں، بخدا میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتا ہے پھر

آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برادری اور ابرہہ سے ہشام کے واسطے سے بیان کیا :

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكْرِيَّا زَكْرِيَّا بْنُ الْقَشَّابِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَفْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا يُفِيدُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يُكْسِبُونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرْتُ عَائِشَةُ بِأَلَامِ قَائِلَتِ يَارَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَتُكَلِّمَ لِي أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَارْسَلَ مَعَهَا الْفَلَاكُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعْلَمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ :

۲۲۲۵۔ ہم سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری اہل خاندان کو گالی دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بارے میں مجھے کوئی بری بات کبھی نہیں معلوم ہوئی، عروہ سے روایت ہے انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اس واقعہ کا علم ہوا کہ کچھ لوگ انھیں متہم کر رہے ہیں، تو انھوں نے آنحضرت سے کہا یا رسول اللہ! کیا مجھے آپ اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آنحضرت نے انھیں اجازت دی اور ان کے ساتھ غلام کو بھیجا۔ انھار میں سے ایک صاحب نے کہا تیری ذات پاک ہے اے اللہ! ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم اس طرح کی باتیں کریں۔ تیری ذات پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

## کِتَابُ التَّوْحِيدِ

### وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۲۳۲ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱۲۳۲۔ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی :

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُودٍ شَوَّلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ

۲۲۲۶۔ ہم سے ابرہہ سے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابرہہ نے امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور مجھ سے عبد اللہ بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن صیفی نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابرہہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو

قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ  
فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُؤْخَذُوا  
اللَّهُ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفْتُمْ ذَلِكَ فَاجْزِهِمْ أَنَّ اللَّهَ  
قَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ  
فَإِذَا اسْكُتُوا فَاجْزِهِمْ أَنَّ اللَّهَ انْتَرَضَ عَلَيْهِمْ  
زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ خَيْرِهَا فَتُرَدُّ  
عَلَى قَعِيرِهِمْ فَإِذَا أَتَوْا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ  
وَتَدَقَّ كَنَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ ۝

یہ بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک آدمی کے پاس جا  
رہے ہو اس لیے سب سے پہلے انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو  
ایک مائیں جب اسے سمجھ لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور  
رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں، تو  
انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں زکات بھی فرض کی ہے جو  
ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی۔  
جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عہدہ  
مال لینے سے پرہیز کرنا ۝

۲۲۲۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین  
اور اشعث بن سلیم نے، انھوں نے اسود بن ہلال سے سنان سے معاذ بن  
جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے  
معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ انھوں  
نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک  
نہ ٹھہرائیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کی

کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا یہ ہے کہ وہ انہیں خطاب نہ دے ۝

۲۲۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصوم  
نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار قتل ہوا اللہ احد  
پڑھتے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح  
واقعہ بیان کیا جیسے وہ اس سے کم سمجھتے ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔  
یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے، اسماعیل بن جعفر نے مالک کے  
حوالے سے یہ اضافہ کیا، ان سے عبد اللہ نے، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے  
بھائی قتادہ بن نعان نے خبر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۝

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
صَعْقَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ  
رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّهَا  
قُلْتُ أَصْبَحَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَكَرَ لَهُ ذَلِكَ دَكَرَ الرَّجُلُ يَتَقَالَمُهَا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ ابْنُ  
الْثَّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَمَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو ابْنُ أَبِي  
هَلَالٍ أَنَّ أَبَا الرَّبِيعِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ  
فِي حَاجِرٍ عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ  
رَجُلًا عَلَى سَيْبِةَ لَوْ كَانَ يَقْرَأُ لِأَمْسَابِهِ فِي  
مَلَاقِيهِ فَيَحْكُمُ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا  
ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
سَلُّوهُ لِإِنِّي شَيْءٌ يَمْنَعُ ذَلِكَ نَسَاؤَهُ فَقَالَ  
لَا تَهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ  
اللَّهُ يُحِبُّهُ ۝

يَا ۲۲۳۲ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ  
ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيُّمَا  
تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۝

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَأَبِي طَلْبِيَّانٍ عَنْ  
جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ۝  
۲۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ  
التَّهْدِيبِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ  
لَاخْدِي بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا  
أَنَّ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ دَلَّهَ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ  
يَا جَلِيلُ مُسْتَسْتَقِيمٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ دَلَّتْ حَتَّى سَبَّ  
فَأَعَادَتْ الرَّسُولَ أَهْمًا أَفْسَمَتْ لَنَا قَبِيحًا فَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ

حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہلال نے اور ان سے ابو الریحان محمد بن  
عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ عرو بنت عبدالرحمن  
نے حدیث بیان کی، آپ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں  
تھیں، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو ایک ہم پر روانہ کیا۔ وہ صاحب  
اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم قل ہوا اللہ احد پڑھ کر  
تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ آنحضرت سے کیا، آنحضرت  
نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کیے ہوئے تھے  
چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے  
کہ یہ صفت اللہ کی ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں، آنحضرت نے  
فرمایا کہ انھیں بتا دو کہ اللہ بھی انھیں عزیز رکھتا ہے ۝

۱۲۳۳- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کو  
پکارو یا رحمن کو۔ جسے بھی پکارو گے تو اللہ کے اچھے  
نام ہیں ۝

۲۲۳۰- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی۔  
انھیں اعمش نے، انھیں زید بن وہب اور ابو طلیان نے اور ان سے  
جبر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں لکھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں لکھاتا ۝  
۲۲۳۱- ہم سے ابو الثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید  
نے حدیث بیان کی، ان سے عامر احول نے، ان سے ابو عثمان ہندی  
نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کے فرستادہ  
آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے جانچی میں مبتلا ہیں اور  
وہ آنحضرت کو بلارہی ہیں، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انھیں بتا دو  
کہ اللہ ہی کا وہ بھی ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا وہ بھی ہے جو  
اس نے دیا اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک متین وقت ہے۔  
پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور اس پر کار و ثواب کی نیت سے کریں۔  
صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور شریف



لائیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی کھڑے ہوئے دیکھ جب آپؐ ما جزائی کے گھر پہنچے تو بچہ آپؐ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسے وہ کسی مشکیزہ میں ہو۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے، اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ ہی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

۱۲۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”میں بہت روزی دینے والا

بڑی قوت والا ہوں۔“

۲۲۳۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے ان سے اعش نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبد الرحمن سہلی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تکلیف وہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کی املا دیتا ہے اور پھر بھی وہ انھیں صاف کرتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

۱۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ غیب کا جاننے والا

ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا“ اور بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور اس نے اپنے علم ہی سے اسے نازل کیا ہے۔ اور قدرت جسے اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ جنتی ہے وہ اسی کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اسی کی طرف قیامت کا علم لوٹا یا جائے گا۔

۲۲۳۳۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا۔ اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

اِنَّ مَبَادِئَ دَعَاؤِ بْنِ جَبَلٍ قَدْ فُتِحَ الْقَبِيُّ النَّبِيُّ وَ نَفْسُهُ تَقَعَّقُهُ كَمَا تَهَا فِي شَيْءٍ فَمَا ضَلَّ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هُنَا رَحْمَةُ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَلَمَّا نَزَحُوا اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ

۱۲۳۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّكْبِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُوْنُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يَجْعَلُهُمْ وَيَزُرُّهُمْ

۱۲۳۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عَلِيمُ الْغَيْبِ

فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا قَرَأَ اللَّهُ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تُحِيطُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضُمُّ إِلَّا بِعِلْمِهِ لَكِنَّهُ يَرُدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَجْعَلِي الظَّاهِرَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَ أَلْبَابُنَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَانِيْمُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَكْتُمُ الْأَرْضُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَيْبِ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْبَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرَمٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ  
لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنََّّهُ يَعْلَمُ  
الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ  
إِلَّا اللَّهُ ۝

باب ۱۳ قول الله تعالى السَّلامُ  
الْمُؤْمِنِي ۝

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا مُخِيزَةُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعْتَمِلُ خَلْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَتَقُولُ السَّلامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلامُ وَلَكِنْ قُولُوا  
الَّتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِبَاتُ السَّلامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
السَّلامُ عَلَيْنَا وَهَلْ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ۝

باب ۱۴ قول الله تعالى مَلِكِ  
النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ  
يُطْوِي السَّمَاءَ بِمِجْنَمِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ الْيَوْمَ  
مُلْكُكَ الْأَرْضُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالنَّبِيُّ وَالْأَرْضُ وَالْمَلَائِكَةُ

۲۲۳۴۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق  
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا  
ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ نظریں اس کا دراک  
نہیں کر سکتیں۔ اور جو کوئی کہتا ہے کہ آنحضورؐ غیب جانتے تھے تو  
وہ غلط کہتا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ  
کے سوا اور کسی کو نہیں ہے

۱۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ سلامتی دینے والا السلام ہے  
من دینے والا (مومن) ہے ۝

۲۲۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے  
حدیث بیان کی، ان سے مفروق نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق بن سلمہ  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم  
(ابتداءً اسلام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے  
اور کہتے تھے "السلام علی اللہ" تو آنحضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تو خود ہی  
"السلام" ہے، البتہ اس طرح کہا کرو "الَّتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّلِبَاتُ  
السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ" السلام علینا  
وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشهد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمدًا  
عبدہ رسولہ ۝

۱۲۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگوں کا بادشاہ" اس  
باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے ۝

۲۲۳۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب  
نے، انھیں سعید نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا  
اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے پیٹے گا۔ پھر فرمائے گا کہاں ہیں زمین کے  
بادشاہ؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری

واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے :

۱۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی غالب ہے حکمت

والا ہے۔ پاک ہے تیرے رب، رب عورت کی ذات، اللہ ہی کے لیے غلبہ ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔" (حدیث)

جس نے اللہ کے غلبہ اور اس کی صفات کی قسم کھائی، اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ "جہنم کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ کی قسم، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جئے گا، سب سے آخری دوزخی ہوگا جسے جنت میں

داخل ہونا ہے، اور کہے گا اے رب: میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور میں کچھ

نہیں مانگوں گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کہے گا کہ تمنا ہے لیے

یہ ہے اور اس سے دس گنا، اور ایوب علیہ السلام نے دعا کی "اور تیرے غلبہ کی قسم! تیری برکت سے مجھے کوئی

بے نیازی نہیں ہے"

قَدْ سَمِعْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ :  
بَابُ ۱۲۳۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ذَهَبَ الْغَلْبُ

أَحْكَمُكُمْ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ  
لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ

بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَلَسْتُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

جَهَنَّمُ قَطُ قَطُ دَعَرْتُكَ وَقَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَبْقَى نَجْلُ بَيْنِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِخْرُ  
أَهْلِ النَّارِ دُخُولَ الْجَنَّةِ يَقُولُ رَبِّ

اصْرِفْ دَجْوِي عَنِ النَّارِ لَا دَعَرْتُكَ  
لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ وَحُشْرَةُ امْتِثَالِهِ

دَقَالَ أَيُّوبُ دَعَرْتُكَ لَا غِنَى بَنِي  
عَنْ بَرَكَتِكَ :

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عِدَّةُ الْأَعْرَابِ  
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلُوفِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ

بِعِزَّتِكَ الْكَذِبُ إِلَّا أَنْتَ الْكَذِبُ لَا يَمُوتُ  
وَالْحَيُّ وَالْإِلَهُ يَمُوتُونَ :

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرْوُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ دَقَالَ  
بِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا بَيْزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ  
سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

۲۲۳۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین معلوف نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن

بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "تیرے غلبہ کی

پناہ مانگوں ہوں کہ کوئی مبودیر سے سوا نہیں، ایسی ذات جسے موت نہیں اور جن داس فنا ہو جائیں گے۔"

۲۲۳۸۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حروی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ

نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ میں ڈالا جائے گا..... اور

مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے

انس رضی اللہ عنہ نے، اور معمر سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلسل دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہے جائے گی کہ کیا ابھی اور ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سمٹ جائے گا اور اس وقت وہ کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ اللہ کم کی قسم، اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کرے گا اور وہ لگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے۔

۱۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔"

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ يُلْقَى فِيهَا دَقُّ تَقْوَلُ مَنْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعُ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ يَبْصُرُهَا إِلَى بَعْضِ ثَمَرِ تَقْوَلُ قَدْ بَعَثْتُكَ وَكَرَمَكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَنْمُلُ حَتَّى يُنْجِ اللَّهَ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهَا فَضْلَ الْجَنَّةِ

بَاب ۱۲۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مَجْشَعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِمْ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ ذَا الْجَنَّةِ حَقٌّ قَالَتَا رَحِمَنُ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ مَا غَضِبْتُ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسَدُّتُ وَفَاحَلَنْتُ أَنْتَ الرَّحْمَنُ لَدَلَهُ لِي غَيْرُكَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے سلیمان نے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمان و زمین کا رب ہے۔ حمد تیرے لیے ہی ہے تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اس میں ہیں تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمان و زمین کا نور ہے۔ تیرا قول حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری طاقت حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی سامنے تسلیم خم کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور تجھی سے انصاف کا طلبگار ہوں۔ پس میری مغفرت فرما۔ ان تمام چیزوں میں جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں گی۔ جو میں نے چھپا رکھی ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اسی طرح۔ اور بیان کیا کہ "تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔"

۱۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ بہت سننے والا بہت

واقفیت رکھنے والا ہے" اور امش نے تیم کے واسطے سے بیان کیا "ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے کہا "اسی اللہ کے لیے حمد ہے جو تمام آفاق و انفس میں سنتا ہے"۔ تم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ تعالیٰ

بَاب ۱۲۴۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ

سَمِيعًا بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

نے اس کی بات سن لی جو آپ سے اپنے غور کے بارے میں  
جھگڑا کرتی ہے :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْبَيْتِ  
تُجَادِلُكَ فِي رَوْحِهَا :

۲۲۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
رید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے  
اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ اور جب ہم ہندو پر چڑھتے تھے، تو  
بجیر کہتے تھے۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر رحم کھاؤ، اللہ  
بہرا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے، تم ایک بہت سننے والی بہت  
واقعہ کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاتے ہو۔ پھر آنحضرتؐ میرے  
پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں لاجل ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا۔  
آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ عبداللہ بن قیس ! لاجل ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو  
کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آپ نے فرمایا کہ  
کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمَّا  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ  
مُؤْمِنٍ قَالَ لَمَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ كُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كُنَّا نَقَالُ ارْبَعُوا عَلَيَّ  
أَفْسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونِ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا  
تَدْعُونِ سَمِيعًا لَمَّا قَرِبْنَا نُحَرِّقُ إِلَى عَلِيٍّ فَإِنَّا  
أَقُولُ فِي لَيْلِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ  
لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا بَنِي قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِنَ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَدَقَّ أَلَّا  
أَدْلُكَ بِهِ :

۲۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب  
نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں یزید نے، انھیں ابو الخیر  
نے، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، یا رسول اللہ ! مجھے ایسی  
دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔  
”اے اللہ ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو  
اور کوئی نہیں بخشتا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ  
تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے :

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخَيْرِ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ  
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَفْسِي طُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ  
إِلَّا أَنْتَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ :

۲۲۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب  
نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے عروہ  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے پکارا کہ کہا کہ  
اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انھوں نے آپ  
کو حجاب دیا :

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا  
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ  
إِنِّي لَأَسْمَعُ قَوْلَ قَوْمِكَ مَا رَدُّوا عَلَيْكَ :

۱۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہہ دیجیے کہ وہی قدرت  
والا ہے :

بِأَنَّ اللَّهَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ  
الْقَادِرُ :

۲۲۲۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی الموال نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محمد بن المنکدر سے سنا وہ عبد اللہ بن حسن کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے سوا دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے، اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ اس کام میں استخارہ (اچھا) طلب کرنا کہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت مانگتا ہوں اور تیرا فضل مانگتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کا بہت (پورا) جاننے والا ہے، اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے، اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس معاملے کا نام لینا چاہیے، کہ اس میں میرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔ یا اس طرح فرمایا کہ ”میرے دین اور عمارت اور میرے انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے تو اس پر مجھے قادر بنا دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بُرا ہے، میرے دین اور عمارت کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی ممکن کر دے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے۔“

۱۲۲۲۔ دلوں کا پھرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیرتے ہیں۔“

۲۲۲۴۔ مجھ سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس طرح کھاتے۔ نہیں! دلوں کو پھرنے والے کی قسم۔

۱۲۲۳۔ اللہ کے نافرمان نام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالجلال میں جلال عظمت کے معنی میں ہے

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدَرِ يَحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَذَا أَحَدُكُمْ يَا لَا مَرِي فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ وَدَسَائِلِكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ دَعَلُوكَ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ تَرَاهُ سَيِّئًا لِي وَعَيْبًا لِي فَخَيَّرْ بَيْنِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي أَمْرِي فَأَقْدِرْهُ لِي وَبَيِّرْهُ لِي فَخَيَّرْ بَيْنِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْنِي عَنْهُ وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ فَخَيَّرَ بَيْنَهُ

بَابُ ۱۲ مَقْلِبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَقَلِّبُ أَفْئِدَهُمْ وَآبْصَارَهُمْ

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ لَا وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ

بَابُ ۱۲ إِنَّ لِلَّهِ يَأْتِيَةً لِأَسْمَاءٍ لَا وَاحِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

الْبُرِّ اللَّطِيفُ ۝

البر یعنی اللطیف ۝

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لِسَانًا يَأْتِيهِ إِلَّا وَاحِدًا مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ ۝

۲۲۴۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبری ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نافر سے نام ہیں، جو انھیں یاد کر لے گا وہ جنت میں جائے گا احصیناہ یعنی حفظناہ ۝

۲۲۴۶۔ الشَّدَالِ بِاسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۲۴۴۔ اللہ کے ناموں کے ذریعہ مانگنا اور اس کے ذریعہ

وَالْإِسْتِعَاذَةُ بِهَا ۝

پناہ مانگنا ۝

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَغْبَرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَبَا أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنَفَةٍ تُوْبِهِمْ مَلَكَ مَوَاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَصَلْتُ جَنَّتِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَلْتُ نَسْتِي مَا عَفَرَ كَهَا وَإِنْ أَرْسَلَهَا فَأَحْفَظْهَا مَا تَحْفَظُ يَوْمَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ يَحْيَى وَبَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَاذَرُهُمْ وَأَبُو هُرَيْرَةَ طَسْمِعِيلُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّاحِظُ وَرَوَى قُاسِمُ بْنُ حَفْصٍ ۝

۲۲۴۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مغبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ صاف کر لے اور دعا پڑھے "اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں اپنا پہلو رکھتا ہوں (سوئے جاتا ہوں) اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو بقی رکھا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے اٹھا لیا تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت کرے گا۔ اس روایت کی متابعت یحییٰ اور بشر بن الفضل نے عبید اللہ کے واسطے سے کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور نہ ہیر، ابو ہریرہ اور اسماعیل بن کرکیان نے عبید اللہ کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ ان سے سعید نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اس کی روایت ابن عجلان نے کی، ان سے سعید نے، ان سے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس کی متابعت محمد بن عبدالرحمن الدردادی اور اسامہ بن حفص نے کی ۝

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْجٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا تَابَعَهُ مَا

۲۲۴۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے زہبی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی پر مردوں گا" اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے "تو تم تعریف اس اللہ کیلئے





ہوتا کہ ذبح کرتے وقت انھوں نے اللہ کا نام بھی بیاختایا تبیں تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔ اس روایت کی متابعت محمد بن عبدالرحمن اور دراوردی اور اسامہ بن حصص نے کی ہے۔

۲۲۵۲۔ ہم سے حصص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اوزان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میٹھ حوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہے۔

۲۲۵۳۔ ہم سے حصص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اوزان سے جنید رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن دیکھا تھا۔ پھر آنحضرت نے خلیہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح ابھی نہ کیا ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن حنیف نے اوزان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھایا کرو، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔

۱۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کے

ناموں کے متعلق بیانات اہل نجیب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا

”وذلك في ذات الاله“ اس مصرع میں انھوں نے لفظ

ذات کو اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

۲۲۵۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جابر ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو جن میں نجیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، بھیجا مجھے عبد اللہ بن عیاض نے خبر دی کہ حادث کی ما جزادی نے انھیں بتایا کہ جب لوگ نجیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے متفق ہوئے

اسم اللہ علیہا ام لا قال اذكروا انتم اسم الله واكلوا تا بعه فحدث ابن عبد الرحمن و المذرا و روى و اسامة بن حصص .

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا حَصَصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَتَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتِينَ يَسْتَعِي وَيَكْبِتُ .

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا حَصَصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنَيْدٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ دَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَدْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَدْبَحْ فَلْيَدْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ .

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لُعَيْبٍ حَدَّثَنَا وَرْقَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَثِيكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَنْ كَانَ كَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ .

۱۲۴۵۔ مَا يَذْكُرُ فِي الذَّاتِ وَ

الْغُوتِ . فَاسْمَى اللَّهُ وَقَالَ خَبِيبٌ دَ

ذَلِكَ فِي قَاتِ الْأَلِ فَذَكَرَ الذَّاتِ

بِاسْمِهِ تَعَالَى .

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ التَّقِيفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَشْرَةً مِنْهُمْ خَبِيبَ الْأَنْصَارِيِّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَازٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ

ادھر وہ قید میں تھے، تو اسی زمانے میں انھوں نے ان سے بال مؤذن نے کہے لیے اُسٹر لیا تھا۔ جب وہ لوگ غیبی رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر قتل کرنے لے گئے تو انھوں نے یہ اشعار کہے۔ (ترجمہ)۔

”اور جب سلمان ہولے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پروا نہیں کہ مجھے کس پہلو پر قتل کیا جائے گا اور میرا یہ فرمانا اللہ کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کرے۔“

پھر ابن الحارث نے انھیں قتل کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

۱۲۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”عسی علیہ السلام کی ترجمانی کرتے ہوئے، اور تو وہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو میرے دل (نفس) میں ہے۔“

۲۲۵۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا، اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

۲۲۵۷۔ ہم سے عبلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جحر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ ”میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

۲۲۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

اجتمعوا استعاز منها موسى يستجدها  
فلما خدجوا من الحرم ليقتلوه قال حبيب  
النصاري

دَسْتُ أَبَايَ حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا  
عَلَى آيِ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَصِيرِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ إِلَهِ وَلَنْ يَشَأَ  
يُبَارِكَ عَلَى أَوْصَالِ شَيْءٍ مَسْرَعِي  
فَقَتَلَهُ بَنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَّا بَابُهُ خَبَرَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا

بَابُ ۱۲۴۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيُعَذِّبُكُمْ  
اللَّهُ نَفْسَهُ . وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُ  
مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي  
نَفْسِكَ

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ  
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْمُومُ  
مِنَ اللَّهِ

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ  
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ هُوَ وَضَعُ  
عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ

علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اہل گروہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتے ہیں تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب آجاتا ہوں اہل گروہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتے ہیں تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں؛

۱۲۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی ذات کے سوا تمام چیزیں مٹ جانے والی ہیں؛"

تَعَالَىٰ أَنَا عِنْدَ ظِلِّ عِبْدِي فِي ذَرَاتٍ مَّعَهُ لَا دُكْرُفِي فَوَانْ دُكْرُفِي فِي نَفْسِهِ دُكْرُفِي فِي نَفْسِي وَإِنْ دُكْرُفِي فِي مَلَا دُكْرُفِي فِي مَلَا خَيْرٍ قَوْمُهُ فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِهَيْبَةٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَسْجُجٌ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً؛

آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتے ہیں تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں؛

باب ۲۲۴ قول اللہ تعالیٰ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ؛

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِكَ أَرْجُوكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْسَنُكُمْ شَيْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَلْسَرُ؛

باب ۲۲۵ قول اللہ تعالیٰ وَلَيُصَنِّعَنَّ عَلَىٰ غَيْبِي تَفْعَلِي وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَرِّي بِأَعْيُنِنَا؛

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ أَنَّ جَالًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ كَأَشَارَتِي بِهِ إِلَىٰ عَيْنَيْهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الَّذِي جَالٌ أَحْوَرُ الْعَيْنَيْنِ الْيُمْنَىٰ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ؛

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةَ قَالَ مِمَّتُكَ أَلَسَا حِينَ النَّبِيِّ

۲۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "آپ کہہ دیجئے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر بھیجے اور اسے عذاب نازل کرے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں؛ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے "یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی کہ "میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "یا تمہیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے" ذکر یہ بھی غلاب کی قسم ہے، تو آنحضرت نے فرمایا کہ "یہ آسان ہے۔"

۱۲۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نیکہ میری آنکھوں کے سامنے تیری پرورش ہو؛ اور ارشاد خداوندی "ہماری آنکھوں کے سامنے جاری تھی۔"

۲۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابِع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ جال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کا نا نہیں ہے اور آپ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور وہاں مسیح کی دائیں آنکھ کافی ہوگئی۔ جیسے اس کی آنکھ پر انگوڑ کا ایک ٹکڑا ہوا دانا ہوگا۔

۲۲۶۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَدَ إِنَّكَ ابْنُ آدَمَ أَغْوَسَ قَائِلًا رَبِّكَوَلَيْسَ بِأَعْوَرَ مَلَكُوتَ بَيْنَ حَيْنِيهِ كَمَا قَوْمُ

**باب ۱۲۹ قول اللہ تعالیٰ ہُوَ اللہُ الْخَالِقُ**  
الْبَارِئُ الْمُسَوِّرُ

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبُ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَتَاهُمَا مَبْرُؤًا سَيَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمِعُوا بِهِمَا فَلَا يَحْمِلُن مَسَآلُوهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزَلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمُ أَنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مِنْهُ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قُرْظَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ تَخْلُقُ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا

**باب ۱۳۰ قول اللہ تعالیٰ لِمَا خَلَقْتُ**  
يَبْدِئُ

۲۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ مُصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقِصُمُ اللَّهُ الْبُؤْسَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَقُولُونَ لَوْ أَنْتُمْ شَقَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَنَا أَدَمُ يَقُولُونَ يَا أَدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ عَلَى نَحْيٍ شَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا يَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ دَيْدُ كُرُ

سنا، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تجھے نبی بھی بھیجے، ان سب نے جھوٹے کانے سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ وہ کانانا ہوگا اور تمھارا رب کانانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "کافر"۔

۱۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے"

۲۲۶۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عفان نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن محیریز نے حدیث بیان کی، ابن سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ غزوہ بنو المصطلق میں انھیں باندیاں غنیمت میں ملیں تو انھوں نے جاہل کہ ان سے ہم بستی کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ قیامت تک جو بھی مخلوق پیدا ہوگی اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کھ دیا ہے۔ اور مجاہد نے قمرہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی چیز جو پیدا ہوتی ہے اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے

۱۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لما خلقت بیدی" (جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا)

۲۲۶۳۔ مجھ سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح مومنوں کو جمع کرے گا۔ پھر وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رب کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملتا۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا (اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا) اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کرو دیجیے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملے

لَهُمْ خُطْبَتُهُ الَّتِي آصَابَ وَكَيْنَ اُتُوا نُوحًا  
فَاتَى اَوَّلُ رُسُلٍ بَعَثَهُ اللهُ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ  
قَبْلُ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ  
خُطْبَتَهُ الَّتِي آصَابَ وَكَيْنَ اُتُوا اِبْرَاهِيْمَ  
فَحِيلَ الرَّحْمٰنِ قَيَّاوُنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خُطْبَايَاهُ الَّتِي آصَابَهَا  
وَكَيْنِ اُتُوا مُوسٰى عَبْدًا اَتَاهُ اللهُ التَّوْرَةَ  
وَكَلَّمَهُ فَكَلِمَاتٍ قَيَّاوُنَ مُوسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خُطْبَتَهُ الَّتِي آصَابَ  
وَكَيْنِ اُتُوا عِيسٰى عَبْدًا دَرَسُوْهُ وَكَلِمَتَهُ  
وَيُذَكِّرُ قَيَّاوُنَ عِيسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ  
وَكَيْنِ اُتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَيَّاوُنُ  
فَانْظُرْ فَاَسْتَاذِنَ عَلَى رَجْعِيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ  
فَاِذَا رَاَيْتُ رَجْعِيْ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا قَيَّدَ عَنِّيْ  
مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَّدَعَ عَنِّيْ لَعْنًا لِيْ اَرْفَعُ  
مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطِيْ مَا شَفَعْتُ  
فَاَحْمَدُ رَجْعِيْ بِمُحَامِدٍ عَلَيْهِمَا ثَمَرٌ اَشْفَعُ  
يَعْتَدِيْ حَدًّا فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعْ  
فَاِذَا رَاَيْتُ رَجْعِيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا قَيَّدَ عَنِّيْ مَا  
شَاءَ اللهُ اَنْ يَّدَعَ عَنِّيْ لَعْنًا لِيْ اَرْفَعُ مُحَمَّدٌ  
قُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطِيْ مَا شَفَعْتُ فَاَحْمَدُ  
رَجْعِيْ بِمُحَامِدٍ عَلَيْهِمَا ثَمَرٌ اَشْفَعُ يَعْتَدِيْ  
حَدًّا فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعْ فَاِذَا رَاَيْتُ  
رَجْعِيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا قَيَّدَ عَنِّيْ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ  
يَّدَعَ عَنِّيْ لَعْنًا لِيْ اَرْفَعُ مُحَمَّدٌ قُلْ يُسْمِعُ  
وَسَلْ تُعْطِيْ مَا شَفَعْتُ فَاَحْمَدُ رَجْعِيْ بِمُحَامِدٍ  
عَلَيْهِمَا ثَمَرٌ اَشْفَعُ يَعْتَدِيْ حَدًّا فَاَدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي السَّائِرِ

آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں اس کے ہوتی نہیں پھر وہ اپنی غلطی کا ان کے  
سامنے ذکر کریں گے، البتہ تم لوگ نور علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ  
وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔ چنانچہ سب  
نور علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی غدر کریں گے کہ میں اس کا  
اہل نہیں ہوں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھی۔ البتہ تم  
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں، سب لوگ ابراہیم  
علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں  
ہوں اور اپنی غلطیوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ موسیٰ  
علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انہیں  
توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے  
پاس آئیں گے لیکن آپ بھی غدر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور  
ان کے سامنے اپنی غلطی کا ذکر کریں گے۔ البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے  
پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی  
روح ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں  
اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ  
ایسے بندے ہیں کہ ان کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں معاف کر دی گئی تھیں۔  
چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ پھر  
اپنے رب سے شفاعت کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی  
پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا  
اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں چھوڑے سکے گا۔ پھر مجھ  
سے کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔  
شفاعت کرو، شفاعت منظور کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریف  
ان تعریفوں سے کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا  
اور میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا  
پھر میں لوگوں کا اور اپنے رب کو دیکھوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا  
اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر  
کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا، شفاعت  
کرو متھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی وہ تعریفیں  
کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور شفاعت کروں گا۔ چنانچہ پھر میرے

لیے حذر کر کر دی جائے گی اور میں انھیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں لوگوں کو اور کہوں گا اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوا ان کے جنہیں قرآن نے روک دیا ہے اور انھیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور جو کے دانے کے برابر بھی ان کے دل میں خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور ان کے دل میں گہیہوں کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔

۲۲۶۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابو الوناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اہل ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ اس نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔

۲۲۶۵۔ ہم سے مقدم بن محمد قال حدیثی عن النبی عن عیسیٰ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتھا قال ان اللہ یقیض یوم القیامۃ الارض ۛ ینکون السموات یمیدہ ثم یقول انا امک ربہا سیدہ مالک کے واسطے سے کہ اور عمر بن حزم نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے سنا، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔ اور ابو الیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ زمین کو اپنی سطح میں لے لے گا۔

لَا مَنْ حَبَسَهُ النَّارُ وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُذَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً ۝

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْدُ اللَّهُ مَلَأَى لَا يَبْقَعُهَا نَفَقَةٌ سَخَاءُ التِّلْكَ وَالتَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَاتِلًا لَمْ يَنْفُسْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرِضُهُ عَلَى الْمَاءِ وَيَبْدُ الْآخَرَى الْمَيْمَانُ يَنْفُسُ وَيَرْفَعُ ۝

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقْتَدِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَتِی النَّسِیْدُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عِیْسٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْیِضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْاَرْضَ ۛ ۛ یَنْکُونُ السَّمَوَاتُ یَمِیدَہ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا اَمْکُ رَبِّہَا سَیْدَہُ مَالِکُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَزْمَۃً سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ اَبْنِیْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَکَذَا وَقَالَ اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُو سَلَمَۃٌ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْیِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ ۝

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَكَثِيرَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَحْيَى جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْجَبَلَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى لَضْبِجٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَدَرُوا فِيهِ فُضِيلُ بْنُ عِيَّازٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ لِعُجْبًا وَتَصَدَّقَ لَهُ ۝

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْجَبَلَ وَالْخَلَائِقَ عَلَى لَضْبِجٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۝

**باب قول النبي صلى الله عليه وسلم**

وَسَلَّمَ لَا تَخْصَى أَحَدٌ مِنْ اللَّهِ وَقَالَ

مُحَمَّدٌ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا تَخْصَى أَحَدٌ مِنَ اللَّهِ ۝

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۲۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی انھوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا انھوں نے سفیان سے ان سے منصور نے اور سفیان نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ“ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ اس روایت میں فضیل بن عیاض نے منصور کے واسطے سے اضافہ کیا، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ پھر آنحضرتؐ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے ۝

۲۲۶۷۔ ہم سے عرب بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابراہیم سے سنا، کہا کہ میں نے علقمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابراہیم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا۔ زمین کو ایک انگلی پر روک لے گا، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر روک لے گا اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر ہنس دیے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ“

۱۲۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اللہ سے زیادہ

غیرت مند اور کوئی نہیں اور عبید اللہ بن عمرو نے عبد الملک

کے واسطے سے روایت کی کہ ”اللہ سے زیادہ غیرت مند

کوئی نہیں ۝

۲۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمرو

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے غیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وارد تھے اور ان سے غیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مذکر دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں پھر بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے بلاشبہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا، چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے جیسے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ آپ کہہ دیجیے کہ شہادت کے اعتبار سے کیا بے عزت بڑی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ”شی“ (چیز) سے تعبیر کیا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ”شی“ کہا۔ جبکہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے“

۲۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں انھوں نے ان کے نام بتائے۔

۱۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کا عرش یابی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے“ ابو العالیہ نے بیان کیا کہ ”استوی الی السماء“ کا مفہوم ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ ”فسوحن“ یعنی پھر انھیں پیدا کیا۔ مجاہد نے کہا کہ ”استوی“ بمعنی علا علی العرش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”مجید“ بمعنی کریم ہے۔ الودود بمعنی المحبیب، بولتے ہیں ”حمید مجید“ گو یا یہ فیصل کے وزن پر

أَبُوهُمَا نَحْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَثَّاقِ بْنِ كَاتِبٍ الْمُخْبِرَةِ عَنِ الْمُخْبِرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ نَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَكُنَّ بَيْنَهُ وَالسَّيْفِ غَيْرُ مُسْتَفِيدٍ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَجَّبُونَ مِنْ غَيْرِهِ سَعْدُ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْبَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْبَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرِهِ اللَّهُ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدُورُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبَ الْمُبْتَذِرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمُدْحَضَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ۝

باب ۲۵۲ قُلْ أَتَى شَيْءٌ أَكْبَرُ مِمَّا هَدَاكَ دَسَى اللَّهِ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلْ اللَّهُ دَسَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صَفَاتُ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۝

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ سَمَاءُ ۝

باب ۲۵۳ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يَقَالُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ



كَأَنَّهُ قِيلَ مِنْ تَاجِدٍ مَحْمُودٍ  
مِنْ حَمِيدٍ

ماہر سے ہے اور محمد، حمید سے ہے :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ  
ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَأَلْتُ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ  
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبُلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ  
قَالُوا بِفَرْتَنَةٍ مَا عَطَيْنَا فَمَا خَلَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ  
الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبُلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ لَإِذْ  
لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا أَقْبَلْنَا جِئْنَاكَ  
لِنَنْتَفِعَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ آدِلٍ هَذَا  
الْأَمْرُ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ  
قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الْمَدَائِكِ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا عُمَرَانُ أَدْرِيكَ نَأْتَتْكَ فَقَدْ  
ذَهَبَتْ فَأُطْلِفْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا الشَّرَابُ  
يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَآيَعَالُ اللَّهِ كَوَدِدْتُ أَنَّهُمَا قَدْ  
ذَهَبَتْ وَلَوْ أَقْبَرُ

۲۲۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی حُمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے  
اعمش نے، ان سے جامع بن شداد نے، ان سے صفوان بن عرقہ نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تميم کے کچھ لوگ آئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو تميم! بشارت قبول کرو، انھوں  
نے اس پر کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دے دی۔ اب ہمیں بخشش بھی  
دے دیجیے۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ  
اے اہل یمن! بنو تميم نے بشارت نہیں قبول کی، تم اسے قبول کرو، انھوں  
نے کہا کہ ہم نے قبول کر لی۔ ہم آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ  
دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس دنیا کی ابتداء کے متعلق  
پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں  
تھی اور اللہ کا عرش بانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمان و زمین پیدا کیے اور  
روح محفوظ میں ہر چیز کھڑی دی۔ (عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) مجھے  
ایک شخص نے آکر خبر دی کہ عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔  
چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے ادا اس کے  
درمیان ریت کا چٹیل میدان حائل ہے۔ اور خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ  
وہ چلی ہی گئی ہوتی اور میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا :

۲۲۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا، جو  
دن رات وہ کرتا رہتا ہے، کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین و آسمان  
کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے اس سارے خرچ نے اس  
میں کوئی کمی نہیں کی۔ جو اس کے ہاتھ میں ہے ادا اس کا عرش بانی پر  
ہے ادا اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا، اور  
جھکاتا ہے :

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَإِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيصُهَا نَفَقَةٌ سَحَابٌ  
الْكَلِيلُ وَالْغَمَامُ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلَقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ طَوَّاهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ  
وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبَيْتُهُ وَالْأُخْرَى الْفَيْضُ  
يَرْفَعُ وَيَغِيصُ :

۲۲۴۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ



ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی، صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو دے دیں؟ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ہر درجہ درجہوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیان درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا غرض ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابو ذر! کیا تمہیں معلوم ہے، یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور نجد کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرات کے مطابق۔

۲۲۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سبا نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سبا نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش کی اور سورہ توبہ کی آخری آیت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی۔ یہ آیات مجھے کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ“ سورہ بارات کے آخر تک۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے یہی حدیث اور بیان کیا کہ ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الْيَتِيمَ وَيَدْرِفَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَحِي النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْغَزْدُ دَسَ كَوَانَهُ أَوْ سَطُ الْجَنَّةِ دَاخِلُ الْجَنَّةِ دَفَوْقَهُ عَوْدُ الرِّحْلِينَ رَمْنَهُ تَفَجَّرَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ ۝

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيَّنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ نِيلَ لَهَا الرُّجُوعُ حَيْثُ جِئَتْ فَتَطْلُعُ مِنْ مَخْرَجِهَا ثُمَّ تَأْذِنُ ذَلِكَ مُسْتَقَرًّا لَهَا فِي بِلَادِهِ عَبْدُ اللَّهِ ۝

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَبَابٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ سَبَابٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَتَبِعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوجَ التَّوْبَةَ مَعَ ابْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَوْاجِدَهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى حَارَمُوا بَرَاءةً ۝

۲۲۷۸۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

۲۲۷۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے پکڑے کھڑے ہوں گے اور ما جشون نے عبداللہ بن فضل سے روایت کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”فرشتے اور روح القدس

اس کی طرف چڑھتے ہیں۔“ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ”اس کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں“ اور ابو ہریرہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ مجھے اس شخص کی خبر لا کر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے۔ ذی الطاریح سے مراد فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعْنَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (لَعَلَّيْكُمْ الْخُلُومُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)؛

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَادًا أَنَا مُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَ قَالَ أَلَمْ أَجْشُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُؤْتَى مُوسَى أَخَذَ بِالْعَرْشِ؛

بِأَجْزَالٍ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ دُرُودًا لِيَوْمٍ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَّغَ أَبَا ذَرٍّ تَبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا خَيْرَ أَعْلَمُ لِيْ عَلِمَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُذْعَرُ أَتَاهُ يَا نَبِيَّ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ تَجَاهِدُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يُدْفَعُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ يُقَالُ ذِي الطَّارِحِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ

إِلَى اللَّهِ؛

۲۲۸۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ  
فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَهِونَ  
فِي صَلَوةِ النَّصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرِضُ الَّذِينَ  
بَانُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ  
كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكَتُكُمْ وَهُمْ  
يُصَلُّونَ وَإِنَّا نَسْأَلُهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ  
ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
زَيْنَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ  
بِعَدْلِ تَمَرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى  
اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانِهِ ثُمَّ  
يُورِثُهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِثُ أَحَدُكُمْ فُلُوهُ حَتَّى  
تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ  
إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ ۝

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي أَعْلَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُدْعُو بِهِمْ عِنْدَ الْكَوْبِ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَدِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ  
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ أَوْ ابْنِ نَعْمٍ شَقَّ قَبِيصَةُ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبِيَّةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ  
وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ تَصْرِفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یکے  
بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور ہر عصر اور  
فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں، جنہوں نے رات  
تمہارے ساتھ گزاری ہوئی ہے پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے  
پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب اطلاع رہتی ہے، پوچھتا ہے کہ  
میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال  
میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی  
وہ نماز پڑھ رہے تھے اور خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کی برابر بھی  
صدقہ کیا، اور اللہ تک حلال کمائی ہی پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے  
دائیں ہاتھ سے قبول کرے گا اور صدقہ کرنے والے کے لیے اس میں  
بڑھا تا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جیسا ہو جاتا ہے اور وہ قاتلے  
اس کی روایت عبداللہ بن دینار سے کی، انھوں نے سعید بن لیسا سے  
انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہ اللہ کی طرف پاک چیز ہی جاتی ہے ۝

۲۲۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے  
یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن قتادہ نے حدیث بیان کی  
ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پریشانی کے وقت  
کہتے تھے ”کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو عظیم ہے اور بڑبار ہے  
کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی مہبود اللہ کے  
سوا نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے ۝

۲۲۸۲۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابن نعم یا ابو نعم  
نے۔ قبیسہ کو شک تھا۔ اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے اسے چار  
 آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔

ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ان کے والد نے، انھیں ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے میں سے کچھ کچا سونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آنحضرت نے اسے اقرع بن حابس خطلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاش العامری اور زید الخلی الطائی میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں اس کے فریاد ان کی تالیف قلب کرتا ہوں پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، ڈاڑھی گھٹی تھی، دونوں رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈرو، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا۔ اس نے مجھے زمین پر سائیں بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پھر حاضرین میں سے ایک صاحب نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو آنحضرت نے منع فرمایا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیے جائیں گے جس طرح تیرکان سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بہت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا دور پایا تو انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

۲۲۸۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعشن نے، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوزد عنی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ”والشمس تجري مستقرها“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

۱۲۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس دن بعض چہرے ترو تازہ

ہونگے وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔“

۲۲۸۴۔ ہم سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی ان سے خالد اور شیم

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَكَتْ عَلِيٌّ وَهُوَ يَأْتِيَنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبِيَّةٍ فِي ثَوْبَيْهَا فَتَسْمُهَا بَيْنَ الْأَفْرَجِ بْنِ حَابِسٍ الْخَطْلِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَلِيلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نَبَهَانَ فَتَخَضَّعَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِمْ صَادِيقُ أَهْلِ جَنْدٍ وَبَدْنَا قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ هَذَا مَا قَتَلَ رَجُلٌ غَارِبُ الْعَيْنَيْنِ تَأْتِيُ الْعَجَمِينَ كَثُفُ الْبَحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ فَعَلَوْهُ التَّارِيسَ فَقَالَ يَا هَئِمْدُ أَتَيْتُ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُعْطِيهِ اللَّهُ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْتِي مَتًى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونَ فَمَاَنَّ رَجُلٌ مِمَّنْ الْقَوْمُ قَتَلَهُ أَنَا هُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّْا وَدَّيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ مِنْ ضُفْضِي هَذَا قَوْمًا يَفْرَعُونَ الْفُلَانَ لَا يَجِوُ وَدَّ حَنَا جِرْهُمُ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرَوِّقُ السَّهْوَرِ مِنَ التَّوَمِيَّةِ يَغْتَنُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَدْنَانِ لَيْنُ أَدْرَكْتُهُمْ لَا قَتَلْتُهُمْ قَتَلَ عَادٌ ۝

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ تَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ ۝

۱۲۵۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى - وَجُوهٌ

يَعْرِضُونَ نَارُكُمْ إِلَى رَبِّهَا نَارُكُمْ ۝

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔ پس اگر تمہیں اس کی استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں مستحبی نہ ہو تو ایسا کر لو۔

۲۲۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن یوسف الیربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

۲۲۸۶۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جضی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے بیان بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

۲۲۸۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عطاء بن یدریش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت نے پوچھا کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا کیا جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

وَهُمْ يَنْظُرُونَ عَنْ أَسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَفْعَلُوا.

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يُونُسَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عِيَانًا.

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بِيَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرُونَ هَذَا لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ.

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَضَامُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تَضَامُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاتَّكُمُ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قِيْلَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ قِيْلَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
النَّارَ الْقَمَرُ وَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
الطُّلُوعَ يَتَّبِعْهُ هَذِهِ اِلْمَآءُ فِيهَا  
شَايِعُهَا اَوْ مَنَّا فَعَمَّا شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ قِيْلَ يَتَّبِعُ  
اللَّهُ قِيْلَ اَنَا رَجُلٌ قِيْلَ لَوْ هَذَا مَكَانُنَا  
حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْتَاهُ  
قِيْلَ يَتَّبِعُ اللَّهُ فِي صَوْرَتِهِ اَلَيْسَ يَعْرِفُوْنَ قِيْلَ  
اَنَا رَجُلٌ قِيْلَ لَوْ اَنْتَ رَبُّنَا قِيْلَ تَتَّبِعُوْنَهُ وَ  
يُصَوِّبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ جَهَنَّمَ مَا كُوْنُ اَنَا  
وَأُمِّي اَدَلَّ مِنْ يُجْبِرُهَا وَلَا يَتَّكِلُ يَوْمَئِذٍ  
إِلَّا التَّرْسُلُ وَدَعْوَى التَّرْسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللَّهُمَّ  
سَلِّ وَسَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَابِيبٌ مِثْلُ شَوْكِ  
السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا فَارْجِعْ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ  
أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدَرُ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفُ  
النَّاسُ بِأَعْيَالِهِمْ فَمِنْهُمْ الْمُؤْمِنُ يَتَّقِي بِعَمَلِهِ  
أَوِ الْمُؤْمِنُ يَتَّقِي بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخَدَّلُ أَوِ الْهَازِلُ  
أَوْ نَحْوَهُ ثُمَّ يَتَّبِعُنِي حَقًّا اِذَا نَزَعَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ  
بَيْنَ الْعِبَادِ وَارَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ ارَادَ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمْرًا لَمْ يَلَاكُ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ  
النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُفْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ ارَادَ  
اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ وَمَنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ تَتَّبِعُوْنَهُمْ فِي النَّارِ يَا قِرَ السُّجُودِ تَأْكُلُ  
النَّارُ ابْنَ آدَمَ لَا أَغْرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى  
النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَغْرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ  
قَدْ اسْتَجَرُوا فَيَصْبُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوَةِ  
فَيَنْبَتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِيلِ  
السَّيْلِ ثُمَّ يَنْفُخُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ  
وَيَنْفُخُ رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ أَخْرَجُ

لوگوں کو حج کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا اس  
کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ سورج کے  
پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا  
اور جو بتوں کی عبادت کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا پھر یہ است  
باقی رہ جائے گی، اس میں اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے، یا  
منافی ہوں گے، ابراہیم کو شک تھا پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا  
کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم ہیں رہیں گے یہاں تک  
کہ ہمارا رب آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچانیں گے  
چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صودت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں  
گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے  
چنانچہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم کی پشت پر صراط نصیب  
کر دی جائے گی۔ اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو یاد کرنے  
والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء کلام کر سکیں گے اور انبیاء کی  
زبان پر ہوگا اے اللہ! محفوظ رکھ، محفوظ رکھ، اور جہنم میں سعدان کے  
کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے، لوگوں  
نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے  
کہ اس کا طول و عرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ وہ لوگوں کو ان  
کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے، تو ان میں سے وہ ہوں گے جو  
بالک ہمنے والے ہوں گے اور اپنے عمل کی وجہ سے باقی رہ جائیں گے  
یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے اور ان میں سے بعض نکڑے کر دیے  
جائیں گے یا بدلہ دیے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کیے۔ پھر  
اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ  
ہوگا اور درخیزوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا  
تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے  
تھے انہیں جہنم سے نکال لیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا  
چاہے گا، ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا چنانچہ  
فرشتے انہیں سمیٹوں گے اور جہنم میں پہنچائیں گے۔ جہنم ابن آدم کا  
ہر عضو ہضم کر دے گی سوا سجدہ کے اثر کے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر



أَهْلُ النَّارِ دُخُلُوا الْجَنَّةَ قِيْلَ أَتَدْرِكُ أَصْرُفَ  
وَجُهِىَ عَنِ النَّارِ كَيْفَ قَدْ قَسَبْنِي رِيْعُهَا وَآخِرُفِي  
ذِكْرًا وَهَذَا قِيْدُهَا اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدَّ عُمُوهُ  
ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ  
أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَكَ قِيْلَ لَا وَعَزَّتْكَ لَا أَسْأَلُكَ  
غَيْرَكَ وَدُعِي رَبِّي مِنْ عُمُوهُ وَمَوَائِقِي مَا  
شَاءَ قِيْضِرُفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ كَيْدًا أَقْبَلَ  
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَسْأَلُكَ ثُمَّ يَقُولُ أَفِي رَبِّي قَسَبٌ مِثْلِي بَابِ  
الْجَنَّةِ قِيْلَ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيتَ عُمُوْدَكَ  
وَمَوَائِقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ  
أَبَدًا أَوْ يَلِكُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ قِيْلَ أَفِي  
رَبِّي رِيْدُ عَمَّا اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ  
أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَكَ قِيْلَ لَا وَعَزَّتْكَ  
لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَكَ وَدُعِي مَا شَاءَ مِنْ عُمُوْدٍ وَ  
مَوَائِقِي قِيْلَ قِيْلَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ  
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَرَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَرَأَى  
مَا فِيهَا مِنَ الْخَبَرَةِ وَالشُّرُورِ فَيَسْأَلُ مَا شَاءَ  
اللَّهُ أَنْ يَسْأَلَ ثُمَّ يَقُولُ أَفِي رَبِّي أَدْخَلَنِي  
الْجَنَّةَ قِيْلَ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيتَ عُمُوْدَكَ  
وَمَوَائِقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ  
قِيْلَ قِيْلَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ قِيْلَ أَفِي  
رَبِّي لَا أَكُونُ أَشْفَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدَّ عُمُوْ  
حَتَّى يَصْحَبَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا صَحِبَكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ  
ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَا تَمْنَهُ  
فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَسَبَّى حَتَّى لَانَ اللَّهُ لَيْدَ حِرُّهُ  
يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ  
قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ  
ابْنِ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ

حرام کیا ہے کہ وہ مسجد کے اثر کو جلائے۔ چنانچہ یہ لوگ جہنم سے اس  
حال میں نکلے جائیں گے کہ یہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آبِ حیات  
ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس  
طرح سیلاب کے کڑے کرکٹ سے سبزہ اگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ  
بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا ایک شخص باقی رہ جائے گا  
جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری  
فرد ہوگا۔ وہ کہے گا اے رب! میرا چہرہ دوزخ سے پھرنے کیونکہ مجھے  
اس کی ہولانے ہلکان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے بھلسا ڈالا ہے۔  
پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ  
چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو  
اور مجھ سے مانگے گا، وہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا  
اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے  
عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھردیگا۔  
پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر  
خاموش رہے گا جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا  
پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے، اللہ  
تعالیٰ کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے دیدیا  
ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہ مانگے گا۔ افسوس ابن آدم! تو کتنا  
عہد شکن ہے۔ پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا۔ آخر  
اللہ تعالیٰ پرچہ گا کیا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو اور اس کے  
سوا کچھ مانگے گا، وہ کہے گا تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور کچھ  
نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص عہد و پیمان کرے گا۔  
چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پھر جب وہ جنت  
کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی  
اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر صلابت اور مسرت ہے، اس کے  
بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے رب!  
مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان  
نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیدیا اس کے سوا اور کچھ نہیں  
مانگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! تو کتنا عہد شکن ہے

لَا يَرْدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَ عَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا خَفِضْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنَّي خَفِضْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ الرَّجُلُ اخْرَأْ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ :

وہ کہے گا اے رب مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بزرگت دینا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر سنسن دے گا۔ جب سنسن دے گا تو اس کے متعلق کہے گا کہ اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے کہے گا اپنی آرزو میں بیان کرو۔ وہ اپنی تمام آرزو میں بیان کرے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلانے لگے، وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز یہاں تک کہ اس کی آرزو میں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزو میں اور انھیں جیسی اور انھیں ملیں گی۔ عطا دیں یزید نے بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، ان کی حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے۔ البتہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”یہ اور انھیں جیسی تھیں اور ملیں گی“ تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دس گنا اے ابو ہریرہؓ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کا یہی ارشاد یاد ہے کہ ”یہ اور انھیں جیسی اور اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ سے میں نے آپ کا یہ ارشاد یاد کیا ہے کہ ”تمہیں یہ سب چیزیں ملیں گی اور اس سے دس گنا اور“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَالِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَصَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ أُنْتِجَا مَعَهُ قَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كُنْتَ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَأَنْتُمْ لَا تَضَارُونَ رُؤْيَا رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ ثُمَّ قَالَ يَنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يُعْبَدُونَ فَيَذْهَبُ الْمُصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَالْمُصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَالْمُصْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاحِشٍ وَغُلَامَاتٍ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تَعْرُفُ كَانَتْهَا سَرَابٌ فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ

۲۲۸۸ - ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم سورج اور چاند کو دیکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہو جبکہ آسمان صاف ہو؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں دشواری نہیں پیش آئے گی، جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دہنے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودانِ باطل کے پجاری اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے تھے، ان میں نیک و فاجر دونوں ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ بھی ہوں گے۔ پھر

دور رخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی، وہ ایسی ہوگی جیسے ریت کا میدان ہوتا ہے۔ پھر ہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انھیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ خدا کے نبی ہی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں میرا پ کیا جائے، ان سے کہا جائے گا کہ بیو، اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کے نبی ہی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ میرا ب کیے جائیں، ان سے کہا جائے گا کہ بیو، اور انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے نیک و بد کار دونوں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکتے ہوئے ہو۔ جبکہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جباران کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آنے لگا جس میں انھوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ اور کہیں گے کہ میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا کیا تمھیں اس کی کوئی نشانی یاد ہے؟ وہ کہیں گے کہ ”ساق“ (پنٹلی)، پھر اللہ اپنی ساق کو کھولے گا اور ہر ٹخنوں اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائے گا۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو ریاء اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی۔ پھر انھیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور انکڑے ہوں گے اور چوڑے گوکھریوں کے اور ایسے مڑے ہوئے کانٹے ہوں گے جیسے نجد میں ہوتے ہیں، انھیں سوال کیا جاتا ہے ٹخنوں اس پر سے چشم ندن میں بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور

مُزَوِّجِينَ اِلَیْهِ قِيْلَ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ مَا حَبَبَ وَلَا وَكَلَهُ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ اَنْ تَسْقِيَنَا قِيْلَ اَشْرَبُوا فَيَنْسَا قَطْوَنَ فِيْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُعَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ بْنَ اِلٰهٍ قِيْلَ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ مَا حَبَبَ وَلَا وَكَلَهُ فَمَا تُرِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ اَنْ تَسْقِيَنَا قِيْلَ اَشْرَبُوا فَيَنْسَا قَطْوَنَ حَتّٰی يَنْبِئُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ نَجْرٍ قِيْلَ لَكُمْ مَا يَخْبِيْكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَاَرَأَيْتُمْ اِنْ دَخَلْنَا اَحْوَجَ مِنَّا اِلَيْهِ الْيَوْمَ هَا نَا سَمِعْنَا مَنَادًا يَّبْنَادُنِيْ لِيَلْحَقَ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَ اَلَمَّْا تَنْتَظِرُنَا قَالْ قِيْلَ تَبْهَمُ الْجَنّٰتُ فِيْ مَوَدَّةٍ غَيْرِ مَوَدَّتِهِ الَّتِي رَاَوْهَ فِيْهَا اَذَلْ مَرَّةً قِيْلَ اَنَارَكُمْ فَيَقُولُونَ اَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يَكْفِيْكَ اِلَّا الْاَنْبِيَاءُ قِيْلَ هَلْ يَنْصُرُكَ رَبُّكَ اِيَّاهُ تَعْرِفُونَ فَيَقُولُونَ الشَّامِيُّ يَكْفِيْكَ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ قِيْلَ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَ سَمِعَهُ يَقْدُ هَبْ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوْذُ ظَهْرُهُ لِمَقَامٍ وَّاحِدٍ اَلَمْ يَكُنْ فِي الْاَحْسَرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْحَسَرُ قَالْ مَدَّ حَصَةً مَّزَلَتْ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ دَكَاكِلِيْثٍ وَ حَسَلَهُ مُقْلَطَحَةٌ بِمَا شَوَّكَهُ عَقِيْقًا يَكُونُ يَجْبَدُ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهِمَا كَالظَّرِيْ كَالْبَرْقِ وَ كَالْمُرْجِ وَ كَالْجَارِيْدِ الْخَيْلِ وَ الْوَلَكَابِ قَتَا مِمَّسْكَ وَ نَاجٍ مِّنْ حُدُوْشٍ وَ مَكْدُوْشٍ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی يَمُوْا خِرْهُمُ يَسْتَعْبُ سَحْنًا فَمَا اَنْتُمْ بِاَسَدٍ لِّىْ مَنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ نَكُوْ مِنْ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَلَا رَاَدَ اَلَهُمْ قَدْ

تَجَوَّزُوا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانَنَا كَمَا نُوَلِّهِمْ  
يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيُصُومُونَ مَعَنَا دَائِعْمَلُونَ مَعَنَا  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ تُحَرِّقْ  
قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَ  
يَحْزَمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ  
تَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ دَرِئًا إِلَى أَنْصَابٍ سَاقِيَةٍ  
فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا  
فَمَنْ دَجَّدَ ثُمَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نَضِيفٍ مِنْ إِيمَانٍ  
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ  
فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَمَنْ دَجَّدَ ثُمَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ  
ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ  
عَرَفُوا قَالَ أَبُو مَعِيذٍ فَإِنْ تَوَضَّعْتُ قُوَّتِي فَأَفْرَدَ مَا  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَنُكَ حَسَنَةً  
يُضَاعِفْهَا فَيُشْفَعُ النَّبِيُّ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ  
فَيَقُولُ الْحَبَابُ لَيْقَيْتُ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً  
مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ اْمْتَحَشُوا فَيُلْقُونَ  
فِي نَهْرٍ بِأَنْوَاعِهِ الْحَتَّةُ لَهَا مَاءٌ الْحَيَاةِ  
فَيَنْبُتُونَ فِي حَاقِئِهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي  
حَبِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الْقَهْقَرَةِ  
إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّهْسِ مِنْهَا  
كَانَ أَحْضَرُ دَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ  
فَيُخْرِجُونَ كَأَنَّهُمْ أَلْوَلُوهُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَائِهِمْ  
الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
هَذَا لَدَيْ عَتَقَاءِ الرَّحْمَنِ ادْخُلْهُمْ الْجَنَّةَ يُغِيرُ  
عَمَلُ عَمَلُوهُ وَلَا خَيْرَ قَدْ مَوَّهَ فَيَعَالُ لَهُمْ تَكْمُ  
عَمَارًا يَتَمَّ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ حُجَّاجُ بْنُ وَهَّابٍ  
حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْلَسُ  
الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهْبُوا بِذَلِكَ

سوار کی طرح نذر بائیں گئے، ان میں سے بعض تو صحیح سلامت نجات  
پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر پختہ نکلنے والے  
ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا۔  
تم آج مجھ سے حق کے معاملے میں اس قدر سخت نہیں ہو جیسا کہ اس  
دن اللہ کے سامنے مؤمن کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں  
میں سے انھیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے  
بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے  
رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے دینک اعمال کرتے تھے۔  
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار  
کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ اور اللہ ان کی صورتوں کو دوزخ  
پر حرام کرنے کا چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم  
میں قدم اور آدھی پٹلی تباہ ہوئی ہے۔ چنانچہ جنھیں وہ پہچانیں گے  
انھیں نکالیں گے۔ پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا  
کہ جاؤ اور جس کے دل میں آٹھ دینار کے برابر بھی ایمان ہو، اسے  
نکال لو۔ چنانچہ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اسے نکالیں گے۔ پھر وہ  
واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں  
خود برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو  
نکالیں گے، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق  
نہیں کرتے تو آیت پڑھو ”اللہ تعالیٰ خود برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا“  
اگر شک ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔ پھر انبیاء اور مؤمنین اور فرشتے شفاعت  
کریں گے اور دوزخ مجرمت کا ارشاد ہوگا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی ہے  
چنانچہ جہنم سے ایک ٹھٹی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ  
ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سامنے ایک نہر میں ڈال دیے  
جائیں گے جسے آپ حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے  
سے اس طرح آگ آئیں گے، جس طرح سیلاب کے کڑے کے کڑے  
سے سبز اگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے  
کنارے دیکھا ہوگا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز اگتا ہے  
اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے  
جیسے موتی۔ اس کے بعد ان کی گردنوں میں مہریں ڈال دی جائیں گی۔

فَيَقُولُونَ لِمَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَىٰ رَبِّنَا فَمُبْرَحًا مِنْ تَمَكِّنَاتِنَا  
 نَيَّا نُونِ اَدَمَ فَيَقُولُونَ اَنْتَ اَدَمُ الْاَوَّلَانِ خَلَقَكَ  
 اللَّهُ بِبَدَنِهِ دَا سَكَتَكَ جَنَّتَهُ وَاسْمَكَ لَقَ  
 مَلَا يَكُنْهُ دَعَلَمَكَ اَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ لَتَسْتَفْعَمَنَّ  
 عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّىٰ يُرِجَّحَنَا مِنْ تَمَكِّنَاتِنَا هَذَا قَالَ  
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ قَالَ دَيْدُ كُرْ حَطِيئَتُهُ الْتَبَّ  
 اَصَابَ اَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَبَّيْ عَنْهَا وَلَكِنْ  
 اُنْشَا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ  
 فَيَا نُونِ نُوْحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ دَيْدُ كُرْ  
 حَطِيئَتُهُ الْتَبَّ اَصَابَ سُؤَالَهُ رَبِّهِ يَغْيِرُ عَلَيْهِ  
 وَلَكِنْ اُنْشَا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمَنِ قَالَ  
 فَيَا نُونِ اِنَّا هِيْمُ فَيَقُولُ اِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ  
 يَدُ كُرْ تَلَتْ كَلِمَاتٍ كَذَّبَتْ وَلَكِنْ اُنْشَا مُوسَىٰ  
 عَبْدًا اَتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ وَفَرَّيْهِ عَجَبًا  
 قَالَ فَيَا نُونِ مُوسَىٰ فَيَقُولُ اِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ  
 يَدُ كُرْ حَطِيئَتُهُ الْتَبَّ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسِ  
 وَلَكِنْ اُنْشَا عِيسَىٰ عَبْدًا لِلَّهِ وَرَسُولُهُ دُرُوحَ  
 اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ قَالَ فَيَا نُونِ عِيسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ  
 هُنَا كُمْ وَلَكِنْ اُنْشَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَبْدًا اَعْفَا اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
 وَمَا تَأَخَّرَ فَيَا نُونِ فَاَسْتَاذُنْ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِهِ  
 فَيُؤَدِّنْ لِي عَلَيْهِ فَاذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاحِدًا  
 قَبْلَهُ عِشِّي مَا شَاءَ اللَّهُ اَنْ يَدْعَنِي فَيَقُولُ اَرْفَعُ  
 مُحَمَّدًا وَقُلْ لِيْسَمَ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ وَسَلْ تُعْطُ  
 قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُنْبِئُ عَلَىٰ رَبِّي بِثَنَائِهِ وَتَحْمِيدِهِ  
 يُعَلِّمُنِيهِ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَاُخْرِجُهُ فَاَدْخِلُهُ  
 الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادَةُ وَصِيَّتُهُ اَيْضًا يَقُولُ فَاُخْرِجُهُ  
 فَاُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ اَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ  
 اَعُوذُ فَاَسْتَاذُنْ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤَدِّنْ لِي عَلَيْهِ

اور انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انھیں "عقواء الرحمن" درجہ کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ) کہیں گے، انھیں اللہ نے بلا عمل کے جو انھوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو، جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور تمنا ہی اور۔ اور حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے جہم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومنوں کو روک رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ کاش کوئی ہمارے رب سے ہماری شفاعت کرتا کہ ہمیں اس حالت سے نجات ملتی۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے جبرائیل میں اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں مقام عطا کیا، آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں تاکہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ بیان کیا کہ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو باوجود مانعت کے درخت کھا لینے کی وجہ سے ان سے ہوئی تھی۔ اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا۔ چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو بغیر علم کے اللہ رب العزت سے سوال کر کے انھوں نے کی تھی اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ بیان کیا کہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی ہذر کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور آپ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں آپ نے غلط بیانی کی تھی اور کہیں گے کہ مومنوں علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بند ہیں جنہیں اللہ نے تدریت دی، انھیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور ان سے سرگوشی کی۔ بیان کیا کہ پھر لوگ مومنوں علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور آپ اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ایک شخص کو قتل کر کے آپ نے کی تھی، البتہ عیسیٰ

علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کی مدوح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ آپ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ مجھے جیت تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے مدفع کی جگہ کی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری مرتبہ اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ رب العزت کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یونہی چھوٹے رکھے گا۔ پھر فرمائے گا محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لیے مدفع کی جگہ کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہوگا یعنی جنہیں ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ”قریب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا“۔ فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا قِيدَ عُنَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَّ عَنِّي ثُمَّ يَرْفَعُ رُفْعًا مَحْمُودًا وَيُسْمِعُ دَاشِقًا لُشَقِّمْ وَسَلَّ نَعَطًا قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبِتُ عَلَى رِجْلِي يَتَنَازَعُ وَتَحْمِيصُ يَعْلَمُ بَيْنَهُ قَالَ ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَعْبُدُ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاَخْرُجُ فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَادْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ النَّارِ لَيْثَةً فَاسْتَأْذِنَ عَلَى رِجْلِي فِي حَارِبَةٍ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا قِيدَ عُنَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَّ عَنِّي ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُنْمَعُ دَاشِقًا لُشَقِّمْ وَسَلَّ نَعَطًا قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبِتُ عَلَى رِجْلِي يَتَنَازَعُ وَتَحْمِيصُ يَعْلَمُ بَيْنَهُ قَالَ ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَعْبُدُ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاَخْرُجُ فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَادْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَبَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُكُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الرِّبِّيَّةَ عَلَى أَنْ تَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۸۹۔ ہم سے حمید اللہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرَبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى

بلا بھیجا اور انھیں قبر میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آکر ملو۔ میں حور بہن ہوں گا۔

۲۲۹۰۔ مجھ سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی نمازیں یہ دعا کہتے تھے اے اللہ! ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان وزمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان زمین کا نور ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سلسلے جھکا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر ہمدرد کیا۔ تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا۔ پس تجھے معاف کر دے۔ میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کر دوں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کیے اور وہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، اے ابو عبد اللہ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابوالزیر نے طاؤس کے حوالہ سے ”قیام“ بیان کیا اور مجاہد نے ”قیوم“ کہا یعنی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ”قیام“ پڑھا اور دونوں ہی مدح کے لیے ہیں۔

۲۲۹۱۔ ہم سے یوسف بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعشن نے حدیث بیان کی، ان سے خثیمہ نے اور ان سے مدی بن ماتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجیح نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے سکے۔

۲۲۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز ابن عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے البرعران نے، ان سے ابوبکر ابن عبد اللہ بن قیس نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جن میں ایسی ہوں گی جو خود اور ان میں سارا سامان چاندی

الانصار فجمعهم في قبة وقال لهم امسروا حتى تلقوا الله ورسوله فاني على العرش۔

۲۲۹۰۔ حدثني ثابت بن محمد حدثنا سفیان عن ابن جریر عن سلیمان الاحول عن طاؤس عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا تهجد من الليل قال اللهم ربنا لك الحمد انت قیوم السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ودعوك الحق فیهما لك الحق فالتاد حق والتساعة حق اللهم لك اسلمت دینک امنت وعلیک توکلت ولایک خاصمت دینک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت واسررت واعلنت وما آنت اعلم یرہ منی لاله الا انت قال ابو عبد الله قال قیس بن سعد وابو الزبیر عن طاؤس قیام وقال مجاهد القیوم القایم حتی علی شیء وقد رآ عمر القیام وظلما مدح۔

۲۲۹۱۔ حدثنا یوسف بن یونس حدثنا اسامة حدثني الاعمش عن خثیمة عن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان ولا حجاب يحجبه۔

۲۲۹۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا عبد العزيز بن عبد الصمد عن ابي عمران عن ابي بكر بن عبد الله بن قيس عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جنتان من فضة

أَيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَابْنَتُهُمَا  
وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى  
رِجْلِهِمَا إِلَّا رَدَّاهُ الْكِبَرُ عَلَى رَجُلِهِ فِي حَتِّهِ  
عَذِيبٍ \*

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَصْبَغٍ وَجَاوِعُ بْنُ أَبِي  
كَاشِبٍ عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَطَعَ  
مَالَ أُمِيرٍ بِمُسْلِمٍ يَمِينٍ كَاذِبٍ لَقِيَ اللَّهَ  
دَهُوً عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَرَّفَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْعُرُونَ بِعَهْدِ  
اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا لِأَخْلَاقٍ لَهُمْ فِي  
الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ - الْآيَةُ \*

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا  
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ أَهْدَىٰ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ  
مِمَّا أَعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى  
يَمِينٍ كَاذِبٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالٌ  
أَمْرِعَهُ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ مَنَعَ فُضْلَ مَاءٍ يَقُولُ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعَكَ فَضْلِي كَمَا  
مَنَعْتَ فُضْلَ مَا لَوْ تَعَمَّلَ يَدَاكَ \*

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيُؤُسُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِي أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّوْمَانُ قَدْ اسْتَدَارَا كَهَيْئَتِهِمَا

ہوگا اور یہ دو عینیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان سونے  
کا ہوگا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیوار کے درمیان صرف  
چادر کبریا کی کھائی ہوگی۔ جو اللہ و رب العزت کے چہرے پر  
ہوگی۔

۲۲۹۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الملک بن اسعین اور جاسع بن ابی راشد نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اسحاق نے حدیث  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم  
کھا کر حاصل کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر  
غضبناک ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی  
مصدق قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ جو لوگ اللہ کے  
عہد اور اس کی قسموں کو توڑ پھڑی پر مبنی کے بدلے بیچتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں  
جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا“  
آخر آیت تک \*

۲۲۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے صالح نے، اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص  
ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ انکی  
طرف دیکھے گا۔ وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اسے  
اس نے اتنے میں خرید لیا ہے حالانکہ وہ جو بیچا ہے اور قسم کا ایک سے  
زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے کھائی، وہ شخص جس نے حصر کے بعد  
جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس طرح ناجائز اپنے قبضے  
میں لے لے۔ اور وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی مانگنے والے کو نہیں  
دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس  
دام از ضرورت چیز سے دوسرے کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا، میں بھی تجھے اپنا فضل نہیں دوں گا \*

۲۲۹۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر  
نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اپنی اس ہیئت پر گھوم



يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّعَةِ أَثْنَا  
عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ مُتَوَلِّياتُ  
ذَوِ الْقَعْدَةِ وَذَوِ الْحِجَّةِ وَالْحَجَرِ فَدَجِبَ مَضَرَّ  
الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَتَى شَهْرَ هَذَا  
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى طَلَنَّا أَنَّهُ  
يُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا  
بَلَى قَالَ أَتَى بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَسَكَتَ حَتَّى طَلَنَّا أَنَّهُ سَيَسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ  
قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ طَيِّبَةٌ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ  
هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى طَلَنَّا  
أَنَّهُ سَيَسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ  
الْحَجْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ  
قَالَ مُحَسَّدٌ مَا حَسِبُهُ قَالَ وَأَعْدَاكُمْ عَلَيْكُمْ  
حَتَّى تَخْرُجُوا يَوْمَكُمْ هَذَا فِي بَلَدٍ كُمْ هَذَا  
فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ  
أَعْمَالِكُمْ أَلَا قَلِيلًا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا  
يَضْرِبُ بِمُضْكَرٍ قَابَ بَعْضٍ إِلَّا يُبْلَغُ  
الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَكَلَّمَ بَعْضٌ مِنْ يَبْلُغُهُ أَنْ  
يَكُونَ أَوْ لَى مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَسَّدٌ  
إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ قَالَ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ .

بَابُ ٢٥٦ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ  
رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ •

٢٢٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عاصمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ  
أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ لُبَيْبٍ يَهَابُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ تَأْتِيَهَا  
فَأَرْسَلَ إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ ذَلِكَ مَا أَعْطَى وَكُلُّ

سُکرا گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ  
 جمعینے کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں۔ تین متواتر یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ،  
 اور محرم اور جب مضر جو جادوی الاغزلی اور شعبان کے درمیان میں آتا  
 ہے۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ  
 علم ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام  
 رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں  
 نہیں۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو  
 زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی  
 اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بدو طیبہ نہیں ہے؟ ہم نے  
 عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کے  
 رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا  
 کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن)  
 نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ پھر تمھارا خون اور تمھارے مال  
 محمدؐ نے بیان کیا کہ مجھے خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ اور تمھاری عزت تم پر  
 اسی طرح با حرمت ہے جیسے تمھارے اس دن کی حرمت تمھارے اس شہر  
 اور اس مہینے میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ  
 تمھارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد مگر وہ  
 نہ ہو جائے کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ آگاہ ہو جاؤ جو موجود ہیں وہ  
 غیر حاضر دل کو میری یہ بات پہنچا دیں۔ شاید کوئی جسے بات پہنچانی لگتی ہو وہ  
 سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔ چنانچہ محمدؐ جب اس کا ذکر کرنے  
 تو کہتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا ہاں کیا  
 میں نے پہنچا دیا ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟

۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ

”بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔“

۲۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے  
عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے لڑکے جان کنی کے عالم میں تھے تو انھوں نے  
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آنحضور نے انھیں کہلایا کہ اللہ ہی کا وہ ہے

ہو رہا تھا اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے۔ پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔ لیکن انھوں نے پھر دوبارہ بلا بھیجا اور قسم دلائی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بچہ کو آنحضور کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچہ کی سانس اکٹھ رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا جیسے معکیز ہو آنحضور یہ دیکھ کر رو دیے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ روتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر ہی رحم کھاتا ہے۔

۲۲۹۷۔ ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت و دوزخ نے اپنے رب کے حضور میں بحث کی۔ جنت نے کہا اے رب! اسے کیا ہوا ہے کہ اس میں (جنت میں) کمزور اور گسے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ میرے لیے منکبروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں، اس میں مبتلا کرتا ہوں۔ اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھر کے ملے گا۔ کہا کہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور اس نے جہنم کے لیے انھیں پیدا کیا جنہیں چاہا وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو جہنم کے گی، کیا کچھ اور بھی ہے۔ تین مرتبہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا اور وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ یعنی دھڑے سے ٹکرا جائیگا اور وہ کہے گی کہ بس بس بس!

۲۲۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جوا انھوں نے کیے ہونگے آگ سے جھلس جائیں گے، یہ ان کی سزا ہوگی

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَصْبرُوا لْعِقَابِ مَا رَسَلْتُ إِلَيْهِمْ فَأَقْبَمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ دَمْعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَابُ بْنُ كَعْبٍ وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَا وَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّبْيِ وَنَفْسُهُ تَقَلَّقَتْ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّمَا شَسَّةٌ نَبِيَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ أَتَبَيَّنْتُ فَقَالَ لَأَنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْنُ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَىٰ رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُعَفَّاءُ النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَغِيثُ أَوْزَرْتُ يَا مُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَبِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَلَأُهَا قَالَ قَامَا مِنَ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا إِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَنْشَأُ فَيُلْقُونَ فِيهَا فَنَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّىٰ يَضْمَرَ فِيهَا حَدْمَهُ فَنَقُولُ وَيَزِدُّ بَعْضُهُمَا إِلَىٰ بَعْضٍ وَنَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُوصِيَتُنَّ أَقْوَامًا سَقَمَ مِنَ النَّارِ يَذُوبُ أَمَّا بَرُّهَا عَقُوبَةُ ثُمَّ يَدْخُلُهَا اللَّهُ

پھر اللہ اپنی رحمت سے انھیں جنت میں داخل کر گیا اور انھیں "جنہین" کہا جائے گا اور ہم نے بیان کیا، ان سے تناوہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے :

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کو رکھتا ہے ہوتے ہوئے کہیں وہ ٹل نہ جائیں :

الْجَنَّةَ يَقْضِي رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُ الْجَهَنَّمُونَ  
وَقَالَ هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۲۵۸ قول الله تعالى إِنَّ اللَّهَ يُحْسِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا :

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُوَيْرَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ  
عَلَى لَضِيعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى لَضِيعٍ قَالِ جِبْرِيلُ عَلَى  
لَضِيعٍ وَالسَّيْبِ وَالْأَنْهَارِ عَلَى لَضِيعٍ وَسَائِرُ  
الْخَلْقِ عَلَى لَضِيعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ  
فَتُخَوِّجُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرِهِ :

باب ۱۲۵۸ مَا جَلَّوْا فِي تَخْلِيْقِ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ  
يَقُولُ رَبِّ تَبَارَكَ تَعَالَى وَآمَنَهُ  
قَالَ رَبِّ يَضَعُ يَدَهُ دَفْعًا لَهُ وَآمَنَهُ وَهُوَ  
الْخَالِقُ هُوَ الْمَلِكُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا  
كَانَ يَفْعَلُهُ دَامَهُ وَتَخْلِيْقُهُمْ تَكْوِينُهُ  
فَهُوَ مَنْعُولٌ تَخْلُوقٌ مُكُونٌ :

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي نَسِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ  
فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً قَالَ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنَّهُ كَيْفَ صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ  
رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ

۲۲۹۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حویرہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، زمین کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، پہاڑوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، اوتام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت پڑھی "وما قدروا اللہ حتی قدرہ" :

۱۲۵۸۔ آسمانوں اور زمین اور دوسری مخلوق کی پیدائش کے متعلق روایات، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے۔ پس اللہ رب العزت اپنی صفات، اپنے فعل اور اپنے امر کے ساتھ خالق ہے۔ وہی بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو چیز بھی اس کے فعل، اس کے امر، اس کی تخلیق اور اس کی تکریم سے ہر، وہ مفعول، مخلوق اور مکون ہے۔

۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انھیں کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کے پاس تھے۔ میرا مقصد رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا تھا۔ آنحضرت نے تھوڑی دیر تو اپنی امیہ کے ساتھ بات چیت کی۔ پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر

یہ آیت پڑھی : بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں عقل رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ پھر اٹھ کر آپ نے وضو کیا اور مسواک کی۔ پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر بال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر باہر آگئے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

۱۲۵۹۔ بلاشبہ ہمارے پیچھے ہوئے بندہ کے لیے

ہمارا کلمہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

۲۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالوناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

۲۳۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے زید بن وہب سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی جو صادق و مصدق ہیں کہ انسان کا نطفہ بطین مادر میں چالیس دن اور چالیس راتوں تک جمع رہتا ہے تو بستر خون بن جاتا ہے۔ پھر اسی طرح گوشت کا لٹھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا غل اور یہ کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، کچھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ٹاٹ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔

قَعَدَ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِمُ الْأُولَى الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ تَوَمَّنًا وَأَسْتَقَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَدَانَ يَلَالَةً بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِنَاسٍ الْقُبُورِ ۝

باد ۱۲۵۹۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

يُؤْتَانَا الْمُدْرَسَيْنِ ۝

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي ۝

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُصْعَقُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا قَالَتَيْنِ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً ثَلَاثَةَ يَوْمٍ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً ثَلَاثَةَ يَوْمٍ ثُمَّ يُمِيعُ إِلَى الْمَلِكِ فَيُؤَدِّنُ بِأَرْبَعِ عِلَيَاتٍ فَيَكْتَبُ رِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَوْقُ أُمِّ سَعِيدٍ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ كَيْسِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ كَيْسِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ۝

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ

۲۳۰۳۔ ہم سے غلام بن یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن

نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ سعید بن جبیر کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا چیز مانع ہے جتنا آپ آتے رہتے ہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”اور ہم نازل نہیں کرتے مگر آپ کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔“ (الآیۃ۔ بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جواب تھا)۔

۲۳۰۴۔ ہم سے بھی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضرت ایک چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے۔ پھر آپ یہودیوں کی ایک جماعت سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ اس کے متعلق مت پوچھو، آخر انھوں نے کہا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پردی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں علم بہت فتور دیا گیا ہے۔“ اسی پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے کہا نہ تھا کہ مت پوچھو۔

۲۳۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اس کے لیے نکلے گا مقتد اس کے راستے میں جہاد اور اس کے کلمہ کی تعدیق کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے (اگر وہ شہید ہوگا) یا ثواب اور مالی غنیمت کے ساتھ اسے وہیں واپس لوٹائے، جہاں سے وہ آیا تھا۔

۲۳۰۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

ابن ذرٍّ سَمِعْتُ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُودَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُودُنَا فَتَزِلَّتْ مَا تَنْتَزِلُ إِلَّا يَا مُرْسِيكَ لَهُ مَا بَيْنَ آيَاتِنَا وَمَا خَلَفْنَا إِلَى آخِرِ الْأَيَةِ قَالَ هَذَا كَانَ الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْنِيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَمَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّلًا عَلَى عَصِيْبٍ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ فَقَالَ وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي مِمَّا أَدْرَيْتُمْ مِنَ الْعُلُوِّ لَا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا سَأَلُوهُ

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ كَثِيرِ الزَّيْلَادِيِّ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَى جِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ وَتَمْدِيئِهِ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَدَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنَ الْحَيْرِ أَوْ غَنِمَةٍ

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَيْثَهُ وَيُقَاتِلُ شُعَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

**باب قول الله تعالى إنا**  
**قولنا لنخي**

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شُعَابُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْبٍ عَنْ إِسْنَيْنٍ عَنْ قَبِيصٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبْذُلُ مِنْ أُمَّتِي عَنْ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَقٌّ يَأْتِيهِمْ أَمْرُ اللَّهِ

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ هَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبْذُلُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةً قَاتِلَةً بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَمْنُزُهُمْ مَنْ كَذَّبَهُ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يَحْيَى مَرَّ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُوَ بِالْشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُوَ بِالْقَادِسِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَسِيلَةٍ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ لَقُطِعَتْ مَا أُعْطِيتُكُمْ وَلَكِنْ نَعُدُّ أَمْرًا لِلَّهِ نِيكَ وَلَكِنْ أَذْبَرْتُ لِيَعْفُوَ تِلْكَ

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نجا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص حیثیت کی وجہ سے لڑتا ہے کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

۱۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

”إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

۲۳۰۷۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسروں پر برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ ”امر اللہ“ (قیامت) آجائے گی۔

۲۳۰۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حارث نے حدیث بیان کی، انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ ”امر اللہ“ (قیامت) آجائیگی اور حق پر ہی رہیں گے۔ اس پر مالک بن بخامر نے بیان کیا کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مالک کہتے ہیں کہ معاویہ نے کہا تھا کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔

۳۰۹۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیلہ کے پاس رُکے، وہ اپنے مایوں کے ساتھ تھا اور اس نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمہیں نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں اللہ کا امر (فیصلہ) نہیں ملے گا اور اگر تو نے پیٹھ بھی پھیری



۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ يَمَنَ جَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْكَبَهُ إِلَى مَسْكِيهِ يَمَانًا مِنْ أَجْرِ أَوْ غَنِيمَةٍ

۲۳۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس مقصد سے نکلا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ کی تصدیق کرے تو اللہ اس کی ضمانت لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس کرے گا۔

بَابُ ۲۶۲ فِي الْمَيْتَةِ وَالْإِرَاقَةِ وَمَا تَشَاءُ ذَنْ إِنْ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تُوَفِّي الْمُنْكَ مَنْ تَشَاءُ - وَلَا تَقُولَنَّ لِيْ شَيْءٌ بِرَأْيِيْ فَاجْلُْ ذَلِكَ عَدَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ - إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ - قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ يَكُونُ الْيُسْرَى وَلَا يُرِيدُ يَكُونُ الْعُسْرَى

۱۲۶۲۔ مشیت اور ارادہ خداوندی "اور تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ جسے چاہتا ہے (مشیت) ملک دیتا ہے" اور تم کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہو کہ میں کل یہ کام کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے "آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے البتہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" سعید بن مسیب نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا"

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكُمْ اللَّهُ فَأَعِزُّوْا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتُ فَأَعْطِيْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْبِرَةَ لَهُ

۲۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے، ان سے عبد العزیز نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور کوئی دعا میں یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو فلاں چیز مجھے عطا کر، کیونکہ اللہ سے کوئی ربوبی کرنے والا نہیں ہے۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ دَنَا وَلَمْ يَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَدَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَصْلَوْنَ قَالَ عَمْرُو

۲۳۱۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ حسین بن علی علیہما السلام نے انھیں خبر دی اور انھیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھرات میں تشریف لائے، اور ان سے کہا، کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے، علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی



یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھائے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آنحضرتؐ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ میں نے آپؐ کو واپس جاتے وقت یہ کہتے سنا۔ آپؐ اپنی زبان پر مانتھا کہ یہ فرما رہے تھے کہ ”انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے“

۲۳۱۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فیض نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء ابن یاسر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیت کے نرم ڈنٹھل کی طرح ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی بلا ہر جانے ہیں۔ اسی طرح مومن آزمائشوں سے بچایا جاتا ہے۔ لیکن کافر کی مثال صنوبر کے سخت درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے۔

۲۳۱۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ منبر پر کھڑے تھے (اور فرما رہے تھے کہ) عھار! وجود گزشتہ امتوں کے مقابل میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے، نوریت والوں کو نوریت دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عصر کی نمانے کے وقت تک عمل کیا اور پھر وہ جل سے عاجز آ گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انھیں قرآن دیا گیا۔ اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور انھیں اس کے بدلے میں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل توریت نے اس پر کہا کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر فرمائے گا کیا میں نے انھیں اجر دینے میں کوئی نا انصافی کی ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کیسے

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ قَالَا شَاءَ أَنْ يَتَّعِنَنَا بَعَثَنَا فَأَنصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى مَنِينَا ثُمَّ سَمِعْتُهُ دَهْرًا مَدِيرًا يُعْصِرُ فَخِذًا كَذَلِكَ يَقُولُ ذَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ بِهِ جَدَلًا

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا جَلَّالُ بْنُ عَجَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الدَّرْعِ يَفِيءُ وَدُرَّتُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهُ الرِّيحُ فَتَقْوِمُهَا فَإِذَا سَكَتَتْ لَعَنَدَتْ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفَأُ بِأَيْدِيهِ وَمِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ الْأَرَضَةِ مَسَاءُ مُعْتَدِلَةٍ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا قُصَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ بَعَثَاؤُ كُفْرًا فَمَا سَلَفَ قَبْلُكَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيَّنَّ صَلَوةُ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةُ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيَ تَوْرًا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقْلُ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مَنَ حَتَّى يَ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْفَيْتِهِ مَنْ أَشَاءُ

کہ یہ تحریر افضل ہے میں جسے چاہوں دوں +

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسَيَّدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَمَا يَعْلَمُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِمِثْقَانٍ تَفْتَرُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْمَلُوا فِي مَعْرُوفٍ مِمَّنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ دَمْنٌ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاخْذِ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَكَ كَفَّارَةٌ وَطَهْرٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فذلِكَ لِي اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ فَإِنْ شَاءَ عَفْوُهُ +

۲۳۱۶۔ ہم سے عبد اللہ المسیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابودریس نے امدان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت دھند کی آنحضرت نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لینا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراؤ گے، اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور مٹ گھڑت بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کہیں لغزش کی اور اسے دنیا میں ہی پکڑ لیا گیا، تو یہ اس کے لیے کفارہ ادبائی بن جائے گی اور جس کی انتہی پر وہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عتاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے +

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعْتَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا دُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَمْمَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَا طُوقَ لِلنِّبِيِّ عَلَى نِسَائِي فَلَمْ تَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ وَتَلِدَنَّ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةً وَلَدَتْ مِنْهُنَّ ثَمْنِي غُلَامًا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَشْفَى لِحَصَلَتِ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ +

۲۳۱۷۔ ہم سے معتب بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن اسد نے اور ان سے ابوریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساتھ بیویاں تھیں، تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی۔ اور پھر ایسا بچہ جنمے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے یہاں صرف بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا +

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَبْعُدُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهَّرْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهَّرْ بَلْ هِيَ حَتَّى تَعُودَ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ يُزِيرُكَ الْقُبُورَ

۲۳۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاف نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی قیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ (بیماری) تمہارے لیے پاک کا باعث ہے اس پر اس نے کہا کہ جناب یہ وہ بخار ہے جو ایک بڑے پر جوش مارا ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَعَهُ إِذَا:

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ تَأْمُرُ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَعَ أَرْوَاحُكُمْ حِينَ شَاءَ فَكُفُّوا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فِقَامَ فَصَلُّوا .

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَقَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَرَجَتَيْنِ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالْكَذِبِيُّ اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعُلَمَاءِ فِي قَسْوَةِ قُفُوسِهِ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ مَا كَذِبِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعُلَمَاءِ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ حِينَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ يَا كَذِبِي كَانَ مِنْ أَمْرِهُ وَأَمْرُ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونُ أَكَلٌ مِنْ يُفَيْسُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِلٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَحِيقٍ فَأَقَاتِي قَبْلِي أَذْكَانَ مَعَيْنٍ اسْتَشْفَى اللَّهُ

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ كَثَادَةَ

اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یونہی ہوگا :

۲۳۱۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی انھیں حصین نے، انھیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انھیں ان کے والد نے کہ جب سب لوگ سوئے اور نماز قضا ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمھاری رگوں کو جب چاہتا ہے روک دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر وضو کرو۔ آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور غروب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی :

۲۳۲۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزاعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے اعرج نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں جھگڑا کیا، مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا میں منتخب بنایا۔ اور یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا میں منتخب بنایا اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ سے ذکر کیا۔ آنحضرت نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ تمام لوگ قیامت کے دن یہوش کر دیے جائیں گے اور میں سب سے پہلے بیدار ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہوئے اب مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں تھے جنہیں بے ہوش کیا گیا تھا اور مجھ سے پہلے ہی انھیں افاقہ ہوا، یا انھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا تھا :

۲۳۲۱۔ ہم سے اسحاق بن ابی حنیئہ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے

عَنْ أَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ يَا أَيُّهَا الدَّجَالُ قَبِيحٌ الْمَلَأْتُكَ يَحْرُورُهَا فَلَا يَفْرُجُهَا الدَّجَالُ وَلَا الظَّالِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۝

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جُمَيْلٍ اللَّحْيِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا تَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ فَتَرَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا إِنْ أَبِي تَحَا فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِي تَرْعِهِ ضَعُفٌ وَاللَّهُ يَعْفُو لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عَمْرُو فَاسْتَحَالَتْ خَرِبًا فَلَمْ أَرَعْبَقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَيْنِ ۝

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ وَدُبِمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا يَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ ۝

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون۔ اگر اللہ نے چاہا ۝

۲۳۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

۲۳۲۳۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل اللہی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا پھر میں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس میں سے پانی نکالا اس کے بعد ابوبکر بن ابی قحظہ نے ڈول لے لیا اور انھوں نے بھی ایک یادو ڈول پانی نکالا۔ البتہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اور اللہ انھیں معاف کرے۔ پھر عمرؓ نے اسے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے کسی قوی و بہادر کو اس طرح ڈول پر ڈول نکلنے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے چاروں طرف مویشیوں کے لیے باڑیں بنالیں ۝

۲۳۲۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابوسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی ثواب ملے، اللہ اپنے رسول کی زبان پر رہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے ۝

۲۳۲۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر۔ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر! اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ پختگی کے ساتھ سوال کرنا چاہئے، کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ اذْرُقْنِي إِنْ شِئْتَ  
وَلْيَعِزَّمْ مَسْئَلَتَهُ أَنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَفْصٍ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ  
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَازَى هُوَ وَ  
الْحُزْبُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ  
مُوسَى أَهْوَجَ مِنْ فَتْرِيهِمَا ابْنُ كَعْبٍ  
الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَازَيْتُ  
أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ  
السَّبِيلَ إِلَى لَيْتِيهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ إِنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
بَيْنَا مُوسَى فِي مَلِكٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ  
فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى  
لَوْ قَادَجِي إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا خَيْرٌ فَسَأَلَ مُوسَى  
السَّبِيلَ إِلَى لَيْتِيهِ فَجَحَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً  
وَقِيلَ لَهُ إِذَا أَفْعَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ  
سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرُ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ  
فَقَالَ قَتْلَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذَا أَدَيْتَنَا إِلَى  
الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَسَانِيهِ إِلَّا  
الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى لِمَا كُنَّا  
نَبْنِي فَأَرْتَدَّا عَلَى أَتَادِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَيْرًا  
تَوَكَّانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ

۲۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو حفص  
عرو نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے  
ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ  
ابن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اور حُزْبُ بن  
قیس بن حصن الفزاری موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف  
کر رہے تھے کہ کیا وہ خضر علیہ السلام ہی تھے، اتنے میں ابی بن کعب  
رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گذر ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا  
اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی اس بارے میں مختلف ہیں کہ موسیٰ  
علیہ السلام کے وہ "صاحب" کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت  
موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
سلسلہ میں کوئی حدیث سنی ہے (جس میں ان کے متعلق تذکرہ ہوا) انھوں نے  
کہا کہ ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا  
کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ایک شخص نے  
آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا  
ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں۔ چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ  
کیوں نہیں۔ ہمارا بندہ خضر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کا  
راستہ معلوم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مچھلی کو نشان قرار دیا اور  
آپ سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جانا کہ وہیں ان سے ملاقات  
ہوگی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام مچھلی کا نشان (گمشدگی کے بعد) دریا میں  
ڈھونڈنے لگے اور آپ کے ساتھی نے آپ کو بتایا کہ آپ کو معلوم ہے  
جب ہم نے چٹان پر ڈیرہ ڈالا تھا تو وہیں میں مچھلی بھول گیا اور مجھے  
شیطان نے غافل رکھا تھا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے

کہا کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی میں تلاش ہے اور ان کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے :

۲۳۲۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر  
دی، انھیں زہری نے، اور احمد بن صالح نے بیان کیا، ان سے ابن وہب

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

نے حدیث بیان کی، انیس یونس نے خبر دی، انیس ابن شہاب نے، انیس سلمہ بن عبدالرحمن نے اور انیس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم خیف جی کن میں اتریں گے، جہاں قریش نے کفر پر عبد کیا تھا، آپ کا اشارہ محصب کی طرف تھا۔

۲۳۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے، ان سے ابوالحسن نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کا محاصرہ کیا اور جب وہ فتح نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم لٹ جائیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ بغیر فتح ہم لوٹ جائیں گے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صبح جنگ کرو چنانچہ دوسرے دن مسلمان بہت زخمی ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، اب مسلمان اس فیصلہ پر بڑے خوش ہوئے۔ یہ دیکھ کر آنحضور مسکرا دیے۔

۱۲۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ کے پاس کسی کی شفاعت کا نہ ملے گی لیکن اس کی جسے وہ اجازت دے۔ یہاں تک کہ جب خوف ان کے دلوں سے دور کر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ جواب دیں گے کہ حق کہا ہے اور وہ بہت بلند اور عظیم ہے۔ یہ نہیں کہا کہ ”تمہارے رب نے کیا پیدا کیا؟ اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا کہ ”کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرے۔“ مسروق نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے تو آسمان والے بھی کچھ سنتے ہیں پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز خاموش ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حق ہے اور آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق کہا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے ان سے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ بندوں کو

وَهَيْبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَيَّ أَنْكُفِرُ يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ.

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصِرًا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَفْعَلُ وَلَمْ نَفْعَلْ قَالَ نَأْغِدُ وَإِلَى الْقِتَالِ فَعَبَدُوا فَأَصَابَتْهُمْ جَرَحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِأَنَّهُمْ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا نُفِخَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا أَخْلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا قَادًا نُفِخَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَيَذْكُرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ قِيَمَاتٍ لِيَهُمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرِيبٌ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْكَذَّابُ.

جمع کرے گا اور ان کو ایسی آواز کے ذریعہ نوازے گا جسے دوسرے اسی طرح سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ "میں بادشاہ ہوں، بدلہ دینے والا۔"

۲۳۲۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرے تو فرشتے اس کے فرمان کے آگے اکساری کا اظہار کرنے کے لیے اپنے بازو دارتے ہیں (اور ان سے ایسی آواز نکلتی ہے) جیسے پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو۔ علی نے اور ان کے سوانے "صفوان" (بفتح فاء) روایت کی۔ پھر وہ حکم فرشتوں میں آتا ہے اور جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق، اللہ وہ بلند و عظیم ہے اور علی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔ سفیان نے بیان کیا، ان سے عرو نے بیان کیا انھوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، علی نے کہا کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تو سفیان نے اسکی تصدیق کی۔ میں نے سفیان سے پوچھا کہ ایک شخص نے عرو سے روایت کی، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے "نفرۃ" پڑھا۔ سفیان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہی ہماری فرات ہے۔

۲۳۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جتنی نوحہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن خوانی سنتا ہے اور کسی کی نہیں سنتا، ان کے ایک صاحب نے بیان کیا کہ اس سے مراد باواز بلند قرآن پڑھنا ہے۔

۲۳۳۱۔ ہم سے عرب بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ صَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعًا نَا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَعْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يُنْفَذُ دَهْرُ ذَلِكَ فَإِذَا فُتِّحَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ ثَلَاثُ لِسْفَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَوْتُ لِسْفَيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا أَدْوَى عَنْ عَمْرِو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ مَرًّا فُتِّحَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا أَقْبَا عَمْرُو فَلَا أَدْرِي سَمِعْتُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِدَاءُ مَنَا.

تصدیق کی۔ میں نے سفیان سے پوچھا کہ ایک شخص نے عرو سے روایت کی، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے "نفرۃ" پڑھا۔ سفیان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہی ہماری فرات ہے۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آذِنَ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ مَا آذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَتَّحُ بِالْقُرْآنِ فَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ أَنْ يَهْجُرَهُ بِهِ.

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمے گا اے آدم ! وہ کہیں گے "بیک وسعدیک" پھر خدا سے گا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے ایک گروہ کو دوزخ کے لیے نکال لو۔

۲۳۳۲۔ ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس قدر مجھے خیر بھر فی اللہ عنہا پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی اور ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

۱۲۶۴۔ جبریل کے ساتھ اللہ کا کلام، اور اللہ کا فرشتوں کو ندا دینا۔ اور معمر نے کہا کہ "اتلک لتلقی القرآن" کا مفہوم ہے کہ قرآن آپ پر اتا جاتا ہے۔ "تلقاہ انت" یعنی آپ ان سے حاصل کریں یہی مفہوم ہے "فتلقى آدم من ربه کلمتہ" کا۔

۲۳۳۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح کئی زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۳۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوانزاد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ملائکہ کے فرشتے کیے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب دو فرشتے اوپر جاتے ہیں جنہوں نے ملائکہ کے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ قَبُولُ كَلِمَتِكَ وَ سَعْدَانِكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعَثًا إِلَى النَّارِ ۝

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَّا غُرْتُ عَلَى خَدِجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَ هَارُونَ فِي الْجَنَّةِ ۝

بَابُ ۱۲۶۴ كَلَامُ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَ نِدَاءُ اللَّهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَأَنْتَ كَتَلَقَى الْقُرْآنَ أَيْ يَلْقَى عَلَيْكَ وَتَلْقَاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِنْهُ فَتَلْقَى آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتِهِ ۝

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَنَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَانَا فَاجِبُهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَانَا فَاجِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ۝

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ وَصَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ هُمْ أَوْفِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ هُوَ هُوَ أَعْلَمُ



كَيْفَ تَرْكَبُوا عِبَادِي فَيَقُولُونَ نَحْنُ تَرْكَبُنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ ۝

نہ انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۝

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَجِيئُ مَاتَ كَدُ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَلَمْ يَلِكْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ وَلَمْ يَلِكْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى ۝

۲۳۳۵۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَكُ يَشْهَدُونَ قَالَ فَجَاهِدُ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ ۝

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْحٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَلَدُ إِذَا آدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ اللَّهُمَّ اسْكَنْتَ نَفْسِي لَكَ وَلِجَهَّتْ وَجْهِي لَكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ أَحَدًا ۝

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُزِلْ أَلْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابِ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَلْزَلَةً

پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۝

۲۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاضی نے حدیث بیان کی، ان سے المعرور نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذر نے حدیث بیان کی، ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا جو گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا، گو اس نے چوری اور زنا بھی کی ہو؟ فرمایا کہ گو اس نے چوری اور زنا کی ہو۔

۱۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ "یَتَنَزَّلُ" الا مرتبہ نہت "کا مفہوم ہے کہ ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے درمیان۔

۲۳۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوس نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا کرو: "اے اللہ! میں نے اپنی جان میرے سپرد کی اور اپنا منہ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تیری پناہ لی، تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تم نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم آج رات مر گئے تو فطرت پر مرو گے اور صبح کو زندہ اٹھے، تو ثواب ملے گا ۝

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، جماعتوں کو شکست دے دے اور انہیں جھنجھوڑ دے ۝

حمیدی نے یہ اضافہ کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

۲۳۳۸۔ ہم سے سعد بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ”وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ جَهَنَّمَ“ میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چپ کر عبادت کرتے تھے۔ اگر آواز بلند کرتے تو مشرکین سنتے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لایہوالے کو گالی دیتے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اپنی نمازیں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ“ یعنی آواز اتنی بلند کرو کہ مشرکین سن لیں اور آہستہ نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان کے دریاں راستہ اختیار کرو۔ اپنے اصحاب کو سناؤ۔ البتہ آواز بلند نہ ہوتا کہ وہ تم سے سن سکیں :

۱۲۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام

بدل دیں“ بقول فصل ”یعنی قرآن حق ہے۔

”وَمَا هُوَ بِالْهَذْلِ“ یعنی کھیل کود نہیں۔

۲۳۳۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اہلان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو بڑا اہللا کہتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں۔ میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں :

۲۳۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث

بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا، پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ کھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حُمَادٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ جَهَنَّمَ قَالَ أَنْزَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ قَسَبُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ جَهَنَّمَ لَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ وَلَا تَخَافُتُمْ جَهَنَّمَ عَنْ أَمْعَائِكُمْ فَلَا تَسْمَعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعُهُمْ وَلَا تَجْهَرُوا حَتَّى يَأْخُذُوا عَنكَ الْقُرْآنَ :

۱۲۶۶۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ

يُبَدِّلُوا كَلِمَاتِ اللَّهِ كَقَوْلِهِ فَصْلٌ حَقٌّ وَ

مَا هُوَ بِالْهَزْلِ يَا نَبِیُّ :

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِي بَيْنَ ابْنِ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَآنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلَبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارَ :

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصُّومُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشَرْيَهُ مِنْ أَجْلِ الصُّومِ جَنَّةٌ وَلِلْعَاكِفِ قَرَمَتَانِ قَرَحَةٌ حِينَ يُنْظَرُ وَقَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخَلُوفٌ قَوْمٌ

النَّاصِيَةِ أَطِيبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ دَرَجَةِ الْمُسْلِكِ ۝

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَوَادٍ  
مِنْ ذَمٍّ فَجَعَلَ يَخُفِّي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ  
يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا  
رَبِّ وَلَكِنْ لَّا غِنَى عَنِّي بِرَبِّكَ ۝

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ  
رُؤْسُ تِبَارِكَ وَمَتَالَعَى كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
حِينَ يَنْفِي ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ يَقُولُ مَنْ يَتَذَكَّرُنِي  
فَأَسْجُدَ لَهُ مَنْ تَسَالَى فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي  
فَأَغْفِرَ لَهُ ۝

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَحْنُ الْأَخْيَرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَذَا  
الْأَسَنَادُ قَالَ اللَّهُ أَتَقْنَى عَلَيْكَ ۝

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَسْتَكْ بِأَنَاؤِ فِيهِ طَحَامٌ  
أَدْنَاؤِ فِيهِ شَرَابٌ فَأَتَرْتُهُمَا مِنْ كَرِيمَاتِ السَّلَامِ  
وَبَشَّرْتُهُمَا بِبَيْتٍ مَنِي قَصَبٍ لَا صَعْبَ فِيهِ وَلَا  
قَصَبَ ۝

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور رزق دار کے منزلی ہو  
اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے ۝

۲۳۴۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر  
تہا رہے تھے کہ نبی کی لڑکیوں کا ایک دل ان پر آکر گرا اور آپ انھیں  
اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، ان کے رب نے انھیں ندادی لے ایوب! کیا  
میں نے تمہیں اس سے تنگی نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو؟ آپ نے کہا کیوں  
نہیں، لیکن مجھے تیری برکت سے استغناء نہیں ہو سکتا۔

۲۳۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو عبد اللہ الاعرجی نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب  
تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دیا پر جلوہ فرما ہے اس وقت جب رات کا آخری  
تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے  
جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت  
طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟

۲۳۴۳۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرجی نے حدیث  
بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری امت  
ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور اسی سند سے مروی  
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۳۴۴۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب ریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ خدیجہ  
رضی اللہ عنہا جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آتی ہیں، انھیں  
ان کے رب کی طرف سے سلام کہیے اور انھیں موتی کے ایک عمل کی خوشخبری  
سنائیے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی ۝

۲۳۴۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّادٍ عَنْ أَبِي مُنَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ  
أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ  
أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ۖ

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ  
طَاوُسًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ  
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَاسِمُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ  
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَ  
النَّارُ حَقٌّ وَالْثَبُوتُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ  
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَحَيْلِكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ  
أَبْتَدْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاحْفَظْ لِي  
مَا قَدَّمَكَ وَمَا آخَرْتُ وَمَا أَسْرَدْتَ وَمَا أَهْلَنْتُ  
أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۖ

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُهْمَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ  
وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَحُلَيْمَةَ بْنَ وَاقِصٍ وَحَبِيبَ اللَّهِ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْوُفْدِ  
مَا قَالُوا فَبَدَّهَا اللَّهُ يَمَانًا قَالُوا أَوُكَلِّ حَدِيثِي طَائِفَةً  
مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَهْلُ أَنْ اللَّهُ يُزِيلَ فِي  
بَدَائِئِي وَخِيَائِنِي وَلِيَشَافِي فِي لَفْظِي كَانَ أَحْقَرُ مِنْ

خیردی، انھیں محمد نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں  
نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ آنکھ  
نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا  
ہوگا ۖ

۲۳۴۶۔ ہم سے حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن  
حدیث بیان کی، ابن جریج نے خبر دی، انھیں سلیمان احوال نے  
خبر دی، انھیں طاووس نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد پڑھتے  
تو کہتے تھے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے  
حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے  
ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے  
تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے۔ تیری ملاقات حق  
ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت  
حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا، تجھ پر ہی ایمان لایا،  
تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی ذریعہ لڑا۔  
تیری ہی طرف فیصلہ کے لیے آیا، پس تو میری مغفرت لرا اگلے پچھلے تمام  
گناہوں کی جو میں نے چپکا کر کیے اور جو علانیہ کیے، تو ہی میرا محبوب ہے  
تیرے سوا اور کوئی محبوب نہیں ۖ

۲۳۴۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن  
عمر غفری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایللی نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ سے سنا، نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جب تہمت  
لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ نے اس سے انھیں بری  
قرار دیا تھا، ان حضرات نے بیان کیا اور ہر ایک نے مجھ سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا۔ اہم المؤمنین نے بیان  
کیا کہ مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برأت کے لیے وحی  
نازل کرے گا جس کی تلاوت ہوگی، میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا

کہ اللہ میرے بارے میں وحی نازل کرے جس کی تلاوت ہو، البتہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ میری برکت کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ان الذین جاءوا بالافك" دس آیتیں :

۲۳۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ کھو، یہاں تک کہ اسے کر دے۔ جب اس کا ارتکاب کر لے پھر اسے اس کے برابر کھو۔ اور اگر اس برائی کو وہ میری وجہ سے جوڑ دیتا ہے تو اس کے حق میں ایک نیکی کھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادہ ہی پر ایک نیکی کھو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے کھو :

۲۳۴۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن ابی مرزوق نے اور ان سے سعید بن بسیر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر جا۔ اس نے کہا کہ یہ قطع رحم سے تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں صلہ رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کروں اور قطع رحم کرنے والے سے جدا ہو جاؤں؟ اس نے کہا کہ ہرگز میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر تیرا یہ مقام ہے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ممن ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحم کرو"

۲۳۵۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے زہد بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بعض بندے صبح کا فریاد کرتے ہیں اور بعض بندے صبح ٹھونک کر کرتے ہیں۔

۲۳۵۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

أَنَّ تَبَكَّمَ اللَّهُ فِي يَأْمُرُ شَيْءًا وَلَيْكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ تَبْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يَتَبَرَّئِي اللَّهُ بِهَا فَأَتَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْأَفْكَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ :

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا النُّعَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَلَادَ عَبْدِي أَنْ يَفْعَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ فَعَلَهَا فَامَّا كُتِبَتْهَا بِمَعْدَهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجَلِي فَامَّا كُتِبَتْهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَلَادَ أَنْ يَفْعَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَامَّا كُتِبَتْهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَامَّا كُتِبَتْهَا لَهُ بِعَشْرٍ مِثْلِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِثْلًا :

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْلَبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُرْزُوقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَسِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا مَرَّ مِنْهُ قَامَتِ الرَّجُومُ فَقَالَ مَتَى قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَالَمِينَ بِكَ مِنَ الْقَوَاطِعِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ دَخَلَ وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهُ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ قَدْ لَكَ لَكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَهْلَ عَسَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ :

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَطَرًا لَتَبَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَانِفِي وَمُؤْمِنِي :

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

حدیث بیان کی، ان سے ابوازانہ نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

۲۳۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوازانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

۲۳۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوازانہ نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا۔ وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلاؤ اہل اس کی آدمی راکھ خشکی میں اور آدمی دریائیں بکھر دیں۔ کیونکہ واللہ! اگر اللہ نے اس پر قابو پایا تو ایسا عذاب اسے دے گا جو دنیا کے کسی فرد کو بھی دہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا،

تو نے کیا کہیں کیا تھا؟ اس نے عرض کی، تیرے خوف سے، اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۲۳۵۴۔ ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ماسم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمر سے سنا، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے گناہ کیے اور کہا، اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کرے، اللہ رب العزت نے کہا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر بدو رکھا راجتا اللہ نے چلا اور پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور

ابی الزناد عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحْبَبْتُ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهْتُ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِنَّا عِنَّا طَلِقَ عَبْدِي بِي

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ تَوَيْعْتُ خَيْرًا قَطًّا فَإِذَا مَاتَ فَخَرَّ قَوْهُ وَادْرَأَ نَصْفَهُ فِي الْبَحْرِ وَنَصْفَهُ فِي الْبَحْرِ قَوْلًا لِلَّهِ لَيْسَ قَدَرُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِيَعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا كَرِيهًا كَرِهْتُ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ كُفَلْتَ قَالَ مِنْ حَقِيَّتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغُفِرَ لَهُ

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ لُحَيْقٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا لُحَيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمُوعَةَ عَنْ الزَّحْمِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَأَغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبِّهِ أَعْلَمُ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ

كَتَبْتُ اَذْنَبْتُ وَاَصَبْتُ اَخْرَفَا غَفِرُهُ فَقَالَ اَحَلِّهِ  
عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ  
عَقْرَتِي يَعْبُدُنِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَذْنَبْتُ  
ذَنْبًا وَرَبِّهَا قَالَ اَمَّا ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ  
اَصَبْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ اَخْرَفَا غَفِرُهُ لِي فَقَالَ اَحَلِّهِ  
عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ  
عَقْرَتِي يَعْبُدُنِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ ۝

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَنْهُ اللهُ بْنُ أَبِي اَرْسُوٍّ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اِبْنَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ  
عَبْدِ الْغَارِ عَنْ اِبْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ اَدْفَمَنَ كَانَ  
تَبْلُكُهُ قَالَ كَلِمَةً يَغِيثُ اَعْطَاهُ اللهُ مَا لَوْ وَلَدًا  
فَلَمَّا حَضَرَهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ اَيُّ اَيِّ كُنْتُ  
لَكُمْ قَالُوا خَيْرُ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهُ لَهَبِئْتُمْ اَوْ لَمْ  
يَبْتِئْزُ عَنْهُ اللهُ خَيْرًا وَاِنْ يَقْدِرَ اللهُ عَلَيْهِ  
يُعَذِّبُهُ فَاَنْظُرُوا اِذَا مِثْتُ مَا حَقَّقْتُمْ حَتَّى اِذَا  
صُرْتُ قَحْصًا فَاَسْحَقْتُمْ اَوْ قَالْ فَاَسْحَكُوْنِي فَاِذَا  
كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ مَا ذُرُوْنِي فِيْهَا فَقَالَ نَبِيٌّ  
اَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ مَوَازِيْقَهُمْ عَلَى  
ذَلِكَ وَرِيحٌ فَفَعَلُوا ثُمَّ اَذْرُوْهُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ  
فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ كُنْ فَلَمَّا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ  
اَللهُ اَيُّ عَبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَى اَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ  
قَالَ لَمَّا تَلَا قَوْلَكَ اَوْ فَرَّقْتُ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَا مَا اَنْ  
رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَنَالَ مَرَّةً اُخْرَى فَمَا تَلَا مَا غَيْرَهَا  
فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ  
سَلْمَانَ غَيْرِ اَنَّهُ ذَاكَ فِيهِ اَذْرُوْنِي فِي الْبَحْرِ اَذْكُمَا  
حَدَّثَتْ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ لَمْ  
يَبْتِئْزُ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتِئْزُ

عرض کی میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی معاف کر دے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے  
اور اس کے بدلے میں مزا دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر  
جب تک اللہ تے چاہا بندہ کرا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور  
میں عرض کی اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف  
کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے مزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف  
کیا۔ تین مرتبہ۔ پس جو چاہے کرے۔

۲۳۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے  
معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، ان سے قتادہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن عبدالغفار نے اور ان سے ابوسعید  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا  
ذکر کیا۔ اس کے متعلق آپ نے ایک کلمہ فرمایا یعنی اللہ نے اسے مال و اولاد  
سب کچھ دیا تھا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے اپنے  
لڑکوں سے پوچھا کہ میں تمھارے لیے کیسا باپ ثابت ہوا، انھوں نے کہا  
کہ بہترین باپ۔ اس پر اس نے کہا کہ لیکن اس باپ نے اللہ کے لیے کوئی  
نیک کام نہیں کیا۔ اور اگر اللہ اس پر قافور پگایا تو اسے عذاب دے گا تو  
دیکھو صوب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں  
تو اسے پیس ڈالنا اور جس دن تیز آندھی آئے اس میں میری یہ راکھ  
اٹا دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر اس نے اپنے بیٹوں  
سے عہد و پیمان لیے۔ اور خدا گواہ ہے انھوں نے ایسا ہی کیا اور پھر انھوں  
نے اسے تیز ہوا کے دن اٹا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ  
ایک مرد بن گیا جو کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے! تجھے  
کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو یہ طرز عمل اختیار کرے، اس نے کہا کہ  
تیرا خوف۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی یہ کی کہ اس پر رحم کیا۔  
پھر میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے  
اسے سلمان سے سنا۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ ”اذرونی فی البحر“  
یا جیسا کہ انھوں نے حدیث بیان کی۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان  
معتمر نے حدیث بیان کی اور ”لم یبتئز“ کے الفاظ کہے اور خلیفہ نے

قَسَرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّ خَيْرٌ

باب ۲۶۶ - كَلَامُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَايِدٍ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ هَيَّاشٍ عَنْ  
حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شَقِيقُ  
قُلْتِ يَا رَبِّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
خَرَدَةٌ فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ خُلُودًا ثُمَّ أَقُولُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مَنْ  
كَانَ فِي صَبَةٍ دَنَى نَحْيٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى  
أَمَّا يَعْزُوبٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی منصور کی انھیں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جس سے آپ اشارہ کر رہے تھے)

۲۳۵۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْنَةُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ  
قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا ثَابِتٌ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ  
لَنَا عَنْ حَدِيثٍ شَفَاعَةِ قَادَا هُوَ فِي قَصْرِ  
فَوَدَّعْنَاهُ لِبُعْلِ الشَّحِي فَا سَأَلْنَا فَادَّانَ لَنَا وَهُوَ  
قَاعِدٌ عَلَى دِرَاسِهِ فَقُلْنَا لِيثَابِتٍ لَا تَسْأَلُهُ عَنْ  
شَيْءٍ ذَلَّ مِنْ حَدِيثٍ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ  
هُوَ رَجُلٌ خَوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءَ ذَلِكَ  
يَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثٍ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ  
الْقِيَامَةِ مَا جِئْنَا مِنْ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ  
أَدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ  
لَهَا وَلاَ بَيْنَ عَلَيْنَا بِأَرْهَمَ فَإِنَّهُ يَخْلِي الرَّاغِبِينَ  
فَيَأْتُونَ بِأَرْهَمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلاَ بَيْنَ عَلَيْنَا  
مُؤْتَى فَإِنَّهُ يَكْلِيهِمْ اللَّهُ فَيَأْتُونَ مُؤْتَى فَيَقُولُ

بیان کیا، ان سے معترف مرث بیان کی اور "لو بیتنہ" کہا، قتادہ نے  
اس کی تفسیر "لو بیتنہ" سے کی ہے

۱۲۶۷ - اشرع و جل کا قیامت کے دن انبیاء وغیرہ سے  
کلام کرنا ہے

۲۳۵۶ - ہم سے یوسف بن راشد نے مرث بیان کی، ان سے احمد بن  
عبد اللہ نے مرث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عیاش نے، ان سے حمید نے  
بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول  
کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! جنت میں اسے بھی داخل کیجیے جس کے  
دل میں رائی برا بھی ایمان ہو۔ چنانچہ یہ داخل کیے جائیں گے۔ پھر میں  
کہوں گا اے رب! اسے بھی جنت میں داخل کیجیے جس کے دل میں  
محمول ترین ایمان ہو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گویا میں اس وقت

۲۳۵۷ - ہم سے سلیمان بن حرب نے مرث بیان کی، ان سے حماد بن  
زید نے مرث بیان کی، ان سے سعید بن ہلال العنز نے مرث بیان  
کی، کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ہم انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے۔  
تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی مرث پوچھیں، وہ اپنے محل میں تھے۔  
اور جب ہم پہنچے تو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے اجازت چاہی  
اور ہمیں اجازت دی گئی، اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے  
ثابت سے کہا تھا کہ مرث شفاعت سے پہلے ان سے کچھ اور نہ پوچھنا،  
چنانچہ انھوں نے کہا اے ابو حمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں  
اور آپ سے شفاعت کی مرث پوچھنا چاہتے ہیں، انھوں نے کہا کہ  
ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ قیامت کا  
دن جب آئے گا تو لوگ ٹھٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہونگے  
پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے  
رب کے پاس شفاعت کیجیے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم  
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ ابراہیم  
علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔



لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بَعْثِي فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَ  
 كَلِمَتُهُ قِيَاؤُنْ عَلَيَّ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ  
 بِمَحْسَبِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَاؤُنْ فَإِقُولُ أَنَا  
 لَهَا مَا تَسْأَلُنْ عَلَى رِسْقِي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي تَحَامِيدَ  
 أَحْمَدَ هَاجِمًا لَا تَحْضُرُنِي إِلَّا نَاقِحًا حَمْدُهُ يَبْتَذِلُ  
 الْمُحَامِيدَ وَاجْتَرَلَهُ سَاجِدًا قِيَمًا يَا مُحْتَمِدُ  
 اِرْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَسَلُّ لُعْطُ وَ  
 اَشْفَعُ لَشَفْعٍ قَا قَوْلُ يَارَبِّ أُمِّي قِيَمًا  
 اُنْطَلِقُ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ  
 كَيْفَرَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ قَا نَطْلِقُ قَا فَعَلْ ثَوْرًا عَوْدُ  
 قَا حَمْدُهُ يَبْتَذِلُ الْمُحَامِيدَ ثَوْرًا خِرْلَهُ سَاجِدًا  
 قِيَمًا يَا مُحْتَمِدُ اِرْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ وَ  
 سَلُّ لُعْطُ وَاشْفَعُ لَشَفْعٍ قَا قَوْلُ يَارَبِّ أُمِّي  
 أُمِّي قِيَمًا اُنْطَلِقُ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
 مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خِرْلَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ قَا نَطْلِقُ قَا فَعَلْ  
 ثَوْرًا عَوْدُ قَا حَمْدُهُ يَبْتَذِلُ الْمُحَامِيدَ ثَوْرًا خِرْلَهُ  
 سَاجِدًا قِيَمًا يَا مُحْتَمِدُ اِرْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ  
 لَكَ وَسَلُّ لُعْطُ وَاشْفَعُ لَشَفْعٍ قَا قَوْلُ يَارَبِّ أُمِّي  
 أُمِّي قِيَمًا اُنْطَلِقُ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
 أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خِرْلَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ  
 قَا أَخْرِجْهُ مِّنَ النَّارِ قَا نَطْلِقُ قَا فَعَلْ فَلَمَّا خَرَجْنَا  
 مِّنْ عِنْدِ آلِيسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا كُوْ مَسْرُ نَا  
 بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَكِّفٌ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ  
 فَحَدَّثَنَا هُ بَمَا حَدَّثَنَا آلُ سُبَيْحٍ مَّا لَكَ قَا تَيْبَنَا هُ  
 فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ قَا وَزِنَ لَنَا فَفَعَلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
 جَهَنَّمَكَ مِّنْ عَذَابِ خِيكَ آلِيسِ بِنِ مَّا لَكَ فَلَمْ تَرَ  
 مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيَ فَحَدَّثَنَا هُ  
 بِالْحَدِيثِ قَا فَتَنَّمِي إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيَ  
 فَفَعَلْنَا لَعَزَّ بَزْدُ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَ

البتیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل  
 کرنے والے ہیں، لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہ بھی  
 کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، البتیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ  
 کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے  
 پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتیم محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں  
 شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔  
 اور مجھے اجانت دی جائے گی۔ (اور اللہ تعالیٰ تعریفیں مجھے الہام کریں گے  
 جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بلیں کروں گا اور جو اس وقت مجھے یاد نہیں  
 چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا  
 تو مجھ سے کہا جائے گا کہ عمو! اپنا سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا۔ مانگو  
 دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا  
 اے رب! میری امت، میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو نکال  
 لو جن کے دل میں ذریعہ رائی برابر ہی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور  
 ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوگوں کا اور وہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے  
 سجدہ ریز ہو جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، کہو آپ کی سستی  
 ہائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا  
 جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی سے کم سے کم تر حصہ کے برابر ایمان ہو  
 اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر جب ہم انس  
 رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ  
 ہمیں حسن بصری کے پاس چلنا چاہیے۔ وہ اس وقت ابو خلیفہ کے مکان  
 میں روپوش تھے امدان سے وہ حدیث بیان کرتی چاہیے جو انس بن مالک  
 رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انھیں  
 سلام کیا۔ پھر انھوں نے ہمیں ابابوت دی اور ہم نے ان سے کہا۔ اے  
 ابو سعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 کے یہاں سے آئے ہیں اور انھوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث  
 بیان کی اس جیسی حدیث ہم نے نہیں دیکھی، انھوں نے کہا کہ بیان کرو۔ ہم نے  
 ان سے حدیث بیان کی۔ جب اس مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا کہ اور  
 بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انھوں نے نہیں بیان کی، انھوں نے

هُوَ يَجْعَلُ مِنْدُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَتَى أَم كَرِهَ  
 أَنْ تَتَكَلَّمُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ خَيَّرْنَا فَصَحَّكَ وَقَالَ  
 خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتَهُ إِلَّا وَكَأَنَا أُرِيدُ أَنْ  
 أَحْبِبَ لَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا سَأَلْتُكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُوذُ  
 بِاللَّيْلَةِ فَأَحْسَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخَذَ لَهُ سَاجِدًا  
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْزُقْ رَأْسَكَ وَقُلْ لِيَسْمَعَ وَسَلْ لِنَعَطٍ  
 وَاسْمَعْ تَشْفَعُ مَا قَوْلُ يَارَبِّ السَّمَوَاتِ فِي فَيْتَنٍ قَالَ  
 لَوْلَا إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزِّي وَجَلَالِي وَكِبَرِيَّائِي  
 وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَوْلَا إِلَّا اللَّهُ ۝

کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صمت مند تھے بیس سال اب سے پہلے، تو  
 انھوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے  
 یا اس لیے بیان کرنا پسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا  
 ابوسعید۔ پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے آپ اس پر سنئے اور فرمایا  
 انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے  
 کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح  
 حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ) آنحضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ لوگوں کا اور وہی تعریفیں کروں گا  
 اور اللہ کے لیے عہدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ فرمائے گا لے محمد! اپنا سر اٹھاؤ  
 کہوئی جائے گی، مانگوں یا جائے گا، شفاعت کو شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا لے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجیے جنھوں نے  
 "لا الہ الا اللہ" کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے غلبے، میرے جلال، میری کبریائی، میری عظمت کا قسم! میں اس میں سے انھیں بھی نکالوں گا  
 جنھوں نے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کہا ہے ۝

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ  
 عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْرَأَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ وَ  
 أَحْرَأَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ  
 حَبْرًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ  
 الْجَنَّةُ مَلَأَى فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ  
 ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلَأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ  
 مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مَرَّاتٍ ۝

۲۳۵۸۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن  
 موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان  
 سے ابواہم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے  
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے بعد میں  
 داخل ہونے والا اور دوزخ سے سب سے بعد میں نکلنے والا وہ شخص  
 ہوگا جو گھسٹ کر نکلے گا، اس سے اس کا رب کہے گا جنت میں داخل  
 ہو جا۔ وہ کہے گا میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے اس طرح  
 اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ کہیں گے اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا  
 کہ جنت تو بھری ہوئی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے لیے دنیا کے  
 دس گنا ہے ۝

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى  
 ابْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَبِثَةَ عَنْ عَدِيٍّ  
 ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَيِّكِلَةٌ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا  
 مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشَآءَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا  
 مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ

۲۳۵۹۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس  
 نے خبری، انھیں اعمش نے انھیں خبیثہ نے اور ان سے عدی بن حاتم  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں  
 سے ہر شخص سے تمھارا رب اس طرح کلام کرے گا کہ تمھارے اور اس کے  
 درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے  
 اعمال کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا اور  
 اسے اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے سامنے دیکھے گا

تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، پس جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن موملہ حدیث بیان کی، ان سے خیمہ نے اسی طرح۔ (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جہنم سے بچو) خواہ ایک (بھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

وَجِئِهِ مَا تَقَرُّ النَّارَ وَلَوْ بِشَيْءٍ تَمَرَةٍ قَالَ لَا اَعْصِي  
وَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ خَبِثَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ  
فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۝

۲۳۶۰. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ جَبْرُؤِيلُ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّكَ إِذَا  
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السُّنُوتَ عَلَى رُصْبِ  
وَالْأَرْضِينَ عَلَى رُصْبِ وَالْمَاءَ وَالْغُرَى عَلَى رُصْبِ  
وَالْخَلَائِقَ عَلَى رُصْبِ ثُمَّ يَهْرُ مِنْ ثُمَّ يَقُولُ  
أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُكَ حَتَّى يَدُتْ فَوَاجِدُهُ تَعْجَبًا  
وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ ۝

۲۳۶۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ  
عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ فِي التَّجْوِي قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ  
حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعْبَلْتَ كَذَا أَوْ كَذَا  
فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَجَلْتَ كَذَا أَوْ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ  
فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا  
مَا أَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَلَكُمْ اللَّهُ مُوسَى

تَبَكُّيَةً ۝

۲۳۶۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۲۳۶۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمین کو ایک انگلی پر، پانی اور کھجور کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کرے گا اور پھر اسے ملائے گا اور کہے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے۔ اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے پھر آنحضور نے آیت پڑھی ”انھوں نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق قدر نہیں کی۔“ ارشاد خداوندی ”میشرون“ تک

۲۳۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، مگر وحی کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا اور کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ آدم نے بیان کیا ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۲۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے موسیٰ

کلام کیا ۝

۲۳۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَبَرْتُ أَدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ أَدَمُ الَّذِي أَخَذْتُ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ أَدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْتُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ تَوَدَّ عَلَى نَبِيٍّ أَنْ أَخْلُقَ نَحْبَ أَدَمَ مُوسَى :

\*

\*

\*

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ يَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ فَاصْبِرْ لَكَ الْمَلَأَئِكَةُ وَحَكَمَتِ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ يَا شَفِّعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكَ فَيَذَرُوكَهُمْ حَتَّى يَلْبَسُوا أَصَابَ :

\*

\*

\*

۲۳۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شُرَيْكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَلِمَةً أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ أَقْفِدٍ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَهُوَ تَائِبٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَقْلَهُمْ آيَهُمْ هُوَ فَقَالَ أَدَسُّهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ أَخْرَهُمْ حُذْوَ خَيْرُهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَمَّا رَئِعُوهُ حَتَّى آوَتْهُ لَيْلَةٌ أُخْرَى فَيَأْتِي قَلْبُهُ دَنَاءُ عَيْنُهُ وَلَا يَأْمُرُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُوا عَيْنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمَّا يَكُونُ حَتَّى اخْتِيلُوهُ لَوْ صَعِدُوا عِنْدَ بَيْتِ رَمَزِمَ مَرَّتَوَلَاةً مِنْهُمْ جَبْرِئِلُ فَتَنَسَّ جَبْرِئِلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبِّهِ حَتَّى

ان سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ آدم میں جنھوں نے اپنی نسل کو جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ موسیٰ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے پیغام اور کلام کے لیے منتخب کیا اور پھر بھی آپ مجھے ایسی بات کے لیے ملامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری پیدائش سے پہلے ہی مقدّر کر دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے :

۲۳۶۳- ہم سے سلم بن ابی ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمینیں قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش کوئی ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اپنی اس حالت سے نجات پاتے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں، انسانوں کے حوا، اللہ نے آپ کو اپنے لہو سے پیدا کیا آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا۔ اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں۔ آپ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں اور آپ اپنی غلطی انھیں یاد دلائیں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی :

۲۳۶۴- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریک بن عبد اللہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے مخرج کے لیے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس تین افراد آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں، تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انھیں لے لو، اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سوراخا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔

كَرَعَ مِنْ صَدْرِهِ وَجُوفِهِ فَسَلَّاهُ مِنْ تَمَارٍ ذَمَرَمَ  
 بِمِدْرِهِ حَتَّى أَتَى جَوْفَهُ ثُمَّ أَرَى يَطْلُبُتِ مِنْ ذَهَبٍ  
 فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ تَحْتُهُ إِيْمَانٌ وَحِكْمَةٌ تَحْتَهَا بِهِ  
 صَدْرُهُ دَنَافِرٌ يَدَا يُعْنِي عُرْدَتِي حَلِيقُهُ ثُمَّ أَطْبَقَهُ  
 ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثُّنْيَا فَعَرَبَ بَابًا مِنْ  
 أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مِنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ  
 قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ  
 قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْجَبًا بِهِ دَاهِلًا كَيْسْتَنْبِشِرُ بِهِ  
 أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ  
 فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الثُّنْيَا أَدَمَ  
 فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ  
 أَدَمُ فَقَالَ مَرْجَبًا وَآهْلًا يَا بَنِي نَحْوَ الْإِبْنِ أَنْتَ  
 فَأَذَاهُ فِي السَّمَاءِ الثُّنْيَا يَمْهَدِينَ يَطْلُبُونَ فَقَالَ  
 مَا هَذَا يَا تَهْدِلَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا اللَّيْلُ وَ  
 الْفُجَاءُ عَنْصَرُهَا ثُمَّ مَعِيَ فِي السَّمَاءِ فَأَذَاهُ  
 يَمْهَدِي خَرَّ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنَ اللَّوْلُوبِ وَرَبَّجِبَ مَقْعُوبُ  
 يَدَاهُ فَأَذَاهُ مِنْكَ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ  
 هَذَا الْكَوْثُرُ الَّذِي خَبَأْتَ رَبِّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى  
 السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ مَا  
 قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ  
 مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ  
 بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْجَبًا بِهِ دَاهِلًا ثُمَّ  
 عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَا  
 قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ  
 فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
 الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادَةِ  
 فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
 السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيهَا  
 أَنْبِيَاءٌ قَدْ سَبَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيْسَ فِي

چنانچہ انھوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنوئیں  
 کے پاس لائے، یہاں جبریل علیہ السلام نے آپ کا کام سمجھا لیا اور آپ کے  
 گلے سے دل کے نیچے تک سبز چاک کیا اور سبز ادھر پیٹ کو پاک کر کے  
 زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا، یہاں تک کہ آپ کا  
 پیٹ صاف ہو گیا، پھر آپ کے پاس سونے کا ٹشت لایا گیا جس میں سونے کا  
 ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس سے آپ کے سینے اور حلق کی  
 رگوں کو سیاہی ادا سے برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور  
 اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں  
 نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ جبریل، انھوں نے  
 پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ہیں۔  
 پوچھا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں! آسمان والوں نے کہا انھیں  
 خوش آمدید! آسمان والے اس سے خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم  
 نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ وہ انھیں  
 بتانے دے۔ انھوں نے اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو  
 پایا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے حرا محمد آدم ہیں، آپ  
 انھیں سلام کیجیے، آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا، کہا کہ خوش آمدید  
 اپنے بیٹے کو، آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں، آپ نے آسمان دنیا میں وہ نہیں  
 دیکھیں جو بہرہ ریز تھیں۔ پھر اے جبریل! یہ نہری کیسی ہیں؟ جبریل  
 علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہیں، پھر آپ آسمان پر  
 اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موقی اور دزد برجد کا  
 عمل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ ٹھک ہے، پھر جبریل! یہ کیا ہے؟  
 جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے، پھر آپ  
 دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے  
 آسمان پر کیا تھا، کون ہیں؟ کہا جبریل، پھر آپ کے ساتھ کون ہیں؟  
 کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پھر کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ  
 ہاں! فرشتے بولے انھیں خوش آمدید ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر  
 چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا، پھر  
 چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر پانچویں  
 آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر چھٹے آسمان پر

الْبَاقِيَّةُ دَهْدُونَ فِي السَّابِقَةِ دَاخِرًا فِي الْخَامِسَةِ  
لَمْ أَحْفَظْ سَمْعَهُ قَائِرًا هَيْئَةً فِي الشَّارِبَةِ وَمُؤَلَّى  
فِي السَّابِقَةِ بِتَفْضِيلٍ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ  
لَمْ أَظُنْ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَعَرَّاهُ بِهِ قَوِي  
ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةً  
الْمُنْتَهَى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبَّ الْعَذَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ  
مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَدْحَى اللَّهُ مِيْنًا أَدْحَى  
لِأَيْهِ تَحْسِينِ صَلَاةٍ عَلَى أَمْنِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ  
لَمْ مَبْطُ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَأَحْتَبَّسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا  
مُحَمَّدُ مَاذَا عَمِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَمِدَ إِلَى تَحْسِينِ  
صَلَاةٍ كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ قَالَ إِنْ أَمْنَكَ لَا تَسْتَطِيعُ  
ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيَحْقِمْ عَنْكَ رَبُّكَ وَغَنَّهُ  
فَالْتَقَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ  
كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَاشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ  
أَنْ تَعْمُرَ إِنْ شِئْتَ فَعَلَاهُ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَ  
هُوَ مَا تَهْ يَا رَبِّ حَقِيقٌ عَنَّا فَإِنْ أَمْنِي لَا تَسْتَطِيعُ  
هَذَا فَوَضَعْ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجِعْ إِلَى مُوسَى  
فَأَحْتَبَّسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُدْهِدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى  
صَارَتْ إِلَى تَحْسِينِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَحْتَبَّسَهُ مُوسَى  
عِنْدَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْتُ  
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ رَفَعُوا عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا  
فَتَرْكُوهُ فَأَمْرُكَ أَصْعَفُ أَجْسَادًا قُلُوبًا قَائِدًا  
وَأَبْعَادًا رَأْسًا عَمَّا فَارْجِعْ فَلْيَحْقِمْ عَنْكَ رَبُّكَ  
كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرِهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ  
فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنْ أَمْنِي  
مُضَعَّفًا أَجْسَادُهُمْ قُلُوبُهُمْ وَأَسْبَابُهُمْ  
أَبَدًا أَنَّهُمْ لَحَقِيقٌ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ  
قَالَ كَلْبِكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ

آپ کے لئے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر آپ کے لئے کرب توں  
آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء ہیں جن کے  
نام آپ نے لیے تھے یہ یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر  
مردوں علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور دوسرے نبی یا نجویں آسمان پر۔  
جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر۔ اور  
موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی  
کی وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے رب! میرا  
خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام  
انھیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں  
یہاں تک کہ آپ کو سدۃ المنتہی پر لے کر آئے اور رب العزت و الجبروت  
سے قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے جیسے مکان کے دونوں کنارے  
یا اس سے بھی قریب۔ پھر اللہ نے منجھ دوسری باتوں کے آپ کی امت پر  
دن اور رات میں پچاس نمازوں کی بھی وحی کی۔ پھر آپ اسے اور جب  
موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا ہے  
محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے  
مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں، واپس جلیے اور  
اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کمی کی درخواست کیجیے۔ چنانچہ آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے بھی  
اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انھیں لے کر ذوالجبروت  
کی بازگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی اے رب!  
ہم سے کمی کر دیجیے۔ کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ  
اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس  
آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کو اسی طرح برابر  
اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں  
ہو گئیں پانچ نمازوں پر بھی انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا  
اور کہا اے محمد! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تہجر یہ اس سے کم پر کیا ہے  
وہ فلا توان ثابت ہوئے اور انھوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم و دل  
بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ

لَدَنِي كَمَا قَوَّضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا قِيَمٌ تَحْسُونُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ دَجِيءٌ حَمَلٌ عَلَيْكَ فَارْجِعْ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ أَمْثَلِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَالَلَهُ رَأَدْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى ذُنُوبِي مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَالَلَهُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقِظْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۝

رب العزت اس میں بھی کمی کر دے گا۔ ہر مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ تاکہ ان نے مشورہ لیں اور جبریل اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچویں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کی اے رب میری امت جسم، دل، نگاہ اور بدن ہر حیثیت سے کمزور ہے پس ہم سے اور کمی کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام کتاب میں فرض کیا ہے اور فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے پس یہ ام کتاب میں پچاس نمازیں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے اور انھوں نے پوچھا کیا ہوا آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے اور انھوں نے چھوڑ دیا۔ پس آپ واپس جائیے اور مزید کمی کر لیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا اے موسیٰ! واللہ! مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آ جا چکا ہوں، انھوں نے فرمایا کہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جاؤ۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد الحرام میں تھے ۝

### باب ۲۶۹ کلام اللہ مع اہل الجنة ۝

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ دَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَبِّعُوا لِي بَيْتِي رَبَّنَا وَ سَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَبِّعُوا هَلْ رَضِيتُمْ قَبِّعُوا وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآتَى شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ احْمِلْ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَاحُطٌ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا ۝

۱۲۶۹۔ اللہ کا کلام جنت والوں سے ۝  
۲۳۶۵۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہے گا اے اہل جنت! وہ بولیں گے لبیک وسعدیک! ہمارے رب! بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے، اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں۔ جتنی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا گیگا کہ میں اپنی خوشنودی تم پر اتار رہا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا ۝

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ

۲۳۶۶۔ ہم سے محمد بن سیان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَن رَّجُلًا مِّنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ  
فِيهَا يَشْتِ قَالَ بَلَىٰ ذِكْنِي أَحِبُّ أَنْ أَرْزَعَ فَأَسْرَعَ  
وَبَدَأَ قَتَبًا دَمًا لَطَفَتْ تَبَاتُهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَ  
اسْتَحْصَادُهُ وَتَكْوِينُهُ أَمَثَالَ الْجَمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ  
لَعَالَىٰ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْعِرُكَ شَيْءٌ  
فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُعْجِدْ هَذَا إِلَّا  
قُدْرَتِيَّ أَوْ أَنْصَارِيَّ فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ نَزْعٍ فَأَمَّا  
فَعْنٌ فَلَسْنَا يَا مَعْصَايَ نَزْعٍ فَصَحِّحْكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب** ذَلِيلُ اللَّهِ بِالْأَمْرِ ذَلِيلُ الْعِبَادِ  
يَا بَنِي آدَمَ وَالْتَصِرْ فِي الرِّسَالَةِ وَالْإِبْلَغِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَأَذْكُرْكَ فَإِنِّي أَذْكُرْكَ فَإِنِّي  
عَلَيْهِمْ نَبَأٌ نَوْحٌ إِذْ قَالَ يَقَوْمِ يَقَوْمِ  
إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي  
يَا بَنِي اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ تَوَكَّلْتُ  
فَأَجْعَلُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا  
يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا  
إِلَيَّ وَلَا تَنْظِرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا  
سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِن أَجْرِي إِلَّا عَلَى  
اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
غُمَّةً هُمْ دَافِعُونَ قَالَ بُجَاهِدُوا أَقْضُوا  
إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ أُنْزِلَ أَفْضُ  
وَقَالَ بُجَاهِدُوا وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
اسْتَجَارَكَ فَاجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ  
إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَمَا  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَمَنْ أَمِنَ حَتَّىٰ يَأْتِيَهُ  
فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ وَحَقٌّ يَنْبَغُ مَا مِنْهُ  
حَيْثُ جَاءَهُ التَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ

گفتگو کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک بدوی بھی تھے کہ اہل  
جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کہتی لی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ  
نے کہا کہ کیا وہ سب کچھ تمہارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا  
کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کہتی کروں۔ چنانچہ بہت جلدی وہ  
بیچ ڈالے گا اور ہلک چھینے تک اس کا گنا، برا بھونا، کٹنا اور پہاڑوں  
کی طرح غلے کے انبار لگ جانا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا، ابن آدم!  
اسے لے لے، تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اعرابی نے کہا  
یا رسول اللہ! اس کا لطف تو قریشی یا انصاری اٹھائیں گے، کیونکہ  
وہی کہتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان ہیں نہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم  
اس پر ہنس دیے۔

۱۲۷۰۔ اللہ کا اپنے بندوں کو حکم کے ذریعہ یاد کرنا اور بندوں  
اللہ کو دعا، عاجزی، رسالت اور خدا کا حکم پہنچانے کے  
ذریعہ یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”پس تم مجھے  
یاد کرو اور میں تمہیں یاد کروں گا۔“ اور انھیں نوح کی خبر سناؤ  
جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! اگر تم پر میرا دھنا اور  
الہ کی نشانیں کو یاد دلانا تم پر گراں ہے تو میں اللہ ہی پر بھروسہ  
کیا۔ اور تم اپنے ذرائع اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو۔ پھر  
ایسا نہ ہو کہ تمہارا معاملہ تمہارے لیے باعث پریشانی بن جائے  
پھر جو کچھ تمہیں میرے بارے میں کرنا ہے کر لو اور مجھے  
مہلت نہ دو، پس اگر تم اعرابی کرتے ہو تو میں نے تم سے کوئی  
اجرت نہیں مانگی ہے۔ مجھے تو جبرائیل ہی کے یہاں ملے گا اور  
مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اطاعت گزاروں میں سے ہو جاؤں۔  
”غمة“ بمعنی تردد و غم اور تنگی۔ مجاہد نے کہا کہ ”اقضوا الی“  
کا مفہوم ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو کر گذرے۔ ”افرق“  
بمعنی ”افق“ استعمال ہوتا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ ”وان احد  
من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله“  
کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور جو کچھ  
آپ کہتے ہیں اسے سنتا ہے تو وہ محفوظ و مامون ہے تاکہ وہ  
آتا رہے اور اللہ کا کام سناتا رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے



صَوَابًا حَقًّا فِي اللَّهِ نَبِيًّا وَعَمَلٌ بِهِ :

بَاب ۱۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ  
أَنَادًا أَوْ قَوْلِيَةً جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُونَ  
لَهُ أَنَادًا أَوْ ذِكْرًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَ قَوْلِهِ  
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ  
وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ  
لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ عِزَّةٌ مَا يُؤْمِنُ  
أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ  
سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قَدْ لَكَ إِيمَانُهُمْ  
وَهُمْ بَعْدُ ذَوُونَ غَيْرَةٍ مِمَّا ذُكِّرُوا وَلَئِنْ  
سَأَلْتَهُ الْعِبَادَ لَأَقُولُنَّ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ  
وَلَا يَخْتَارُ قَالُوا قَدْ تَقَدَّرَ فَتَقَدَّرْ قَالُوا  
وَلَا يَخْتَارُ مَا تَسْتَدْعِلُّ أَلَلًا يَكْفُرُ إِلَّا بِالْحَقِّ  
يَا أَيُّهَا الْمَلَأَةُ أَفَعَدَّابُ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ  
عَنْ صِدْقِهِمْ أَلَيْسَ لِي بِأَعْيُنٍ مُبْصِرَةٍ مِنْ  
الرُّسُلِ وَرَبَّنَا لَوْ لَخِفَطُونَ عِندَنَا الذُّكُورَ  
جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَقَ بِهِ  
الْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ بَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا الَّذِي  
أَعْطَيْنَاكَ فَمِلْتُ بِمَا فِيهِ :

ٹھکانے پہنچ جائے جہاں سے آیا ہے ”النبی العظیم“ سے مراد  
قرآن ہے ”صواباً“ یعنی دنیا میں حق بات کہی اور اس پر عمل کیا ۔  
۱۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس اللہ کے شریک نہ بناؤ“  
اور ارشاد خداوندی ”اور تم اس کے شریک نہ بناتے ہو، وہ تو  
تمام دنیا کا رب ہے“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ لوگ جو  
اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے ۔ اور  
بلاشبہ آپ پر اور آپ سے پہلے لوگوں پر وحی بھیجی گئی کہ اگر تم  
نے شرک کیا تو تمہارا عمل غارت ہو جائے گا اور تم نقصان  
اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت  
کرد اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ“ اور مکر مرنے کہا  
”وما یؤمن اکثرھم باللہ الا دھم مشرکون“ کا  
مفہوم یہ ہے کہ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان زمین کو کس نے  
پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، یہ ان کا ایمان ہے  
لیکن وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں اور جو کچھ بندوں کے  
افعال اور ان کے اکساب کے مخلوق ہونے کے سلسلہ میں  
ذکر کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”اور  
اللہ نے ہر چیز پیدا کی اور پھر انہیں ایک اندازہ پر مقرر کیا“  
مجاہد نے کہا کہ ”ما ننزل الملائکۃ الا بالحق“ میں  
حق سے مراد رسالت اور عذاب ہے ”لیسال الصادقین  
عن صدقہم“ پہنچانے والے اور تبلیغ کا فرض ادا کرنے  
والے انبیاء مراد ہیں ”وانا لہ لحاظظون“ یعنی ہمارے  
پاس محفوظ ہے ”والذی جاء بالصدق“ سے مراد  
قرآن مجید ہے ”صدق“ سے مراد سچ ہے۔ وہ قیامت کے

دن کے گا کہ یہی وہ چیز ہے جو نے مجھے دی اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا :

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدُّنْيَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ  
تَجَعَلَ لِلَّهِ يَدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكْ

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدُّنْيَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ  
تَجَعَلَ لِلَّهِ يَدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكْ

لَعَلَّيْكُمْ قُلْتُ لُعْرَآئِي قَالَ تُعْرَانُ تَعْلَلُ وَكَذَلِكَ  
تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ لُعْرَآئِي قَالَ تُعْرَانُ  
تُزْفِي بِحَيْدِلَةٍ جَارِكَ ۝

۱۲۴۲ بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ  
تَسْتَعِزُّونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَعَكُمْ  
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلكِنْ كُنْتُمْ  
أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ إِيمَانًا تَعْمَلُونَ ۝

۳۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ ثَجَابٍ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَثَرْثِي  
أَوْ ثَرْثِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطْنُهُمْ قَلِيلَةٌ  
فَقَعَهُ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ  
مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ  
إِنْ أَخْفَيْنَا قَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا  
جَهَرْنَا فَكَيْفَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا قَالَ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَعِزُّونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَعَكُمْ وَلَا  
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ ۝

۱۲۴۳ بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ يَوْمٍ هُوَ  
فِي شَأْنٍ - وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ  
تَوْبِهِمْ تُحَدِّثُ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى تَعْلَلُ  
اللَّهُ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا وَأَنَّ  
حَدَّثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَّثَ الْمَخْلُوقِينَ  
يَقُولُهُ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ  
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْوُودٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا يَشَاءُ وَإِنْ يَمَّا

تھیں پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے عرض کی  
کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خطرہ کی وجہ سے قتل کر دو کہ  
وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم  
اپنے بڑھوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

۱۲۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم اس خوف سے اپنے گناہ  
نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے ہی خلاف تمہارے کان،  
تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو  
یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ بہت سی باتوں کو جانتا ہی نہیں جو  
تم کہتے ہو۔"

۳۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے،  
ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ  
خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک ثرثی یا (یہ کہا کہ) دو ثرثی اور  
ایک ثقفی جمع ہوئے، جن کے پیٹ کی چربی بہت تھی (تو بڑی تھی)  
اور جن میں سوجھ بوجھ کی بڑی کمی تھی، ان میں سے ایک نے کہا، کیا  
تمہارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب کچھ سنتا ہے جو تم کہتے ہیں۔ دوسرے  
نے کہا کہ جب ہم زور سے بولتے ہیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں  
تو نہیں سنتا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم اس خوف کی وجہ  
سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری  
کھال تمہارے ہی خلاف گواہی دیں گے۔" الْآيَةُ ۝

۱۲۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہر دن وہ ایک شان میں ہے  
اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی بات  
نہیں آتی۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ممكن ہے کہ اللہ اس  
کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے۔" اور اللہ کا کوئی نئی بات  
پیدا کرنا مخلوق کے نئی بات پیدا کرنے کی طرح نہیں ہوتا۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اس جیسی کوئی چیز نہیں۔"  
اور بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔ اور ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی  
کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے دیتا ہے اور اس نے

حکم دیا ہے کہ تم نمازیں کلام نہ کرو :

۲۳۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عاتق بن وردان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کسی طرح سوال کرتے ہو، تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے، تم اسے پڑھتے ہو، وہ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں :

۲۳۷۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو، تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں بنا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی ہے اور بدل دیا ہے پھر خود ہی کھنڈیا اور دعویٰ کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے غلطی پر نیچی حاصل کریں، کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا کہ تمہارے پاس خود علم آپکا ہے۔ خدا کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

۱۲۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور اس کے ساتھ اپنی زبان کو

حرکت نہ دیں اور وحی کے نازل ہونے کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے کے متعلق تفصیل۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ

مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے :

۲۳۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے

حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد : لا تَحْكُمُ بِمَا لِسَانُكَ کے متعلق کہ وہی نازل ہوتی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بہت

أَحَدٌ أَنْ لَا تَحْكُمُوا فِي الصَّلَاةِ :

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَ كُلِّ كِتَابٍ اللَّهُ أَقْرَبُ الْكِتَابِ عَمَدًا يَا لِلَّهِ تَعَزُّدُوتُهُ غَضًا لَهُ يُشَيَّبُ :

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ بِدِينِكُمْ أَلَا تَدْرِي أَنَّ اللَّهَ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ غَضًا لَهُ يُشَيَّبُ وَحَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا فَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ فَأَلَوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوْ لَا يَنْهَاكُمُ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْوَلُوعِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ :

بَابُ ۱۲۷۴ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى لَا تَحْكُمُ

بِمَا لِسَانُكَ وَيُفْلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَوَّلْتُ فِي شَفَعَاتِهِ :

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَحْكُمُ بِمَا لِسَانُكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِمُ

مِنَ النَّبِيِّ شِدَّةٌ ذَكَرَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَحْوَجُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَحْوَجُهُمَا لَكَ  
كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ  
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ فَجَعَلَهُ فِي صَدْرِكَ  
ثُمَّ تَفَرَّقَ ذَاكَ فَإِذَا قُرْآنُهُ فَأَتَيْعَ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ  
لَهُ وَالصُّبْحُ ثَمَّ إِنَّ عَلَيْهِ أَنَّ تَفَرَّاهُ قَالَ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ وَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ التَّحِيُّ  
مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَمَرَ أَهٗ

**باب ۲۷۵** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاسْتَمِعُوا قَوْلَكُمْ  
أَوْ أَجْمَعُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلُوبُكُمْ  
أَلَا يَعْلَمُونَ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ  
يَخَافُونَ يَسْأَلُونَ ۝

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ  
بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ  
صَوْتَهُ يَأْتِي الْقُرْآنَ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِيُنَبِّئِهِ  
مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ  
بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا  
تُخَافُتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسَبِّحُهُمْ وَابْتَغِ  
بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا

بار پڑھتا تھا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ  
میں تمھیں ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح آنحضورؐ ہلاتے تھے، سید نے فرمایا  
کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے میں تمھارے  
سامنے اسی طرح ہلاتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ ابن  
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ  
”لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ“  
جمعہ سے مراد سب میں محفوظ رکھنا ہے۔ پھر تم اسے پڑھو۔ پھر ہم جب  
پڑھیں تو اس کے پڑھنے کی پیر دی کیجیے۔ یعنی خاموش ہو کر پہلے خود  
سے سنیں، پھر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اسے پڑھیں گے بیان کیا کہ  
پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غور سے سنتے تھے۔  
اور جب چلے جاتے تو ان کی قراءت کے مطابق پڑھتے تھے ۝

۱۲۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنی بات آہستہ سے کہو یا زود  
سے اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے کیا وہ اسے  
نہیں جانے لگے گا جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک بین اور  
باخبر ہے۔ ”تینا نقون“ اسے یسار دون۔

۲۳۷۲۔ مجھ سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے،  
انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور انھیں ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ  
بِهَا“ کے بارے میں کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کہ میں چھپ کر دعا محال اسلام ادا کرتے تھے، لیکن جب اپنے صحابہ کو  
نماز پڑھاتے تو قرآن مجید یا داز بلند پڑھتے۔ جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو  
اس کے اتارنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو گالی دیتے چنانچہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی قراءت میں آواز بلند کیجیے کہ مشرکین  
سنیں اور پھر قرآن مجید کو گالی دیں۔ اور نہ اتنا آہستہ ہی پڑھیے کہ  
آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ  
اختیار کیجیے ۝

۲۳۷۳۔ ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا

تخافت بھا، دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۳۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں اور ان کے غیر سے یہ اضافہ کیا کہ جو زور سے قرآن (نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں)

۱۲۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ایک شخص جسے اللہ نے قرآن دیا اور رات اور دن اس میں جھجک رہتا ہے اور ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اس کے ساتھ ”مقیم“ اس کا فعل ہے۔ اور فرمایا کہ ”اس کی نشانیوں میں آسمان زمین کا پیدا کرنا ہے۔ اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔ اور اللہ جل وکرم نے فرمایا۔“ اور بھلائی کو، امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔“

۲۳۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رکھ صوف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے، تو ایک دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہے۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اتنا مال حاصل ہوتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

۲۳۷۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زمری نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور دوسرے اس کی تلاوت رات دن کرتا ہو، اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال

تَخَافَتْ بَهَا فِي اللَّهِ عَاوُ \*

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَوَلَّى يَتَغَنَّيَ بِالْقُرْآنِ وَزَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ بِهِ \*

بَابُ كَيْفَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَهْوٍ يَوْمُ رِيَّةِ آتَاهُ الْكَلِيلُ وَالنَّهَارُ وَرَجُلٌ يَقُولُ تَوَلَّى أُنْتَبِذْتُ مِثْلَ مَا أُذِقِي هَذَا أَعْدَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ تَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ رِيَّامَهُ بِالنِّكَابِ هُوَ فَعْلُهُ وَقَالَ دَمِينُ ابْنِ أَبِي السَّمُوتِ دَا لَارِضٍ وَخِصْلَاتٍ أَلَسْنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ دَا فَعَلُوا الْغَيْرَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ \*

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسِدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَهْوٍ يَتَوَلَّى آتَاهُ الْكَلِيلُ وَالنَّهَارُ يَقُولُ تَوَلَّى أُنْتَبِذْتُ مِثْلَ مَا أُذِقِي هَذَا أَعْدَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ يَقُولُ تَوَلَّى أُنْتَبِذْتُ مِثْلَ مَا أُذِقِي عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ \*

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَهْوٍ يَتَوَلَّى آتَاهُ الْكَلِيلُ وَالنَّهَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ \*

دیا ہوا درود اسے رات و دن خرچ کرتا ہو۔ میں نے یہ حدیث سنیاں سے  
کئی بار سنی لیکن ”(غیرنا) کے عنوان کے ساتھ انھیں کہتے نہیں سنا اور یہ  
ان کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔

۱۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”رسول! پہنچا دیجیے وہ جو  
آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے اور اگر  
آپ نے نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہیں پہنچایا“  
اور نہ ہونے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے پیغام بھیجا ہے اور  
رسول کا کام اسے پہنچانا ہے اور ہر کام اسے ماننا ہے۔  
اور بیان کیا کہ معلوم ہونا چاہیے کہ انبیاء نے اپنے رب کے  
پیغام پہنچا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
میں اپنے رب کے بیانات کو تم تک پہنچاتا ہوں، اور جب  
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ شرکت نہیں کی تو انھوں نے کہا کہ عنقریب اللہ  
اس کے رسول اور مرسلین کو تھار اعلیٰ دیکھیں گے“ اور عمر نے کہا  
کہ ”ذکر الکتاب سے مراد یہی قرآن ہے“ جو متقیوں کے لیے  
ہدایت ہے۔ اس سے مراد بیان و ولایت ہے، جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”ذکر حکم اللہ“ یعنی ”ہذا  
حکم اللہ“۔ ”لادیب“ ای لاشک۔ ”تلك آیات“  
یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی جیسی آیت ”حقاً اذا  
کنتم فی الفلک وجوین بھو“ ہے یعنی بکو۔ اور  
السر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے مومن حرام کوران کی قوم کے پاس بھیجا اور انھوں  
نے کہا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو کہ میں رسول اللہ کا  
پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور پھر ان سے باتیں کرنے لگے۔

۲۳۷۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
جعفر الرقی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی  
ان سے سعید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبد اللہ  
زنی اور زیاد بن جبرین حیر نے حدیث بیان کی، ان سے جبرین حیر نے

أَنَا اللَّيْلُ وَأَنَا الْبُكْرُ وَتَحْتِ سَقِيَانِ مِرَاثِ  
أَمْعَةٍ يَذْكُرُ الْخَبْرَ أَفْ هُوَ مِنْ مَحْمُودٍ حَيْثُ

بَاب ۱۲۷۷

اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ  
بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَلَنْ تَكُنْ  
تَعْمَلُ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ  
مِنْ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَمَلَيْنَا النَّسْلَيْنِ  
وَقَالَ يَعْلَمُونَ أَنَّ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَتِ رَبِّي  
وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ جِئْتُ تَخْلَعُ عَيْنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسِيرِي  
اللَّهُ مَعَكُمْ دَسِيرُكُمْ وَقَالَتْ عَائِشَةُ  
إِذَا أَجَبَكَ حَسَنٌ عَمِلَ أَمْرِي فَقُلْ  
أَهْمُكُمَا فَسِيرِي اللَّهُ مَعَكُمْ دَسِيرُكُمْ  
فَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَحْقِقَنَّ أَحَدٌ وَ  
قَالَ مَعْمَرُ ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ  
هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَدَلَالَةٌ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى ذِكْرُكُمْ اللَّهُ هَذَا الْحُكْمُ اللَّهُ  
لَا رَيْبَ لَاهُكَ ذَلِكَ آيَاتٌ يَعْنِي هَذَا  
أَعْلَمُ الْقُرْآنُ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ  
فِي الْفُلِكِ وَجَرْنَ بَصَرَ يَفْنَى يَكْمُ وَ  
قَالَ أَلَسْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَالَكَ خَدَامًا إِلَى قَوْمِهِمْ وَقَالَ  
أَتُوسَمُونَ أَبْلَغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلٌ يَحْدِثُهُمْ

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيُّ وَزِيَادَةُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ



يَقُولُونَ بِهِ حَقٌّ عَلَيْهِ يُقَالُ يُقْرَأُ  
حَسَنَ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمُتُهُ لَا يَجِدُ  
طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا  
تَحِيلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ يَقُولُهُ تَعَالَى  
مَثَلُ الَّذِينَ خَبِلُوا الثَّوَابَةَ ثُمَّ لَوْ  
يَخِيلُوا مَا كُنْفَلُ الْحَبَا رِيحُ مَا أَسْفَارًا  
يَتَسَّ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ  
اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَ  
سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ  
وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَحْبَبْتُ  
بَارِئِي عَمَلِي عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا  
عَمِلْتُ عَمَلًا أَرَجَى عِنْدِي إِلَيَّ لَمْ أَطْعَمْهُ  
إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ  
قَالَ الْإِيمَانُ يَا اللَّهُ وَدَسُّوهُ ثُمَّ الْجِهَادُ  
ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ +

۲۳۸۰- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا عَنِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَرَبٍ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنَا  
بَقَاؤُكُمْ وَمِنْ سَلَفٍ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ  
الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْقِ أَهْلَ الثَّوَابَةِ الثَّوَابَةَ  
فَعَمِلُوا بِهَا حَقًّا أَنْتَصَفَ التَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا مَا عَطُوا  
فَبَرَأَ طَائِفَةٌ أُولَئِكَ أَهْلُ الْإِنجِيلِ الْإِنجِيلِ  
فَعَمِلُوا بِهِ حَقًّا صِلَيْتِ الْعَصْرَ ثُمَّ عَجَزُوا مَا عَطُوا  
فَبَرَأَ طَائِفَةٌ أُولَئِكَ أَهْلُ الْقُرْآنِ فَعَمِلُوا  
بِهِ حَقًّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَا عَمِلُوا فَبَرَأَ طَائِفَةٌ  
فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَتَى عَمَلُوا لَمْ يَكُنْ  
أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُمْ مَنْ حَقَّكَ شَيْئًا

پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ بولتے ہیں "یٰسٰی" یعنی بہترین عبادت  
اور حسن قراءت کے ساتھ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے "لا یمتہ"  
یعنی اس کا طعت اور اس کا نفع وہی حاصل کریں گے جو قرآن  
پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے اٹھانے کا حق وہی ادا کریں گے  
جو یقین رکھتا ہے۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "انکی  
مثال جنھوں نے تورات کو اٹھا یا لیکن اس کا حق نہیں ادا  
کرسکے۔ مثل گورے کے ہے جو کتا میں لادے ہوئے ہو۔  
بڑی ہے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔  
اور اللہ مد سے تجاوز کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔  
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کو بھی عمل  
کہا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اپنا سب سے  
پُر توقع عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہوا؟ انھوں  
نے کہا کہ میری نظر میں میرا کوئی عمل اتنا پُر توقع نہیں ہے جتنا  
یہ ہے کہ میں جب بھی پاکی حاصل کرتا ہوں تو غنا پڑھتا ہوں۔  
اور پوچھا گیا کہ کون عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے  
رسول پر ایمان لانا۔ پھر جہاد کرنا، پھر مقبول حج کرنا +

۲۳۸۰- ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،  
انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی، اور انھیں  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گند شستہ  
امتوں کے مقابل میں تمھارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا  
وقت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہاں  
تک کہ دن اُدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انھیں ایک ایک قیراط دیا گیا  
پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ  
عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انھیں قرآن  
دیا گیا، اور تم نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ انھیں مد  
دو قیراط دیئے گئے، اس پر اہل کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں  
اور اجر میں زیادہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمھارا حق دیئے میں  
کوئی ظلم کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ



پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

۱۲۷۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل کہا اور فرمایا

کہ جو سورہ فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے

۴

۲۳۸۱۔ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے وہید نے، اور مجھ سے عباد بن یعقوب اسدی نے

حدیث بیان کی، انھیں عباد بن العوام نے خبر دی، انھیں شیبانی نے، اور

انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے پوچھا، کون عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اپنے وقت پر

نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا۔ پھر اللہ کے راستے میں

جہاد کرنا

۱۲۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "السان بڑا مضطرب الاحوال

پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو آہ و

ناری کرنے والا ہے اور جب بھلائی پہنچتی ہے تو ناشکری

کرنے والا ہے" ہلوماً معنی مجبور۔

۲۳۸۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم

نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا اور آپ نے اس

میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

معلوم ہوا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک

شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا اور جسے نہیں دیتا وہ مجھے اس

سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ

ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے اور دوسرے لوگوں پر اعتماد

کرتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے

انھیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے مقابل میں مجھے سرخ اور لٹے بھی پسند نہیں

۱۲۸۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور

عزیز کرنا

۲۳۸۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زہرہ

قالوا لا قال فهو فضيل اذنيه من اشاء

باب ۲۷۹۔ وَتَسْتِي النَّبِيُّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَكَرَ الْقُلُوبَ عَمَّا وَقَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ

لَمْ يَقْرَأْ بِمَا عِنْدَ الْكِتَابِ

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْوَلِيدِ

وَحَدَّثَنِي عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَادُ

ابْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْقَيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْقَعَزَارِيِّ عَنْ

أَبِي عَمْرٍو النَّخْبِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

النَّبِيَّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِي الْأَهْوَالِ أَفَمَنْ؟

قَالَ الْقُلُوبُ يُوَفِّرُهَا وَيُرِيُّ لَوْلَايَتَيْنِ نَحْوَ الْجَاهِلِيَّةِ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

باب ۲۸۰۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ

خَلَقَ مَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا مَلُوعًا ضَجُوعًا

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ

آتَى النَّبِيَّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَخْطَى قَوْمًا

وَمَتَّعَ آخَرِينَ قَبْلَهُ أَكْثَرُهُمْ حَتَّى قَالَ إِنِّي أُعْطِيَ

الرَّجُلَ مَا وَغَ الرَّجُلِ وَالَّذِي أَرَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ

الَّذِي أُعْطِيَ أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ

النَّجَرِ وَالْهَلَكِ وَأَكْثَرُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ

فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ

قَالَ عَمْرُو مَا أَحَبُّ إِلَيَّ بِكَلِمَةٍ رَسُولُ اللَّهِ

مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزْمَ النَّعَمِ

باب ۲۸۱۔ ذِكْرُ النَّبِيِّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَكَرَ مَرَّةً وَآيَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْقُرْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَأًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِثْقًا ذَرَأًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَالٍ فَلَا آتَانِي مَقْبِلًا أَتَيْتُهُ هَرَمَلَةً

دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میرے پاس پیدل پل کرتا ہے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا مَسْنَدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِثْقًا شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذَرَأًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِثْقًا ذَرَأًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَالٍ وَرُبَّمَا قَالَ مُعْتَمِدٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَذَّوَجَلَّ

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كِفَايَةٌ وَالْقَوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِمْ وَلِكُلُّوْ كَيْفَ الصَّابِرُ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَجِيحِ الْمُسْلِكِ

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَلْبِغُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَكَسْبًا إِلَى آيِهِ

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ أَخْبَرَنَا قِسْبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَعْلَبِيَّةَ بِنْتِ قُرَّةَ عَنْ

سعید بن ربیع مروی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے

۲۳۸۴- ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے تھے۔

۲۳۸۵- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہر عمل کی ایک جزا ہے اور روزہ میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

۲۳۸۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں جن میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں، فرمایا کہ کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں (آنحضرت کو)

۲۳۸۷- ہم سے احمد بن ابی مرزجہ نے حدیث بیان کی، انھیں مشابہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قمر نے

ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے۔ اور سودۃ القع پڑھ رہے تھے یا سودۃ القع میں سے پڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ پھر آپ نے اس میں ترجیع کیا، بیان کیا کہ پھر معاویہ نے ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی قراءت کو بیان کیا اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہو تا کہ لوگ تمھارے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں اس طرح ترجیع کرتا جس طرح ابن مغفل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی نقل کرتے ہوئے ترجیع کیا تھا۔ پھر میں نے معاویہ سے پوچھا کہ آنحضور کس طرح ترجیع کرتے تھے؟ کہا کہ آ آ آ تین مرتبہ:

۱۲۸۲۔ قدرت اور اس کے علاوہ دوسری آسانی کتابوں کی تفسیر عربی وغیرہ میں کرنے کا جواز اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ”ہیں تم قدرت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو“ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان بن حرب نے خبر دی کہ ہر قل نے اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا۔ ”شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہر قل کی جانب، اور اسے اہل کتاب ایک کلمہ پر آؤ، اتفاق کریں جو ہمارے درمیان مشترک ہے“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ كَذَلِكَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مَعَاوِيَةُ يَحْيَى وَرَأَى ابْنَ مَغْفَلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي يَجْعَلُ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ ابْنُ مَغْفَلٍ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ ۱۱۱ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۝

بَابُ ۱۲۸۲ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَأَتَوْهَا إِنَّكُمْ صِدِّقِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحَبَّتِي أَبُو سَفْيَانَ بْنُ خَرِيبٍ أَنَّ هَرَقْلَ دَخَلَ رَجُلًا لَهُ تَوْرَةٌ يَكْتُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ يَسْهَرُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مِنْ قُسْتَبِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَرَقْلَ دِيَّا أَهْلَ الْكَلْبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا يَتَى ۝

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيَتَشَبَّهُوا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصِدُّوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكْذِبُوا هُمْ دَقُّوْا أَمْتًا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْأَيَةُ ۝

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مِنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۸۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مبارک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب قدرت کو عبرانی میں پڑھتے تھے اور لسانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ اس کی تکذیب بلکہ کہو کہ ہم اللہ اور اس کی تمام نازل کردہ چیزوں پر ایمان لائے۔ الآیۃ۔

۲۳۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٍ قَامَ مَرَّةً مِنَ الْيَهُودِ قَدْ دَنِيَا فَقَالَ  
لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهَذَا قَالُوا نُسَبِّحُ وَنُحَمِّدُكَ وَنُفَضِّلُكَ  
قَالَ قَالُوا بِاللَّسَةِ قَالُوا هَئَانِ كُنْتُمْ صِدْقِينَ فَبَاءُوا  
فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مَتَى يَرْصُونَ يَا أَحْمَرُ أَتَرَى فَقَالَ حَتَّى  
أَتَمُّوا إِلَى مَوْضِعٍ مِمَّنَّهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ  
يَدَكَ مَرَفَعُ يَدَكَ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّحْمَةِ تَلَوْنَهُ فَقَالَ  
يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْكَمَا الرَّحْمَةَ وَلَكِنَّكَ تَكَايُمُهُ بَيْنَنَا فَا مَرَّ  
بِهِمَا فَرُجِمَا مَوَاتِيَّتُهُ نَجَاحِي عَلَيْهِمَا الْحِجَارَةُ ۝

تھی۔ بالکل واضح، اس نے کہا اے محمد! ان پر رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کیے گئے۔ میں نے دیکھا کہ  
مرد عورت کو پتھر سے پھانسنے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا ۝

**باب ۲۸۳ قول النبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم بالقرآن مع انکسار البرق  
وَدَنِيَا الْقُرْآنَ يَا صَوَاتِكُمْ ۝**

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ تَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ بِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِتَسْبِيحِ  
حَسَنِ الْقُرْآنِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ۝

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْنِيٍّ حَدَّثَنَا الْكَثِيفُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ دَقَاقٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا  
أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثٍ طَائِفَةٌ مِنَ  
الْحَدِيثِ قَالَتْ فَا ضَطَّحْتُ عَلَى فَرَاشِي دَانَا حِينَئِذٍ  
أَعْلَمُ بِأَنِّي بِرَيْبَةٍ قَالَتْ اللَّهُ يُبْرِئُنِي وَلَكِنَّ وَاللَّهِ  
مَا كُنْتُ أَفْلَنُ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحَيًّا يُنْزِلُ  
كَشَافِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرُ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي  
يَا مُرْيُئِي وَأَنْزَلَ اللَّهُ هَوَاجِلَ إِنْ الْكَاذِبِينَ جَاءُوا  
يَا إِفْكِ الْعَشْرَ آيَاتٍ مُكْتَمَا ۝

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائی گئی  
جنھوں نے زنا کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم  
ان کے ساتھ کیا کرتے ہو، انھوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انھیں دسا  
کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تورات لاؤ اور اس کی تلاوت  
کر دو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ وہ تورت لائے اور ایک شخص سے جس پر وہ  
مطمئن تھے، کہا کہ اے عورت! پڑھو چنانچہ اس نے پڑھا اور جب اس کے  
ایک مقام پر پہنچے تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم  
تھی، بالکل واضح، اس نے کہا اے محمد! ان پر رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کیے گئے۔ میں نے دیکھا کہ

۱۲۸۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قرآن کا ہر اونچے  
درجے کے نیکو کاروں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو اپنی آوازوں  
سے زینت دو ۝

۲۳۹۰۔ ہم سے ابو ہریرہ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم  
نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے، ان سے  
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے  
نہیں سنتا، جتنی توجہ سے خوش الحان نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے ۝

۲۳۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب،  
علقم بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی  
حدیث کے سلسلہ میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی  
اور ان راویوں میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا کہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین  
تھا کہ جب میں اس تہمت سے بری ہوں تو اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا۔  
لیکن واللہ اس کا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ ایسی وحی  
نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جاوے گی اور میرے خیال میں میری حیثیت اس سے  
بہت کم تھی کہ اللہ میرے بارے میں کام فرمائے جس کی تلاوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے  
یہ آیت نازل کی "ہا شبہ وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی" یہودی دس آیتوں تک ۝

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ  
ابْنِ كَثِيرٍ أَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَاللَّيْلِ وَالزُّهْدِ  
مَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِيَادَةً مِنْهُ ۝

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
عَنْ أَبِي يُوَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِسُكَّةٍ وَ  
كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُنَبِّئَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَنْهَرِ بِصَوْتِكَ وَلَا تُخَافِئْ بِهَا ۝

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْفَةَ  
عَنْ أَبِيهِمْ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ  
لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعِلْمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي  
عَمَلِكَ أَوْ بَادِيَةٍ فَادْنُ لِلْقُلُوبِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ  
بِالْتَّحَادِ قَاتِلَةً لَا تَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى  
تَلَا لَيْسَ وَلَا تَخِ إِلَّا وَهَيْدَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو  
سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْمَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَبْرِي وَآثَا  
حَائِصِي ۝

**باب قول الله تعالى فَاقرء وما  
يكسر من القرآن ۝**

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمُسَوِّرَ  
ابْنَ عُذْرَةَ وَهَبَةَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ  
أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ

۲۳۹۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان  
کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ میرا یقین ہے کہ انھوں نے ہمارے مازب  
یعنی اللہ عنہ سے نقل کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں "عائین والیمین" کی سورت پڑھ رہے  
تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش الحان کسی کو نہیں سنا۔

۲۳۹۳۔ ہم سے حجاج بن نہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ منور میں  
چھپ کر تبلیغ کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے مشرکین جب  
سننے تو قرآن کو برا بھلا کہتے اور اس کے لالنے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس پر  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ "اپنی نماز میں زیادہ بلند کر دو اور نہ بہت ہست ۝"

۲۳۹۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی صاعفہ نے، ان  
سے ان کے والد نے اور انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں  
نے ان سے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کو اور جھگل کو پسند کرتے ہو۔ پس جب  
تم اپنی بکریوں یا جھگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ  
دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچے گی اور اسے جن و انس اور دوسری  
جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی، ابو سعید رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

۲۳۹۵۔ ہم سے قسیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے منصور نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی قرآن پڑھتے تھے۔  
جب آپ کا سر مالک میری گود میں ہوتا اور میں حاضر ہوتی۔

۱۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس قرآن میں سے وہ پڑھو جو تم  
سے آسانی سے ہو سکے ۝"

۲۳۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے مسدد بن عمر اور عبدالرحمن بن عبد القاری نے  
حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا

اِنَّ حَكِيْمٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ  
مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعَتْ لِقِرَا۟تِهِ فَاِذَا هُوَ  
يَقْرَأُ عَلَىٰ حُرُوْفٍ كَبِيْرَةٍ تَوَقُّفٌ بَيْنَهَا رَسُوْلٌ اَللّٰهُ  
مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدَتْ اَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَوةِ  
فَتَصَابَرَتْ حَتّٰى سَلَّمَ قَلْبَهُنَّ بِوَدَائِمِهِ فَقُلْتُ مَنْ  
اَفْرَاكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اَلَيْسَ سَمِعْتِكَ تَقْرَأُ قَالَ  
اَقْرَأْنِيهَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
كَذَّبْتَ اَقْرَأْنِيهَا عَلَىٰ غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَاَنْطَلَقْتُ بِهَا  
اَقُوْدُهُ اِلَى رَسُوْلٍ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
اَلَيْسَ سَمِعْتَهُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَىٰ حُرُوْفٍ كَبِيْرَةٍ  
تَوَقُّفٌ بَيْنَهَا فَقَالَ اَنْزَلُهُ اَنْزَا يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَا۟ةَ  
الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَذٰلِكَ اُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَنْزَا يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ اَلَّتِي اَنْزَلَنِي فَقَالَ  
كَذٰلِكَ اُنْزِلْتُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اُنْزِلَ عَلَىٰ سَبْعَةِ  
اَحْجُوْفٍ فَاَنْزَعُوْهُ مَا يَتَّبِعُ رَمْنَهُ ۝

ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح سہولت ہو پڑھو۔

**باب ۲۸۵** قَوْلُ اَللّٰهِ تَعَالٰى وَنَقَدْ يَشْرٰنَا  
الْقُرْاٰنَ يَلٰكُوْرُوْا وَقَالَ النَّبِيُّ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ مُبَشِّرٍ لِّمَا خَلِقَ لَهُ يُقَالُ مَبَشِّرٌ  
مُّبَشِّرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَشْرٰنَا الْقُرْاٰنَ  
يَلٰسَا يٰكَ هُوَ تَا وَتَا فَتَا عَلَيْهِ وَقَالَ مَطَرٌ  
اَلْوَدَّ اَنَّ وَنَقَدْ يَشْرٰنَا الْقُرْاٰنَ يَلٰكُوْرُوْا فَهَلْ  
مِنْ جُنْدٍ كَرِيْمٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ عَلِيْمٍ  
فَيُعَانِ عَلَيْهِ ۝

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
قَالَ يَزِيْدُ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ فَيُعَانِ يَسْلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلُّ  
مُبَشِّرٍ لِّمَا خَلِقَ لَهُ ۝

کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں  
سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قرآن مجید بہت سے ایسے  
طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں  
پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں غمانہ میں ان پر حملہ کر دوں لیکن میں نے  
مصر سے کام لیا اور حب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں اپنی  
چادر کا چھنڈا لگا دیا اور ان سے کہا، تمہیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی  
جسے میں نے ابھی تم سے سنا، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو۔ مجھے خود آنحضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس سے مختلف قرات سکھائی ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔  
چنانچہ میں انہیں کہیں پتا ہوا آنحضور کے پاس لے گیا اور عرض کی کہ میں نے اس  
شخص کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سنا جو آپ نے مجھے نہیں سکھایا۔  
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ ہشام: تم پڑھ کر سنناؤ۔  
انھوں نے وہی قرات پڑھی جو میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: تم پڑھو۔ میں نے اس قرات کے مطابق پڑھا جو آپ نے  
مجھے سکھائی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح بھی نازل ہوئی

۱۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے قرآن مجید کو ذکر کے لیے  
آسان کیا ہے۔ " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر  
شخص کے لیے اسی میں آسانی رکھی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا  
ہے۔ " میسر: یعنی جیسا بولتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ "یسرنا  
القرآن لمسانک" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے اس کی قرات آپ  
کے لیے آسان کر دی ہے اور طرف نے بیان کیا کہ "ولقد  
یسرنا القرآن لعلک فہل من ذکر" کا مفہوم یہ ہے کہ کیا کوئی  
طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث  
بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا ان سے مطرف بن عبد اللہ نے حدیث  
بیان کی ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! پھر  
عملی کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے :

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْمُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُوذًا فَبَصَلَ يَتَكَلَّفُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا يَنْكُرُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنْ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا يَتَكَلَّفُ قَالَ أَصَلُّوا فَنُكِّلَ مَيْسَرًا مَّا مَنَ أُعْطِيَ دَا تَقَى الْأَيَّةُ :

۲۳۹۸۔ ہم سے محمد بن بشاش نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر اور اعمش نے انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انھوں نے عبد الرحمن سے اور انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک کڑھلی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جہنم میں یا جنت میں نکھانہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے کہا پھر ہم اسی پر استناد نہ کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہی جس شخص نے دیا اور ڈرا۔ آیت :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ اللَّهُ تَعَالَى بَلَّغُ قُدْرَانِ كُتِبَ فِي تَوْحِيدِ تَقْطُوعِ وَالْطُّغْيَانِ كِتَابِ قَسْطٍ قَالَتْ قَادَةُ مُكْتَوِبٌ يَنْطَرُونَ يَنْظُرُونَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ جُلَّةَ الْكِتَابِ وَ مَا ضَلَّ مَا يَلُوحُ مَا يَنْكُرُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَنُ عَمَّارٍ يَكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يَحْذَرُونَ يَزِيدُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزِيدُ لَفْظِ كِتَابٍ مِنْ كُتِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَيْسَ لَهُمْ يَحْذَرُونَ يَتَأَذَّرُونَ عَلَى غَيْرِ تَأْدِيلِهِ وَ دَرَسْتُهُمْ تِلَا وَ تَهُمْ وَ اِجْتِهَ حَافِظَةٌ وَ تَعِيَهَا تَحْفِظَهَا وَ اَوْجِي إِلَى هَذَا الْقُرْآنِ لَا تُدْرِكُهُ بِهِ كُنْزٍ أَهْلُ مَكَّةَ وَ مَنْ بَلَغَ هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ بَنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي مُزَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ خَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَفِيٍّ فَهُوَ عِنْدَهُ قَوْيُ الْعُدْشِ :

۱۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلکہ وہ عظیم قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔“ (اور طود کی قسم اور کتاب مسطور کی قسم۔ قتادہ نے کہا کہ مراد ہے لکھی ہوئی۔ ”یسطرون“ ای یحفظون۔

”ام کتاب“ یعنی جملہ کتاب۔ ”وامہ“ ما لیفظ ”جوات بھی کہے گا وہ لکھی جائے گی، (امامین عباس رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ غیر و شرب کھ لیا جاتا ہے ”بحرفون“ اے یزیدوں۔ اور کوئی نہیں جو اللہ کی کتابوں میں کسی کتاب کا

کوئی حرف زائل کر دے۔ لیکن وہ لوگ تحریف کرتے ہیں اور خلاف منشاء تفسیر کرتے ہیں۔ ”در استہم“ ای تلاوہم ”واعیہ“

ای حافظہ۔ قیسا یعنی تحفظنا۔ اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں ڈراؤں، اس سے مراد

اہل مکہ ہیں اور جس تک یہ قرآن پہنچے اسے رسول اللہ ڈرانے والے ہیں۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے

معمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابورافع سے اور انھوں نے ابومرثد

رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے

اپنے پاس ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ مکتوب اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

۲۳۹۹۔ مجھ سے محمد بن غالب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اسماعیل

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَارِبٍ حَدَّثَنَا

نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر رکھا ہوا ہے۔

۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ نے پیدا کیا تمہیں اور جو کچھ

تم کرتے ہو۔ بلاشبہ ہم نے ہر چیز کو انفرادے سے پیدا کیا۔ اور

مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تخلیق کی ہے اس میں جان ڈالو

” بلاشبہ تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمان ذریں کو چھ دفن میں پیدا

کیا۔ پھر عرش پر گیا، رات کو دن سے ڈھانپتا ہے، دنوں ایک دوسرے

کے پیچھے پیچھے دھتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم

کے تابع ہیں، اسی کے لیے خلق دامن ہے، اللہ کی ذات بہت بابرکت

ہے سامے جہان کے پانے والے کی، ابن عباس نے بیان کیا کہ اللہ

نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو

بھی عمل کہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون عمل سب سے افضل ہے

تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔“

قبیلہ عبد القیس کے وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں

آپ چند ایسے جامع اعمال بتادیں۔ جن پر اگر ہم عمل کریں تو جنت

میں داخل ہو جائیں تو آنحضرت نے ایمن ایمان، شہادت، نماز قائم

کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اس طرح آپ نے ان سب چیزوں کو

عمل قرار دیا۔

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمَرٌ مِمَّنْ رَوَى عَنْ أَبِي يَحْيَى  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا سَرِيحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ  
إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ حَيْثُ هُوَ فَوْقَ الْعَرْشِ:

باب ۲۸ قول الله تعالى ما خلقكم  
وما تعملون انما كل شئ من خلقه بقدر

قيل للمصورين احبوا ما خلقتكم ان

ركبكم الله الذي خلق السموات والارض في

سبعة ايام ثم استوى على العرش يلقي

الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس و

النجم والنجوم مستحبات يا مريم الاله

الخلق والامر تبارك الله رب العالمين قال ابن

عصية بين الله الخلق من الامر يقول تعالى ان

له الخلق والامر وسعى النبي صلى الله عليه

وسلم الى ايمان عملا وقال ابو هريرة

سئل النبي صلى الله عليه وسلم اى الايمان

افضل قال ايمان بالله دجها في سبيله و

قال جرأ بما كانوا يعملون وقال وفد

عبد القيس للنبي صلى الله عليه وسلم مرنا

بمحملي من الامر ان ميلنا بها دخلنا الجنة و

قامرهم بالايان والشهادة وقيام الصلوة و

ايتاء الزكاة فجعل ذلك كله عملا و

۲۴۰۰۔ حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا

عبد الوهاب حدثنا أبو الرب عن أبي قلاية والغفيم الشيبجي

عن محمد قال كان بين هذه النجى من جد مريم و بين

الاشعريين و ذ و احواء و كذا عند أبي موسى الأشعري

فقرَّب إليه الطعام فيه لعود جارية و عنده دجل و من

۲۴۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے

حدیث بیان کی ان سے ابو رب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ اور قاسم ثنی نے

ان سے ہندم نے بیان کیا کہ اس قبیلہ حرم اور اشعریوں میں محبت اور بھائی چارہ کا

معاہد تھا ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ ان کے پاس کھانا

لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا آپ کے ہاں قبیلہ نیم اللہ کا بھی ایک شخص



غالباً وہ مرالی میں تھا، ابو موسیٰ نے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا اور اسی وقت سے قسم کھالی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا سنو! میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا ہوں۔ میں آنحضور کے پاس اشعریوں کے کچھ افراد کو لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واہ! میں تمہارے لیے سواری انتظام نہیں کر دوں گا۔ نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے میں تمہیں سواری کے لیے دوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہلی غنیمت میں کچھ اونٹ آئے تو آنحضور نے ہمارے متعلق پوچھا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انہیں لیکر چلے تو ہم نے اپنے عمل کے متعلق سوچا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں۔ ہم نے سوچا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واہ! ہم کبھی غلام نہیں پاسکتے۔ ہم واپس آنحضور کے پاس پہنچے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سواری نہیں دے رہا ہوں، بلکہ اللہ سے رہا ہے۔ واہ! میں اگر کوئی قسم کھا لیتا ہوں اور پھر بھلائی اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں دی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں؟

بَعَثَ تَبِيْعُ اللَّهِ كَاتِبَهُ مِنَ الْمَوَالِي مَدَاعَاةَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي نَسَيْتُهُ يَا مَعْ شَيْئًا نَعَزُّونَهُ خَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَا حَيْثُ لَكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَفْظَيْنِ الْأَشْعَرِيَّيْنِ نَسَيْتُكُمْ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا جِئْتَنِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِإِيلَ فَقَالَ مَعَنَا نَقَالَ أَيْنَ النَّفَرِ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرْنَا بِعَنْسٍ ذُو رَجُلٍ غُبَرِ الدُّنَى فَمَرَّ أَطْلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا فَمَرَّ حَمَلْنَا تَطْلُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُنَا وَاللَّهِ لَا نَفْلِيهِ أَبَدًا فَمَرَّ حَمَلْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَمْ نَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُ عَلَى يَمِينٍ فَأَدَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِمَّا إِلَّا آتَيْتُ الْكَلْبِيَّ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَتَحَلَّلْتُمَا؟

۲۴۰۱۔ ہم سے عربین علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جرو ضبی نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین شامل ہیں اور ہم آپ کے پاس صوف باحمت جہینوں میں ہی آ سکتے ہیں۔ اس لیے آپ کچھ ایسے جامع احکام ہمیں بتا دیجیے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں جائیں اور ان کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے دکتا ہوں میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ اس کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور غنیمت

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّةَ الْقَسْبِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِيمٌ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَاقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ الشُّعْرُ كُلُّهُ مِنْ مَضْرُوءٍ أَنَا لَا نَعْمَلُ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرٍّ فَمُرْنَا بِجَنَلٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَنُؤْمِلَنَّهُمْ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوَ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَسَاؤُنَا قَالَ أُمُورُكُمْ يَارَبِيعَ فَإِنَّهَا كُفْرٌ عَنَّا رُبِعَ أُمُورُكُمْ يَارَبِيعَ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَقَامُ الْقُلُوبُ وَرَبِيعُ الْكَلْبِ وَالْكَوْثُ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ وَ أَتَعْلَمُونَ رُبِعَ لَا تُشْرِكُوا فِي الدُّبَاةِ وَ لَا تُبَيِّرُ وَ

النَّظَرُونَ الْمُرْكَبَاتِ وَالْحَنُكَةِ ۝

میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں اور انھیں چار باتوں سے روکن

ہوں۔ یہ کہ وہ بار، نیر، زفت کیے ہوئے اور حنم کیے ہوئے برتنوں میں نہ پیو ۝

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَارِيعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ السُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَخْيُوتُ مَا خَلَقْتُمْ ۝

۲۴۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے تاریع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کے بنائے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ ۝

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَانِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ أَبِي دُرَيْبٍ عَنْ تَارِيعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ السُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَخْيُوتُ مَا خَلَقْتُمْ ۝

۲۴۰۳۔ ہم سے ابو التعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن نذیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے تاریع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کے بنائے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کر دو ۝

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَعُ وَتَنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ تَلْقَى كُلُّهُ خَلْقًا أَوْ رُكَّةً أَوْ لَيْثًا خَلْقًا حَبِيبَةً أَوْ شَعْبَةً ۝

۲۴۰۴۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرہ نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس شخص سے حد سے تجاوز کرنے والا اور کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بناتا ہے۔

ذرا وہ پینا پیکر کر کے تو دیکھیں یا گھبرا کر ایک دانہ یا جو کا ایک دانہ پیکر کر کے تو دیکھیں ۝

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ حَالٍ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مُؤْمِنٍ أَلْدَى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ تُرْبَةٌ طَعْمَهَا طَيْبٌ وَرِيحُهَا طَيْبٌ فَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالْتُرْبَةِ طَعْمُهَا طَيْبٌ وَرِيحُهَا كَرِيمٌ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْفَاحِشَةِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلَ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحُهَا كَرِيمٌ ۝

۲۴۰۵۔ ہم سے ہدیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے چکڑے کی طرح ہے کہ اس کا مزاج بھی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور وہ جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزاج تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور فاحش کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تر اچھی ہے لیکن اس کا مزاج کڑوا ہے اور جو فاسق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال انسان کی ہے کہ اس کا مزاج کڑوا ہے اور اس کی خوشبو نہیں ۝

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مُؤْمِنٍ أَلْدَى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ تُرْبَةٌ طَعْمُهَا طَيْبٌ وَرِيحُهَا طَيْبٌ فَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالْتُرْبَةِ طَعْمُهَا طَيْبٌ وَرِيحُهَا كَرِيمٌ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْفَاحِشَةِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلَ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحُهَا كَرِيمٌ ۝

۲۴۰۶۔ ہم سے ہمدان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے چکڑے کی طرح ہے کہ اس کا مزاج بھی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور وہ جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزاج تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور فاحش کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تر اچھی ہے لیکن اس کا مزاج کڑوا ہے اور جو فاسق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال انسان کی ہے کہ اس کا مزاج کڑوا ہے اور اس کی خوشبو نہیں ۝

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ مَنَّانٍ عَنْ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ مَنَّانٍ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ مَا لَيْتُهُ سَأَلَ نَاسٌ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُمْ  
لَيَسُوءُوا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَاتَهُمْ يُحَدِّثُونَ  
شَيْئًا يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِّي فَيَقْرُؤُهَا  
فِي أذُنِ وَلِيِّهِ كَقَوْلِهِ السَّاجِدَةَ فَيُخَلِّقُونَ  
فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ ۝

بہترین روایت

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَدْرِجٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ بَيْنِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُونَ لَا يَخْبِرُونَ  
تَرَاهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ لَبَّا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ  
الْزَمِيمَةِ ثُمَّ لَا يَبُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَبُودُوا لَسَهْمٍ  
إِلَى قَوْفِهِ قِيلَ مَا سَمِعْتَهُمْ قَالُوا سَمِعْتَهُمْ الْعَلِيُّ  
أَوْ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ ۝

باب ۱۲۸۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَلَنَعْلَمُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ

وَأَنَّا أَخْلَقْنَا نَبِيَّ آدَمَ وَقَوْلُهُ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ جَاهِدُوا  
الْقِسْطَ الْعَدْلُ بِالْأَوْسَطِ وَيَقَالُ الْقِسْطُ مَعْدُودُ  
الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْخَائِرُ ۝

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَاكِبِ بْنِ  
قُسَيْبٍ عَنْ مَسَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ إِلَى الْوَحْيِ  
خَفِيفَتَانِ عَلَى النَّبِيِّ قِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ تیسری اور آخری جلد کے ساتھ ختم ہوا۔

۲۴۰۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں  
محمد بن زہری، انھیں زہری نے جہ اور محمد سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی،  
ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
شہاب نے انھیں یحییٰ بن عروہ بن زہیر نے زہری کی انھوں نے عروہ بن زہیر سے سنا  
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاتبوں  
کے متعلق سوال کیا، انھوں نے فرمایا، ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں، ایک  
صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لوگ بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح  
ثابت ہوتی ہیں، بیان کیا کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صحیح بات  
وہ ہے جسے شیطان اللہ کے یہاں سے یاد کر لیتا ہے اور پھر اسے مرنے کے کٹ  
کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاتبوں) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور یہ  
اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملائے ہیں۔

۲۴۰۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے  
حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے سنا، ان سے معقل بن سیرین نے حدیث  
بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا،  
کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے  
نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح دور چھیک دیئے جائیں گے جیسے تیر  
چھینک دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے، یہاں تک کہ تیر  
اپنی مگر (خود) واپس آجائے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی تو فرمایا کہ ان کی  
علامت سر منڈانا ہوگی یا اقبسیہ فرمایا ۝

۱۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے اور یہ

کرنی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال بھی وزن کیے جائیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ  
قسط بمعنی عدل ہے رومی زبان میں اور قسط، انصاف کے مصدر کے طور  
پر بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی عادل اور قاسط، بمعنی ظالم ہے۔

۲۴۰۸۔ ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن ققاع نے، ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہؓ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے جو بہت رحم کرنے والے (اللہ کی)  
بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، زبان پر بہت بلکے لیکن رقیات کے دن، ترازو پر بہت بھاری  
ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ، مولانا ابوالکلام آزاد
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	علامہ محمد امجد علی شاہ
قصص القرآن ۴ حصے دار ۲ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیویں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور تاریخ	ڈاکٹر یحییٰ عیسیٰ مراد
قرآن ٹائمر اور تفسیر و تمدن	ڈاکٹر مفتی انیس قادی
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی قرآن اکیڈمی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عسکری
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الرحمن
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی فاضل دیوبند
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا زکریا آصفی، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا غنیمت احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا سراج الدین، مفتی ابو نعیم عابدی، مفتی فاضل دیوبند
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۱۲ حصے کول	مولانا محمد تقی نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا مہاراجن کابیر، مفتی احمد رضا صاحب
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا ابراہیم نعمانی صاحب
الادب المفرد کول مترجم و شرح	ڈاکٹر امام حسین
مناہج برقی ہدیہ شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کول	مولانا عبدالرشید عابدی، مفتی فاضل دیوبند
تقریر نگاری شریف ۴ حصے کول	مفتی محمد امجد علی شاہ، مفتی فاضل دیوبند
تحریر نگاری شریعت ۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک، مفتی فاضل دیوبند
تفہیم اللفظیات ۳ جلد	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتی فاضل دیوبند

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 لاہور ۷۵۰۰۰ پاکستان، فون: ۳۷۳۳۳۳۳ (۱۱ خطے)  
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے میں ان کی کتب دستیاب نہیں ہیں۔